

# مکتوبات سعیدہ

از حضرت شیخ محمد سعید ابن امام ربانی مجدد الف ثانی سرمدی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب

حکیم عبدالمجید احمد سیفی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

نشر

مکتبہ حکیم سیفی ○ بیڈن روڈ ○ لاہور

باعانت محکمہ اوقاف مغربی پاکستان

نعم البدل: ۳۵ روپے

بار اول تعداد ایک ہزار

۱۳۸۵ھ

www.maktabah.org

# فہرست مکتوبات

مکتوب نمبر	نام و مضمون	صفحہ	مکتوب نمبر	نام و مضمون	صفحہ
۱	نجدت حضرت مجدد الف ثانی در احوال خویش	۱	۱۸	خواجہ محمد ہاشم کشمی در آئینہ مطلوب کمال رفعت است	۲۲
۲	در احوال خویش متعلق بہ فساد علم	۱	۱۹	شیخ محمد خلیل اللہ سپہ خود در تاویل کریمہ و لا تقف	۲۵
۳	سید شمس الدین صاحب در مفہوم معرفت الی جمع الاضداد	۲	۲۰	در تاویل کریمہ و لکم فیہا	۲۵
۴	میر منصور صاحب ردع از بد و طلب خیریت	۳	۲۱	شیخ عبدالاحد سپہ خود در مراتب یاس	۲۶
۵	مرزا حاسم الدین صاحب در نارسائی مطلوب	۳	۲۲	مولانا محمد فرخ صاحب تاویل کریمہ لایذو تون	۲۷
۶	شیخ عبدالصمد الکی صاحب توجیہ الفاظ گستاخانہ مرید	۴	۲۳	شیخ بدیع الدین نمبرہ خود در رفع شبہ	۲۸
۷	مولانا محمد سرخ صاحب جامع این مکاتیب	۱۶	۲۴	مولانا محمد ہاشم کشمی در قبض	۲۹
۸	مولانا محمد ہاشم کشمی در تفسیر آیۃ انا نحن	۱۷	۲۵	بہ کیے از خلفا حضرت مجدد الف ثانی در جواب مکتوبات	۳۰
۹	حاجی بوسعد صاحب تاویل کریمہ بل ہم فی لبس	۱۹	۲۶	سید ابوالخیر شاہ آبادی در حل رباعی شیخ ابوسعید	۳۰
۱۰	شیخ محمد شرف صاحب بادرزادہ خود	۱۹	۲۷	حضرت خواجہ عبداللہ معرفت نجواہ خود در آئینہ ہرچہ در فہم	۳۱
۱۱	شیخ بدیع الدین نواسہ خود در تاویل کریمہ ان الذین	۱۹	۲۸	شیخ عبید اللہ برادر زادہ خود در ذکر بعضی نشانات	۳۲
	بخشون رہم		۲۹	شیخ حمید بنگالی در بیان حدیث	۳۲
۱۲	خواجہ جنیاد الدین صاحب در تاویل کریمہ مشتمم	۲۰		مکتوب خواجہ عبداللہ المعروف نجواہ خود بنام	
۱۳	شیخ عبداللطیف صاحب در آئینہ کبریائی او تعالیٰ	۲۰		حضرت شیخ محمد سعید قدس سرہ در حل چند مسائل دقیقہ	۳۳
۱۴	میر محمد نعمان صاحب در زوال عین و اثر	۲۱	۳۰	حضرت خواجہ عبداللہ معرفت نجواہ خود در جواب	۳۹
۱۵	شیخ فضل اللہ ہمیشہ زادہ خود بخلاف شیخ ابن عربی	۲۲		مکتوب حضرت خواجہ عبداللہ معرفت نجواہ خود بہ حضرت شیان	۴۰
۱۶	شیخ محمد عابد نمبرہ خود در تفسیر آیۃ اہم تر الی ربک	۲۲	۳۱	بنام حضرت خواجہ عبداللہ معرفت نجواہ خود در ذنا و تقا	۴۲
۱۷	شیخ عبدالاحد سپہ خود در اسرار	۲۲	۳۲	بنام حضرت مولانا محمد ہاشم کشمی در حقیقت فقر و	

۵۰. خواجہ ابو انجیر ابن حضرت مولانا خواجہ گلگلی در آنگہ  
 بنا طریقیہ نقشبندیہ  
 ۱۰۷  
 ۵۱. شیخ محمد عبداللہ پسر خود در علو عظمت واجب تعالیٰ  
 ۱۰۸  
 ۵۲. شیخ محمد لطف اللہ پسر خود در تعجیر شعر حافظ  
 ۱۰۹  
 ۵۳. شیخ محمد لطف اللہ پسر خود در تاویل کریمہ و سیلو تک  
 ۱۱۰  
 ۵۴. شیخ محمد تقی پسر خود در سیر کریمہ الایذکر اللہ  
 ۱۱۱  
 ۵۵. شیخ محمد عبداللہ پسر خود در توجیح کلمہ عرف اہمیت نیست  
 ۱۱۱  
 ۵۶. شیخ محمد یعقوب پسر خود در تفسیر و بیچون  
 ۱۱۱  
 ۵۷. مولانا شیخ محمد فرخ پسر خود در بشارت حصول منصب غلت  
 ۱۱۲  
 ۵۸. جان جاناں سلیم نبت عبد الرحیم خان خاناں  
 ۱۱۲  
 ۵۹. خواجہ محمد فاروق در شرح احوال ایشان و توجیز تعلیم قادریہ  
 ۱۱۵  
 ۶۰. خواجہ محمد فاروق در تخریض صرفہ و قاف بہ طاعت  
 ۱۱۷  
 ۶۱. نصیر خاں در اظہار دعا و بشارت با استقامت  
 ۱۱۸  
 ۶۲. میر محمد باقر در آنگہ دنیا دار لغا و نیست  
 ۱۱۸  
 ۶۳. مخدوم زادہ سعد الدین محمد صالح در نصائح ضروریہ  
 ۱۱۹  
 ۶۴. میر محمد فضل اللہ در آنگہ جمیع سعادات  
 ۱۲۰  
 ۶۵. اورنگزیب عالمگیر سلطان ہند در فضائل ذکر اللہ تعالیٰ  
 ۱۲۱  
 ۶۶. تجلیہ زمان اورنگزیب سلطان ہند در فضائل صحابہ  
 ۱۲۲  
 و اہل نبوت  
 ۶۷. نصیر خاں در تحقیق صفت کلام  
 ۱۲۴  
 ۶۸. علماء الحرمین شریفین در حل بعض کلام محبہ  
 ۱۲۷

رفع تناقض احادیث فقر  
 ۴۲  
 ۳۳. شیخ محمد عبید اللہ ابن عروۃ الوثقی  
 ۴۷  
 ۳۴. بعض ارباب طریقت در بعض اصطلاحات طریقت  
 ۷۷  
 ۳۵. مولانا محمد صدیق کشمی در کلمہ انجیر و فیما  
 ۸۵  
 ۳۶. شیخ عبداللہ پسر خود در شرح بیت حافظ  
 ۸۶  
 ۱۰۳۷. اورنگزیب عالمگیر سلطان ہند در تزیین بیچ احکام شرعیہ  
 ۹۱  
 ۳۸. شیخ ابراہیم مدرس نینتورہ در معرفت الہی  
 ۹۲  
 ۱۰۳۹. اورنگزیب عالمگیر سلطان ہند در سفارش شیخ شہاب الدین برانچیدی  
 ۹۳  
 ۱۰۴۰. اورنگزیب عالمگیر سلطان ہند در تزیین پرتاشید  
 ۹۴  
 ارکان شریعت عزا  
 ۳۱. شیخ محمد فرخ پسر خود در نسبت میانہ و نسبت عالم خلق  
 ۹۵  
 ۳۲. شیخ عبداللہ پسر خود در آنگہ مقربین اشیاء  
 ۹۶  
 ۳۳. شیخ سعد الدین محمد صالح پسر خود در شرح کلمہ سرچہ مقصود  
 ۹۷  
 ۳۴. نصیر خاں در آنگہ دنیا مزہ آخرت است  
 ۹۸  
 ۱۰۴۵. اورنگزیب عالمگیر سلطان ہند در خوف خاتمہ و در تعظیم  
 ۹۹  
 و توقیر علماء  
 ۳۶. اورنگزیب عالمگیر سلطان ہند در نسبت محبت  
 ۱۰۲  
 فضائل طریقیہ نقشبندیہ  
 ۳۷. خواجہ محمد صدیق کشمی در حقیقت امکان دعا برائے عقیدہ اہل سنت  
 ۱۰۶  
 ۳۸. میر محمد نعمان در آنگہ چوں بیچون ہیچ نہایت نیست  
 ۱۰۶  
 ۳۹. سید ابو انجیر شاہ آبادی در تحسین تناء اتم  
 ۱۰۷

۱۲۹	۶۶- نصیر خاں در حل مسئلہ وحدت الوجود	۸۴- اوزگزیب سلطان مہند در انظار داعیہ زیارت	۱۲۵
۱۳۱	۷۰- میر محمد باقر در تحسین احوال آدمکے توجہ بظالمیان	حرمین شریفین	
	داخل غفلت نیست	۸۵- شیخ احمد تبریزی خطیب نیر منور در بیان مدار طریقہ باعمل	۱۲۶
۱۳۲	۷۱- میرزا شہاب الدین دزغیب مورات شرعیہ	۸۶- محمد زاده شیخ عبدالاحد سپر خود در تزیین حصول	۱۲۹
۱۳۳	۷۲- شیخ شرف الدین سلطان پوری شرح احوال و دیار ان	صلاح و محبت	
۱۳۳	۷۳- میرزا شہاب الدین قلی دزغیب صحبت اہل جمعیت و	۸۷- امام اسماعیل الی من ربیان مناقب اہل بیت نبوت	۱۵۰
	بعض فصائح ضروریہ	۸۸- خواجہ محمد صلاح کاملی در فصائح	۱۵۱
۱۳۴	۷۴- در آئینہ در دنیا یافت نتیجہ یافت است	۸۹- شیخ عبدالمجید در فضائل سوہ یا سین یا سورہ تبارک ملک	۱۵۲
۱۳۵	۷۵- فتح محمد خاں در آئینہ دنیا و دنیا یافت آن مدار	۹۰- خواجہ محمد صلاح کاملی در غلط حسد و ضرورت باطنی	۱۵۲
۱۳۶	۷۶- میر محمد باقر در بیان تنزیہ و تشبیہ	۹۱- خواجہ محمد صلاح کاملی در آئینہ بنشار ایضے مزگی و بی حلاوتی	۱۵۳
۱۳۷	۷۷- عصمت پناہ بی بی خانمی بنت تربیت خاں مرحوم	۹۲- خان خانان در حل حدیث کنت نبیا و آدم بین الماء	۱۵۳
۱۳۸	۷۸- نصیر خاں در وجوب شکر نعمت و انقسام شکر	۹۳- مرتضیٰ خان در علاج و ازالہ ذکریہ و ادون اللہ تعالیٰ	۱۵۵
۱۳۸	۷۹- یکے از ارباب طریقت کہ پریشانی احوال ظاہر	۹۴- سعادت نشان خاں دزغیب بعد احسان عیال پوری	۱۵۷
	مرقوم نموده بود	۹۵- خاں سعادت نشان خاں در آئینہ ادا شکر	۱۵۸
۱۳۹	۸۰- خاں سعادت نشان در فصائح ضروریہ	۹۶- مرزا ابوالقاسم در آئینہ تطہیر اتابیع شریعت غراء نمود	۱۵۹
۱۴۰	۸۱- یکے از اصحاب طریقت در نصیحت محبت اہل اللہ	۹۷- شیخ محمد لہ زاده خود در حل کلمہ مشہور امام عظیم ابوحنیفہ کوئی	۱۵۹
۱۴۱	۸۲- اوزگزیب عالمگیر سلطان مہند در احادیث شریفیہ	۹۸- ابوالحسن محمد نادی نو اسٹہ خود	۲۱۶
۱۴۲	فضائل بر اعمال صالحہ از ہر نو	۹۹- خواجہ محمد معصوم برادر خود در انظار اشتیاق و حزن فراق	۲۱۶
۱۴۳	۸۳- سعادت نشان خاں در بیان آئینہ وجود مفتاح	۱۰۰- خواجہ محمد معصوم برادر خود مذکور اشارہ بسفر آخرت	۲۱۶

نقطہ مطالعہ کنندگان عرض میکنند کہ درین مطبوعہ اگر سہو یا خطائے ملاحظہ کنند از ان مطلع فرمایند تا در طبع ثانی درست کردہ شود و السلام

حکیم محمد ذوالقصرین ناشر حکیم ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

# عرض ناشر

استاذ محترم مرحوم حکیم عبدالمجید احمد صاحب سیفی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ اشاعت مطبوعات اکابر نقشبندیہ مکتوبات سعیدیہ کی کتابت بلاک کی طباعت کیلئے کرائی تھی اور اسادہ جرمنی جا کر طبع کرانے کا تھا لیکن قضاے مہرم نے ہمت نہ دی۔ داعی اجل کو لبیک کہا اور یہ کام پس ماندگان کے لئے چھوڑ گئے مگر اس فقیر کے پس ماندگان کے پاس بھی سرمایہ بجز توکل کچھ نہ تھا۔ تاجران متمول نے اس کی طباعت کو اپنی تجارت کے لئے نفع بخش نہ سمجھا اس لئے کچھ عرصہ تک مسودات کتابت شدہ جوں کے توں پڑے رہے۔ خوش قسمتی سے محکمہ اوقاف مغربی پاکستان نے صوفیائے کرام اور اہل اللہ کے آثار باقیہ کے تحفظ کی خاطر پلینٹروں کو قرض حسہ دینے کی اسکیم بنائی اور چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب اوقاف مغربی پاکستان جناب شیخ محمد کرام صاحب نے کتابت کے حسن و جمال اور صاحب کلام کے علم مرتبہ و کمال کو دیکھ کر اس کی طباعت و اشاعت کے لئے محکمہ سے قرض حسہ دینا منظور فرمایا۔

بخیرا اللہ خیر الجزاء امید ہے کہ محکمہ اوقاف کی جانب سے یہ سلسلہ قائم رہے گا اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کا قیمتی علمی سرمایہ ناقدردان زمانہ کی دستبرد سے محفوظ رہی نہیں رہے گا بلکہ دیدہ زیب شکل و صورت میں جلوہ گر ہو کر اہل نظر کی چشمائے بصیرت کے لئے کحل الجواہر کا کام دینا رہے گا۔ خفائق و معارف و طریقت و حقیقت کے یہ جواہر پارے اب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اہل نظر کی نگاہوں کو نور بخشنے کیلئے آمادہ ہیں فیضیاب ہوں اور حضرت مصنف ناشر و معاون حضرات کو دعا دین۔ والسلام

حکیم ذوالقرنین برادر نسبتی  
حکیم عبدالمجید احمد صاحب سیفی مرحوم  
بیڈن روڈ لاہور

## مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَىٰ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی

حضرات اولیائے کرام کے کلام کا مطالعہ روح کی تسکین اور امراض باطنی سے شفا پانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ مطالعہ بے اختیار پڑھنے والوں کے دلوں کو یادِ الہی کی طرف لے جاتا ہے جس سے اطمینان کی دولت ٹانگھ آتی ہے۔ **اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ** ○ فرمانِ خداوندی ہے **وَمَنْ اٰصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قَبِيْلًا** ○

اسی مقصد کے لئے حضرات اکابر رحمہم اللہ کے مکاتیب و رسائل مرتب کئے جاتے ہیں۔ خانوادہ مجددی رضی اللہ عنہم کے رسائل و مکاتیب سنت نبوی کے اتباع اور بدعات مروجہ سے اجتناب کی توفیق دلانے میں بفضلِ خداوندی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ اہل عقیدت اور طلبِ صادق رکھنے والے حضرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مشاہدہ ہے کہ ان رسائل و مکاتیب کے مطالعہ نے عامیوں کو اولیا اور اولیاء کو اکمل اولیاء بنا دیا ہے البتہ کسی شیخِ کامل و کمال سے تحصیل نسبت شرط ہے۔

حضرت خواجہ محمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکاتیب نثر لفظی بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم اور مفید کڑی ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرسندی قدس سرہ کے فرزند دوم ہیں۔ آپ کی ولادت یا سعادت ماہ شعبان ۱۲۸۷ھ ہجری میں ہوئی جب کہ حضرت امام ربانی کی عمر مبارک ۳۴ سال تھی۔

آیام طفولیت سے ہی آپ طلبِ صادق کا ذوق رکھتے ہیں خود حضرت امام ربانی فرماتے ہیں کہ :-

فرزند محمد سعید چار و پنج	فرزند محمد سعید ابھی چار پانچ سال کے
سالہ بود کہ وے رار بخوری پیش	بچے ہی تھے کہ بیمار پڑے۔ بیماری
آمد در غلبات آن ضعف از وے	کے غلبہ ضعف کی حالت میں
پرسیدہ شد کہ چہ می خواہی؟	ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا چاہتے ہو؟

لے زبده المقامات ص ۳۰۹ لے زبده المقامات ص ۳۰۹ و مکتوبات معصومیہ مکتوب ۲ ج ۳

بے اختیار گفت حضرت خواجہ  
رامی خواہم۔ من این حرف او  
را بحضرت خواجہ قدس سرہ  
عرض کردم۔ من مودند۔  
محمد سعید شامی وحسینی  
نمود و غائبانہ ازمانسبت  
در بود

انہوں نے بے اختیار کہا " میں  
حضرت خواجہ کو چاہتا ہوں، میں نے  
ان کی اس بات کا ذکر اپنے حضرت  
خواجہ سے کیا

تو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ نے  
فرمایا کہ تمہارا محمد سعید بڑا چالاک ہے ہوشیار  
نکلے۔ غائبانہ ہم سے نسبت چھین لے گیا۔

ہوش سنبھالا تو علوم ظاہری کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور سترہ سال  
کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کی طرح فارغ التحصیل ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد معصوم  
رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکتوب ج ۳ میں تفصیل آپ کے مناقب ذکر فرمائے ہیں  
ملاحظہ ہوں۔

تحریر مانتے ہیں کہ بچپن ہی سے قبول و کرامت کے آثار و دلالت و شرافت  
خاندانی کے اطوار آپ کی پیشانی سے نمودار تھے۔ اس کے بعد طلب حضرت خواجہ  
کا مذکورہ بالا واقعہ نقل فرمایا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ظاہری و باطنی کمالات اپنے  
والد بزرگوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی خدمت با برکت میں حاصل کئے  
سترہ سال کی عمر میں ظاہری علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کو درجہ کمال تک پہنچا لیا اور والد بزرگوار  
کی مانند کمال دینداری، تقویٰ متابعت سنت نبوی اور عزیمت پر عمل پیرا ہونے کے  
فضائل سے مالا مال ہو گئے۔ نرم گفتاری، تواضع کامل، پوری توجہ سے واردین و  
صادرین کی دیکھ بھال جو دو کرم اور بے نفسی آپ کا شیوہ خاص ہے۔

قرآن مجید کی تجوید، عالی سند کے ساتھ فرمائی۔ فن حدیث میں بھی جتید سند اور  
مرتبہ عالی رکھتے ہیں اور فقہ میں بلند دسترس کے مالک ہیں حضرت امام ربانی قدس سرہ  
کو جب کسی مسئلہ فقہیہ کی تحقیق درکار ہوتی تو اکثر دہشتہ آپ کو ہی اس خدمت پر مامور فرماتے

اور آپ سے اس کا بیان شانِ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اور جب وہ مشکل مسائل کا حل فرماتے اور ان کی پیچیدگیوں سے عمدہ برآ ہوتے تو حضرت امام ربانی بے حد مسرور ہوتے اور ان کے حق میں دُعا فرمایا کرتے تھے۔

آپ حضرت امام ربانی کی حیاتِ طیبہ میں ہی کماں و تکمیل کے مراتب پر پہنچ گئے تھے خلعتِ خلافت سے سرفراز ہوئے اور طالبین کی ترتیب کا کام والدِ بزرگوار کے زیر سایہ ہی شروع فرمایا۔ عقلِ معاد کے کمال کے ساتھ عقلِ معاش بھی کامل و کمال رکھتے تھے چنانچہ حضرت امام ربانی اکثر معاملات میں آپ سے صلاح و مشورہ لیا کرتے تھے باطنی امور میں بھی آپ حضرت کے رازدار تھے۔ جو راز کی باتیں حضرت امام ربانی فرمایا کرتے تھے بہت کم کوئی دوسرا شخص ان میں شریک ہوتا تھا۔

آپ کو حضرت امام ربانی کی جانب سے دقیق اسرارِ طریقت اور مخصوص معاملاتِ حقیقت کی بشارتیں حاصل تھیں۔ لوگ امراضِ ظاہری میں ان کی توجہ سے شفا حاصل کرتے اور امراضِ باطنی میں ان کے تصرفِ باطنی سے جمعیت و اطمینانِ قلبی سے بہرور ہوتے تھے۔

مختصر یہ کہ آپ، قطبِ المحققین و وارثِ المرسلین حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے قول "ما فضلیا نیم" کا کامل مصداق تھے۔

یہ ایک نقل اور مشہور واقعہ ان کی بزرگیِ شان کے سلسلہ میں کافی ہے کہ ایک بار آپ معاملہ میں دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ایک مقام پر جمع ہیں اور یہ بھی (خواجہ محمد سعید) حضرت مجددِ صاحب کے چند اہل ارادت کے ساتھ حاضر ہیں۔ اسی اثنا میں صحابہ کرام ایک کاغذ منگاتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرضی لکھیں چنانچہ اس مضمون کا ایک خط لکھا گیا کہ "یہ لوگ (خواجہ محمد سعید مع زفق) اور ہم عنایاتِ خداوندی میں ہم درجہ ہیں حالانکہ ہم نے (فروعِ دین اور جہاد فی سبیل اللہ میں) بے انتہا سخت محنتیں اٹھائیں اور جاں فشانیاں کیں جو ان لوگوں نے نہیں کیں تو پھر برابر ہی کی کیا وجہ ہے؟"



حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں قرآن مجید کی یہ آیت تحریر فرمادی :-

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَّشَاءُ  
وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ  
یہ فضل خداوندی ہے جسے چاہے دے  
اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

حقائق و معارف کا بیان، اسرار و دقائق کی شرح اور ذات و صفات کی  
بارکیاں جن عالی زبان اور نشانی بیان کے ساتھ اپنے مکتوبات شریفہ میں تحریر فرمائی ہیں  
ان کمالات کی شرح اور کرامات کی تفصیل سے زبان کو روک لینا اور آپ کے محفوظات  
و مکتوبات پر محمول کر دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ انہیں دیکھ کر خود اہل دل ان کا پتہ  
چلائیں اور ظاہری الفاظ سے باطنی معانی کی طرف توجہ پڑھائیں کسی نے کہا خوب کہا  
ہے ع تیا س کن ز گلستان من بہار مرا یعنی

ع مری بہار کو دیکھو مرے گلستان میں

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے ان چند مختصر مگر تفصیلات سے پُرادر حاوی الفاظ  
میں جو حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ کا تعارف کرایا ہے اس کے بعد ضرورت باقی نہیں رہتی  
کہ آپ کے مقامات ارجمند اور مقالات بلند کا تعارف کرانے کے لئے مزید تذکرہ نویسیوں  
کے کلام کی طرف رجوع کیا جائے۔

ایک اور خط میں جو جلد سوم کا مکتوب اول ہے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ  
اپنے اس حلیل انقدر برادر معظم سے دالہا ز محبت اور احترام و عقیدت کا اظہار فرماتے  
ہوئے رستم طراز ہیں :-

ملاحظہ گرامی کہ از کمال کرم و مہربانی مصحوب  
ملاحظہ ہر نامزد ایں سکین بے نسکین فرمودہ بودند  
لورود آں مستعد گردیدہ از راہ مطلق و  
مخلص پروری مقدمات شوق آمیز فقرائے  
عشق انگیز اندراج یافتہ بود مطلقاً  
آتش مشتاقان را مضاعف ساخت  
گرامی نامہ جو بنا بہت کرم و مہربانی ملاحظہ کے  
بدست اس مسکین بے نسکین نامہ مرسل ہوا تھا  
اس کے ورود کی سعادت نصیب ہوئی از راہ  
کرم و مخلص پروری اشتیاق آمیز باتیں اور  
توسن عشق کو مہمیز کرنے والے فقرے جو  
اسی نامہ گرامی میں مندرج تھے۔ ان کے

و شعلہ شوق ابیان را سر بلند گردانید۔

ع  
آب آتش را مدد شد همچو لفظ

عاشق مسکین را نہ تاب غناب و نہ  
طاقت عنایت نہ برداشت قہر و نہ بارائے مہر  
ع کہ دسل از سحر باشد جہاں ستان تر... اظہار انتظا  
آمدن این مسکین فرمودہ اند ع از دولت  
یک اشارہ از ما بسر دو بین  
سعادت فقیر است کہ در خدمت برسد  
د از برکات صحبت کثیر البہجت مستفید  
و مستعد گردد

مطالعہ نے آتش اشتیاق کو دو چند کر دیا و شعلہ  
شوق و طلب کو سر بلند بنا دیا ع اس آگ پہ  
پانی نے بھی سے تیل ہی جھپٹ کا۔

بیچارے عاشق کو نہ غناب کی تابت عنایت  
کی برداشت نہ قہر کا تحمل نہ مہر کا یا راع جہانی  
سے بھی دل باری بڑھ کر جہانستان ہے آپ اس  
مسکین کی حاضری کے انتظار کا اظہار فرما رہے ہیں  
ع ہر دوست کا اشارہ تو میں سر کے بل چلوں۔  
فقیر کی خوش نصیبی ہوگی کہ حاضر خدمت ہو کر  
مسترت بخش صحبت کی برکات سے بہرہ ور  
اور سعادت یاب ہو۔

### مکتوبات سعید

آپ کے مکتوبات کا یہ مجموعہ ایک سو مکتوبات پر حاوی ہے جن میں سے  
اکثر فارسی زبان میں اور بعض خالص عربی میں ہیں۔ عالی مضامین کو سوا  
اور سلیس زبان میں ایسے کیفیت اور انداز بیان سے ادا فرمایا ہے کہ ناظرین سخن فہم پر کیفیت  
و جدتاری کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

پہلے دو مکتوب اپنے والد بزرگوار و سپر حقیقت شاعر حضرت امام ربانی کی خدمت میں تحریر فرمائے  
ہیں جن میں اپنے ابتدائے عہد سیر و سلوک کے حالات ارجمند اور عروج و جات بلند مندرج ہیں۔  
مکتوب اول میں فرماتے ہیں:-

مقام شاہ آباد میں شغل مراقبہ میں تھا کہ روح کو بدن  
بالکل الگ کیجا اور معلوم ہوا یہ مقام حیرت سے  
متعلق ہے اور اس مقام کے پیشوا شیخ عراقی قدس سرہ  
ہیں پھر دیکھا کہ شیخ عراقی نمودار ہوئے اور اس  
نسبت کا غلبہ ہوا جس قدر زیادہ غلبہ ہوتا تھا بدن

در مقام شاہ آباد مشغول بود روح را از بدن  
تمام جدا دید۔ ظاہر گردید کہ اس از مقام حیرت  
است پیشوائے اس مقام حضرت شیخ عراقی قدس  
سرہ اند۔ دید کہ ظہور شیخ شد و آن نسبت غلبہ کرد۔  
چند آنکہ غلبہ می کرد بدن متاثر می شد

دورین میان ظہور حضرت خواجہ  
بزرگ قدس سرہ شد و تسکین او نمود۔  
روز دیگر حضرت ایشان ظاہر شدند  
و بیشتر تسکین شد۔

کو تکلیف ہوتی تھی اسی اثنا میں حضرت خواجہ نقشبند  
قدس سرہ جلوہ نگیں ہوئے اور کچھ تسکین کی صورت  
نکلی دوسرے روز آنحضرت جلوہ آرا ہوئے اور  
تسکین اور زیادہ حاصل ہوئی۔

جن حضرات گرامی درجات کے نام آپ نے مکتوبات تحریر فرمائے  
ان میں سے چند بزرگوں کے نام نامی یہ ہیں۔

دیگر مکتوب الہم

(۱) سید شمس الدین (۲) مرزا حسام الدین احمد (۳) شیخ عبدالصمد اٹکی (۴) مولانا  
محمد فرخ جامع مکاتیب (۵) مولانا محمد ہاشم کشمئی (۶) شیخ بدیع الدین نواسہ خود۔  
(۷) میر محمد نعمان (۸) شیخ محمد خلیل اللہ پسر خود۔ شیخ عبدالاحد پسر خود۔ خواجہ عبد اللہ  
معروف خواجہ خور و فرزند حضرت خواجہ باقی باللہ شیخ حمید بنگالی مولانا محمد صدیق  
کشمئی شیخ محمد اسحاق مدرس مدرسہ مدینہ منورہ۔ اور گزنیب عالمگیر پادشاہ ہندوستان  
وغیر ہم۔

اپنے فرزند شیخ محمد خلیل اللہ کے نام تفسیر آیت شریفہ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ  
الْعِلْمُ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ سالک کو چاہئے  
کہ عروج و وصول کے وقت بتکلف مقام فوق کی طرف پہنچنے کی کوشش نہ کرنی چاہئے  
کیونکہ اس کام میں تکلف نہیں چلتا جو شرف بھی حاصل ہو گیا ہے اس پر راضی اور شاکر رہنا چاہئے  
نیز یہ آیت، کہ ذات باری تعالیٰ میں غور و خوض کرنے سے زجر و منع کرتی ہے  
کیونکہ وہاں کسی کے علم کی رسائی نہیں۔

مکتوبات کی عام زبان فارسی ہے نہایت سلیس اور بے حد رشتیق طرز نگارش  
عام فہم۔ ہر قسم کے اغلاق و چھپیدگیوں سے پاک صاف۔ آیات و  
احادیث سے مزین۔ بعض جگہ عربی زبان میں کلام شروع فرما دیا ہے۔ عربی بھی نہایت  
بلند پایہ اور فصیح و بلیغ ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی صاحب زبان بول رہا ہے۔ آخر  
میں چند مکاتیب تو خالص عربی زبان میں ہیں۔

مکتوب ۹۷ جو شیخ محمد برادر خالہ زاد کے نام ہے اس میں حضرت امام ابو حنیفہ کے مشہور قول **سُبْحَانَكَ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ** پر یہ حاصل کلام کیا ہے اور معترضین کے اعتراضات کے کافی دشانی جوابات دیئے ہیں۔ یہ مکتوب ایک متقل رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں رہا جس پر محققانہ بحث نہ کی گئی ہو۔ حضرت خواجہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر تحقیق کا حق ادا فرما دیا ہے۔ **فجزاہ اللہ خیرا الجزاء**

مکاتیب سعیدہ کے جامع حضرت مولانا محمد فرخ رحمہ اللہ علیہ ہیں۔ سال جمع مذکور نہیں۔

## جامع مکاتیب

حالات خواجگان نقشبندیہ میں مذکور ہے کہ :-

## وفات

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ہندوستان اس خاندان سے نہایت خصوصیت رکھتا ہے۔ اس نے حضرت خواجہ کو بالتجاء و الحجاج استفاضہ کرنے کے لئے دہلی بلایا۔ بادشاہ کے اخلاص کے پیش نظر آپ تشریف لے گئے اور کافی عرصہ قیام فرمایا دہلی میں ہی آپ علیل ہو گئے۔ شاہی اطبانے علاج کیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ حضرت کو منکشف ہو چکا تھا کہ اب وقت آخر قریب ہے۔ بادشاہ سے رخصت ہو کر سرسند شریف کے قصد سے روانہ ہوئے لیکن اثنائے سفر میں ہی جب موضع سنہا لک میں پہنچے تو ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۰۸۵ھ میں رفیق اعلیٰ سے داخل ہو گئے۔ جنازہ سرسند شریف لایا گیا اور حضرت امام ربانی کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ **رحمہ اللہ ورحمتہ واسعہ**

ناچیز محبوب الہی عفی عنہ  
یکم ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

**عریضہ اول**۔ بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پیر بزرگوار و والد ماجد خود۔ در احوال خویش۔ (این عریضہ و عریضہ مابعد در حدت سن پیش از ظہور کمالاتِ علیہ نوشتہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْمَدَدُ الْمَسْلُوْعُ عَلٰی عِبَادَةِ الَّذِيْنَ يَحْتَفِلُوْنَ۔ حضرت سلامت! دل را هیچ متوجه

بجائے نمی یابد، بلکہ دل رانے یابد۔ اکثر حیران می باشد اگر قرآن می شنود چون سائر مردم شسته می ماند۔ در مقام شاه آباد مشغول بود روح را از بدن تمام جدا دید، ظاہر گردید کہ این از مقام حیرت است پیشوا! این مقام حضرت شیخ عراقی قدس ستره بود، دید کہ ظہور شیخ شد و آن نسبت غلبه کرد، چند آنکہ غلبه می کرد بدن متاثر می شد و درین میان ظہور حضرت خواجہ بزرگ قدس ستره شد و تسکین رونمود۔ روز دیگر حضرت ایشان ظاہر شدند و بیشتر تسکین شد۔ وَاللّٰهُ عَرِيضَه دَوْمٌ نِيزِ بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پیر بزرگوار و والد ماجد خود۔ در احوال خویش متعلق به فنا و عدم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْمَدَدُ الْمَسْلُوْعُ عَلٰی عِبَادَةِ الَّذِيْنَ يَحْتَفِلُوْنَ۔ احقر العبد محمد سعید عفی عنہ بموقف

عرض حضرت اشرف می رساند کہ از اندوه مفارقتِ صوری چه عرض نماید، گاه وحشت مستولی می شود کہ مترصد بملاکت و مرض شدید می گردد۔ و از خرابی احوال چه معروض دارد، با وجود تعلقات شتے کہ دامن گیر شده تمنا آں دارد کہ دیوانه و از جمیع علائق گسسته و ہمہ را سوخته عنایت اختیار نماید کہ جز لب گور این کس رانه بیند۔ در حلقه پیشین شسته بودم و حافظ قرآن می خواند و اخوی محمد معصوم ہم حاضر بود، ظاہر شد کہ چنانکہ ظرفی را خالی ساخته باشند باز پُر سازند بنده

را پر ساختہ گرفتہ بنوے کہ کیفیت آں رانمی داند کہ چگونہ بعض رساند۔ و دریافت کہ تخلیہ اول تخلیہ از توہم وجود است، کہ خود را کہ عدم مطلق و شرمخص بوده وجود و خیر محض سے انگاشت، آں توہم زائل شد۔ عدم بصرافت خود عدم بود باز پر ساختن این این است کہ بجاء عدم کہ حقیقت این شخص بود، ثبوت را داشتند۔ اما در نظر خوب حقیقت بودن ثبوت نے ایستد، بلکہ عدم مطلق و شرمخص حقیقت خود در نظر است و ثبوت متجدد ہم منظور گویا شیء خالی را پر کرده، و گراں با بری آں واضح است۔ فرداء آں روز دیدیم کہ آئینہ بدست دارم در آن سے نماید کہ روء من داغہاء مختفی دارد کہ در نظر مردم نے در آید، دیدیم کہ آئینہ در کمال صفا نیست و انستم کہ زنگ گرفته صورت داغہا ظاہر شد۔ از آن دل تنگ شدم۔ آئینہ دیگر گرفتیم دیدیم کہ داغہاء زشت بیشتر ظاہر شد، بسیار پریشان شدم۔ آئینہ دیگر گرفتیم در کمال راستی و صفا اول بار صفی ظاہر شد ثانی الحال تمام داغہا دیدیم، در آں وقت تعبیر نمودم کہ مرآت شیء مغایر شیء است پس چون اول معاملہ در میان عدم و وجود مختلط بود آئینہ نیز مشابہ آں بود، و وقتے کہ معاملہ بعد صفت کشید آئینہ خالی از عدم پیدا شد۔ و بروز دیگر آں عقدہ حل شد کہ نوشته بود خوب در نظر حقیقت بودن ثبوت بدل عدم نے ایستد۔ ظاہر شد کہ نہایت اطلاق آنا تا بقاء عدم است کہ تلبیس با باطل است، چون عدم باصل خود پیوند آنا منقطع سے شود۔ این جا حقیقت بے اطلاق آنا بہ ثبوت مبدل میگردد و اینجا انقطاع علم حضور واضح سے شود، چہ وجود ہمیشہ خود حاضر است۔

بصدقہ آنحضرت امید و راست کہ بہ تفصیل این حقائق بہرہ ور گردد۔ وَاللَّحْمَلُ

مکتوب سوم۔ بنام سید شمس الدین۔ در مفہوم عرفت ربی بجمع الضداد۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَّمَنِ الْقُرْآنَ الْعَرَبِیَّ۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الضُّدَادِ۔ چہ

ہر ضد با ضد دیگر جہت جامعہ دارد کہ مشہود عارف ہماں جہت است، و جہت فارقہ اعتباراً بہیش نیست چہ کہ یک حقیقت است کہ در مراتب تعینات ساری است، و آں حضرت وجود است کہ نزد اکثر صوفیہ متاخرین عَلَیْہُمُ الرَّحْمَۃُ عِیْنِ ذَاتِ وَاجِبِ اسْتِ تَعَالٰی وَتَقَدُّسَ۔ و نزد حضرت قطب العرفاء حضرت ایشان ماقِدِّسَ سِتْرُہٗ اَوَّلِ طَلْعِ اسْتِ اَزْطَلَالِ اِسْ اِسْ مَرْتَبَہٗ مَقْدَسَہٗ وَبِشَیْنِ مَظْہَرِہٗ اَزْظَہْرِ ذَاتِ مَنْزَہٖہٗ وَمَرَاتِ اَتَمِّ وَفِیْضِ اَعْمِّ، و نخستین انتزاعی

از ان مطلق علی الاطلاق - وَالْقَلْبُ

مکتوب چہارم بنام میر منصور۔ در دعاء زہد و طلب خیریت مکتوب الیہ۔

الحمد لله على عباده الذين اصطفى - حضرت و اہل العطا یا بکنند جذبات خویش ما از ما رہائی بخشیدہ بحقیقت محبت خویش رہنمائی فرماید، تا اختلاف تعلقات و تحول اطوار حجاب جناب مقدس محبوب مطلق نگردد، و عسر و لیس و فقر و غنا و ضیق و رخا و عنایت و عناء جز آئینہ در جمال و جلال او نباشند۔ شاید کہ لمحہ از لمعات آن مطلع انوار بر قلال بشریت تافہ و آفتاب ہوتیت از پس غمام طلال طالع شدہ و نام و نشان این جواد بے حس را بر باد دادہ، بوجودے کہ عدم در قفاء او نباشد و حیاتے کہ مات دنبال او نبود و نورے کہ ظلمت را وراء آن جاگاہ نیست مگر سازد، وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قُنِطُوا وَيُنشُرُ رَحْمَتَهُ ط وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ۔ اما بعد مسجون فراق مرہون اشتیاق مشہود خاطر عاظمے گرداند کہ احوال دُور افتادہ مقرون بعافیت است، ہموارہ نگران اخبار سلامت و استقامت ایشان است۔ مدتے ست کہ برقم احوال شرفیہ یاد آوری نغمہ اندہ چشم انتظار در راہ است، و طغیان شوق از حیطہ قلم بیرون است۔ و چون این نشاء نشاء فراق است دولت بقاء را از حضرت کریم بدار البقاء مسئلت مے نماید۔ توفیق اعمال موجبہ ترقیات نصیب وقت بود۔ وَالْقَلْبُ

مکتوب پنجم۔ بنام میرزا حسام الدین احمد۔ در نارسائی مطلوب۔

الحمد لله على عباده الذين اصطفى - عرض نیاز از این مسکین آوارہ باں عالیجناب مقبول باد این گرفتار ظاہر و باطن امیدوار و در یوزہ گر رحم و عنایت است تا از این تعلقات شتے کہ سد راہ مطلب آشتی ست، خلاصی یافتہ بکلیہ جو بان مقصد اعلیٰ گردد ہر چند چیزے بدست نیاید، کہ متلوث دنائس علائق و تقیدات را با جمال حضرت بسیط علی الاطلاق کدام راہ مناسب است نصیب مہم ہجران از معرفت جز جہل نیست، و از قرب جز بعد و از وصل جز فصل و از ذات جز گرفتار و از نام جز نشان نہ

در افکنده دف ایں آواز از دوست کز بر دست دف کوباں بود پوست

باے باں ہمہ دوری و مجوری و خرابی و روسیای ہی اگر گرفتار باشد گرفتار او باشد، و اگر مشتاق

باشد شوق او داشته باشد

اگر ندہی بکف دامن یارم      گرفتاری کس دیگر ندارم

کنایس خیس را چه یار که دم از محبت سلطان عالی شان زند، جز آنکه ناله حرمان و ماتم خسران خود داشته  
باشد۔ زیادہ بریں چه اظهار تاسف و تلمف نماید و مشوش خاطر عاظر گردد۔ وَالْقَلْبُ

مکتوب ششم۔ بنام شیخ عبدالصمد انکی۔ در توجیہ الفاظ گستاخانہ مرید متعلق  
پیر خود و در وصل عربان و فناء ارادہ و در آنکہ خوارق از لوازم ولایت و مراتب ولایت نیست  
و در فضیلت طریقہ نقشبندیہ و در ذکر بعضی خوارق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَّمَ الْقُرْآنَ عَلَیْ عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، خُصُوصًا عَلٰی سِرِّهِ الْاَسْنٰی وَ نُوْرِهِ

الْاَبْهٰی، صَاحِبِ الْبُرْزَخِیَّةِ الْكُبْرٰی وَ الْمَقَامَاتِ الْعُلٰی، الَّذِیْ دَنٰی فَتَدٰتٰی فَكَانَ  
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی، ثُمَّ عَلٰی مَنْ فَا زَمِنَهُ بِالْحِطِّ الْاَدْوٰی وَ نَالَ السَّعَادَةَ الْقُصُوٰی وَ

بَلَغَ الْغَايَةَ الَّتِیْ یُعْبِطُہْ فِیْہِ الصِّدِّیْقُونَ وَ الشُّہَدَاءُ، حَتّٰی صَارَ رَاۤیةً مِّنَ الْاٰیَاتِ  
الْكُبْرٰی الدَّالَّةِ عَلٰی كَمَالِ نَبِیِّہِ الْاَعْلٰی، حَیْثُ یَكَادُ یَشْتَبِہُ مَكَانُ طَبِیْعَتِہِ بِحَالِ

مَنْ یُّوحٰی۔ اما بعد ذرہ احقر مشہو و ضمیر نور مے گرداند، پیامے کہ بزبان محمد اشرف بایں فقیر فرمودہ  
بودند رسیدہ۔ کاغذے کہ متضمن مکتوب حضرت قبلہ گاہی والدی قطب الاقطابی قدس سرہ

کہ در جواب سوال آن مشفق نوشته بودند، باشہاتے کہ آن ملاذ تعلیق نموده بود نیز بنظر در آمدہ۔ مقرر این  
طائفہ علیاست کہ صرف الوقت فی الہجرہ اولی ہرگز خاطر بر آن نئے آمد کہ قدرے از زمان را

صرف حل عبارت شخصی نماید کہ ازاں فائدہ بایں کس عاید نباشد، ہرچہت خواجہ الحاج میکرد تعویق بیشتر  
مے باشد۔ تا آنکہ برادر شیخ محمد رشید کثرت شوق ایشان را در بسط سخن دریں باب ظاہر ساخت، و یاران

دیگر ازاں دیار آمدند نیز اظهار کردند، بضرورت ادخال اللسور و رفی قلب المؤمن و دفع السوء  
الظن بالاکابر شروع دریں کار نمود۔ و چند آنکہ تفحص کاغذ مرسل ایشان میکرد تا باندازہ آن بنویسد

نیافت، آنچه مجملآ سیادماندہ بر آن بنا سخن کرد۔ مخدوما! محصول سوالے کہ نموده بودند این است،  
مریدے بہ پیر خود گفت اگر در وقت خاص من کہ باحق سبحانک باشد تو در میان آنی سرازتن جداکنم،

پیر این سخن پسندید و در کنار گرفت۔ و مال جواب حضرت قبلہ گاہی علیہ التَّحِیَّةُ وَ الرِّضْوَانُ



بد و مقدمہ عائد است۔ اول آنکہ میں تو اندر میری بجائے رسد کہ محتاج تو وسط پیر نباشد چنان کہ در وصل  
 عربان۔ دوم آنکہ این قسم عبارت کہ از ان مرید ظہور آید است از راہ سکر است، اہل استقامت  
 از ان احقر از نمایند و براہ ادب پویند۔ ہر دو مقدمہ حق است و محل این شکوک و شبہات نیست۔  
 و عبارتے کہ وراء آل مذکور است در کمال وضوح جائے ریب و مظان عیب نہ، جسز آنکہ  
 کثرت نقل و تطویل عبارت کہ دیریں عہد داخل تحقیق و تدقیق شدہ است ندارد۔ حضرت امیر  
 کرم اللہ وجہہ فرمودہ اند۔ لَنْ يَدْجَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ مَنْ لَمْ يُولَدْ مَمْرَتَيْنِ مراد ازین  
 دو ولادت چنانچہ مقرر است ولادت صوری و ولادت معنوی است۔ و چنانکہ مولود صوری در  
 حال رضاع محتاج حضانتہ ام است کہ واسطہ ظہور فیض حضرت فیاض است بر مزاج طفل  
 در حال فطام محتاج آل نیست، ہر چنان مولود معنوی در ابتداء سلوک کہ حکم رضیع دارد در وصول  
 انوار تربیت از حضرت ربوبیت جَلَّ وَعَلَا مفتقر مرآت باطن پیر است و بدوام انابت و افتقار  
 بسدہ ارشاد او گرفتار۔ و این عجز از راہ منقصت اوست و عدم مناسبت بجناب مقدس حضرت  
 الوہیت عَظُمَتْ قُدْرَتُهُ وَعَدَّتْ رَأْفَتُهُ۔ و چون اَنَا فَا نَا بَحْسِنِ تَرْبِيَتِ شَيْخِ مُقَدِّمِ الْعِزِّ  
 طفولیت میں بر آید از راہ کمال محبت بہ شیخ خود کہ فنا فی الشیخ لازم آن است و بقاء بکمالات و ثمرہ  
 آن، حکم مرآتیت کہ باطن شیخ داشت خود پیدا میکند و استعداد اخذ حقائق از اصل بے توسط بہم  
 میں رساند۔ دیریں وقت پیر از عقبہ بر آید حکم معذیب پیدا میکند و متکفل تربیت جزعیت بے تفت  
 حضرت صمدیت چیز دیگر نیست

أَسْقَيْتَنِي كَأْسًا وَسَكَّرْتَنِي فَمِنْكَ سُكْرِي لِأَمِنَ الْكَأْسِ

حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی در کتاب فتوح الغیب میں معنی را مشروح ساخته  
 اند چنانچہ فرمودہ، قَدْ يَكُونُ لِلْمُرِيدِ سِرًّا لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ شَيْخُهُ، وَاللَّشَيْخِ سِرًّا لَا  
 يَطَّلِعُ عَلَيْهِ مُرِيدُهُ الَّذِي قَدْ دَنَا سَيْرُهُ إِلَى عَتَبَةِ بَابِ حَالَةِ شَيْخِهِ۔ فَإِذَا بَلَغَ  
 الْمُرِيدُ حَالَةَ شَيْخِهِ أَفْرَدَ عَنِ الشَّيْخِ وَقَطَعَ عَنْهُ فَيَتَوَلَّاهُ الْحَقُّ فَيَقْطَعُهُ عَنِ الْخَلْقِ  
 جَمَلَةً، فَيَكُونُ الشَّيْخُ كَالظُّرِّ وَالذَّايَةِ۔ لِارِضَاعِ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ لِأَخْلَقَ بَعْدَ زَوَالِ  
 الْهَوَى۔ وَلَا يَرَى أَدَاةَ الشَّيْخِ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مَا دَامَتْ مَمَّةُ هَوَى وَارَادَةَ لِكَسْرِ هِمَا وَأَمَّا بَعْدَ

زوالہما فلا، لآئہ لاکد ورة ولا نقصان۔ فاذا وصلت الى الحق على ما يتناه فكن  
 امنا ابدًا آمنين سواہ، فلا ترى لغيرہ وجود البتة لا في الضمير ولا في التفع ولا  
 في العطاء ولا في المنع ولا في الخوف ولا في الرجاء بل هو عز وجل اهل التقوى  
 واهل المغفرة، فكن ابدًا ناظرًا الى فعلہ متزقبًا لامرہ مشتغلًا بطاعتہ  
 مبينًا من جميع خلقہ دنيًا واخری۔ و ابو عبد الله ترد غندی قدس سيرة کہ از اکابر  
 اولياء است و از مشائخ طبقات، فرموده است طوبی لمن لم یکن لله وسیلة الیه  
 غیرہ چنانکہ در نفحات محلی است۔ و مولانا عبد الغفور لاری علیہ الرحمۃ در شرح این سخن فرموده است  
 کہ این معنی در آخر کار وجود گیرد، و بالجمله بمضمون این مقدمہ عقل و نقل و فراست صحیحہ حاکم است۔  
 و در نفحات مذکور است در ذکر سید الطائفة جنید قدس سيرة ہمہ نسبت بوسے دست کنند  
 چون خزاز و روم و نوری و شبلی و غیر ہم۔ و در ذکر نوری گفتہ تیز وقت تراز جنید بود، و در ذکر خزاز گفتہ  
 شیخ الاسلام گفت کہ وے خوشتن رابشا گردی جنید فرامے نمودے، اما یا خدا جنید بود، جنید گفتہ  
 لوطا لبتا لله بحقیقۃ ما علیہ الخزاز لہلکنا۔ و حکایت شفاعت غوث اعظم شیخ  
 حماد را کہ پیر ایشاں است در محضر جمیع اولیاء بعد التماس شیخ مذکور در قبر خود و قبول شدن آن در کلمہ  
 و غیر آن دیدہ باشند۔ حضرت خواجہ احرار قدس سيرة مرید مولانا یعقوب چرخنی است علیہ  
 الرحمۃ، و حضرت مولوی جامی در منقبت خواجہ بایں عبارت فرموده است، امانت دار او  
 یعقوب چرخنی است علیہ الرحمۃ۔ و آنچه خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سيرة در باب  
 ایشاں فرموده است معروف است۔ پیر انصار روح الله روحہ فرمود کہ من مرید خرقانیم اما اگر  
 خرقانی دیرں وقت مے بود، با وجود پیش مریدی من مے کرد۔ و قصہ ترقی مریداں از پیراں دیریں قوم  
 حکم خبر متواتر دارد، اگر در ہمہ وقت محتاج مرآت باطن پیر باشد و پیر دائماً واسطہ وصول برکات  
 بر مرید بود این ہمہ آثار غلط افتد، قال علیہ السلام رُبَّ حَامِلٍ فُقِدَ اِلَى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ  
 مِنْهُ کَمَا فِی الْمَشْکُوۃ۔ و در فتوحات مکبہ در بیان حال قطبہ از قطاب اشئہ عشر محمدین گفتہ کہ  
 اخذ فیوض از حضرت حق سبحانہ بے واسطہ مے نماید۔ معلوم شریف است کہ مدار کار ولایت بردوکن  
 است فنا فی الله و بقا باللہ، و تا حضرت احدی بوصف تمہاری بردل سالک متجلی نشود و نام

و نشان از غیر و غیریت بر باطن نگذارد و ناز الله الموقدۃ الّتی تطلّع علی الافئدة آفاق و  
 انفس را سوخته بر باد نهد، بُوئے از عطر بقا بمشام جان او رسیدن محال است و نام معرفت گزاف -  
 هر گاه محبت ذاتیه بمشابه استیلاء یابد که حضور صفات را محال نگذارد و گوید

ذات من نیست جز محبت ذات ذات بر من زده است راه صفات

نسیان جمال پیر چہ محال باشد حضرت خواجہ احرار قدس سیرۃ فرموده اند زمان غیبت از ما دون  
 حق سبحانہ بحقیقت زبان وصول و شہود وجود است الی قولہ دریں مقام اگر ترقی واقع شود شعور  
 از ذوق تجلیات اسماء نیز منقطع شود، اشاره آن بزرگ باین فرموده آن است که سالک می تواند که  
 متصف شود باوصاف حق سبحانہ، فهو بعد غیر و اصل مقصود شہود ذات است بے مزاج  
 شعور بوجود کثرته، مرتبہ تصاف باوصاف مرتبہ تجلیات صفات است - مقرر اہل ظاہر و باطن  
 است کہ مؤثر حقیقی در جمیع اشیاء اوست تعالی و تقدس، و ہادی و مصل از صفات کاملہ و سبحانہ  
 بے مشارکت احدی، و آنچه بدیگرے نسبت دارد حکم مجاز دارد - چنانکہ عین القضاة فرماید  
 اے عزیز! کارے کہ بغیر منسوب یعنی بجز از خدا آن مجازی میاں حقیقی، فاعل حقیقی خدا راواں - راه نمودن  
 مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مجازی میاں، یضلل من یشاء ویہدی من یشاء  
 حقیقت میاں - گیرم کہ خلق را اضلال ابلیس میکند، ابلیس را باین صفت کہ آفریدہ ان ہی الافئنتک

۵	ہمہ جو رمن از بلغاریاں است	کہ ما دائم ہے باید کشیدن
	گنہ بلغاریاں را نیز ہم نیست	بگویم گر تو بتوانی شنیدن
	خدا یا این بلا و فتنہ از تست	ولیکن کس نے آر چھیدن
	ہے آزند ترکان راز بلغار	بہر پردہ مردم دریدن
	لب و دندان آن خوبان چوں ماہ	بدریں خوبی نیایست آفریدن
	کہ از دست لب و دندان آنها	بندناں لب ہے باید گریدن

پس اگر بر اہل حقیقت کار و اشود جمیع اشیاء منتسب بفاعل حقیقی گردد و مجاز از نظر ترفع شود کہ الحجائز  
 ینتفی، چہ محل اشتباہ بود معلوم شریف بودہ باشد کہ ظہور معنی رفع توسط شیخ بچند مقام مناسبت  
 دارد - اولاً دراوان سلوک ہر چند واسطہ از مبداء فیاض بر باطن مستر شد توجہ و عنایت مرشد است،

اما چون سالک ہمگی بہمت متوجہ جناب قدس است و دیدہ بصیرت او بوحده حقیقت مکتحل شدہ  
قبلہ توجہ او جز احدیت صمدیت نہ ، در سکر حال واسطہ را از میان مرتفع مے سازد و منظور نظر جز  
واحد ندارد ، چنانکہ اسباب صوریہ را برابر بسبب مستہلک وارد با آنکہ فی نفس الامر کائن است۔  
در عشق چنین بوالعجبیہا باشد

نَسِيتُ الْيَوْمَ مِنْ عَشْقِي صَلَوَتِي      فَلَا أَدْرِي غَدَائِي مِنْ عَشَائِي  
فَذِكْرَكَ سَيِّدِي أَكْلِي وَشُرْبِي      وَوَجْهَكَ إِنْ نَظَرْتُ تَنْفَاءً دَائِي

قال شيخ شيوخ العالم في العوارف ، قال الصوفي في الإبتداء يفخى الخلق ويرى الأشياء  
من الله تعالى حيث طالع ناصية التوحيد وخرق الحجاب الذي منع الخلق عن  
صرف التوحيد ، فلا يثبت الخلق منعا ولا عطاءً ويحببه الحق عنه الخ۔ و ثانياً  
آنکہ از توسط بمبادی کمال رسیدہ است ، و فی نفس الامر باطن پیر گاہ واسطہ وصول فیوض است و  
گاہ بے قابلیت اقتباس از اصل نیز سپردا کردہ است ، دریں حالت گاہ بایں ترانہ ترنم نماید۔  
و ثالثاً در کمال مطلق بہمت تمام مناسبت بحضرت فیاض و از کشاکش احتیاج واسطہ خلاص  
یافتہ و از مضیق توسط انابت برآمدہ ، علی ما عرفت من عبارة الفتوحات و غیرہا۔ برادر م  
شیخ محمد نقل کرد کہ ایشان مے فرمایند کہ سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز محتاج توسط جبریل  
علیہ السلام بودہ ، تعجب رونمود ، مگر قصہ جامعیت حقیقت جامعہ آل محبوب رب العزیز  
جل و علا گوش زد ایشان نشدہ است۔ و آنکہ حقیقت محمدیہ جامع جمیع اسماء ذاتیہ و اضافیہ و حاوی  
مراتب و جوب و امکان و ہرچہ در عرصہ ظهور در آمدہ و از وجہ اطلاق بخصیض تقید رسیدہ ہمہ حکم جز وارد  
ازاں کل۔ و مبادی تعینات انبیاء و ملائکہ اسمے ست از اسماء واجبہ جل سلطانہ و اعتبارے ست  
در مرتبہ واحدیت کہ مندرج است در اجمال حضرت وحدت پس آل حقیقت اتہم در ظہور تا سوتی  
از ہرچہ اقتباس نماید فی الحقیقت از خود مے نماید ، و جملہ را واسطہ حسب معنی ذات پرانوار او  
إِنِّي وَإِنْ كُنْتُ ابْنُ أَدْمِ صُورَةً      فَقَلْبِي فِي الْمَعْنَى شَاهِدٌ بِأَبُوْتِي

با آنکہ قیاس حقیقت بر صورت قیاس مع الفارق است ، خاصہ صورت انسانی کہ حکیم مطلق از  
رؤی مصلحت خویش پائین ترین مراتب ساخت و دریں نشاء سفلی در بعض احکام صوریہ با اعلام ملک

مربوط گردانید۔ ازیں لازم نئے آید کہ در سیر محبت در میان محب و محبوب دیگرے را مدخلے باشد،  
 لِي مَعَ اللَّهِ وَقْتُ لَا يَسْعُنِي فِيهِ نَبِيٌّ وَلَا مَلَكٌ مُتَقَرَّبٌ شَنِيدَه بَاشْتَنَدَه، وَقَصَّة كُو تَهِي  
 عَرُوجِ اِيْمِنِ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ اَز سُرُورِ عَالَمِيَانِ عَلَيْهِ وَعَلَى اِلَهٍ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ  
 وَ اَكْمَلُ التَّحِيَّاتِ دَر شَبِّ مَعْرَاجِ وَ كَرِيْمِيَهٗ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغَى خَوَانِدَه بَاشْتَنَدَه۔ ہر گاہ بعض اولیاء  
 است رآن حالت باشد کہ اقتباس انوار ازاں جا نمایند کہ ملک نماید، از نبی امت چہ نویسد، چنانکہ  
 قَدْوَةُ الْمُتَحَقِّقِيْنَ دَر فِصْوَصِ دَر فَصْ شَيْثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَر بِيَانِ حَالِ خَاتَمِ الْوَلَايَةِ مے فرماید فَإِنَّهُ  
 لِيَأْخُذُ مِنَ الْمُعْدِنِ الَّذِي يَأْخُذُ مِنْهُ الْمَلَكُ الَّذِي يُوحِي بِهٖ اِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ۔ و نیز برادر  
 شیخ محمد نقل کرد کہ ایشان انکار وصل عریاں مے نمایند، سبب انکار ظاہر نشد۔ اما بر مذہب حضرت شیخ  
 محی الدین ابن العربی قَدَسَ سِرُّهُ چنان است کہ در بارهٔ محمدی المشرب فرموده اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ  
 عَيْنُكَ عَيْنَ الْاَعْيَانِ الثَّابِتَةِ كَلِمَاتُهَا اَشَارَاتُ بَحَالِ او کرده است، زیرا کہ چون اتحاد و بقا  
 بعین الایمان پیدا کرد پس از پیوستن شیون کہ منتہی مراتب آن مرتبہ جامعہ است کہ با آن تحقیق پیدا کرده  
 است چاک شد۔ پس پرده در میان او و ذات معرے از نسب و اعتبارات نخواهد ماند و بول عریاں  
 مستعد خواهد شد۔ ہر چند بریں مذہب ازاں مرتبہ بے کیفی نصیب و حصول نخواهد یافت کہ دِيْحَدِّ رَكُوْ  
 اللَّهُ نَفْسَهُ ط اشارت است بدان، اما بر مذہب دیگران واضح است محتاج بیان نیست۔ زیرا کہ ماوراء  
 این شیون جائگاہ داشته اند چنانکہ شیخ ابوالحسن بستی دریں رباعی مغلط اشارتے باں نموده است  
 دیدیم نہاں کیستی واصل دو جہاں      و از علت و عار برگدشتیم آساں  
 آں نور سیہ ز لانا نقطہ بر تر داں      زان نیز گدشتیم نہ ایں ماند و نہ آں

حضرت مولوی رومی مے فرماید

پرده بردار و برہمنہ گو کہ من      مے نجسیم با صنم بہ سپرہن  
 من شوم عریاں ز تن او از خیال      تا خرامم در نہایات الوصال

و نیز برادر شیخ محمد نقل کرده است کہ ایشان بر آنکہ حضرت شیخی و والدی نوشته اند کہ آں مرید از راہ دیوانگی  
 گفتہ است اعتراض دارند، مانا کہ از دیوانگی خبط دماغ فہمیدہ، نمے دانند کہ ایں دیوانگی از راہ دیگر است  
 کہ ہنراں طائفہ است، جَنَّوْنِي مِنْ حَبِيْبِ ذِي فُنُوْنِ عَارِفِي مے فرماید

مُحِبُّ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا سَقِيمٌ      تَطَاوَلَ سَقْمُهُ فَدَوَاهُ دَاهُ  
 سَقَاهُ مِنْ تَحَبُّتِهِ بِكَأْسٍ      فَأَرَوَاهُ الْمُهَيَّمِينَ إِذْ سَقَاهُ  
 فَهَامَ بِحُبِّهِ وَسَمَّ إِلَيْهِ      فَلَيْسَ يُرِيدُ مُحَبُّوهُ سِوَاهُ  
 كَذَاكَ مَنْ ادَّعَى شَوْقًا إِلَيْهِ      يَهَيِّمُ بِحُبِّهِ حَتَّى يَرَاهُ

دیگرے گفتے

لِكُلِّ مِنَ الْعَشَائِقِ فَنِّ مِنَ النُّهَى      وَفَنِّي جُنُونٌ وَالْجُنُونُ فَنُونٌ

وَلِغَيْرِهِ

قَالُوا جِنْنٌ مِمَّنْ تَهْوَى فَقُلْتُ لَهُمْ      مَا لَذَّةُ الْعَيْشِ إِلَّا لِلْجَانِبِينَ

و محصل ایس دیوانگی سکر حال است کہ از سہات ایں طائفہ علیہ است۔ و اختلاف مشائخ در ترجیح سکر و  
 صحیح معروف است۔ و چون حضرت شیخی و والدی قدس سرہ موافق محققان ترجیح صحیح را دہندہ  
 فرمودہ کہ اصحاب صحیحین نگویند و در جمیع احوال و افعال و حرکات و سکنت تابع حکم الہی باشند کہ  
 شریعت مطہرہ و طریقت منورہ بآن ناطق است۔ قَالَ الشَّيْخُ الْأَجَلُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلِيُّ  
 قُدَّسَ سِرُّهُ، وَإِنْ كُنْتَ مِنَ الْوَاصِلِينَ إِلَيْهِ تَعَالَى مِمَّنْ أَدْرَكَتْهُمُ الْعِنَايَةُ وَشَمَلَتْهُمُ  
 الْبِرْعَايَةُ وَجَدَّ بَتُّهُمُ الْحَبَّةُ وَنَالَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَالْكَرَمُ فَاحْسِنِ الْأَدَبَ وَلَا تَغْتَرَّ  
 بِمَا أَنْتَ فِيهِ۔ و گرنہ ایں قسم عبارات از آداب طریقت دُورے بود چہ را شیخ مجد الدین قدس سرہ  
 بہ عتاب شیخ خود حضرت شیخ نجم الدین الکبریٰ استاد خود گرفتار مے شد۔ چنانکہ در نفحات مذکور است  
 کہ روزے مجد الدین با جمعی از درویشان شستہ بود سکرے بروے غالب شد، گفت ما بیضہ بط  
 بودیم بر کنارہ دریا شیخ ما شیخ نجم الدین مرغے بود بال تربیت برسرا فرود آورد ما از بیضہ بیرون آمدیم، ما  
 چون بچہ بودیم در دریا رفتیم و شیخ ما بر کنارہ بماند۔ شیخ نجم الدین بنور کرامت آن را دانست، بر زبان  
 ایصال گذشت در دریا میرد الی آخر القصة۔ دیگر محلے از مسودہ ایصال بیاد مانده، کہ چون ابطلہ  
 صورت پیر ہموارہ را بہر سالک است و ترقی بے ادا اہل متصور نہ، ارتفاع توسط پیر چہ گنجایش  
 دارد، معلوم شریف بودہ باشد کہ محتاج رابطہ مبتدی ست منتہی ازاں فارغ است، چہر کہ رابطہ  
 فرع ارادہ است و چون ارادہ برخاست رابطہ برخاست، چنانکہ از عبارت شیخ عبد القادر جیلانی

معلوم شد۔ و در جائے دیگر از آن کتاب فرموده است لا تَكْشِفُ الْبُرْقُعَ وَالْقِنَاعَ عَنْ وَجْهِكَ  
 حَتَّى تَخْرُجَ مِنَ الْخَلْقِ وَتُوَلِّيَهُمْ قَلْبَكَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَيَزُولَ هَوَاكَ ثُمَّ تَزُولُ  
 إِرَادَتُكَ وَمُنَاكَ فَتَفْزِي عَنِ الْأَكْوَانِ دُنْيَا وَآخِرَى فَتَصِيرُ كِنَانًا مُمْتَلِئًا لَا يَبْقَى  
 فِيكَ إِرَادَةٌ غَيْرَ إِرَادَةِ رَبِّكَ تَعَالَى، فَتَمْتَلِئُ بِرَبِّكَ، فَلَا يَكُونُ لِغَيْرِ رَبِّكَ وَقَلْبُكَ  
 مَكَانًا وَلَا مَدْخَلًا، وَجُعِلَتْ بَوَابُ قَلْبِكَ، وَأُعْطِيتَ سَيْفَ التَّوْحِيدِ وَالْعِظْمَةِ  
 وَالْجَبْرُوتِ، فَكُلُّ مَنْ رَأَيْتَهُ دَفَى مِنْ سَاحَةِ صَدْرِكَ إِلَى بَابِ قَلْبِكَ، أَنْدَرْتَ رَأْسَهُ  
 مِنْ كَاهِلِهِ۔ باید دانست فناء اراده شرط این راه است، تا اراده در میان است از حقیقت معرفت  
 محروم است هر اراده که باشد۔ این باتفاق جمیع مشائخ ثابت است۔ بدیهی است که تا اراده  
 بر جاست تعقل را که طریقت عبارت از آن است جا نگذاشت و از حقیقت حرمان است، و چون  
 بحقیقت رسید بشکری محض فضل و موهبت است۔ خواهی بزرگ قدری سزده فرموده است که  
 فضلیانیم۔ در عوارف مذکور است قَالَ بَعْضُهُمُ التَّصَوُّفُ أَوْلَىٰ عِلْمًا وَأَوْسَطُهُ عَمَلًا  
 وَالْجُرَّةُ مَوْهَبَةٌ۔ مقرر است که مرتبه شیخت و راه مرتبه ارادت است و ترقی ارادت بمشیخت  
 ممکن بل واقع۔ پس هر که منتسب بر پیرے بود همیشه در بند ارادت باشد و بمشیخت نرسد و محتاج  
 رابطه صورت پیر بود، جز پیر اول در همه آفرید با پیر دیگر نباشد و آن مشخص باطل است۔ و اگر تفصیل این  
 مطالب را خواهد یافت باب مشیخت عوارف را که از امامت کتب این علم است مطالعه فرمایند، خصوصاً  
 آنجا که فرموده است وَالتَّزْوِجُ فِي وَصُولِ السَّالِكِ إِلَى مَرْتَبَةِ الْمَشِيخَةِ أَنْ السَّالِكِ مَأْمُورٌ بِسِيَّاسَةِ  
 النَّفْسِ، لِأَيِّزَالِ يَسَالِكِ النَّفْسِ بِصِدْقِ الْمُعَامَلَةِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ نَفْسُهُ، وَيَطْمَئِنُّ بِهَا  
 يَتَزَوَّجُ عَنْهَا الْبُرُودَةَ وَالْيَبُوسَةَ، وَكَأَنَّ بِحَدَارَةِ رُوحٍ۔ زَلَىٰ أَنْ قَالَ۔ فَيَقُومُ نَفْسُ الْمُرِيدِ  
 عَلَى الْبَيْنِ وَالصَّادِقِينَ عِنْدَهُ مَقَامَ نَفْسِهِ بِوُجُودِ جِنْسِيَّتِهِ وَبِوُجُودِ التَّالِيفِ۔ وَ  
 يَا هَيَّا اللَّهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حَيْثُ التَّالِيفِ بَيْنَ الصَّاحِبِ وَالْمُصْحُوبِ بِصَيْرِ أَمْرٍ بِجُزْءِ  
 الشَّيْخِ وَتَصَيْرِ هَذِهِ الْوِلَادَةِ إِنْفَاءً لِأَدَاةٍ مَعْنَوِيَّةٍ۔ مخدوم! از فحوائی عبارات ایشان که در ضمن  
 آن مسودات اندراج یافته بود ظاهر می شد که اختصار عبارت والدی قبله گاهی در حل این سوال از  
 واجبتر است چنانکه بعضی یاران که از مجلس شریف آمدند نیز موافق ظاهر بر ساختند، عجیب نمود چه چیزے

کہ اطفال طریقت آنرا مشکل نہ انگارند و صرف ہمت را در حال آن عار پندارند، براکا برچراپن چنین نطنے  
 مے نمایند۔ مگر تحقیقات حضرت والدی و نازکیہا کہ در کشف حقائق الہی نمودہ اند اکابر علماء و مشائخ  
 شیفتہ آن شدہ اند، بنظر شریف نیامدہ است۔ و آن دقائق کہ در بیان حضرات خمس و توحید وجود و  
 شہود و مکاشفہ و ایقان و ایمان غیب و عیان و بیان اطوار سنیہ و ظہور انوار مختلفہ و تجلیات تکلیفہ  
 و غیر متکلیفہ و جمع بین التثبیہ و التنزیہ و محض تنزیہ و خفایا، اطلاق و مجالی تعینات و تجلی برقی و دائمی  
 و سکر و صحو و علوم و رؤیتہ و معیت و اقربیت و محبت و خلقت و تحقیق صنوف ولایات از صغری و  
 کبری و علیا و مقام نبوت و رسالت و صدیقیت و قربت و حقیقت کعبہ و حقیقت قرآنی و حقیقت  
 صلوة و مافوق ذالک و غرائب علم و عین الیقین و حق الیقین کہ در قفاء آن پائے فکر و کشف و عقل مے لغزد  
 جز عنایت صرف و فضل محض ہادی و رہبر آہنہا نیست، بنظر آن مشفق نہ در آمدہ۔ و آن مقالات  
 مقررہ کہ بنان بیان از تصویر آن عاجز است مثل حروف تہجی بر مبتدیان آسان کردہ بر معرض  
 تحریر آورده، ظاہر گوش زد عزیزان نگشتہ۔ امید کہ مجلسیاں را موغظہ فرمایند تا در دکشان تلخنوش  
 بادہ محبت را جز بچسمن ظن یاد نکنند، و فیض و اہلب العطایا را منخوت خیال و مجبوس و ہم خود  
 نسازند تا ہر جا کہ مجال فکر نشان نباشد بانکار پیش نیابند۔

فراید حافظ این ہمہ آخر بہرہ نہیست ہم قصہ عجیب و حدیث غریب ہست

لا اقل این قدر تا مل نمایند کہ غیبت ہر مسلمے محرم و اشد من الزنا است، چہ جائے علماء کہ ادنی  
 توہین ایشان موجب کفر است، چنانکہ معروف است چہ جائے اہل وراثت۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالاراند کہ برند از رہ پنهان بحرم قافلہ را  
 از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شان می برد و سوسہ خلوت و فکر چپلہ را  
 قاصرے گر کنند این طائفہ را طعن قصور حاش شد کہ بر آرم بزبان این گلہ را  
 ہمہ شیران جہاں بستہ این سلسلہ اند روبہ از حیلہ چساں بگسلد این سلسلہ را

دیگر برادر شیخ محمد اظہار نمود کہ آنجناب می فرماید در باب حضرت قبلہ گاہی قدس سیرتہ کہ اگر این ہمہ  
 کمالات میداشتند چرا جفا کنندگان ایشان بجزانہ رسیدہ اند، مخدوما! این قسم سخنان از امثال شما  
 عزیزان غریب است۔ مگر حدیث نبوی علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات ما اودی



کسی مثل ما اودیت و قصه جنگ احد و شهید شدن دندان مبارک و فرمودن اللّٰهُمَّ اهْدِنِي  
قَوْمِي و تفصیل جفاء قریش و سالها بسیار بر آب و تاب خود ماندن اینها بسبب شریف نرسیده  
است، و مقتول شدن حضرت زکریا و یحیی علیهما السلام بصفه معروفه و سلامت ماندن  
قائلان نه شنیده باشند - مظلومی حضرت عثمان و شهید شدن ایشان بصنوف جفاء و غلبه مصریان  
و باز به نکتته گرفتارناشدن آنها معلوم شریف نه شده، و ائمه اثنی عشر اهل بیت که اقطاب عالم  
بوده اند و آفتاب هدایت چه جفاها از خوارج و خلق نه کشیده اند و چه اقسام مذلت اهل بیت آن سرور  
رَاعِيَهُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ که نه رسیده - و چه اندوه و جفاء بر امانین مکرمین ابوحنیفه و احمد حنبل  
رَحِمَهُمُ اللّٰهُ که نگذشته اند - و هفتاد مجتهد را در مسئله خلق قرآن معتزله که بقتل نرسانیدند، و  
حسین منصور و عین القضاة و ابن عطاء را چسبان هلاک کردند، و شیخ نجم الدین کبری را با لکه های  
از مسلمانان شهید کردند، هرگز شنیدید که در دنیا با آن جماعت آفته رسید حقیقت مکر و استدراج که  
با مخالفان می کنند مگر لایح نگشته، ما فترقه اولیاء را جلاد تصور نموده اند که هر که قصد ضرر ایشان نماید  
او را خراب سازند - نشنیده اند که عارف راهمت نیست، هر گاه در جمیع حرکات و سکنات محکوم حکم  
الهی باشند معامله ایشان از تخمین برآمده - و چون این طائفه علییه بحسب ذاتیه مشرف گشته اند افعال  
متکثره که از محال مختلفه بطهور می آید موافق یا مخالف منظر یک فعل میدانند و در آنچه ظهور فعل محبوب،  
چنانکه فعل محبوب مانند بظواهر و مریای آن محظوظ، پس فی الحقیقت از مصادر آن زیر بار منت اند که  
اسباب صور ظهور فعل محبوب اند، در باره ایشان قصد مضارت چه صورت دارد - پوشیده نیست  
که این قسم تصرفات از جمله خارق عادات است که ستر آن بر اولیاء الله واجب است مگر باذن  
الهی جَلَّ وَعَلَا و بر نیت صحیحه، پس اداء واجب را داخل عیب شمردن از انصاف بعید است - با آنکه  
ظهور خوارق از اولیاء شرط ولایت نیست، عزیزه باشد که بمنتهای کمال رسیده و صاحب خارق  
نباشد پس اعتراض چه گنجایش دارد و انکار چه مجال؟ قَالَ الْعَارِفُ الْجَاهِلِيُّ عَنْ بَعْضِ كِبَرَاءِ  
الْمُحَقِّقِينَ، أَمَّا الْخَاصَّةُ فَالْكَرَامَةُ عِنْدَهُمُ الْعِنَايَةُ الْإِلَهِيَّةُ الَّتِي وَهَبَتْهَا  
التَّوْفِيقُ وَالْقُوَّةُ حَتَّى أَخْرَجُوا عَنْ عَوَارِدِ أَنْفُسِهِمْ، فَتِلْكَ الْكَرَامَةُ عِنْدَنَا -  
وَأَمَّا هَذِهِ الَّتِي تُسَمَّى فِي الْقَوْمِ كَرَامَةً فَالرِّجَالُ اتَّقُوا مِنْ مَلَاحِظَتِهَا بِالشَّارِكَةِ

السُّتَدْرَجِ الْمَكُورِ بِهِ فِيهَا وَ لِكُونِهَا مُعَارِضَةً ، وَ خَافُوا أَنْ تَكُونَ حَظَّ عَمَلِهِمْ  
 لِأَنَّ الْحُظُوظَ فَحَلَّهَا الدَّارُ الْآخِرَةُ ، فَيَاذُ عَجَلٍ مِنْهَا بِالشَّيْءِ عَرَفْنَا أَنَّ يَكُونُ حَظَّ عَمَلِنَا -  
 وَقَالَ أَيْضًا أَجَلُ الْكِرَامَاتِ وَأَعْظَمُهَا التَّلَذُّذُ بِالطَّاعَاتِ فِي الْخَلَوَاتِ وَالْجَلَوَاتِ الْخ -  
 قَالَ شَيْخُ شَيْبُوخِ الطَّرِيقَةِ فِي الْعَوَارِفِ ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ يَفْتَحُ عَلَى بَعْضِ الصَّادِقِينَ مَسْنُ  
 ذَلِكَ أَمِّي الْكِرَامَةِ أَبَا ، وَالْحِكْمَةُ فِيهِ أَنْ يَتَزَدَّادَ يَقِينًا فَيَقْوَى عَزْمُهُ عَلَى الزُّهْدِ -  
 وَقَدْ يَكُونُ بَعْضُ عِبَادِهِ يَكْاشِفُ بِهِ بِصِرْفِ الْيَقِينِ وَيُرْفَعُ عَنْ قَلْبِهِ الْحِجَابُ ، وَ  
 مَنْ كُوْشِفَ بِصِرْفِ الْيَقِينِ أُغْنِيَ بِذَلِكَ عَنْ رُؤْيَةِ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ ، فَكَانَ هَذَا  
 الشَّانِي أَسْرًا اسْتَعْدَادًا وَأَهْلِيَّةً مِنَ الْأَوَّلِ - اِنْتَهَى - اِكْتِفَاؤُ مَرَاتِبِ أَوْلِيَاءِ دَر  
 قَرَبِ بَكثَرَتِ كِرَامَاتِ بُوْدِ اَصْحَابِ كِرَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَأُمَّةٌ عَظَامٌ رَحِمَهُمُ اللَّهُ  
 بِيَشْتَرِ مَحَلَّ كِرَامَاتِ بُوْدِ ، وَحَالِ أَنْكُهُ كِرَامَتِ اِزْمِ بَزْرُ كُوَارِ اِبْطَرِيقِ نُدْرَتِ مَنقُولِ اسْتِ -  
 عَجَبُ تَرَ اَنْكُهُ مَنقَبَتِ وَ دَلِيلِ كَمَالِ بَخَا طَرِ شَرِيفِ رَهْبَرِ مَنقَصَتِ شَدِه اسْتِ ، چِه تَحْمَلِ جِفا وَايْذِاءِ  
 اِزْ وَسَعَتِ دَعَا ، وَ كَمَالِ صَبْرِ وَ رِضا خَبَرِ مِيدِه ، بِسَمْعِ شَرِيفِ رَسِيدِه بَاشَدِ كِه دَرِ اَوَّلِ چُوْنِ طَ سَرِيقِ  
 جَلالِ بَرِ حَضْرَتِ قَبْلِه كَا هِي قَدِ سَ سِرَّةً غَالِبِ بُوْدِ بَعْضِ اِزْ حَكَامِ شَهْرِ كَسْتَا خِي نَمُوْدَنْدِ ، هَفْتِه نَكْدِ شِئْتِه  
 بُوْدِ كِه خَانَمِ اِيْشَانِ بَرِ بَادِ شَدِ وَ بِه غَنِيْمِه كَرِ قَمَارِ شَدَنْدِ كِه قَبِيلِه اَنَهَا بَقْتَلِ رَسِيدِ وَا سِ رَا هِمِه اِبِلِ شَهْرِ  
 مَشَاهِدِه نَمُوْدَنْدِ وَ اعْتَرَفِ كَرِ دَنْدِ وَ غَيْرِ اَلِ چِنْ دَا اِمُوْرِ غَرِيبِه وَ خَوَارِقِ عَجِيْبِه نَظْهُورِ آدِه كِه اِكْتَفِصِيلِ نَمَايِدِ  
 دَقْتَرِه بَايِدِ - چِنْ دِي اِزْ اِن تَعْدَادِ مِ نَمَايِدِ - مَلَا مَحْمُوْدِ سُوْدَا كَرِ بُوْدِ دَرِ اِسْ شَهْرِ بَا صَفْهَانِ بِنِيْتِ تِجَارَتِ  
 رَفْتِه بُوْدِ ، رُوْزِه بِه سَبَبِ اِزْ قَافَلِه جُدا اِفْتَادِ وَ قَمْتِ شَامِ رَسِيدِه آدِه ، قَافَلِه اِزْ نَظَرِ غَائِبِ شَدِ ، جَرْمُوْدَنْ  
 چَا رِه نَدَاشْتِ - بَرِ لَبِ آبِه وَ ضَوْ سَاخْتِ ، مَا يُوْسِ اِزْ حِيَا تِ مَنشَسْتِ ، دَرِ اِن وَ لَاحِضْرَتِ اِيْشَانِ  
 بَرِ اَسِپِ تِيْزِ سُوَارِ دِيْدِ كِه رَسِيدِه آدِه اِنْدِ وَ رَدِيفِ خُوْدِ سَاخْتِه بِجَانِبِ قَافَلِه تَا خْتَنْدِ ، چُوْنِ قَافَلِه نَزْدِيكِ  
 رَسِيدِ اِزْ اَسِپِ فَرُوْدِ آوْرَدِه وَ رَفْتَنْدِ - وَ سِيْدِ جَمَالِ كِه اِزْ سَادَاتِ سُوَانِه اسْتِ مِيگوِيْدِ كِه دَرِ سَفَرِه دَرِ مِيْشِه  
 اِفْتَادِ مِ دِيْدِ مِ كِه شِيْرِه بَرِ مَن قَا دَرِ شَدِ ، تَرِ سِيْدِ مِ وَ سَرِ اِسِيْمِه كَشْتَمِ ، دِيْدِ مِ كِه حَضْرَتِ اِيْشَانِ حَا ضَرِ شَدَنْدِ  
 وَ شِيْرِ اِزْ مَن دَفْعِ كَرِ دَنْدِ - دِيْگَرِ بِنْدِه مَحْمُوْدِ سَعِيْدِ چُوْنِ كِه خُدا شَدِ رُوْزِه چِنْ دَرِ بَرِ وَ كَذَشْتِه بُوْدِ كِه حَضْرَتِ  
 قَبْلِه كَا هِي فَرْمُوْدَنْدِ كِه دَرِ خَانِه تُوْ لِيْپِرِه آيْدِ بَغَايَتِ صَا حِبِ جَمَالِ اِمَا تَا بِمَكْتَبِ نَشَانْدَنْ نَزِيْدِ ، هِجْمَانِ

شد۔ فرزند مقبول متولد شد و دو سالہ درگذشت۔ و قبل ارتحال آنحضرت در خانہ فقیر پسرے متولد شد و والدہ او در ملازمت ایشان اور ابروہ، اضطراب نمود کہ بشارت در باب او فرمایند، فرمودند کہ بمکتب شستن او بنظر من درآمد، بجز اللہ سبحانہ آن فرزند ہست۔ قبل ارتحال فرمودند کہ مرا ما بین چہل و پنجاہ روز باید گذشت، حساب میکردیم ہچنان شد۔ دیگر، یہ سچ واقعہ نباشد برا آمدنی کہ ما را حضرت ایشان ازاں آگاہ نکرده باشند و عاقبت کار او معلوم نساختم الا ماشاء اللہ سبحانہ۔ ہچنین بر مخلصان آثار کرامت لایح است اما از اینکہ معلوم شریف نباشد انکار چہ را نمایند۔ و قطع نظر از ہمہ این دقائق اسرار و غوامض حقائق کہ در رسائل ایشان مشروح است مگر خرق عادت نیست؟ این تصرفات کہ در یو اطن سالکان مستعدے فرمودند و آثار جذبات آن لامع میگشت مگر خارق نہ انصاف در کار است۔ وَالسَّلَامُ، مَخْدُومًا! بعد از فراغ از پیشین مسودہ رقیمہ جات ایشان یافتہ شد باز عبورے افتاد۔ در ضمن مطالعہ ظاہر شد کہ نوشتہ اند چون حضرت حق سبحانہ از صورت معینہ مقدس است و نورے ست نامتناہی پس تصور نور ممکن نباشد، اما چون آدم صورت ذات است بخلاف علم کہ مظہر صفات است پس دیدن آدم دیدن ذات باشد، خصوصاً انسان کامل کہ مرشد عبارت ازاں است۔ معلوم شریف بودہ باشد کہ ذات اہبی جَلَّ وَعَلَا از تصور ما کو تہ نظر اں مبر است۔

عناقشکار کس نہ شود دام باز چین کاینجا ہمیشہ با بدست ست دام را  
 اثبات تصور اں پسندیدہ نیست۔ و آنکہ انسان را مظہر ذات نوشتہ اند نیز مخالف قوم است،  
 چه مقرر است، الْعَالَمُ أَعْرَاضٌ مُّجْتَمِعَةٌ فِي عَيْنٍ وَاحِدٍ۔ ذات بوصف صرفت اطلاق از  
 مظہر پاک است و تعینات خمس بہ متعلق بشیون و صفات، وَالْفَرْقُ مِنْ حَيْثُ الْجَمَالِ  
 وَالتَّفْصِيلِ وَمَرْتَبَةِ الْجُوبِ وَالْإِمْكَانِ كَمَا تَقَدَّرُ فِي الْفُصُوصِ وَشُرُوحِهِ۔  
 کمال را در حضور ذات و در مراتب انسان منحصر دانستن بسے مستبعد، چه اں داخل تجلی صورتی  
 و آرا میدن است بمنظاہر امکانیہ کہ در غایت نقص است۔

صورت پرست غافل معنی چہ اند آخر کو با جمال جانان پنہاں چہ کار دارد  
 و این مشاہدہ داخل سیر آفاقی ست کہ اں را مستطیل گفته اند، و فوق اں سیر مستدیر است۔

حضرت خواجہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند کہ مستطیل بعد در بعد است و آل حُستن مطلوب است و بر بیرون از خود، و سیر مستدیر قُرب در قُرب است، و آل گشتن است گرد دل خویش۔ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ فرمودہ است اهلُ اللہ بعد فنا و بقا ہر چہ عینند در خود عینند و حیرت ایشان در خود است، و فی انفسکم اَفلا تبصرون۔ پس ظاہر شد کہ آنچہ در مراتب سیر مشاہدہ نمایند چون داخل سیر مستطیل است بابتدا تعلق دارد، و بانتهائش تعلق دارد کہ در خود باشد ہر چہ نہایۃ النہایۃ غیر آن بود، کما لا یخفی۔ والسلام۔

**مکتوب ہفتم۔** بنام مولانا محمد فرخ جامع این مکاتیب۔ در تاویل کریمہ و اذکر ربک اذ انسیت و بعض آیات دیگر۔

الحمد لله على عباده الذين اصطفى - هو المالك الحق المبین - و اذکر ربک اذ انسیت  
 اى اذ استوى الغفلة على ظاهرك فليكن باطنك دائما مع الله سبحانه حاضرا - و  
 ذلك انما يتصور اذ افنى الذکر في المذكور بحيث لا يبقى منه عين ولا اثر،  
 و يبقى بقاءه وحي بحيوته و علم بعلمه، فحينئذ يكون علمه بالمذكور حضوريا  
 دائما غير مستتر، اذ الحضورين في الاستتار اللزوم للحصول الاريسامي - وما  
 لم تحقق هذه الحالة لم تحصل حقيقة الذكر، لان الشخص مادام في نفس  
 نفسه مستحضرا لها مشغولاً بحبها وهاكافي عشقها ليس ذكره بشيء الاعايد  
 اليها، فهو ذاك وعائد لها مشرك في المعنى، وان كان موجدا في الصورة - فمن  
 سبقت له الحسنى وادركته السعادة الازلية و علم بالذوق ان كل شيء هالك  
 الا وجهه، و ارشده مطالعة ذلله و افتقاره الداعي الى ان لا يجعل مداحيية  
 المستهلك في ذاته و صفاته تبرأ منه، قائل انا لا احب الافلين، و توجه بشارته  
 الى الوجود المطلق بل الى ما هو الوجود ظل من ظلاله و اعتبار من اعتباره قائل  
 اية انا وجهت وجهي للذي فطر السموات و الارض حنيفا و ما انا من المشركين -  
 ان صلوتي و نسكي و محياي و مباتي لله رب العالمين - و قيل هذا كان للنفس  
 البعادية، ثم مقتضى و من اتاني يمشي اتيت هرولة، و من تواضع لله رفعه الله

كَمَا تَخَلَّى مِنَ الرِّذَالِ الرَّذِيَّةِ يَتَخَلَّى بِأَنْوَارِ الْقَدْرِ السَّرْمَدِيَّةِ، وَيَمْتَلِئُ أَوْعِيَةَ صَدْرِهِ  
بِالْعَارِفِ الْإِلَهِيَّةِ وَيُعْرِفُ بِهِ، فَهُوَ الْعَارِفُ وَالْمَعْرُوفُ وَالْيَهُ يَرْجِعُ الْأَمْرَ كُلَّهُ  
وَالْعَبْدُ، كَانَ الْمَكُونُ فِي قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ وَقَدْ عَسَى أَنْ يَهْدِيَنَّ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَذَا  
شَدَا فَاِنَّ الرَّشْدَ الْأَرشْدَ أَنْ لَيْسَ فِي الْوُجُودِ الْإَاهُو، وَأَنْ لَيْسَ الْأَظْهُورُ الْكِبَالَاتِ  
فِي مَرَايَا الْعَدَمِ - وَتَصَوُّرَهَا فِي مُقَابِلَاتِهَا مَعَ كَوْنِهَا عَلَى صِرَافَةِ الْإِطْلَاقِ وَكَوْنِ مَرَايَاهَا  
عَلَى دَنَاءَةِ الْعَدَمِ مَعَ كِبَالِ صُنْعِ الْقَادِرِ الْفَعَالِ عَلَى الْإِرَادَةِ وَالتَّكْوِينِ فِي مُرْتَبَتِهِ الْحَسْبِيِّ  
تَدْرِي لِيَصَادِفُهُ زَوَالُ آلَةِ الْخِيَالِ - سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ  
لَهُمْ أَنَّ الْحَقَّ الثَّابِتُ الْمَوْجُودُ الْأَصْلِيُّ، أَوْلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ -  
وَكُلُّ شَيْءٍ مَخْفُوفٌ بِسَطَوَاتِ أَنْوَارِهِ، مُضْمَجٌ فِي لَمَعَاتِ سَطُوعِ سُلْطَانِهِ، لِأَنَّهُ غَيْرُ  
مُسْتَبِدٍّ بِالْوُجُودِ وَلَا مُسْتَقِلٌّ بِتَوَابِعِهِ، وَهُوَ أَمْرٌ جَبَلِيٌّ عَلَى مَنْ تَبَصَّرَ وَنَقَذَ بِصِيرَتِهِ إِلَى  
حَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ - فَالْأَوَّلُ إِشَارَةٌ إِلَى حَالِ السَّالِكِينَ الْمُرِيدِينَ الْمُخْلِصِينَ مِنْ مَضَارِقِ  
الْأَفَاقِ وَالْأَنْفُسِ فِي فِضَاءِ الْحَضْرَةِ الْوُجُودِيَّةِ - وَالثَّانِي كِبَالُ الْمُرَادِينَ الَّذِينَ اسْتَنَارُوا  
بِأَنْوَارِ الْإِلَهِيِّ أَوَّلًا وَمَرُّوا بِالْأَفَاقِ وَالْأَنْفُسِ كَمَا فِي سَابِقِ الْأَمْرِ، وَلَمْ يَحْظُوا بِمُؤَخَّرِ  
بَصَرِ إِلَيْهِمَا وَلَمْ يَحْتَجُوا إِلَى أَنْ يَصِيرُوا بِهِمَا وَيَشْتَغِلُوا بِهِمَا إِثْبَاتًا وَنَفْيًا وَيَشَاهِدُوا  
آيَاتِ وَالْحَادِيثِ - وَالسَّلَامُ

مكتوب ششم - بنام مولانا محمد هاشم کشمی در تفسیر آیه و انا نحن نحی ونمیت  
و نحن انوار ثون -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْمَوْلَانَا مُحَمَّدُ هَاشِمٌ كَشْمِيٌّ - وَ اَنَا الْخُنُّ نَحْيِي وَ نُمِيْتُ وَ نَحْنُ  
انوار ثون في تقدیم الاحیاء علی الاماتة إشارة سبق الوجود علی الفقد، اذ من  
سبب ان التخلص من قيود الكثرة الوهمية الى فضاء حضرة الاطلاق لا يتيسر الا  
بعد لمعان اشعة نور وجماله وتلائي كوكب من نجوم كماله على باطن السالك  
يحتفي ظلمات العدم وينمحي آثارها المستولية على ذاته باعتبار كونها  
كهيولى والمادة ويتحقق فناؤها باستهلاك ما هو اعظم في شخصه وتقديره -

إِذِ الْعُكُوسُ الْأَسْمَاءِيَّةُ عَلَى صِرَافَتِهَا وَاسْتِغْنَائِهَا عَنِ الْيَقِينِ وَإِنَّمَا ذَلِكَ يَتَوَهَّمُ  
 إِنْ عَكَّسَهَا فِي نِقَاطِضِهَا - فَالْأَحْيَاءُ وَالْإِمَاتَةُ وَإِنْ كَانَ مُتَقَارِبِينَ فِي الثَّبُوتِ، فَالْأَوَّلُ  
 لَهُ تَقَدُّمٌ بِالذَّاتِ، وَالْيَهُ يُشِيرُ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا - وَهَذَا التَّقَدُّمُ  
 إِنَّمَا هُوَ لِتَجَلِّيِ الذَّاتِ مَا حُوذِيَ مَعَ بَعْضِ الشُّيُوعِ - وَكَأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ  
 يُشِيرُ إِلَى مَا يَتَفَرَّعُ عَلَى الْفَنَاءِ الْكَامِلِ مِنْ تَجَلِّيِ الذَّاتِ بِمَا لَمْ يَحْظَ شَيْءٌ مِنْ  
 الْأَعْتِبَارَاتِ، وَأَنَّ التَّجَلِّيَ الْأَوَّلَ لِتَخْلِيَةِ الْأَشْرَارِ لِيُورِدُوا الْخَيْرَ الْبَحْتِ وَالْوُجُودِ الْمَطْلُوقِ،  
 وَالثَّانِي لِتَحْصِيلِ مَا هُوَ الْمَطْلُوبُ - وَفِي إِيْرَادِ الْأَوَّلِينَ بِالْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ الدَّالَّةِ  
 عَلَى الْحُدُوثِ وَالثَّلَاثِ بِالْإِسْمِيَّةِ الْمُخْبِرَةِ عَنِ الْإِسْتِمْرَارِ اشْعَارُ بِأَنَّ الْأَحْيَاءَ الْمَذْكُورَ  
 وَالْإِمَاتَةَ لَمَّا كَانَ مُتَفَرِّعِينَ عَلَى تَوَهُّبِهِ غَيْرَ مَا فِي الْوَاقِعِ مُتَقَدِّرًا لِحُدُوثَيْنِ لِإِزَالَةِ  
 مَرَضٍ عَرَضَ وَتَخْيِيلِ طَرَفٍ، لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِمَا أَنْ يُعْتَبَرَ بِمَا هُوَ مُشْعَرٌ بِالذَّوَامِ، بِخِلَافِ  
 وَرِاثَةِ الذَّاتِ فَإِنَّهُ أَمْرٌ مُسْتَمَرٌّ دَائِمٌ وَلَهُ الْوُجُودُ الْأَبَدِيُّ السَّرْمَدِيُّ، بَلْ هُوَ  
 الْوُجُودُ الْمَطْلُوقُ، بَلِ الْوُجُودُ مِنْ ظِلَالٍ ظَلَالِهِ وَسُرَادِقَاتِ جَمَالِهِ وَوَرَاءَ اسْتِتَارِ  
 كِبَرِيَّاتِهِ، تَعَالَى شَأْنُهُ مِنْ أَنْ يُشَارِكَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي كَمَالِهِ مَا هُوَ مُسْتَهْلِكٌ وَ  
 مَفْنِيٌّ فِي شَأْنِهِ وَذَاتِهِ أَيْضًا - فَالْفِعْلُ الْمُضَارِعُ مَعَ دَلَالَتِهِ عَلَى الْحُدُوثِ كَمَا دَلَّ  
 عَلَى تَكَرُّرِهِ وَتَجَدُّدِهِ أَنَا أَنَا كَقَوْلِهِمْ زَيْدٌ يُعْطَى وَيَمْنَعُ، أَفَادَ إِفَاضَةَ الْأَحْيَاءِ  
 وَالْإِمَاتَةِ دَائِمًا، إِذْ كُلُّ فَنَاءٍ يَبْرُدُ فَلِإِهْلَاكِ مَا اسْتَوْلَى سُلْطَانُهُ عَلَيْهِ وَلِبَقَاءِ مَا  
 يَنْاسِبُ تَفْرِيعَهُ عَلَيْهِ - ثُمَّ يَسْتَعِدُّ لِقَبُولِ الْكَمَالِ وَيَتَرَقَّى مِنْ مَعَارِجِ الظُّلَالِ إِلَى  
 مَدَارِجِ الْأُصُولِ وَفِيهِ مِنْ وَرُودِ الْأَصْلِ إِتَا يُضِيئُهُ - ثُمَّ ذَلِكَ الْأَصْلُ ظِلٌّ مِنْ ظِلَالِهِ  
 وَيَعَامَلُ مَعَهُ مُعَامَلَةَ الْأَوَّلِ وَهَلُمَّ جَرًّا - فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ الْحُسْنَى وَفَازَ بِالنَّصْرِ الْإِلَهِيِّ  
 بِمَجْدِ الْعِنَايَةِ الْقُصُومِي، وَقَطَعَ مَرَاتِبَ الظُّلَالِ وَأُصُولَهَا بِالْإِجْمَالِ، وَوَقَعَ مُعَامَلَتَهُ  
 مَعَ الذَّاتِ، انْقَطَعَ سَيْرُهُ ذَلِكَ وَحَى بِحَيَوَةِ الْأَمُوتِ بَعْدَهُ وَأَفْلَحَ فَلَاحًا لِأَزْوَالِ  
 دُونِهِ - ثُمَّ بَعْدَ هَذَا مَا يَدِقُّ صِفَاتِهِ - وَمَا كَتَمَهُ أَحْظَى لَدَيْهِ وَأَجْمَلٌ - ثُمَّ  
 نِسْبَةُ السَّيْرِ السَّابِقِ بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ كَنِسْبَةِ الْمَتْنَاهِي إِلَى غَيْرِ الْمَتْنَاهِي بِاعْتِبَارِ

رُسْعَةُ الدَّاتِ الْمَجْهُولِ كَيْفَهَا - وَالطَّلَا

مكثوبانم - بنام حاجی ابوسعید - در تاویل کریمہ بل ہم فی لبس -

المزید علی غایت - بل ہم، ای المخبوبون عن ذرک أسرارہ بأولیائہ  
فی لبس و ستر من خلق جدید، کاین فی حق اولیائہ بعد امانتہم عن رذائلہم  
طبعیۃ الشہوانیۃ الہالکۃ الفانیۃ، بإحیائہم بالحیوۃ الباقیۃ الدائمۃ - وَالطَّلَا  
مکثوبانہم - بنام شیخ محمد اشرف برادرزادہ خود -

المزید علی غایت -

افضل دیدی ہر آنچہ دیدی ہیچ است      آن جملہ کہ گفتی و شنیدی، ہیچ است  
سرتاسر آفاق دویدی ہیچ است      آن نیز کہ در کنج خریدی، ہیچ است

یعنی افضل چوں جا ذبہ حب الہی جلّ و علا حال ترا از رویت اغیار بکشید و بجمت غلبہ محبت  
محبوب حقیقی ہرزہ از ذرات عالم بعنوان ذات تعالیٰ در نظر بصیرت درآمد، بعد از ان مرات مطالعہ  
جمال کیف گشت - و بعد از ان از ہمہ روافد جناب اقدس اورا مبرا داشتہ متعلق عالم بکیف  
ساختی یا کہ شنیدی، رمزے ست باں - چوں لمعہ تنزیہ حقیقی بر باطنت بتافت ظاہر شد کہ  
ہر چہ مشہور و معلوم بود ہمہ ہیچ است و منخوت و مجہول خیال است، و محقق گشت کہ آنچہ در  
آفاق یعنی بیرون از خود در کنج نفس مرئی ست، جناب اقدس کبریا از ان بلند تر است و معتبر  
بعبارات و مشار باشارات نیست، فقط احت العبارات و فنیت الاشارات - وَالطَّلَا  
مکثوبان یا زدہم - بنام شیخ بدیع الدین نواسہ خود - در تاویل کریمہ ان الذین  
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ -

المزید علی غایت - ان الذین يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ، تَأْوِيلُهُ  
عَائِبِينَ عَنِ الْغَوَاشِي الْبَشَرِيَّةِ وَالتَّعْيِينَاتِ الْوَهْمِيَّةِ مُنْسَلِحِينَ عَنِ انْفُسِهِمْ  
بِالْكَلِيَّةِ، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ اَي سَتْرٌ عَنْهَا عَنِ نَظْرِ الْبَصِيرَةِ، اِذَا التَّلَاشِي مُطْلَقًا لِمَا  
هُوَ مُتَّقَنٌ بِالصَّنْعِ الْاِلَهِيِّ جَلَّ وَعَلَا لِحَالٍ -

نمے بینی کہ شاہے چوں پیمبر      نیافت او فقر کل تورنج کم بر

وَأَسْمَاءُ هُوَ اجْتِفَاءٌ لِمَا هُوَ ظُلْمَانِيٌّ فِي سَطَوَاتِ الثُّورِ الْمُبِينِ - وَلَكِنْ كَانَ عَلَى السَّالِكِ  
 أَنْ يَعْرِفَ حَقِيقَتَهُ، وَأَسْمَاءُ هُوَ فِي مُقَابَلَةِ الْوُجُودِ الْحَقِيقِيِّ عَدَمٌ مُخْتَصٌ، وَلِذَا  
 يُنَالُ بِهِ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى وَأَجْرُكَ كَرِيمٌ بِعَطَائِهِ بِنَفَاءِ بَدِيهِ الَّذِي هُوَ الْأَسْمُ،  
 وَمِنْهُ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ - وَالْقَلْبُ

**مکتوب ۱۲** دوازدهم - بنام خواجہ ضیاء الدین - در تاویل کریمہ مثلہم مکثل  
 الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا -

المَوْلَانَا سَلَامًا عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ  
 نَارًا - جمیع از محققین گفته اند کہ این مثل از برائے بیان حال شخصے ست کہ احوال ارادت برد  
 وارد شدہ و آتش شوق برافروختہ شدہ و او دعوائے احوال محبت وارد شدہ نماید یکبارگی آن آتش  
 ارادت فرو نشیند چنانچہ بود بیکہ زیادہ در ظلمات فرورود - بخاطر فائزے رسدے تواند کہ بیان  
 حال مجذوبے کردہ باشد کہ آتش جذب الہی بر دوش موقدہ شدہ باشد و طرق ترقی و عروج در مدارج  
 کمال بروے لائح گشتہ، و آن آتش در سائر لطائف مثل روح و سر و خفی و اخفی نیز روشنی  
 پیدا کردہ، و اینہا میل صعود باصل خود کردہ باشند، و چون آن جذب را بسلوک مقترن نگردانند  
 آتش جذب فرو نشستہ آن جمیع لطائف در تباریکی مباحثت و مہاجرت فرورفتہ - در این بیان  
 و جمعیت ضمیر در ترکھم لائح است و مناسبت باہل نفاق حجتے ست واضح - وَالْقَلْبُ  
**مکتوب ۱۳** سیزدهم - بنام شیخ عبداللطیف - در آنکہ کبریا ئی او تعالی از سخت خیال  
 او ہام ما متعالی ست -

المَوْلَانَا سَلَامًا عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - حضرت حق سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى کثرت مہوہومہ را در چپے  
 شہود و وحدت حقیقت گردانیدہ ہر خس و خاشاک را شاہراہ مطالعہ جمال مطلق سازد، تا از پر تو لمعہ  
 از لمعات جلال آن در باصرہ بصیرت نامے و نشانے و اثرے و عینے از غیر و غیرت نماند، و  
 إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ -  
 گویاں پویان مطلبے گردد کہ دامن عزت و کبریاہ او از سخت خیال و او ہام متعالی ست و افہام ما گرد  
 سُرَادِقَاتِ کمال آن حیراں - باشد کہ از بطن بطون پے بزندہ زلال اصل الاصول خود بر خود ظہور نماید



و ما لبے ما شر بے ازاں ارزانی دارد، و ما ذالک علی اللہ بعزیز۔ مکرنا! مدتے ست کہ برقم احوال  
 خیر مال دُور افتادگان رایا دآوری نفرموده اند و مزاج پرسی سوگواران زوایا، ہجران نکرده اند، موارد  
 بخیر باد۔ و ایں آوارہ از گرفتن قلم ترساں است چہ آنچه مطلوب است بنان بیان در حل عقدہ ہاء  
 نقاب آں عاجز است، و آنچه بدان تعلقے نہ حرفے ازاں راندن داخل غرامت - وَالظَّلْمُ  
 مکتوب ۱۲ چہار دہم - بنام میر محمد نعمان - در زوال عین و اثر -

الحمد لله على عباده الذين خطبوا - گاہ بخاطر فاترے رسد کہ آنکہ بعض صوفیہ کرام بزوال عین قائل  
 اندہ اثر، و جہش آں است کہ چوں عالم تمامہ منظر اسماء الہی ست جَلَّ وَعَلَا و ازیں جہت فرمودہ  
 الْعَالَمُ أَعْرَاضٌ تُجْتَمَعُ فِي عَيْنٍ وَاحِدٍ، پس چوں ساکب مستعد در راہ حق سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى  
 قدم نہد و در یچہ رشد بروے کشاید و حل ایں دقیقہ شود کہ تحقیقتش جز عدم نیست، و آنچه اورا عین تصور  
 مے نمود جز پندار نہ، کمالات الہی ست کہ دروے جلوہ گر گشتہ و آں را از خود میدانست، الحال از  
 اصل خواهد یافت - پس دریں وقت از عین او نام و نشانی نخواہد بود و آثار را بصاحب آں خواهد سپرد،  
 و نفی کردن آنہاں را معنی نخواہد بود کہ نفی کمالات الہی غلط است - اقتسابے کہ بخودی موہوم شدت  
 بطرف ساخت، و در فضاء وجود جز کمالات و شیونات واجبہ جَلَّ وَعَلَا امرے دیگر نخواہد دید -  
 چون شیون عین ذی الشان اند و تمیز و تعدد جز در وہم نہ، غیر ذات واحد صرف معرفے از نسب و  
 اعتبارات نخواہد یافت، و لَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُكَ دِيَارٌ گویاں در لجنہ توحید مستہلک و مستغرق  
 خواہد گشت و بشہود و وحدت در کثرت بمعنی ضحلال تعینات متلونہ در بساطت اطلاق و وحدت حقیقت  
 و مراتب ہر ذرہ از درات مرجال بے کیف را مستعد خواہد شد - بخلاف طریقے کہ حضرت ایشان ما  
 حَسْبِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَأْسٌ مِمَّا زَانِدُكُمْ دَرَانِجَا زوال عین و اثر است، زیرا کہ بطور ایشان ہر چند عالم مظاہ  
 اسماء الہی ست جَلَّ وَعَلَا اما چوں منظر عین طاہر نیست بلکہ شبہے ست کہ در مرتبہ حس ایجاد فرمودہ  
 آقان دادہ اند و در مرتبہ خارج حقیقی ازاں نامے و نشانی نیست، پس عارف را بعد کشف ایں حقیقت  
 دروہ سلطان وجود مطلق و شیون حقیقت آں ازیں ضعیف و آثار ضعیفہ آں نامے و نشانی و عینے و  
 اثرے نخواہد گذاشت، نَارُ اللَّهِ الْمَوْقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْآفَاقِ دَعَا ہمہ را خواہد سوخت  
 كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ وَالْآنَ كَمَا كَانَ - و دریں وقت عینیت عالم حق را و اتحا

آن با وجَلَّ شأنه معنی نخواهد داشت ، و بحقیقت فناء و بندگی که بر آمدن است از جمیع اعیان و آثار خود و محو ساختن در جنب وجود مطلق متحقق خواهد شد بخلاف سابق که مجرد فناء انتساب است بخود نه فناء آن ، شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا ع بهین تفاوت ره از کجاست تا یکجا - وَالظَّلَاةُ  
 مکتوب ۱۲ پانزدهم - بنام شیخ فضل الله همشیره زاده خود - در آنکه حضرت ذات از تعقل تمیز و تعدد مبر است بخلاف مذهب شیخ ابن عربی -  
 الحمد لله سئلنا على عبارة الذي خطب -

سوال - حضرت ایشان قدس سره در مکتوبی از جلد ثانی مرقوم فرموده ، مراتب عروج تا زمانه که بایک دیگر متمیز اند و از اصل باصل دیگر رفته می شود آن همه کمالات داخل دایره ولایت است و چون آن تمیز بر طرف شود و این همه تفصیل کم گردد و معامله باجمال و بساطت صرف افتد شروع مراتب نبوت بود - انتهی - در ولایت صغری که بظلال صفات تعلق دارد و در آن مرتبه ظله از ظله تمیز دارد تفصیل ثابت است ، اما در ولایت کبری که باصول صفات متعلق است ، و گفته اند الْعِلْمُ فِي ذَلِكَ الْمَوْطِنِ عَيْنُ الْقُدْرَةِ وَالْقُدْرَةُ عَيْنُ الْإِرَادَةِ چه گنجائش تفصیل دارد ، زیرا که تکرر جز در تعبیر نیست - و همچنان شیون ذاتیه که عین ذات اند و کذا لک در ولایت علیا که باسم الباطن تعلق دارد تفصیل بمراحل دور است - و اگر وسعت بیچونی میگردد در حضرت ذات بمقتضاء ان الله واسع عليهم نیز اثبات نموده شده است ، و چه فرق چیست ؟

جواب - عدم تمیز صفات بر مذهب شیخ ابن عربی که اثبات زیادتی آنها نمی کند موجب است ، بخلاف طریق حضرت ایشان قدس سره - مانند معامله شیون ذاتیه با آنکه عین ذات اند اما چون اصول صفات اند تعقل تمیز و تفصیل نسبت به اطلاق صرف ممکن است ، بخلاف حضرت ذات جَلَّ وَعَلَا که از تعقل تمیز و تعدد مبر است - فافهم - وَالظَّلَاةُ  
 مکتوب ۱۴ شانزدهم - بنام شیخ محمد عابد بنیره خود - در تفسیر آیه الْمَثَرَاتِ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ -

الحمد لله سئلنا على عبارة الذي خطب - الْمَثَرَاتِ إِلَى رَبِّكَ وَمَا ظَهَرَ الْأَلُوهُيَّةُ وَالْإِسْمُ الْجَامِعُ لِمَرَاتِبِ الْوُجُوبِ وَالْإِمْكَانِ إِلَى رَبِّكَ وَهُوَ اللَّهُ الْحَاوِي الشُّيُونَ الدَّائِيَّةُ

وَالْإِضَافِيَّةُ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ مَدَّ ظِلَالَ شَيْوْنِهِ عَلَى حَقَائِقِ الْكُونِيَّةِ الَّتِي هِيَ  
 الْعَدَمَاتُ مُتَقَابِلَةٌ لَهَا، وَصَوَّرَهَا فِي صُورَةِ الْوُجُودِ، فَتَعْجَبُ مِنْ كَمَالِ اقْتِدَارِهِ  
 فِي إِرَادَةِ مَا هُوَ عَدَمٌ مَجْتُوجُودٌ مُحَضًّا وَأَعْطَاهُ أَحْكَامًا وَأَثَارًا صَادِقَةً، سُبْحَانَ  
 مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الشَّلْجِ وَالنَّارِ - وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ أَيْ الظِّلَّ سَاكِنًا غَيْرَ مُحَدِّودٍ، فَيَنْقِي  
 قَوْلُ مَنْ قَالَ بِاِقْتِضَاءِ الشَّيْءِ الظُّهُورَ كَذَلِكَ - ثُمَّ بَعْدَ مَدِّ الظِّلِّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ  
 الدَّاتِ الْمُتَعَالِيَّةَ عَلَيْهِ أَيْ عَلَى الرَّبِّ أَوِ الظِّلِّ دَلِيلًا لِكُونِهِ الظَّاهِرِ، لِأَنَّهَا  
 دُونَهُ وَمَا سِوَاهُ مُكْشَفٌ يَدُهَا الْعَدَمُ -

آفتاب آمد دلیل آفتاب      گرد لیے باید از وے رومتاب

فَسُبْحَانَ مَنْ هُوَ اخْفَى لِكَثْرَةِ الظُّهُورِ، وَاسْتَتَرَنِي سُرَادِقَاتِ النُّورِ - وَلَعَلَّ اخْتِيَارَ  
 لَفْظِ الشَّمْسِ لِتَصَوُّيرِ كِبَرِيَّاتِهِ وَاجْتِنَابِهِ فَيَجِبُ الْعِزُّ - وَكَوْنُهُ دَلِيلًا عَلَيْهِ  
 بِاجْتِنَابِ الشَّمْسِ لِضَوْنِهَا وَشَعْشَعَانِهَا، وَكَوْنُهَا دَلِيلًا سَبِيلًا إِلَيْهَا وَإِلَى كَشْفِ  
 الْأَشْيَاءِ - ثُمَّ بَعْدَ الْمَدِّ وَجَعَلَ الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا وَإِضَاحَ السَّبِيلِ بِأَنَّهُ  
 لَأَسْبِيلٌ إِلَيْهِ الْآهُوَ، قَبْضَانَهُ أَيْ الظِّلَّ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا بَتَعْرِيجِهِ وَتَسْلِيكِهِ  
 فِي مَعَارِجِ الْأَصُولِ أَصْلًا فَاصِلًا - وَهُوَ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ - وَالظَّلَا

مکتوب ہفدم - بنام شیخ عبد الاحد لیسر خود در اسرار بسبح اللہ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

الحمد لله على عباده الذين يحفظون - كلام طيب كه در مفتح كلام مجيد واقع است متضمن چندین  
 اسرار است، از ان جمله تعليم تسليك است مرطالبان مستعد را و تنبيه است مرعارفين فائزين  
 منتهى را - گویا حرف باء كه مشعر بده سلوك است كه وجود سالك باشد منبى است از ان كه سالك  
 بالكلية از خود نه برآید وفانى در متعلق طلب خود نگردد، و همچو حرف، كه فى ذاته معنى ندارد و كارش جز  
 اظهار معنى امر دیگر نیست، نشود، و از وجود و تواربع آن كه الْعَرْضُ قِيلَ فِيهِ وَجُودُهُ فِي نَفْسِهِ  
 وَجُودُهُ فِي الْجَوْهَرِ نه برآید خود را سالك ساخته باشد - و چون سالك منظر اسم است از اسما  
 واجبه جلُّ سُلْطَانُهُ ناچار فناء و وجود ظلى سالك در ان اسم خواهد بود - چون اسم دلیل بیش نیست

مرسماً خود را وجود ندارد در جنب آن، مال کارش بمسئله خواهد بود، و معامله سالک که باسم شده بود اسم را نسبت مسئله پیدا خواهد شد. درین زمان در وسعت جمع الجمع که الوهیت عبارت از آن است مستغرق خواهد شد، و تجلی ذات که مصطلح قوم است مشرف خواهد شد، و بموجب من تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ در هر مقامی بوجود مناسب متحقق و باقی خواهند ساخت. و چون این مرتبه نیز نشان است جامع از شیون الهی و تعین است اتم مرحضرت اطلاق را نصیبش جز نشان نخواهد بود، هر چه بعنوان ذات تصور کنند و بجهت اعتبار تکثر و احدیت در عین حقیقت الحقائق که اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ تَصْبِيْرُ الْاُمُوْر رَمَزِ ست بآن صرف اطلاق تصور نماید، مانا که تکرار اسم مبارک اشعار است بدانکه از دایره اعتبار بیرون نیامده، و خصوص در ایراد لفظ رحیم تصریح است بآن، چه اسماء مبارک اولیس شهرت بآن یافته که از اسماء ذات اند. نَعَمْ چنان اند نه مطلق بلکه نسبت با اسماء دیگر قرب خاص بحضرت ذات دارند. میتواند کریمه قُلْ اَدْعُوا اللهَ اِدْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيُّ مَا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی اشارت بدانکه عارف هر چند در وقت حصول بحقیقت این اسماء حُسنه توهم نماید که مطلوب بے پرده باغوش آید، چنان نیست بلکه او از دایره اسماء که عبارت از دلائل حضرت ذات است بیرون قدمگاه ندارد، اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبِّيْ شَيْئًا - وَهُوَ سُبْحٰنَهُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِكُلِّهَا - وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی -

مکتوب ۱۸، بجد هم - بنام خواجه محمد هاشم کشمی در آنکه مطلوب کمال رفعت است و طالب غایت پستی -

بعد حمد و صلوة و تبلیغ الدعوات بجناب حقائق و معارف دستگاه انوی ارشدی میرساند که این سرگردان کار آواره روزگار از احوال مشتتة خود چه شرح نماید که باعث ملال اهل جمعیت گردد. مطلب در کمال رفعت و اُبّهت و طالب در غایت پستی و دناءت، هیهات هیهات - تا وجوه مناسبت در میان متوجه و متوجه الیه نباشد راه وصول مسدود است، اِذْ لَا يَدْرِكُ الشَّيْءُ بِمَا يُعَانِدُهُ وَيُضَادُّهُ - کاش این نسبت را هم قدمگاه مے بود، زیرا که از ذات تقدس و تعالی چنانکه نسبت مناسبت از ما سوا مسلوب است نسبت مضادات نیز مرفوع است، بلکه اصول صفات نیز درین امر مشارک اند اِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ - عالم را که ظل کمالات الهی گفته اند

یہاں معنی ست کہ اسماء منعکسہ درمراہ اعدادم کہ حقائق عالم است ظلال است مکالمات مرتبہ  
 وحب را، نہ آنکہ عدم ظل حضرت وجود است پس آنکہ مقرر است کہ ظل را باصل خود شاہراہ است  
 معنی آن است کہ اورا باورہ است و غیر را غیر از سوختن و گداختن بناثرہ حرماں نصیبے نیست،  
 ہاں ہمہ در حرمان و الم یاس و ہجران ہموارہ در یوزہ جویاں است کہ بقیہ عمر ازیں در راحت دیگر  
 لا در جائیگاہ نباشد۔ طلب معارف مجددہ مے نماید، ایں عاصی فروماندہ بضلالت و سرگردانی  
 را یس امر جلیل القدر کدام مناسبت، و چہ یاراء آنکہ قلم در آں باب بدست گیرد و حرفے ازل در میان  
 آمد، اما چون شوریدگی در سر جوش میزند تسلیتہ گاہ گاہ سطرے چند مرقوم مے گردد باز نامد و پشیمان  
 مے شود۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۱۹ نوزدہم۔ بنام شیخ محمد خلیل اللہ پسر خود در تاویل کریمہ وَلَا تَقْفُ  
 مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔

الحمد لله على ما لا يعلمون۔ قوله تعالى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ اشاره  
 بہ کہ مالک در وقت عروج و وصول بمقام خود را بتکلف بمقام فوق نکشد کہ ایں کار بتکلف است  
 تیار۔ بدانچہ مشرف شدہ است شاداں باشد و شاگرد، و بحقیقت مراقبہ کہ انتظار صرف است  
 بے حکم عمل را در آں مدخلے باشد متحلی شود، شاید عنایت بے غایت بندہ نوازی فرماید و بدرجہ  
 فوق رساند۔ و نیز جبر است از عمل و تفکر کردن در حقیقت کنہ ذات کہ موطن علم نیست و متعلق ہیچ  
 قسم نہ، اِن السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔ وَالْقَلَمُ  
 مَكْتُوْبٌ بَسْمٌ۔ بنام شیخ محمد خلیل اللہ پسر خود در تاویل کریمہ وَلَا تَقْفُ  
 مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔

الحمد لله على ما لا يعلمون۔ قال الله تعالى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ  
 وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔ ایں آیت کریمہ نزد فقیر از جملہ متشابہات است، مگر حل اغلاق آن در آں  
 باب باشد، ہر گاہ رفع تغایر از جملہ ممتنعات باشد و بقاء فیہ کہ مراد معلوم اللہ از جملہ واجبات  
 و محتملات است، و انتقار و واجب تعالی در کمال و اقتدار، نہ ایں را از ان تعلی و ترقی و نفاں را  
 اللہ منزل و انحطاط۔ کشائش ازیں مضیق نہ دیرین نشاء ممکن است و نہ در ان مقام متصور۔ مگر لطیفہ

مہبت بعد طے مراتب ظلال اور اتحادے و نسبتے مجہول کیفیت دریں مکان مشہود میگردد، و بجهت  
 غایت دقت در کمال بکشف و ظهور نمی آید و کیفیتش جز مجہول نہ، در آن نزدیک سطر و وضوح پیدا  
 کنند و آن کیفیت مجہولہ معلوم گردد۔ ازیں رہ ہر کس از کمال فراخ خود را استعداد شرفی یا بدستبختیست  
 حضرت قطب الاقطاب قدس سرہ در آخر کار قریب مرض موت فرمودند کہ ہر چه مجہول کیفیت  
 کے گفتم جملہ معلوم گشت، آں ہمہ از جہت نارسیدن بود بحقیقت۔ ہر گاہ در مرض موت کہ مقدمہ  
 است معاملات آخرت را چینی باشد، در بہشت کہ موطن قرب است امید مزید در مزید است۔  
 و نیز فرمودند کہ کمالے کہ ممکن است در نوع بشر از ہمہ مشربے ارزانی داشتند و از جمیع کمالات و  
 شیون بہرہ ور گردانیدند۔ و چون بریں معنی اشکال وارد می شد کہ چون ہر کس منظر اسمے ست باید  
 کہ نصیبش از اں اسم بود از اسماء دیگر بہرہ چگونہ باشد، آں را بدیں وجہ ہویدامے کردند کہ ہر شیء مثلاً  
 ماہیتے دارد کہ متضمن ماہ الاشتراک است و ماہ الامتیاز، شک نیست کہ شخصے از اں شیء حظ  
 دارد، و از اں ماہ الامتیاز حظ دارد، و از اں ماہ الاشتراک بقدر ماہ الامتیاز کہ فصل است و از  
 فصول دیگر کہ مقدمات اویند از اں رو کہ صدق جنس بر فصول مختلفہ صدق عرضی ست و بر ہمہ  
 صادق است، پس ازیں جہت اں شخص نیز از ہمہ بہرہ ور میگردد و از جمیع فصول حظ وافر می یابد۔  
 فَتَدَبَّرْ فَإِنَّهُ دَقِيقٌ وَعَلَىٰ مَنْ يَسَّرُ حَقِيقٌ - وَالظَّلَا

**مکتوب ۲۱ بست و یکم۔** بنام شیخ عبد الاحد سپر خود۔ در مراتب یاس و در تفاوت  
 اذواق متوسطان و منتہیاں۔

الحمد لله على عباده الذين أحبطوا۔ یاس از رسیدن بحقیقت ذات از دوراہ است یاس است  
 از راہ عقل و تقلید، چہ عقل بعد از نظر و فکر حاکم است یا متناع یا تعسر بوصول کنہ ذات۔ اہل این یاس  
 ہر چند بحقیقت کار و ارسیدہ اند اما چون از محبت بے نصیب اند، بجهت آنکہ محبت عقل عقیل را  
 در اول کار پس پا انداختہ است و اہل آں محکوم احکام این ہرگز نمیند، آں جماعت از دولت قرب مجور  
 و مطرود اند۔ و یاس است کہ بعد قطع منازل ظلال بجا ذبہ محبت و بعد رفع حجب ظلماتی و نورانی قرب  
 بعنایت الہی جل و علا دست میدہد، این اعلی مقامات قرب است۔ و ازیں جا ست کہ گفتمہ  
 اندک مال المعرفة فی ذات اللہ تعالی جہل۔ متوسطان باذواق تجلیات متلذذاند و بگمان

دوسول محفوظ، مے گویند

امروز چوں جمال تو بے پردہ ظاہر است در حیرتم کہ وعدہ فردا برائے حسیت  
تا حق بد و چشم سرنہ سینم ہر دم از پاپ طلب من نہ نشینم ہر دم  
عارفاں بدید عجز و قصور معترف و متوسطاں بدید رب غفور مسرور، ایناں بخمار شوق مشکوڑ آناں  
بز وایا عجزاں مسرور۔ عَرَفْتُ رَبِّي بِجَمْعِ الْأَضْدَادِ نَصِيبِ إِيْنِهَاسْت کہ در عین بے مزگی متلذذ  
اند بلذتے کہ لذات ایناں در جنب آں حکم عدم دار و نسبت بوجود آناں، در کمال نادانی بدانش خود  
خورسند کہ دانش ایناں در برابر آں حکم قطرہ دار و دریا محیط۔ شوق آں در رفع اثنینیت با محبوب است  
کہ دست بدامن یاس دارد و از سر چشمہ وصل است، و شوق ایناں در رفع حجب کہ رو با امید دارند  
و شعر فصل مہمتاء ایناں ہم آغوش معشوق است در ہمہ آں، و آرزو آناں در تنزیہ جناب قدس  
محبوب از اتصال ماکتاساں۔ ایناں بہ قلب احوال خود خورسند و آناں بمقلب احوال مانوس،  
ایناں بنازش قرب مستغنی و شاداں و آناں بلوازم بندگی و عبودیت پروازاں۔ اما متوسطاں از راہ  
محبت معیت بذات مقدس دارند کہ فرقہ اولی با گاہی شان بحقیقت کار از جملہ بے ہوشانند، کہ الْمَرْءُ  
مَعَ مَنْ أَحَبَّ نَشَانَ حَالِ إِيْتَانِ۔ عجب کار و بار است، چوں کار عالم بچوں وابستہ اند و از بیچوں  
دور، محبتے کہ بچوں مناسب است، کہ محبت اہل ظلال است، آں راتظاہر بنیان این جہاں محبت  
مے انگارند، و از محبت عارفاں کہ حُب شان از عالم بیچوں است در انکار، ازین جہت از کمالات  
مقربان محروم اند و راہ افادہ از حضرت علیہ ایشاں بر آناں مسدود۔ وَالظَّلَا

مکتوب ۲۲ بست و دوم۔ بنام مولانا محمد فرخ۔ در تاویل آیہ لایذ و قون فیہا  
الْمَوْتِ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى۔

الموتة الأولى علی بن ابی طالب۔ بخاطر فترتے رسد کہ حکم آں دار از احکام این نشاء است۔  
دین تماشا گاہ مسیح ترقی از حنیض مباحث با وج قرب ممکن نیست تا فناء برستی سالک وارد  
نشود و بموت متلبس نگردد، بخلاف آں زہت گاہ عالیجاہ کہ مسیح کمالے منافی کمال دیگر نیست و مرعد  
بامعد جمع، موت را دراں دار البقاء چہ گنجائش و فنار اچہ یار۔ تحقیق آں است کہ چوں دین موطن  
ظہور ظلال است معاملات آں راہنک نیست کہ نطل رابع طلوع اصل آں کہ ترقی عبارت از اں

است، جز فناء و انعدام چاره نیست۔ و چون آن اصل نسبت بمافوق خود حکم ظل دارد، بعد سطوع صل  
 آن اصل اول مستور می شود، و هکذا الی ان یتأتیک الیقین۔ و آخرت چون مقام ظهور  
 حقائق اصل است و اصل را باصل دیگر، هیچ تدافع نیست، فناء کمال اول چه در کار و انحلال  
 اول برود و ثانی چه گنجایش۔ کریمه و لدینا صرید نیز مؤید این کار است که مشعر بقاء اول است  
 و کریمه ما ننسخ من آیه او ننسها نأت بخیر منها او مثلها مناسب حال معاملات نبوی  
 است۔ اما جمعی که عنایت الهی جل و علا شامل حال شان شده است و دنیا و آنها را حکم  
 آخرت ساخته و بخطاب و اتینا ه اجره فی الدنیا بنواخته، امیدوار مخلصی از مضائق تعلقات  
 این دارغوراند و به خلعت سعادت الیوم اکملت لکم دینکم و انتمت علیکم  
 نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا متمتاز۔ حضرت قطب الاولیاء قدس سره در  
 باب دو شخص از اصحاب خود بشارت فرمودند و این لفظ مذکور ساختند که دنیا و شمار حکم آخرت  
 کردم۔ ذلک فضل الله یؤتیہ من یشاء والله ذو الفضل العظیم۔ وَالظَّالِمُ  
 مَكْرُوبٌ ۲۳ بست و سوم۔ بنام شیخ بدیع الدین بنیره خود۔ در رفع شبهه بر کلام  
 حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه در مظهر محبت و محبوبیت۔  
 الحمد لله على عباده الذين اخطئوا۔

سوال۔ حضرت ایشان قدس سره در خاتمه مکتوبی که در بیان ستر گرفتاری حضرت یعقوب  
 علیه السلام به حضرت یوسف علیه السلام نوشته مرقوم فرموده اند که بهمان مقدار  
 نسبت محبت که حضرت موسی علیه السلام راست بحضرت حق سبحانه و بهمان قدر محبت  
 حق سبحانه راست بحضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم با آنکه اول منسوب است بمخلوق  
 و ثانی بمخالق و فرق قوه و ضعفا در نظر نمی دراید الخ این مقدمه منافی بداهت عقل است، زیرا که  
 مخلوق و آنچه بد و منسوب است به ضعف و نقصان منسوب است و آنچه به خالق جل و علا  
 مضاف است در کمال قوت، حل آن چیست؟

جواب۔ آنکه حضرت ذات که خود را دوست دارد خود محب باشد و خود محبوب، مظهر اول موسی  
 است و مظهر ثانی پیغمبر صلی الله علیه و سلم۔ پس محبت حضرت موسی علیه السلام و محبوبیت



حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت محبت و محبوبیت است کہ خود بخود است و از جملہ شیون الہی جل و علا کہ تساوی در ان موطن ممنوع نیست بدیہی است ، ہر قدر کہ محبت حضرت موسی علیہ السلام غالب بود ثبوت کمال محبوبیت حضرت حق است کہ عین مطلوب است موسی علیہ السلام در میان نام بیش نیست ع ایشاں نیند این ہمہ الحاح ز مطرب است۔  
واللہ سبحانہ اعلم بحقائق الامور کما یظاہر۔

مکتوب ۲۷ بست و چہارم۔ بنام مولانا محمد ہاشم کشمی۔ در قبض۔

الحمد للہ سلالہ علیٰ اہل البیت الطیبین۔ حضرت حق سبحانہ در مراتب کمال و کمال ترقیات بے اندازہ فرمودہ بمنہا مقاصد رساناد۔ صحیفہ گرامی کہ محبوب ملا قاضی مرسل داشته بودند رسیدہ حمد اللہ سبحانہ کہ بعافیت اند و از یاد و در افتادہ فارغ نہ۔ از تراکم قبض شکایتی یافتہ بود یا بیان بعض وجوہ وجیہ ، یک بیک بوضوح پیوست ، الحق بہر کلام فہم راہ میدہد۔ اما چون اظهار نمودہ بودند کہ این فروماندہ نیز تا ملے در آن باب نماید و التجار بروح مطہر حضرت قطب الاقطاب نماید ، ہر چند در خود قابلیت این وجہ نہ داشت اما حسب خواہش آن مشفق در روضہ منورہ توجہ واقع شد۔ ظاہر شد کہ این از قبیل اختیار یعنی آزمائش است بدوستان خود۔ اگرچہ بسط و ظہور اذواق و مواجید از آثار عنایت محبوب حقیقی است ، اما چون مقارن مراد خواہش این شخص است برابری قبض کہ صرف مراد مولای علی الاطلاق است و محض بندگی و عبودیت است نہ تواند شد کہ مظان خواہش نفس بغایت دور است۔ اذواق و مواجید ہر چند بوجہ تنزیہی باشد اما از گرد تشبیہ خالص نیست کہ ادراک ظاہر اگرچہ بلطائف باشد مشعر آن است ، بخلاف قبض کہ بے مزگی و مبادت است ظاہر از نسبت باطن و تنزیہ اقرب است۔ عزیزے مے فرماید ، اِذَا بَكَى الْقَلْبُ مِنَ الْفَقْدِ ضَحِكَ الرُّوحُ مِنَ الْوَجْدِ۔ حرمان ظاہر نشان حرمان باطن نیست ، مہموم نباشند چون وارد عمل است پہلوان و در صرف اوقات در اداء وظائف طاعات نماید کہ دنیا مزرعہ پیش نیست ، اگر موضع بقاء بودے تسلیہ مشتاقان را بوصول باجل نہ فرمود آنجا کہ گفت مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنْ أَجَلَ اللَّهُ لَاتٍ۔ بلکہ مقرر است کہ اذواق این نشاء منقص درجات آخرت است ، ہر چند درین مقام کمتر نظرور آید با آخرت مفید تر خواہد شد۔ این سخن را از حضرت ایشاں شنیدم۔

اما تفصیل دارد که گنجائش این ورق نیست - میر حسین باضطراب و دلغ طلب کرد بنا بر این باختصار اکتفا نمود - وَالْقَلَامُ

مکتوب ۲۵ بست و پنجم - به یکے از خلفاء حضرت مجدد الف ثانی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ در جواب مکتوباتی که متضمن اذواق و مواجید بود -

الْحَمْدُ لِلَّهِ سَلَامًا عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ - رَفَعَ اللهُ قَدْرَكُمْ وَيَسِّرْ أَمْرَكُمْ! صحیفه کرمت بعد ویرودش بسیار و رو دریافت، چون مشعر بر سلامتی آن مکرم بود حصول و جوہ جمعیت و باعث صنوف خوش حالی شد، و مرده حلاوت باطنی و طراوت نسبت که ثمره استقامت محبت است باہل الله ذوق بر ذوق افزود - اشعاعے بدولت ترقی از مضائق مراقبہ بقضاء مشاہدہ و مکاشفہ رفتہ بود، الله تعالیٰ روزی گردانیدہ گرفتاری غیب الغیب، کہ دامن غیر آن از آلائش مشاہدہ ما کوتاہ نظران متعالی ست، نصیب کناد، و با یقین صرف و ایمان بالغیب کہ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ در شان انبیاء نازل شدہ و يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ رمزے ست باں، متحلی گرداناد، و عمدہ اوقات را درین تکلیف آباد کہ موطن صرف طاعات و اداء وظائف بندگی ست، بجمعیت یاد خویش معمور کناد، اِنَّهُ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ - و چون حضرت قطب الاقطاب در باب شما لطف خواص داشتند و شمارا محبت درست باں حضرت پیدا شدہ، بموجب الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ امید است کہ از معارف خاصه آن عالی حضرت نشربے بشما عطا فرماید - چون وقت تنگ بود و قاصد مستعجل با جمال اکتفا نمود - وَالْقَلَامُ

مکتوب ۲۶ بست و ششم - بنام سید ابوالخیر شاه آبادی - در حل رباعی شیخ ابوسعید ابوالخیر در قضا و قدر -

الْحَمْدُ لِلَّهِ سَلَامًا عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ - رباعی ه

زلفش بکشی شب دراز آید ازو      چون بگذاری چنگل باز آید ازو  
وریک گره از پیچ و خمش بکشانی      عالم عالم مشک طراز آید ازو

منقول است کہ این رباعی در قضا و قدر فرمودہ اند، بہمانا کہ ازین جہت آثار اغلاق بر صحنہ آن لایح است آنچه در خاطر فاتر در حل آن رسیدہ آن است کہ زلف عبارت از روپوش عالم تقیدات است بروحدت

صرف اطلاق یعنی چوں پر وہ تعین قیود کہ ناشی از متجلی شدن ذات بر خود و احکام آثار اعیان است بظاہر  
 ہستی یکیشی و مطلق را مستور سازی، شب دراز آید از آن چرا کہ بعد روپوش شدن آفتاب احدیت در استار  
 آثار و احدیت از طلوع کوکب اعیان چارہ نباشد۔ و چون بگذاری و مطلق را مطلق داری و قیود مندرج  
 در صرف اطلاق یابی و ذات حق جَلَّ وَعَلَا کہ جمیل مطلق است متجلی گشت، چنگل باز آید از وجہت  
 سید قلوب و الہام حضرت محبوب علی الاطلاق۔ سر این بیت ۵

دَابِّ مَنْ نِیْسَتْ جُسْرَ تَجَلِّی ذَاتِ      ذَاتِ بَرْمَنِ زَوْدَہِ اسْتِ رَاہِ صِفَاتِ

بمیرا گر دود، و رجوع جمیع از نفس و آفاق و اعیان آثار و افعال با بجز ذات احدیت نیاید و بشرب آلا  
 یَ اللّٰہِ تَصْبِیْرًا لِّاُمُوْرٍ شَادَابِ گِرد، و سر قضا و قدر ہویدا گر دود کہ افعال و مباحث آن جز ہستی حضرت  
 متوحد بالوجود نیست۔ ہماں است کہ حب اطلاق بسبب حقیقی است و بحسب تجلی ثانی مقتضا خود بخود  
 روپوش شدہ و خلق را از خود بازداشتہ است، کدام فاعل و کوفعل و کہ بقریبت سراید و بہ برتر  
 ہویت ترخم نماید ۵

اے روء در کشیدہ بہ بازار آمدہ      خلقے بدیں طلسم گرفتار آمدہ

دیک گرہ از پیچ و خم بکشانی یعنی اگر یک عقد قید کہ بر روء اطلاق منعقد گشتہ بکشانی، عالم عالم  
 مشک طراز آید از و یعنی چوں الوان مختلفہ کہ مقتضای ظہور اعیان است منحل گشت مشک طراز کنایہ  
 نسیاہی است کہ عبارت از سیرنگی نور ذات است بمہنصہ ظہور آید ع  
 بتاریکی درون آب حیات است

از عطر آن جمال بیک نفسے مشتاقان مخطوط و مدہوش گشتند۔ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی  
 السَّبِیْلَ۔ وَالْقَلْبَ

مکتوب بست و ہستم۔ بنام حضرت خواجہ عبد اللہ معروف بخواجه خورد۔  
 در آنکہ ہر چہ در نسیم ما آید ذات کبریا از آن برتر است۔

المزید علی الذین اصطلحہ۔ مخلص کمینہ بعرض حضرت مخدومی و مخدومزادگی مے رساند کہ  
 بہ درود صحیفہ مکرمت مشرف گشت و آنچہ بقلم حقانی ترجمان نگارش رفتہ بود بوضوح انجامید۔ از  
 شرح صدر است و افراط عطش کہ با وجود حصول دقائق کار طلب ہمیشہ دانگیر است و گرانہ نقد وقت۔

اللہ تعالیٰ لطیف الکریم، ایں بے حاصل ضائع کردہ عمر را بحقیقت بندگی و افتقار برساند، کہ ناشی از شناختن کس او خداست و بزرگی مولاء علی الاطلاق۔ و آنچه بعنوان مطلوب در پرده شہود متجلی گشت و بابے پرده بوجہ مجہول کیفیتی تعلق فہم و حضور ناقص ماگشته، دامن عزت و کبر بایہ محبوب ازاں بزرگ تر است و اں جز منحت و ہم و مجہول خیال نہ، و آنچه بطریق تطہیت و عکسیت ازاں عالی حضرت منتزع کردہ غیر پندارے نہ۔ چہ چیز قابل اں باشد کہ خود را بظہیرت اں جناب قدس و نماید و حکم مرتبت اں پیدا کند۔ دریں محنت کدہ جز اداء و طائف عبودیت و بندگی باحرمان و داغ ہجر نصیب نیست۔ ماناکہ در عبارت خواجہ احرار و غیرہ من المشائخ منع از حصول احوال واقع شدہ است کہ اں نتایج اعمال است و باخرت تعلق دارد و غیر عبودیت را دریں گنجائش نیست، اشارہ بآن است۔ ایں غریقی گرداب نفس امارہ در یوزہ مے نماید کہ لطفے در باب ایں بیچارہ بکار برند تا موطن عنایت صرف الہی جلت و علا گردد۔ و بدیہی ست کہ چنانچہ باطن از احاطہ مطلوب بے نصیب است ظاہر از اداء حق بندگی عاجز، چہ بندگی کہ گرفتار خودی راجع بہ نفس آنها باشد الا للہ الذین الخالص، و مخلص ازیں گرفتاری دور دور۔

سیدہ روئی ز ممکن در دو عالم نہ شد ہرگز جبار اللہ اعلم والظلال  
مکتوب ۲۸ بست و ہشتم۔ بنام شیخ عبید اللہ برادر زاوہ خود۔ در ذکر بعضے بشارت  
علیہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ۔

الحمد لله على عباده الذين اصطفى۔ حضرت ایشان ما رضی اللہ عنہ قطب بودند و ہر قطبے  
راد و امام مے باید۔ دو شخص در ملازمت حاضر بودند فرمودند کہ شما ہر دو امامید، بیکے فرمودند کہ ایں  
از روع تو اضع بسیار بدگیرے گذاشت و خود صاحب یمن شد۔ الحمد للہ الذی ہدانا لهذا  
وما کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَاَنَا اللّٰهَ۔ وَالظَّلَالِ

مکتوب ۲۹ بست و نہم۔ بنام شیخ حمید بنگالی۔ در بیان حدیث الفقیر سواد  
الوجہ، والفقیر فخری و وجہ افضلیت بشر بر ملک۔

الحمد لله على عباده الذين اصطفى۔ صحیفہ مکرمت کہ مصحوب ما جامر سل بود مسرور ساخت اللہ  
تعالیٰ اں مکرم را ہموارہ بر مسند ہدایت فیض بخش طلب دارد۔ امید کہ ایں مجبور گرفتار بدعا و توجہ

ساون باشند تا ازین تعلقات شے گسسته بحقیقت اطلاق پیوند، هر چند از ان مرتبه مقدس چیز  
 است نیاید که ممکن را با واجب تعالی راه نیست و محدث را با قدیم و هر مناسبت مفقود۔  
 سیه روئی ز ممکن در دو عالم جدا هرگز نشد و الله اعلم  
 تا که در حدیث نبوی علیه و علی الیه الصلوٰۃ، الْفَقْرُ سِوَا ذَا الْوَجْهِ اِیْمَاءُ سِتِّ بَیِّنٍ،  
 چه عدم که ذاتی ممکن است و حرمان و صف لازم و نهجوری و مطرودی حظ و افش همیشه بر جاست،  
 پس سیه روئی چساں منفک شود و سرخ روئی از کجا آید۔

باب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد کلیم بخت کسے را که بافتند سیاه  
 لایچون حسن و جمال نصیب واجب آمد و نشاء محبوبی کمال غنغ و دلالت لباسش گردید، ناچار مستوری  
 برتافت منظری خواست تا خود را جلوه دهد۔ آئینه در اوج جمال جمال نباشد زیرا که مرآت شیء مقابل شیء  
 باید که وجود را جز عدم نیست و غنی را غیر از فقر نه۔ افق را مکان در عرصه گاه قبول افتاده و انکسار  
 پذیرد در گاه گشته و هو الذی یُنزِلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ  
 تَوَّابٌ الْحَمِیدُ۔

غلام خوش تنم خواند لاله رخسارے سیاه روئی من کرد عاقبت کارے  
 یندء الْفَقْرُ فَخْرٌ مِیْ مَشْرُفٌ کُتِبَتْ وَبِسَعَادَاتٍ اِذَا تَحَرَّ الْفَقْرُ فَهُوَ وَاللَّهُ مَمْتَا زُ کَرِید، هر چند که این  
 افتقار غالب تر معنی مرآتیت کامل تر۔ لہذا البشر انہماک افضل گشت، و سرور مملکت سید البشر آمد، و  
 مقام عبدیت سر آمد مقامات گردید و معراج مؤمن شد۔ حَقَّقَ اللهُ اِیَّانَا وَاِیَّاكُمْ بِحَقِیْقَةِ  
 الْفَقْرِ، بِحِیْثُ لَا یَبْقٰی مِثَاعِیْنُ وَلَا اَشْرٌ، بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْبَشَرِ، السُّرَّةُ عَنْ رِیْعِ الْبَصَرِ  
 عَلَیْهِ وَ عَلٰی اِلَیْهِ مِنَ الصَّلٰوٰتِ اَفْضَلُهَا وَ مِنَ التَّحِیَّاتِ اَكْمَلُهَا۔ وَاللَّهُ اَعْلَمُ۔ وَالسَّلَامُ  
 مکتوب حضرت خواجہ عبد اللہ المعروف بخواجه خورد۔ ینام حضرت شیخ محمد سعید  
 قَدَسَ سِرُّهُ الْحَمِیدُ۔ در حل چند مسائل دقیقه۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ۔  
 آنابعد این کترین مریداں را آرزو، صحبت آن حضرت پیوسته در قلب حزیں مے باشد، و میداند  
 که علوم حقیقت را در خدمت ایشان، که دریں جزو زمان امتیاز تمام از اقران دریں باب دارند،

توان تحقیق نمود۔ و مدار کار جز بران نمی نهد که آنچه بکشف و عیاں بر اصحاب این دولت ظاہر گشته است حق است۔ طریق تقلید طریقیست که سلوک آن جز بعضی رانہ، و آن ہم در بعض امور روانیست۔ و طریق استدلال طریقیست پر اشتباه، چه بران قطعی ہم رسانیدن سخت دشوار است چنانچه بر متبع مخفی نیست۔ و چون بر اقتضای حکم ازلی رسیدن به سعادت خدمت مشکل می نمود چندی از امور عاجز می گشت، صورتی که بخاطر مقرر آمد متعین نموده این بود که بزبان قلم کلمه چند بعض اشرف رساند و مسئله چند در تحریر آرد۔ امیدواری آن که از مقام افاده محل افاضه آنچه بیاطن مبارک مقدس ساخته باشد یا از حضرت قبله گاہی شنوده باشد در ہر باب لیکن مستند بودہ بکشف یا بر بیان اعلام فرمایند و بدین خاطر قلم جاری گشت و تحریر اسولہ بزبان تازی روشن تر می نمود۔

السُّئَالَةُ الْأُولَى الْمَشْتَمَلَةُ عَلَى مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ مُتَقَارِبَةٍ، مَا ثَبَتَ عِنْدَ أَهْلِ الْكَشْفِ وَالذُّوقِ فِي حَقِيقَةِ الْجِسْمِ هَلْ هِيَ بَسِيْطَةٌ أَوْ مُرَكَّبَةٌ، وَعَلَى الْأَوَّلِ إِمَّا مُقَدَّرٌ جَوْهَرِيٌّ أَوْ مُرَاحِرٌ، وَعَلَى الثَّانِي إِمَّا مُرَكَّبَةٌ مِنْ الْجَوَاهِرِ الْمُفْرَدَةِ الَّتِي لَا تَنْقَسِمُ أَصْلًا، أَوْ مِنْ الْهَيُولَى وَالصُّوْرَةِ، أَوْ مِنْ الْجَسَامِ الصِّغَارِ الَّتِي لَا تَنْقَسِمُ فِعْلًا أَوْ مِنْ أُمُورٍ أُخْرَى. ثُمَّ الْجَسَامُ الْفَلَكِيَّةُ عُنْصُرِيَّةٌ أَوْ لَا وَكَذَلِكَ الْكُرْسِيُّ وَالْعَرْشُ جِسْمَانِ أَوْ مَعْقُولَانِ، وَعَلَى الْأَوَّلِ عُنْصُرِيَّاتٌ أَوْ لَا، وَعَلَى التَّقْدِيرَيْنِ فَهَلْ يَصِحُّ عَلَيْهِمَا الْخَرَقُ وَالْإِلْتِيَامُ أَوْ لَا، ثُمَّ الْقَوَابِسُ أَرْبَعَةٌ أَوْ ثَلَاثَةٌ، وَالْهَوَاءُ مُنْتَهَى إِلَى الْفَلَاحِ أَوْ لَا، وَالْأَفْلَاكُ كُرِّيَّةٌ مُتَحَرِّكَةٌ دَائِمَةً أَوْ لَا وَكَذَلِكَ الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ، وَمَا حَقِيقَةُ الْجَسَامِ الْمِثَالِيَّةِ هَلْ هِيَ بَسَائِطٌ أَوْ مُرَكَّبَاتٌ، وَهَلْ فِي الْعَالَمِ الْمِثَالِيِّ حَيَوَةٌ وَعِلْمٌ وَإِرَادَةٌ وَقُدْرَةٌ وَأَمْتَالُهَا مِنْ صِفَاتِ النَّفُوسِ أَوْ لَا، وَهَلْ فِي ذَلِكَ الْعَالَمِ تَكْلِيفٌ وَتَعَبٌ وَإِيمَانٌ وَكُفْرٌ وَإِسْلَامٌ وَطَاعَةٌ وَمَعْصِيَةٌ أَوْ لَا، وَهَلْ فِيهِ جِهَةٌ وَمَكَانٌ وَزَمَانٌ وَهَلِ الزَّمَانُ مَوْجُودٌ أَوْ لَا، وَعَلَى الْأَوَّلِ حَادِثٌ أَوْ قَدِيمٌ وَعَلَى التَّقْدِيرَيْنِ مَا حَقِيقَتُهُ، وَعَلَى الثَّانِي كَيْفَ يَصِحُّ التَّرْتِيبُ، وَمَا الزَّمَانُ الْأَلَهِيُّ، وَهَلِ الْأَفْلَاكُ تِسْعَةٌ أَوْ زَائِدَةٌ عَلَيْهَا كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْمُحَقِّقِينَ، وَهَلِ الصُّوْرُ الْخَيَالِيَّةُ مِنْ عَالَمِ الْمِثَالِ أَمْ لَا وَكَذَلِكَ الصُّوْرُ الْجَمِّيَّةُ. وَالظُّلُوبُ فِي جَمِيعِ هَذِهِ الْمَسَائِلِ مَا حَكَمَ بِهِ الْكَشْفُ وَالشُّهُودُ وَالْبُرْهَانُ دُونَ غَيْرِهِ۔

سَلَّةُ الثَّانِيَةِ الْمُحْتَوِيَةِ أَيْضًا عَلَى مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ أَيْضًا مُتَنَاسِبَةٍ - هَلْ يَثْبُتُ  
 عِنْدَ الْكَشْفِ تَجَرُّدُ النَّفْسِ الْإِنْسَانِيَّةِ أَوَّلًا، وَهِيَ قَدِيمَةٌ أَوْ حَادِثَةٌ أَوْ بَعْضُهَا  
 قَدِيمَةٌ وَبَعْضُهَا حَادِثَةٌ، وَمَعَ قَطْعِ النَّظَرِ مِنَ الْقَدِيمِ وَالْحَدُوثِ هَلْ لَهَا وَجُودٌ  
 قَبْلَ التَّعَلُّقِ بِالْأَجْسَادِ أَوَّلًا، أَوْ لِبَعْضِهَا وَجُودٌ وَلِبَعْضِهَا لَا، وَهَلْ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ  
 وُجُودُ النَّفْسِ الْفَلَائِيَّةِ وَالْعُقُولِ، وَهَلْ يُمَكِّنُ أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ النَّفْسِ الْعُقُولُ  
 مَجْرَدَاتٌ أُخْرَى غَيْرُ مَدْبُورَةٍ وَلَا مُؤَثَّرَةٍ أَوَّلًا، وَهَلْ يَثْبُتُ الْإِمْتِيَازُ بَيْنَ الْعُقُولِ  
 وَالنَّفْسِ ذَاتًا وَكَذَا بَيْنَ النَّفْسِ الْفَلَائِيَّةِ وَالْإِنْسَانِيَّةِ أَوَّلًا، وَهَلْ يُمَكِّنُ لِلنَّفْسِ  
 الْإِنْسَانِيَّةِ غَلْبَةً وَقُوَّةً عَلَى النَّفْسِ الْفَلَائِيَّةِ بِحَيْثُ يَدْبُرُ بَدَنَ الْفَلَائِيَّةِ عَلَى أَرِيحِ  
 شَاءَ أَوَّلًا، وَهَلْ يَنْتَهِي الْعُقُولُ عَلَى تَقْدِيرِ وُجُودِهَا عَلَى عَدَدِ مُعْطَيْنِ أَوَّلًا، وَهَلْ  
 ثَبَتَ عِنْدَهُمْ أَنَّ الْوُجُودَ زَائِدًا عَلَى الْوَاجِبِ أَوْ عَيْنُهُ، وَعَلَى الْأَوَّلِ كَيْفَ التَّخَلُّصِ  
 عَنِ الْبَرَاهِينِ الْعَقْلِيَّةِ الَّتِي تَدُلُّ عَلَى عَيْنِيَّتِهِ وَلَا يَحْتَاجُ لِكثْرَةِ شَهْرَتِهَا إِلَى  
 الدِّكْرِ هَلْ هُنَا وَهِيَ قَطْعِيَّةٌ عَلَى مَا زَعَمَ الْمُخَالَفُونَ - وَالتَّعْيِينُ الْوُجُودِيُّ الَّذِي ذَهَبَ  
 إِلَيْهِ شَيْخُنَا وَإِمَامُنَا وَقَبْلَتُنَا قَدِيسِ سِرِّهِ الْمُرَادُ مِنْهُ إِمَّا الْوُجُودُ الْعَامُّ أَوْ الْوُجُودُ  
 الْخَاصُّ أَوْ مُطْلَقُ الْوُجُودِ، وَعَلَى الْأَوَّلِ لَا بَدَمِنْ أَنْ يَكُونَ زَائِدًا فَحِينَئِذٍ لَا يَتَحَقَّقُ  
 الْخِلَافُ - فَإِنَّ ابْنَ الْعَرَبِيِّ وَاتِّبَاعَهُ أَيْضًا ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ الصَّادِقَ الْأَوَّلَ هُوَ الْوُجُودُ الْعَامُّ  
 بِلِ نِسْبَتِهِ الْعُمُومِ وَالْإِنْسِاطِ - وَعَلَى الثَّانِيِ وَالثَّلَاثِ لَا يَحْصُلُ التَّعْيِينُ الَّذِي  
 لَمْ يَكُنْ فِي مَرْتَبَتِهِ السَّابِقَةِ فَإِنَّهُ لَمْ يَزِدْ عَلَى الذَّاتِ شَيْءٌ - أَمَّا عَلَى كَوْنِ الْوُجُودِ  
 مُطْلَقِ الْوُجُودِ فَظَاهِرٌ فَإِنَّهُ غَيْرُ مُتَّعَيْنٍ، وَأَمَّا عَلَى كَوْنِهِ وَجُودًا إِخْصَافًا فَإِنَّهُ وَجُودٌ  
 مَعَ النِّسْبَةِ إِلَى الذَّاتِ الْمُخْصِصِ - وَالنِّسْبَةُ الْغَيْرُ الْحَقِيقِيُّ أَوْ الْإِغْتِبَارِيُّ لَا يُوجِبُ  
 التَّعْيِينَ الزَّائِدَ، فَإِنْ كَانَ هَذَا التَّعْيِينُ الْوُجُودِيُّ غَيْرَ زَائِدٍ عَلَى الذَّاتِ فَيَكْأَنَّ  
 يَرْتَفِعُ الْخِلَافُ مِنَ الْبَيِّنِ - فَمَعْنَى كَوْنِهِ مُتَّعَيْنًا بِالْوُجُودِ أَنَّهُ مِنْ حَيْثُ هُوَ وَجُودٌ  
 لَيْكُنْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْوُجُودُ وَجُودًا مُخْصِصًا فَإِنَّ النِّسْبَةَ عَلَى أَنَّهُ هُوَ الْوُجُودُ الْخُصُوصِيَّةُ  
 إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِالتَّعْيِينِ أَنَّهُ صَارَ وَجُودًا أَوْ صَارَ مُوجُودًا أَوْ الْوُجُودُ زَائِدًا - وَلَا

يُخْفَى أَنَّهُ يُوجِبُ أَنْ يَكُونَ الذَّاتُ مِنْ حَيْثُ هُوَ غَيْرُ وُجُودٍ - فَيَرِدُ عَلَيْهِ الْبُرْهَانُ  
الَّذِي تَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْوَاجِبَ هُوَ الْوُجُودُ كَانَ خَاصًّا أَوْ عَامًّا، وَيَرِدُ أَنْ يَكُونَ هَذَا التَّعْيِينَ  
زَائِدًا، وَقَدْ سَبَقَ أَنَّ التَّعْيِينَ الْوُجُودِيَّ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ زَائِدًا - ثُمَّ عَلَى تَقْدِيرِ أَنْ  
يَكُونَ زَائِدًا مَوْجُودًا فِي الْعِلْمِ أَوْ فِي الْخَارِجِ أَوْ مَعْدُومًا فَانْ نَفْسِ الْأَمْرِ لَا يَخْلُو عَنِ الْعِلْمِ  
وَالْخَارِجِ، وَعَلَى الْأَوَّلِ يَلْزَمُ أَنْ يَكُونَ صِفَةً وَلَيْسَ كَذَلِكَ فَإِنَّهُ يَفْتَضِي وُجُودَ الْخَرِّ  
وَعَلَى الثَّانِي يَلْزَمُ الشُّكُّ فِي مَرْتَبَةِ الْوُجُوبِ وَيَمْنَعُهُ الْبُرْهَانُ الْعَقْلِيُّ - فَإِنَّ الْمُرَادَ  
بِالْوُجُودِ هُوَ الْمَبْدَأُ وَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ أَوَّلَ الْأَوَائِلِ مَبْدَأً وَإِلَّا لَمْ يَوْجَدْ شَيْءٌ -  
فَالْحُكْمُ بِأَنَّ الْوُجُودَ زَائِدٌ يَسْتَلْزِمُ عَيْنِيَّتَهُ لِأَنَّهُ عَلَى تَقْدِيرِ زِيَادَتِهِ يَكُونُ لَهُ  
مَبْدَأٌ، وَإِلَّا لَكَانَ وَاجِبًا بِالذَّاتِ وَتَعَدُّدُ الْوَاجِبِ بِالذَّاتِ مَحَالٌ - وَلَوْ كَانَ الْمَبْدَأُ ذَاتًا  
مَعَ الْوُجُودِ لَكَانَ الْمَبْدَأُ اثْنَيْنِ، وَكُلُّ اثْنَيْنِ مُمَكِنٌ - وَهَذَا مِنْ الْبُرْهَانِ الْقَطْعِيِّ  
الْمَشْهُورَةِ الَّتِي مَعَ عَدَمِ احْتِيَا جِهَا إِلَى الذِّكْرِ قَدْ جَرَى الْقَلَمُ بِذِكْرِهِ - وَمِمَّا يَنْسَبُ  
هَذَا الْمَقَامَ أَنَّ التَّعْيِينَ الْأَوَّلَ عِبَارَةٌ عَنْ تَعْيِينِ ذَاتِي الْأَبَدِ مِنْهُ لِكُلِّ مَوْجُودٍ فِي كَوْنِهِ  
مَوْجُودًا، فَإِنَّ الشَّيْءَ مَا لَمْ يَتَّعَيْنْ لَمْ يَتَمَيَّزْ، وَلَا أَقَلَّ مِنَ الْعَدَمِ وَمَا لَمْ يَتَمَيَّزْ يَوْجَدُ  
وَمَعْنَى اللَّاتَعْيِينِ عَدَمُ مَرَا حَمَةِ هَذَا التَّعْيِينِ لِتَعْيِينَاتٍ أُخْرَبِلُ عَدَمُ الْخِصَاصِ  
فِيهِ وَعَدَمُ تَقْيِيدِهِ - فَالتَّعْيِينُ الْأَوَّلُ لِلْحَقِيقَةِ الْإِلَهِيَّةِ هُوَ الْحَقِيقَةُ الْجَامِعَةُ  
لِجَمِيعِ الصِّفَاتِ إِجْمَالًا فِعْلِيَّةٌ كَأَنَّتِ أَوْ نَفْعَالِيَّةٌ - وَإِنَّمَا قُلْنَا إِجْمَالًا لِأَنَّهُ عِنْدَ  
تَفْصِيلِ الصِّفَاتِ يَتَحَصَّلُ التَّعْيِينَاتُ الْغَيْرُ الْمُتَنَاهِيَّةِ - وَإِنَّمَا قُلْنَا بِالْتَّعْيِيمِ  
لِأَنَّ الْمُقْيِدَ بِالصِّفَاتِ الْفِعْلِيَّةِ رَبٌّ وَهُوَ مُتَمَيِّزٌ عَنِ الْعَبْدِ وَبِالْعَكْسِ، وَحَقِيقَةُ  
الْوَاجِبِ بَعْدَ التَّنْزِيلِ عَنْ تَعْيِينِهِ الْأَوَّلِ الذَّاتِي تَعْيِينَتْ بِالرُّبُوبِيَّةِ فَلَيْسَتْ  
الرُّبُوبِيَّةُ تَعْيِينَهُ الْأَوَّلَ الذَّاتِي، وَتَعْيِينُهُ الْأَوَّلَ الذَّاتِي لَا يَبْعُدُ نَسْبَتُهُ بِالْوُجُودِ  
لِكِنَّةِ غَيْرِ زَائِدٍ كَمَا تَقَدَّرَ - وَمَا وَقَعَ فِي بَعْضِ عِبَارَاتِهِمْ أَنَّ التَّعْيِينَ الْأَوَّلَ هُوَ  
التَّعْيِينُ الْعَامِّيُّ الْإِجْمَالِيُّ لَا يَخَالِفُ مَا ذَكَرْنَا، لِأَنَّهُ لَيْسَ الْمُرَادُ بِهِ أَنَّ حَقِيقَةَ  
الْوَاجِبِ هِيَ الْعِلْمُ فَقَطْ، ثُمَّ تَنَزَّلَ وَصَارَ صِفَاتٍ أُخْرَى، فَإِنَّهُ فِي تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ



كَمَا هُوَ عَيْنُ الْعِلْمِ كَذَلِكَ هُوَ عَيْنُ الْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهِمَا، وَأَنَّهُ فِي نَفْسِهِ  
 وَرَاءَ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ ثُمَّ تَنْزَلُ وَصَاحِ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ، بَلْ إِنَّهُمْ عَبْرُ وَاعْنُ تِلْكَ  
 الْحَقِيقَةِ الْجَامِعَةِ إِنْجَامًا لِجَمِيعِ الصِّفَاتِ بِحَقِيقَةِ الْعِلْمِ، لِأَنَّ الصِّفَاتِ لَهَا كَانَتْ فِي  
 تِلْكَ الْمُرْتَبَةِ ثُبُوتًا وَإِنْ كَانَ إِنْدِرَاجِيًّا وَإِنْدِرَاجِيًّا وَثُبُوتُ التَّعَدُّ دَلِيلٌ إِلَّا  
 فِي الْعِلْمِ، وَالْعِلْمُ أَيْضًا عَيْنُ الْعَالِمِ وَعَيْنُ الْمَعْلُومِ عَلَى وَجْهِ الْإِحَاطَةِ، فَإِنَّ حَقِيقَةَ  
 الْعِلْمِ مِنْ حَيْثُ هِيَ عَيْنُ كُلِّ مَعْلُومٍ جازِ التَّعْبِيرِ عَنْهَا بِحَقِيقَةِ الْعِلْمِ. وَأَمَّا الصِّفَاتُ  
 الْآخَرُ فَإِنَّ الْقُدْرَةَ مِثْلًا مِمَّنْ حَيْثُ هِيَ لَيْسَ عَيْنُ الْقُدْرَةِ وَلَا عَيْنُ الْمَقْدُورِ، فَالْعِلْمُ  
 الَّذِي هُوَ التَّعْيِينُ الْأَوَّلُ غَيْرُ الْعِلْمِ الَّذِي وَقَعَ التَّانِزُ بِهِ ثَانِيًا فِي مُرْتَبَةِ التَّفْصِيلِ.  
 وَفِي هَذِهِ الْمُرْتَبَةِ تَعْيِنَاتٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا التَّعْيِينُ الْعِلْمِيُّ مِنْ حَيْثُ يُمَيِّزُ مِنَ التَّعْيِينِ  
 الْإِرَادِيِّ وَغَيْرِهَا. فَالْمَقْصُودُ مِنْ هَذَا التَّطْوِيلِ أَنْ تَسْتَوْعِبَ عَلَى أَحْقَرِ الْمُرِيدِينَ بِالتَّشْبِيهِ  
 عَلَى الصَّوَابِ وَالخَطَأِ فِي هَذِهِ الْمَسَائِلِ - الْمَسْئَلَةُ الثَّلَاثَةُ الْمُتَضَمِّنَةُ أَيْضًا الْمَسَائِلَ  
 كَثِيرَةً مُعَانِقَةً - مَا مَعْنَى اللَّطَائِفِ السَّبْعَةِ وَهِيَ التَّغَايُرُ بَيْنَهَا حَقِيقِيًّا أَوْ عِبَارِيًّا  
 وَهِيَ لِكُلِّ مِنْهَا ذِكْرٌ عَلَى حِدَةٍ أَوَّلًا - وَالتَّفْصِيلُ فِي هَذَا الْمَقَامِ يَرْجَى مِنْ عِنَايَتِكُمْ -  
 وَهِيَ يَعْزُضُ عَلَى الْكُلِّ الْفَنَاءُ وَالْبَقَاءُ أَوَّلًا، وَمَا حَقِيقَةُ فَنَاءِ كُلِّ مِنْهَا وَهِيَ الْفَنَاءُ  
 وَالْبَقَاءُ يُوجِبُ اتِّصَافَ السَّالِكِ بِالصِّفَاتِ الْوُجُوبِيَّةِ أَوَّلًا، وَهِيَ الْوُصُولُ إِلَى حَقِيقَةِ  
 التَّوْحِيدِ الدَّقِيقِ الَّتِي هِيَ مَعْرِفَةُ أَنَّ الْحَقِيقَةَ الْوَاحِدَةَ تَمَثَّلَتْ وَظَهَرَتْ بِكُلِّ مَعْنَى  
 وَصُورَةٍ عِلْمِيًّا وَعَيْنًا عَلَى حَسَبِ اخْتِلَافِ الشُّيُونِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ الْمُسْتَكْتَبَةِ فِيهَا يُوجِبُ  
 قُوَّةَ التَّمَثُّلِ بِكُلِّ صُورَةٍ بِلِ الظُّهُورِ بِكُلِّ مَعْنَى، فَظَنَّ أَحْقَرُ الْمُرِيدِينَ أَنَّهُ يُوجِبُ،  
 فَإِنَّ السَّالِكَ إِذَا وَصَلَ إِلَى هَيْوَلَى الْكُلِّ وَأَصَلَ الْجَمِيعَ صَارَ هَيْوَلَى وَأَصَلَ الْجَمِيعَ الْكَائِنَاتِ  
 لَا يَمَعْنَى أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا فَصَارَ رَبًّا بَلْ هُوَ عَبْدٌ الْآنَ كَمَا كَانَ لِكُنْهَ تَخَلَّصَ عَنْ سِجْنِ  
 التَّوْحِيدِ الْبَاطِلِ الْحَاكِمِ بِأَنَّ الْعَبْدَ وَالرَّبَّ حَقِيقَتَانِ مُخْتَلِفَتَانِ وَلَيْسَ هُنَا الْأَحَقِيقَةُ  
 وَاحِدَةٌ هِيَ رَبٌّ بِإِعْتِبَارِ الصِّفَاتِ الْفِعْلِيَّةِ وَعَبْدٌ بِإِعْتِبَارِ الصِّفَاتِ الْإِنْفِعَالِيَّةِ بَلْ  
 مَعْنَى أَمْرٍ لَا يَخْفَى عَلَى مُلَازِمِيكُمْ، فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يُظْهَرَ بِصِفَاتِهِ الْأَصْلِيَّةِ لِأَسِيْمَا

صِفَةُ الْخَلْقِ وَالْتِمَثُلِ - وَلَمَّا كَانَ حَقِيقَةُ الْخَلْقِ هِيَ التَّمَثُلُ فَأَذَا وَصَلَ أَعْرَفُ  
 الْعَارِفِ إِلَى حَقِيقَةِ الْفَنَاءِ وَانْكَشَفَ عَلَيْهِ سِرُّ الْوَحْدَةِ حَصَلَ لَهُ قُوَّةُ الْخَلْقِ فَيَخْلُقُ  
 مَا يَشَاءُ، وَلَيْسَ هَذَا الْخَلْقُ إِلَّا بِإِثْنِهِ يَظْهَرُ بِأَيِّ صُورَةٍ شَاءَ - فَمِنْ أَمَارَاتِ الْوَأَصْلِ إِلَى  
 حَقِيقَةِ التَّوْحِيدِ الذَّاتِي التَّمَثُلِ وَالظُّهُورِ بِأَيِّ صُورَةٍ وَمَعْنَى شَاءَ - فَالْعَارِفُ  
 بِحَقِيقَةِ الْأَمْرِ وَجَدَ أَنَّ أَتَهُ يُمَكِّنُ لَهُ أَنْ يُصَيِّرَ رِضًا أَوْ مَاءً أَوْ هَوَاءً أَوْ نَارًا وَيَصَيِّرُ عَلَى  
 صُورَةِ إِنْسَانٍ أُخْرًا أَوْ حَيَوَانًا مِنْ الْحَيَوَانَاتِ الْعُجْمَاءِ وَنَبَاتًا مِنْ النَّبَاتَاتِ أَوْ جَمَادًا مِنْ  
 الْجَمَادَاتِ وَيُمَكِّنُ لَهُ أَنْ يَتَصَوَّرَ فِي أَنْوَاجٍ بِصُورٍ كَثِيرَةٍ، بَلْ يُمَكِّنُ لَهُ أَنْ يُصَيِّرَ  
 مَلَكًا أَوْ فَلَكَ أَوْ كَوَكَبًا أَوْ مَعْنَى مِنَ الْمَعَانِي الْقَائِمَةِ بِالْغَيْرِ - وَهَذَا الْمَقَامُ بِكَمَالِهِ  
 مُخْصُوصٌ بِالْقُطْبِ الْمُحَمَّدِيِّ الَّذِي تَحَقَّقَ بِقُطْبِيَّةِ مَقَامِ التَّوْحِيدِ الْأَعْلَى - وَلَمَّا  
 كَانَ لِقُوَّةِ التَّمَثُلِ اخْتِصَاصٌ بِمَقَامِ التَّوْحِيدِ ذَكَرَهُ أَحَقَرُ الْبُرِيدِينَ عَلَى ضَرْبٍ مِنَ  
 التَّفْصِيلِ - وَإِلَّا فَالْعَارِفُ مُتَّصِفٌ بِجَمِيعِ الصِّفَاتِ الْوُجُوبِيَّةِ سِوَى الْوُجُوبِ وَالْجُودِ  
 الْقَدَمِ - وَالْغَرَضُ مِنْ هَذَا الْبَيَانِ اسْتِكْشَافُ حَقِيقَةِ الْأَمْرِ وَاسْتِعْلَامُ أَنَّ هَذَا  
 الظَّنَّ يُطَابِقُ حَقِيقَةَ الْأَمْرِ أَوَّلًا، وَهَلْ مِنْ وَصَلَ إِلَى مَقَامِ قُطْبِيَّةِ الْإِرْشَادِ يَلْزِمُ صُحْبَةَ  
 رِجَالِ الْغَيْبِ بِأَصْنَافِهِمْ وَصُحْبَةَ قُطْبِيَّتِهِمُ الْمَعْرُوفِ بِالْمَدَارِ وَالْخِضِرِ الْمِيدَلِ  
 وَالْوُقُوفَ عَلَى أَحْوَالِهِمْ تَفْصِيلًا أَوَّلًا، وَهَلْ يَلْزِمُهُ الدُّخُولُ فِي طَبَقَاتِ الْأَفْلَاقِ  
 انْقِيَادًا أَوَّلًا، وَهَلْ يَلْزِمُهُ الْإِطْلَاعُ عَلَى الرَّوحَانِيَّاتِ السِّفَلِيَّةِ وَالْعُلُويَّةِ مِنَ الْجِنِّ  
 وَالْمَلَائِكِ وَتَسْخِيرِهِمْ أَوَّلًا - خَاتَمَهُ - كَسَاخِي بِيَارِ نَمُودٍ وَتَصِيدِيعِ اَزْهَدِ كَنْدَرَانِيْدِ لِيَكُنْ اَزْغَايْتِ  
 شَوْقِ بَايِسِ كَلِمَاتِ قَلَمِ دَرْ پُوسْتِ، تَمَا صُورَتِ اِمْكَانِ دَاشْتِ بَا شَنْدِ اِسْ مَحْرُومِ رَا بَحْوَابِ بِرَسَلَةِ مَشْرِفِ  
 سَا زَنْدِ - دِرِ اِسْ فِصُولِ پُوسْتِ نِگْرَانِ مِ بَاشَدِ اِچْ خِيْرَ بَشَنْدِ كِه مَسْتَنْدِ كِشْفِ بُو دِيَا بَرِيَانِ دَاشْتِ بَاشَدِ  
 كِه دِيْگِرِ كُنْجَا شِشْ سَخْنِ نَمَانْدِ، بِخِصُوصِ كِه اَزْ حَضْرَتِ قَبْلِهْ كَا هِي مَسْمُوعِ بَاشَدِ چُنَا نِچِهْ دِرِ اَوَّلِ عَرِيضَهْ نَبِرِ بَعْضِ  
 اِقْدَاسِ رَسَانْدِهْ - وَآ نِچِهْ دِرِ بَابِ تَعْيِينِ وَجُودِي نُو شْتَهْ شَدِهْ اسْتِ اَنْ رَا صِلَاحِ فَرَا بِيَنْدِ وَتَفْصِيلِ وَ  
 تَحْقِيقِ اَنْ پَرُو اَزَنْدِ، بَلْ كِه اَزْ وَقْتِ مَسَاعِدَتِ نَمَايِدِ دِرِ عِيْنِيَّتِ دِرِ يَادِ قِي صِفَاتِ وَجُوبِيَّةِ نِيْزِ اَنْچِهْ  
 بِمَقْتَضَا وَقْتِ دَسْتِ دِهْمِ قَوْمِ سَا زَنْدِ، بَلْ كِه دِرِ مَسَائِرِ وَحَدِثِ وَجُودِ كِه بَغَايْتِ ذَمِيْقِ اسْتِ نِيْزِ

برچہ از نفی و اثبات یا توقف بر حسب وقت بخاطر شریف برسد تحریر نمایند۔ و اعلام نمایند کہ در صدور  
 کثرت از وحدت دیگر طریق چیست۔ در ازل الازل کہ کان الله ولم یکن معہ شیء ازل خبر  
 میدہد از عالم نام و نشانی نہ بود و صور علمیہ عالم بود بلاریب آل صور از کجا آمدہ بود، و مبدیہ صورت  
 و محل انتزاع او کدام، علم بجهول مطلق کہ بہ هیچ وجه اورا ثبوت نبود، نہ اصلی نہ اندراجی چون تعلق گیرد۔  
 بل حکمت رسمیه گویند کہ اجسام را ہیولی باید کہ حامل امکان بود در مجردات چون احتیاج بہ ہیولے  
 نبود ذوق سلیم و اشراق باطن حاکم است، بلکہ ہر ممکن را ہیولی باید کہ حامل امکان او بود و آں ہیولے  
 حقیقت احدیت امکانیہ است کہ قوسے ست از دائرہ وحدت، و ایں قوس ہماں دائرہ است کہ از  
 مرتبہ باین مرتبہ رسیدہ است و فی نیز من حیث الذات دائرہ است پس ثابت شد کہ یک  
 حقیقت است کہ از جہت واجب است و از جہت دیگر حامل امکان است و ظہور آں حقیقت تریں  
 جہت موجب تعدد وہی است و صورت دیگر از برای ظہور کثرت متعقل نمی شود۔ و حکماء گفتہ اند کہ  
 معدوم موجود نشود و موجود معدوم مگر در و دیریں دو مقدمہ دعویٰ بداہت کنند و الحق کہ ایں دو مقدمہ  
 بے هیچ التباس و اشتباہے روشن میگردد۔

فصل آنچه در بالا نوشتہ کہ در جواب مسائل آنچه بکشف و برہان ثابت شود بنویسند بران تقدیر  
 است کہ اخبار صحیحہ دران ثابت نہ باشد، و اگر خبری صحیح کہ اعتماد را می شاں باشد چیزے ثابت  
 شود آں را تحریر نمایند کہ آں نیز حکم برہان دارد۔ و لیکن چون میدانست کہ در اکثرے از مسائل سابقہ  
 چیزے یافتہ نمی شود از اخبار و نصوص کہ قاطع باشد قلم بران وجہ جاری گشت۔ ہنوز مسائل بسیار  
 است کہ تحقیق انہام ہون بالتفات اصحاب علم و معرفت است بوقت دیگر بعض مے رساند۔  
 بالفعل برہیں قدر اختصار نمود کہ با وجود آنکہ از آنچه باید رسید و استکشاف نمود اند کہ بر منصہ ظہور آمدہ  
 بطویل انجامیدہ است و باعث ملال گشتہ، ازین بدعاہ خیر اختتام مے نماید۔ حق سبحانہ  
 بجمال عنایتے کہ بر بندگان خود دارد ظلال عالیہ حضرات صاحبزادگان بر مفارق مخلصان و مریاں  
 مدو در و پجڑمۃ النبی ذالہ الایجاد۔ وَالْقَلَامُ

مکتوب سیم۔ بنام حضرت خواجہ عبد اللہ معروف بخواجه خورد۔ در جواب  
 اسولہ کہ خواجہ خورد حل آں خواستہ بود۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَوَّرَ قُلُوبَ الْعَارِفِينَ بِلُؤَامِجِ الْمَشَاهِدَاتِ  
 وَزَيَّنَ صُدُورَهُمْ بِلُؤَامِجِ الْمُكَاشَفَاتِ، ثُمَّ عَرَّجَ بِهِمْ مَدَارِجَ قُرْبِهِ فَخَصَّ مِنْ شَاءَ  
 بِصِرْفِ الْإِيْقَانِ، وَاجْتَبَى أَخْلَصَ عِبَادِهِ بِكَرَامَتِهِ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ بِالْعِنَايَةِ وَالْإِحْسَانِ،  
 فَخَلَّصُوا عَنْ مَضَائِقِ الْفَيُودِ مَا مَجَّزَى حَضْرَةَ الْإِطْلَاقِ، وَمَرُّوا كِرَامَاتِ مَجَّزَى الْإِيْلِهِمْ فِي  
 صَرَائِيِ الْأَنْفُسِ وَالْأَفَاقِ، فَأَيَّدُوا إِيَّايَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا  
 وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنْ صَلَوَتِي وَنُسْرَتِي وَفَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لِأَشْرِيكَ  
 لَهُ طُوبَى بِذَلِكَ أَهْرُتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ أَرْسَلَهُ رَحْمَةً  
 لِلْعَالَمِينَ شَفِيعًا لِلْمُذْنِبِينَ الْمِرَاتِ الْأَتَمِّ الَّذِي ظَهَرَ فِيهَا الذَّاتُ بِجَمِيعِ الشُّيُونِ وَ  
 الصِّفَاتِ جَمْعًا لِلْحَقَائِقِ الْكُونِيَّةِ وَالْإِلَهِيَّةِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ هُمْ خُلَّصُ  
 عِبَادِ اللَّهِ وَخُصَّصُوا أَوْلِيَائِهِمْ وَسَادَةَ خَلْقِهِ وَزُبْدَةَ أَصْفِيَائِهِ - أَمَّا بَعْدُ فَرَأَى خَاسِرًا  
 بِي عَتَبًا مُحَمَّدٌ سَعِيدٌ بِصِدْقِ عَجْزٍ وَانْكَسَارِ مَعْرُوضٍ صَاحِبِ زَادِهِ بِرَجَادِهِ أَدَامَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بَرَكَاتِهِ  
 عَلَى رُؤُوسِ الظَّالِمِينَ وَالْمُرِيدِينَ، مِمَّنْ كَرِهَتْ مَدَّتْ سِتْرَ كِتَابِ عِنَايَتِ نَامَةِ نَامِي إِزَانَ حَضْرَتِ  
 بَابِ احْتِقَارِ سَعِيدِهِ بُوْدٍ، چوں مشتمل بر اسولہ غامضہ و دقائق معضلہ بود از مطالعہ آن خطا فرمایم گرفت  
 ہر چند می خواست کہ باندا زہ فہم قاصر خود در جواب سطرے چند تحریر نماید، اما چون نظر بر قلت  
 بضاعت و بے مباسبتی بآں مطالب علیا میکرد دست ارادہ از آن تمنا کوتاہ می ساخت - و  
 چون بے حاصلان عمر ضائع کردہ را بہ از شیون حرمان و ماتم، بجران خود داشتن چیزے نیست ہموارہ  
 وقت را بگریہ جانگاہ ایں شیون مصروف میداشت و خوش نمی آمد کہ یک لحظہ از ایں الم فارغ باشد  
 و از ایں حرمان غافل - کتاں خسیس را کہ بخیث ذاتی و دناءت جہلی متسم است و فقر و نیستی و روسیای ہی  
 دائمی با کمال عجز و نامرادی لازمہ وقت او، در حضرت جلال غنی علی الاطلاق کہ بکمال تقدس و اقتدار  
 موصوف است جز آنکہ خود را پروانہ وارد در حریم محترم کبریائی او بسوزد و خاکستر خود را بسا ددہد و نام و  
 نشان کہ جز ننگ و عار نیست بگذارد دیگر چه کار کند کہ نام معرفت در آن حضرت معلی جز لاف و  
 حرف وصل از آن سلطان اعلیٰ جز کزاف نیست، اما چون مکرر مبالغہ از آن عالی حضرت رفت ایں  
 مسکین آوارہ را از خاک مذلت برداشتمہ قابل ایں جرئت ساخت، ناچار اطاعتہ لله ورسولہ

وَأُولَى الْأَكْمَرِ فَقَرَّةٌ چندان مربوط در چیز تحریر آورده متابع کا سید خود را در بازار صفایان دقایق میں عرض کرد  
 ما بر عیوب مکتوب مکتوب اطلاع یابد۔ اکثر اسولہ کہ در ضمن مسئلہ اول مندرج است از مسائل علم عامی است کہ  
 اختلاف متکلمین و حکماء در آن معروف است و ادلہ جانبین مشہور و اکثر معلول و ناتمام کہ تفصیل  
 آن جز تطویل نیست۔ چون اغراض شرعیہ بہ تنقیح آن مربوط نیست اکثر عرفاء و علماء صرف ہمت  
 را در تہذیب آن جز اشتغال بما لایعنی نہ شمرده اند بلکہ فقہاء کبار مبالغہ در منع آن فرمودہ اند کما لا  
 یخفی علی المتتبع۔ بدیہی است کہ شرف علم بشرافت معلوم است و شرافت معلوم بحسب  
 ذات است یا باندازہ کمالاتی کہ منتسب بذات است۔ شک نیست کہ ممکن ازین ہر  
 دو خالی است زیرا کہ ذات او عدم است منشاء ہر نقص و شہارت و کمالاتی کہ بدان انتساب  
 دارد جز استفادہ و مستعار نہ فقر دائمی نصیب وقت اوست و فاقہ ابدی نقد حالش۔ ازین پیش  
 نیست برائے تفکر در کمالات واجبہ و جز این مرصقات الہی را نہ۔ باکات و اماندن و وسائط  
 در آویختن از انصاف دور است، حکیم علی الاطلاق فرمودہ و یتفکرون فی خلق السموات  
 و الارض و تفکروا یتفکرون فی السموات، زیرا کہ در ممکن دو وجہ است

۱۔ وجہ ذاتی او کہ فقر و نیستی لازمہ اوست و توجہ بآن احکام و آثار موبہومہ آن توجہ بہ لاشئ  
 محض است و عدم صرف۔ خداوند بصیرت صادقہ ہرگز بہ تمجیلات کہ باز سچہ اطفال است گول  
 نخواہد شد و گوشہ چشم را بجا ریت بدل نخواہد داد۔

۲۔ وجہی است کہ بواجب دارد و انتساب بہ است بحضرت وجود کہ لاشئ محض است و عدم  
 صرف، بآن وجہ برپاست و بدان انتساب شئ است، تفکر در احکام آن وجہ نمودن و تعمق در  
 دقایق آن کردن کار اسخاں است۔ ہر چند در عرصہ وجود نمودن حضرت موجود و شیون منترہہ او  
 نیست و متعلق ہر علم و مشار بہہ اشارت و متعقل در ہر لباس و کیفیت جز کمالات حقیقیہ و  
 شیونات ذاتیہ نیست ہر کہ بہر وجہ از وجہ در آویزد و بہر وجہ رو آرد با و تعالیٰ رو آورده است، زیرا کہ  
 آنچه عدم محض و لاشئ صرف است شایان، ہیچ کدام از ان نیست، اما تفاوت اقدام خیال را  
 جائی گاہ ہست و مراتب ہم را درجات مختلف، اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْاٰمِرِ۔

تنبیہ۔ آنچه مکشوف اہل ذوق است آن است کہ وجود و مایہ تبعہ من الخواص خاصہ

حضرت واجب است ممکن را موجود گفتن جز بر سبیل تشبیه و تنظیر نیست، کمال اقتداری در علی الاطلاق است که نیست راهست کرده است و لاشعری را محکوم احکام صادقہ ساختہ۔ پس در نظر دو بیناں عالم فی ذاتہ جز عدم صرف نخواهد بود و این کارخانہ ابدی بیش نہ پس جوہریت و عرضیت و ترکیب و بساطت و غیرہا من الاحکام را حقیقتہ چہ گنجائے کہ وجود متائل را خواہاں است و امثال تعبیر است در تقریر، عالم جز وجود ظلی نیست کہ هیچ عاقل را در آن ازین شقوق محتمل نیست و بر سبیل تنزل و عرضیت آن قائل شدن اولے است کہ عکوس اسماء الہیہ را کہ در مرایا عدم منعکس است بہ ازاں عبارتے نیست۔ تمام عالم را کہ تصفیح نموده مے آید بوجے از جوہریت و قیام بذاتہ در آن نمی ماند و بہرہ از ذات نہ۔ از کجا دانش بود کہ فی ذاتہ لاشعری است، و آنچه نموده در آن یافته عکوس اسماء الہی است، فَاِنَّ التَّرْكِيْبُ وَالْبَسَاطَةَ وَاِنَّ الْهَيْوَلِيَّ وَالصُّوْرَةَ وَاِنَّ الْمِقْدَارَ الْجَوْهَرِيَّ وَالْعَرْضِيَّ۔ دیگر چوں مدارا دیان حقہ بر خرق و التیام سموات است چہ احتیاج کہ این حقیر در آن باب قلم کشاید۔ و آنکہ تشکیک فلاسفہ در استحالة آن نموده اند بر تقدیر جریان آن در غیر محد و بغایت معلول و ناتمام است کہ مداراں بر امتناع حرکت مستقیمہ است در محد و کہ غیر مسلم است و دلیل آن بس فاسد۔ باین چنین محیلات باطلہ ابطال طور نبوت کہ مرکز دائرہ حق الیقین است نمی توان کرد۔ اَعَاذَنَا اللهُ سُبْحَانَهُ مِنْ خُرَافَاتِ الْفَلَاسِفَةِ خَذَلَهُمُ اللهُ سُبْحَانَهُ۔ و آنچه استفسار رفته در عالم مثال از قسم حیات و سایر صفات نفسانیہ بہت یانہ و تکلیف و لوازم آن کائن است، آنچه از حضرت قطب الاقطاب قَدْ سَأَلْنَا اللهُ سُبْحَانَهُ بِسِرِّهِ استفادہ یافته آن است کہ ہمہ آنها ثابت است۔ و در اوائل شمرہ از عالم مثال باین احقر نموده بودند و از مرآتیت آن ہوید کرده، عالمے است یا پنچناں و سعت کہ این عالم پیش او، هیچ نیست، و در خلقت اجناس مختلفہ مناسب این عالم شہرہاء طویل و عرض و منبسط بنظری در آمدند و مساکن مثل آن و قلب مسکان و تعیش مشایخ این جہاں۔ دیگر آنچه از ظواہر نصوص مستفاد است جسمیت عرش و کرسی است، بے معارض صحیح عدول از آن معنی ندارد و خاصہ کہ موافق کشف اہل معرفت باشد لیکن در تفرقہ میان عرش و کرسی و اتحاد ہر دو اختلاف معروف است و ظاہر تغایر است وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ اَعْلَمُ۔ و آنچه مقرر اہل سنت است شَكَرَ اللهُ سَعْيَهُمْ اَنْ اَسْتَكْفِرَ لِيَوْمِ يَوْمِ يَكْفُرُ عَلَيْهِ تَعَالَى زَمَانٌ، وَهُوَ الْمُؤَيَّدُ بِالْكَشْفِ

جزء ہندو

الصَّوْحُحِ وَالذَّلَالَةِ الْحَقِّقَةِ - وآنچه بعض از صوفیه زمان لطیف اثبات در آن حضرت نموده اند و تشبیه  
 بعضی شواهد کرده در رساله زمانیه و مکانیه بنظر شریف در آمده باشد - و چون با جماع اهل ملت حدوث  
 عالم ثابت شده و هو الحق الثابت الذی لا یحوّم حوله شبهة تردید در حدوث و قدم زمان  
 معنی ندارد و سخن مخالفان دین لعنهم الله سبحانه شبه آور درین قسم مطالب حقه نمی شود - و  
 صور جنائی و جحیمی همه در عالم شهادت موجود است ، شهادت آن نسبت به تقرر این عالم قوی  
 است - درین باب شبه نمودن از قوانین شریعت غراء دور است - و آنچه در باب تجرد نفوس  
 استفسار رفته است چون بقیین چیزی نه پیوسته جبروت نمیتوان کرده ، و متبادر از عبارات حضرت  
 قطب الاقطاب قدس سره که همین تجرد است - و فقیر درین باب از عالی حضرت استفسار نموده  
 بود که تجرد اشعار فرمودند و گفتند نه بطریقی که حکمای بیان نموده اند ، باز گنجایش تفصیل نه شد ، و چون بر  
 مخیل خود اعتماد ندارد و بنا بر این اختصار بر همین قدر اکتفا - و نیز استفسار نموده بودند هل هی قدیمه واحداً  
 قُلْتُ حَادِثَةٌ یُحْدُوثُ یَسْبِقُهَا عَدَمٌ بِلَا شُبُهَةَ وَلَا مَرِیَّةٍ ، وَأَنْكَارٌ كَادَ أَنْ یَكُونَ كَفَرًا ،  
 أَعَادَنَا اللهُ سُبْحَانَهُ عَنِ الشَّكِّ فِي أَوْلِیَاتِ الدِّینِ وَمُعَارَضَةِ الْوَهْمِ بِصِرْفِ الْیَقِینِ -  
 ظاهراً است که استفسار آن حضرت برائے دفع شبهة مخالفان خواهد بود ، والا مقتضیان النوار هدیة شما  
 بمراحل آریں ظلمات دور اند و در حفظ عنایت محفوظ و مسرور - و چون مؤثر جز یک ذات احد جل  
 سلطانة نیست و عقول و نفوس با مدبر است خود جز محکوم و مجبور نه ، و تلبیس آنها با بدان از اجرام جز  
 به حکم الهی جل شانة نه ، و جبری عادت به تعلل بغرض و غایت و به قضیة ایجاب نیست ،  
 امکان دارد که مجردات علی تقدیر ثبوتها وراء عقول و نفوس دیگر هم باشند و مدبر بدن  
 انسان مدبر جرم فلک شوند ، علی تقدیر شرف کون اجرام الفلکیة ذوات عقول و  
 نفوس علی ما زعمت الفلاسفة مع بیان تمام دلایلیها و علی تقدیر ثبوتها ایضاً ،  
 إِذِ الصَّانِعُ تَعَالَى قَادِرٌ عَلَى إِعْطَاءِ الْحَيَاتِ لِلْجَمَادَاتِ كَطُورِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الرَّحْمَ  
 وَنَظَرِ أُولَى الْإِبْصَارِ ، سَجَّ ذَرَّةً مِنْ ذَرَاتِ كَأَنَّاتِ أَنْطَلَالِ كَمَا لَا تَخَالِي نِيسْتِ وَبِمَقْتَضَاءِ الْكُلِّ  
 فِي الْكُلِّ بِهَمَّةٍ مَتَضَمِّنِ حَيَاتٍ وَمَا یُبْقِيهَا است ، وَالتَّفَاوُتُ فِيهَا مِنْ حَيْثُ التَّفَاوُتُ فِي  
 الظُّهُورِ مِنْ حَيْثُ اخْتِلَافِ أَحْكَامِ الْمِرَاتِ ، بَقْدَرِ أَمِينَةٍ حَسَنٍ تَوْمِي نَمَائِدُ رُوهُ ، وَطَلَقَ

اسم الجماد باعتبار الظاهر وقلة ظهور آثار الحياة فيه كما نطقت بذلك  
نصوص الكتاب المجيد وظواهر الأخبار الصحيحة - قوله سلمه الله وهـ  
ثبت ان عند هم الوجود زائد على الواجب تعالى او عينه وعلى الاول فكيف  
التخلص عن البراهين القطعية التي تدل على عينيته الخ، قلت وبالله العظمة  
والتوفيق، ان التحقيق الذي عليه امامنا وقبلتنا ان ذات الواجب يتفرع عليه  
ما يتفرع على صفة الوجود، فهو موجود بذاته لا بوجود زائد اكان او عين افلا  
بحال لصفة الوجود في تلك الحضرة المقدسة المعرأة عن جميع النسب والاعتبارات  
المطلقة عن قيد التعريرية والاطلاقات ولا معنى للترديد فكيف يكون حقيقة  
المتعالية الوجود وهي مجهولة فظاهر على ما تقر عند هم وهذا يقتضي العلم  
بكنهه - لان نقول الوجود اما كنه حقيقته تعالى اولا، فان كان الاول فهو  
المدعى - وان كان الثاني فصدق الوجود اما صدق ذاتي او عرضي، وعلى الاول  
اما ان يكون جزئي حقيقته ولا سبيل الى الاول لاستحالة التركيب في ذات البسيط  
ولا الى الثاني لما اتته عين مدعى الخصم، فتعين انه صدق عرضي كالصالح  
على الانسان وهو ايضا باطل لما اتته يستلزم كون حقيقته غير الوجود اذ هو يقضى  
تصور الماهية خالية عن الوجود وهو خلاف مقررهم - وايضا يحتاج في العروض  
الى العلة وهي اما الذات او غيرها - فثبت ان حقيقة الواجب تعالى وراء الوجود  
كما ان حقيقة الواجب وراء الحياة والعلم، فكما ان اتصافه تعالى انما يعتبر في  
مراتب الترات كذا الوجود انما يعتبر الاتصاف به في مرتبة التعيين، وهو من  
حيث هو معدى عن جميع الاعتبارات التي من جملتها صفة الوجود ومن حيث  
اطلاقه ليس بموجود ولا اموجود لا بمعنى انه مسلوب عن الوجود والعدم حتى  
يلزم ارتفاع التقيضين فان السلب ايضا من الاعتبارات - يعين على ذلك ما ذكر  
بعض الافاضل في شرح المواقب بعد ما حقق مرامه وتعلق ما ذكره مشير المن  
تعلق الماهية معرأة عن الوجود والعدم، اى لا يلاحظها معالا على وجه العينية



ولا على وجه الجزئية والعروض - ثم قال واعلم ان الجواب المذكور يختص بالممكنات  
 ولا يقال في الواجب ان ماهيته من حيث هي هي لا موجودة ولا معدومة - كما نقل  
 عن بعض الافاضل وضعفه لا يخفى على المتأمل - انتهى - واما افادة بعض المحققين  
 في حواشي التجريد حيث قال ان قلت الجسم في الخارج ابيض فكيف يكون في  
 الخارج لا ابيض ولا لا ابيض - قلت هو في الخارج ابيض بعد تحقق البياض فيه  
 وكنهه في مرتبة وجوده السابق على البياض لا ابيض ولا لا ابيض، وليس ذلك  
 ارتفاع النقيضين المستحيل لان المستحيل ارتفاعها بحسب نفس الامر مطلقا  
 لا بحسب مرتبة من المراتب فان الامور التي ليس بينها علاقة التقدم والتأخر  
 والعيه ليس لبعضها في مرتبة الأخرى وجود ولا عدم - وفيه المقام ان حقيقة  
 الاطلاق عن العارض انما يشب في مرتبة سابقة على مرتبة اوصافها بالادوصاف  
 الخارجية - فعند كمال اهل الذوق كما ان مرتبة ذات الواجب تعالى سابقة  
 على مرتبة اوصافها بالعوارض الخارجية كذلك سابقة على مرتبة اوصافها  
 بالوجود - واليه اشار الشيخ المحقق علاؤ الدولة السمناني حيث قال فوق عالم  
 الوجود عالم الملك الودود - فالواجب تعالى على هذا بذاته مستغن عن صفة  
 الوجود ولا يحتاج الى الاوصاف بها، بل كل ما يتفرع على تلك الصفة فهو  
 متفرع على ذاته وكذا كل ما يتفرع على سائر الصفات فذاته كافية فيه  
 فهو مبدء الوجود وما يتبعه وانما صار جميلا وكذا سائر الصفات لان تسايها الى  
 حضرت المقدسة، وهو الجميل بذاته وما سواه انما احسن به - ثم ان اول  
 حكمه ان يزرع واول تعين باعتبار هو الوجود لكونه اصلا للصفات لولاها لما يعقل  
 حتى ثم الحياة ثم العلم - فالواجب مع غنايه واستكماله بذاته في المراتب  
 المنزلة متصف بتلك الصفات وهي زائدة عليه ولا يلزم استكمالها بالغير  
 والاحتياج اليه لما تقدم من كماله بذاته - وصورة الاحتياج في عارض  
 حمول الى ما هو صفة له محتاجة اليه لا يقدح في كماله - قال بعض المحققين

فِي حَوَائِثِي شَرَحَ التَّجْرِيدَ لِأَيْسْتَلِزِمِ اسْتِغْنَاءِهَا فِي كَوْنِهَا وَجُودَ اسْتِغْنَاءِهَا عَنْ  
 أَمْرٍ يَعْرِضُهَا - فَإِنْ قُلْتَ مَا قَدَّرْتَ فِي بَيَانِ مَذْهَبِ شَيْخِنَا وَإِمَامِنَا هُوَ بَعْضُ  
 تَحْقِيقِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْحُكَمَاءُ، فَإِنَّ مُرَادَهُمْ لَيْسَ أَنَّ الوجودَ شَيْءٌ هُوَ مَبْدَأٌ لِلْأَثَارِ  
 الْخَارِجِيَّةِ وَهُوَ اتِّحَادٌ مَعَ ذَلِكَ بِالْبَارِي تَعَالَى وَاخْتَلَفَ مَعَ مَا هِيَاتِ الْمُمَكِّنَاتِ،  
 فَإِنَّهُ سَفْسُطَةٌ لِأَنَّ الْمُغَيَّرِينَ لَا يَتَّحِدَانِ - يَظْهَرُ ذَلِكَ بِمَا قَالُوا فِي تَحْقِيقِ أَنْ تَعْرُضَ  
 الْحَرَارَةُ قَائِمًا بِذَاتِهَا فَيُظْهِرُ عَنْهَا الْأَثَارَ الْمَطْلُوبَةَ مِنْهَا فَيَكُونُ حَرَارَةٌ وَحَارًّا، وَإِذَا  
 لَا يَعْنى بِالْحَرَارَةِ إِلَّا الذَّاتُ الَّتِي تَصَدَّرُ عَنْهَا تِلْكَ الْأَثَارُ، بِخِلَافِ الْحَرَارَةِ الْقَائِمَةِ  
 بِغَيْرِهَا فَإِنَّ وُجُودَهَا إِتْمَانًا هُوَ لِغَيْرِهَا فَيَكُونُ نَاعِتًا لَهُ فَيَصِيرُ الْغَيْرُ حَارًّا - وَكَذَا  
 لَوْ قَرَضْنَا الضَّوْءَ قَائِمًا بِذَاتِهِ كَانَ الضَّوْءُ لِنَفْسِهِ لِغَيْرِهِ فَيَكُونُ ضَوْءٌ وَمُضِيًّا  
 لِالضَّوْءِ يَعْرِضُهُ، بِخِلَافِ الضَّوْءِ الْقَائِمِ لِغَيْرِهِ فَإِنَّهُ مَوْجُودٌ لِغَيْرِهِ وَيَكُونُ الْغَيْرُ  
 مُضِيًّا بِهِ - قُلْتَ لِمَنْ نَاقَشْتَهُ لِنَامِعِهِمْ فِي أَنَّ الْمُمَكِّنَاتِ كَوْنُهَا فِي الْأَعْيَانِ وَتَرْتِبُ  
 الْأَثَارِ الْخَارِجِيَّةِ عَلَيْهَا إِتْمَانًا هُوَ بِجِهَةِ اتِّصَافِهَا بِالوجودِ بِخِلَافِ ذَاتِ الْوَالِجِ تَعَالَى  
 فَإِنَّ ذَلِكَ لِذَاتِهِ لِأَجْلِ الْإِتِّصَافِ الْمَذْكُورِ لِاسْتِزْلَامِهِ الْحَالِ - فَلْيَكُنْ تَنَازُعُهُمْ  
 فِي أَنَّ مَبْدَأِيَّةَ أَثَارِ الْخَارِجِيَّةِ مُتَخَصِّرَةٌ فِي الوجودِ، فَفِي الْوَالِجِ مِنْ حَيْثُ كَوْنُهُ عَيْنُ  
 ذَاتِهِ وَفِي الْمُمْكِنِ مِنْ حَيْثُ الْعُرُوضِ فَالْإِتِّصَافُ فَذَاتُ الْوَالِجِ عِنْدَهُمْ وَجُودُهُمْ  
 وَأَنَّ لِلْمَطْلُوقِ أَفْرَادًا مُخْتَلِفَةً مِنْهَا ذَاتُ الْبَارِي تَعَالَى وَذَلِكَ الْفَرْدُ مَوْجُودٌ قَائِمًا بِذَاتِهِ  
 مَعْرُوضٌ لِأَعَارِضٍ وَسَائِرِ أَفْرَادِهِ عَوَارِضٌ لِمَاهِيَاتِ الْمُمَكِّنَاتِ - وَالذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ  
 مَا قَالَهُ ابْنُ سَيْنَا فِي الشِّقَاءِ كُلُّ مَالِهِ مَاهِيَّةٌ لِنَيْتِهِ فَهُوَ مَعْلُولٌ وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ  
 غَيْرُ الْوَالِجِ فَلَهَا مَاهِيَاتٌ تِلْكَ هِيَ الَّتِي بِنَفْسِهَا مُمْكِنُ الوجودِ وَإِتْمَانُ يَعْرِضُ لَهَا  
 وَجُودٌ مِنْ خَارِجٍ - فَالْأَوَّلُ مَاهِيَّةٌ لَهُ غَيْرُ الْإِنِّيَّةِ وَذَوَاتُ الْمَاهِيَاتِ يُفِيضُ مِنْهُ  
 عَلَيْهَا الوجودَ، فَهُوَ مُجَرَّدُ الوجودِ بِشَرْطِ سَلْبِ الْعَدَمِ وَسَائِرِ الْأَوْصَافِ مِنْهُ، ثُمَّ  
 سَائِرُ الْأَشْيَاءِ الَّتِي لَهَا مَاهِيَاتٌ فَإِنَّهَا مُمْكِنَةٌ تَوْجُدُ بِهِ - وَلَيْسَ مَعْنَى قَوْلِي أَنَّهُ  
 مُجَرَّدُ الوجودِ بِشَرْطِ سَلْبِ سَائِرِ الرُّوَاعِدِ عَنْهُ أَنَّهُ الوجودُ الْمَطْلُوقُ الْمَشْتَرِكُ فِيهِ،

كَانَ وَجُودًا هَذِهِ صِفَتُهُ فَإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ الْوُجُودَ بِشَرْطِ السَّلْبِ بَلِ الْوُجُودَ لَا  
 شَرْطَ الْإِجَابِ، أَعْنَى فِي الْأَوَّلِ أَنَّهُ الْوُجُودُ مَعَ شَرْطِ لَازِمِيَّةٍ وَهَذَا هُوَ الْوُجُودُ  
 لَا شَرْطَ الزِّيَادَةِ - وَقَالَ الطُّوسِي فِي شَرْحِ الْإِشَارَاتِ كُلُّ مَا لَمْ يَدْخُلْ لِلْوُجُودِ فِي  
 مَفْهُومِ ذَاتِهِ بِأَنْ يَكُونَ جُزْءًا مَاهِيَّةً أَوْ تَمَامًا مَاهِيَّةً فَالْوُجُودُ غَيْرُ مَقْوَمٍ لَهُ  
 بَلْ هُوَ عَارِضٌ لَهُ، وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْلُومًا لِذَاتِهِ عَلَى مَا بَانَ فِي قَوْلِنَا الْوُجُودَ لَا  
 يَكُونُ بِسَلْبِ الْمَاهِيَّةِ فَإِذَا كَانَ وَجُودُهُ مِنْ غَيْرِهِ - وَالْمَقْصِدُ أَنَّ الْوُجُودَ الَّذِي هُوَ  
 دَاخِلٌ فِي مَفْهُومِ ذَاتِهِ وَاجِبُ الْوُجُودِ تَعَالَى لَيْسَ الْوُجُودُ الْمَشْتَرِكُ الَّذِي لَا  
 يَجِدُ إِلَّا فِي الْعَقْلِ بَلِ الْوُجُودُ الْخَاصُّ الَّذِي هُوَ مَبْدَأٌ لِجَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ إِذْ  
 لَيْسَ لَهُ جُزْءٌ فَهُوَ نَفْسُ ذَاتِهِ وَهُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِمْ هِيَ انْبِيَّةٌ - قَالَ الْمُحَقِّقُ الدِّدَائِيُّ  
 يَلُوحُ مِنْ تَصَرُّحِهِمْ وَتَلْوِيحَاتِهِمْ أَنَّ حَقِيقَةَ الْوَاجِبِ عِنْدَهُمْ هُوَ الْوُجُودُ الْبَحْتُ  
 تَقَابُرُ بَدَايَةِ الْمَعْرِى فِي ذَاتِهِ عَنْ جَمِيعِ الشَّيْءِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ الْغَرِيبَةِ وَهُوَ إِذَا  
 مَوْجُودٌ بِذَاتِهِ فَتَشَخَّصُ بِذَاتِهِ، أَعْنَى بِذَلِكَ مُصَدِّقُ الْحَمْلِ فِي جَمِيعِ صِفَاتِهِ  
 هَوِيَّتُهُ الْبَسِيطُ - انْتَهَى - وَبِهَذَا يَظْهَرُ ضَعْفُ مَا ذَكَرَ بَعْضُ الْأَفَاضِلِ فِي حَوَاشِي  
 شَرْحِ الْمَوَاقِفِ مِنْ أَنَّ مُرَادَ الْفَلَسَفَةِ بِالْعَيْنِيَّةِ هُوَ الْمُرْتَبُّ عَلَى ذَاتِهِ الْمُقَدَّسَةِ  
 عَلَى تَرْتِبٍ عَلَى الْوُجُودِ لِأَكُونَهُ فَرْدًا مِنْ مُطْلَقِ الْوُجُودِ، فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى سَبِيلِ التَّشْبِيهِ  
 لَيْسَ بِمَرْضِيٍّ فَإِنَّهُ صُحِّحَ لِأَعْنُ تَرَاضِي الْخَصْمَيْنِ - وَلَا يَخْفَى عَلَى ذِي نَكْتَةٍ أَنَّ الْوَاجِبَ  
 تَعَالَى كَمَا هُوَ مَوْجُودٌ بِذَاتِهِ كَذَلِكَ هُوَ عَالِمٌ بِذَاتِهِ حَتَّى بِذَاتِهِ قَادِرٌ مُرِيدٌ بِذَاتِهِ -  
 فَتَمَّ الْقَوْلُ بِكَوْنِهِ فَرْدًا خَاصًّا مِنْ مُطْلَقِ الْوُجُودِ مَعَ اسْتِتْبَاعِهِ الْمَفَاسِدَ عَلَى مَا سَبَقَ  
 بِإِشَاءِ اللَّهِ تَعَالَى أَوَّلَى مِنْ كَوْنِهِ فَرْدًا خَاصًّا مِنْ مُطْلَقِ الْحَيَاةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ -  
 فَكَمَا يُقَالُ إِنَّهُ وَجُودٌ بِحَتِّ تَعَالَى يُقَالُ إِنَّهُ حَيَاةٌ بِحَتِّ إِرَادَةِ بَحْتٍ - وَلَيْسَ كَذَلِكَ  
 عِنْدَهُمْ لِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ تَحْقِيقِ مَذْهَبِهِمْ أَنَّهُ وَجُودٌ مَعَ سَلْبِ سَائِرِ الصِّفَاتِ عَنْهُ  
 فَالْفَرْقُ بَيْنَ الْوُجُودِ وَسَائِرِ الصِّفَاتِ مَعَ كَوْنِ مُصَدِّقِ الْحَمْلِ فِي جَمِيعِهَا هَوِيَّةٌ  
 بَسِيطَةٌ تَحْكُمُ - أَلَا تَرَى أَنَّ الْعِلْمَ الْحَضُورِيَّ عَيْنُ الْعَالَمِ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ أَنَّ حَقِيقَةَ

زِيدِ عِلْمَ حُضُورِيٍّ وَأَنَّ الْعِلْمَ مَقُولٌ بِالشَّكِّ بِكَ فَرُدُّمَنْهُ زِيدٌ مَثَلًا قَائِمٌ بِذَاتِهِ  
 مَعْرُوضٌ لِأَعَارِضٍ، وَفَرُدُّمَنْهُ عَارِضٌ وَهُوَ الْخُصُوصِيُّ الْقَائِمُ بِهِ - وَلَا يَلْزَمُ مِنَ الْإِتِّحَادِ  
 بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ أَنْ يَكُونَ حَقِيقَتَهُ هُوَ - وَكَرْمِنْ فَرَقٍ بَيْنَ الْإِتِّحَادَاتِ - فَاتِّحَادُ الشَّيْءِ  
 بِالذَّاتِ وَاتِّحَادُ بَيْنَ بِالْعَرَضِيِّ الَّذِي هُوَ لَا زَمَّ بَيْنَ وَعَرَضِيٌّ هُوَ لَا زَمَّ غَيْرَ بَيْنَ - فَاتِّحَادُ  
 الْإِنْسَانِ بِالْحَيَوَانِ النَّاطِقِ الَّذِي بِهِ هُوَ وَهُوَ وَاتِّحَادُ الضَّاحِكِ بِالْقُوَّةِ ثُمَّ بِالضَّاحِكِ  
 بِالْفِعْلِ - وَغَايَةُ مَا يُفْسِدُ اسْتِدْلَالَ كَمَا أَنَّ الْوُجُودَ الَّذِي بِهِ يُوجَدُ الْوَاجِبُ لَا يُمَكِّنُ  
 أَنْ يَكُونَ زَائِدًا عَلَيْهِ وَلَا يَلْزَمُ فِيهِ أَنْ يَكُونَ حَقِيقَةً الْوَاجِبِ الْوُجُودَ الْبَحْتِ - قَالَ  
 بَعْضُ الْفُضَلَاءِ فِي حِرَاشِي الْمَوَاقِفِ حِكَايَةً عَنْ بَعْضِ الْمُحَقِّقِينَ أَنَّ مُطْلَقَ الْوُجُودِ بَدِيهِيٌّ  
 التَّصَوُّورِ كَمَا اعْتَرَفُوا بِهِ وَأُورِدُ وَالتَّوَجُّيهِ وَجُوهًا فَلَا يَخْفَى مَفْهُومُهُ عَلَى عَاقِلٍ - وَ  
 كُلُّ مَنْ يُلَاحِظُ هَذَا الْمَفْهُومَ يَعْلَمُ بِدَاهَةِ أَتَاهُ لَا يَصْدُقُ عَلَى شَيْءٍ قَائِمٍ بِنَفْسِهِ بِأَنْ  
 يُجْمَلَ عَلَيْهِ مُوَاطَاةً أَوْ هُوَ التَّحَقُّقُ وَالْكَوْنُ - وَهَذَا يَقْتَضِي أَنْ يَكُونَ قَائِمًا بِشَيْءٍ وَلَا  
 يُعْقَلُ قِيَامُهُ بِنَفْسِهِ، فَكَيْفَ يُقَالُ إِنَّ ذَاتَ الصَّانِعِ فَرُدُّمِنْ هَذَا الْمَفْهُومِ - وَأَمَّا إِعَاءُ  
 كَوْنِ الْأَدِلَّةِ عَيْنِيَّةِ الْوُجُودِ بِالْمَعْنَى الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ قَطْعِيَّةً فَبِحَلِّ نَظَرٍ، لِأَنَّ  
 عَدَمَ احْتِيَاجِ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالَى إِلَى أَمْرٍ زَائِدٍ لَا يَقْتَضِي عَيْنِيَّةَهُ وَلَا كَوْنَهُ فَرُدُّمِنْ مُطْلَقِهِ  
 لِمَا مَرَّ - مَعَ أَنَّهَا غَيْرُ قَائِمَةٍ فِي نَفْسِهَا، إِذِ الْعُمْدَةُ فِيهِ أَتَاهُ لَوْ قَامَ الْإِحْتِيَاجُ فَكَانَ مُمَكِّنًا  
 مَعْلُومًا لِالْوَاجِبِ فَيَقْدَمُ عَلَى الْوُجُودِ بِالْوُجُودِ فَيَلْزَمُ الْإِتِّصَافُ بِهِ قَبْلَهُ وَالْوُجُودِيَّةُ  
 مُرَادٌ أَمَّا بِالذَّوْرِ وَرَأَوْ بِالتَّسْلُسِ وَغَيْرِ ذَلِكَ - قُلْنَا بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِسْتِلْزَامِ الزِّيَادَةَ قَائِمَةً  
 إِذِ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى الْوُجُودِ مَا لَهُ نِسْبَةٌ إِلَى الْوُجُودِ كَالْحُدَادِ عَلَى مَا قَالَ أَهْلُ  
 حِكْمَةِ الْأَشْرَاقِ، فَمَنْعَ الْكِبْرِيَّ إِذْ عَلَتْ الْإِحْتِيَاجُ الْحُدُوثُ كَمَا قَالَ الْوَاوِيدُ فَعُ بِالْحَوَالَةِ  
 إِلَى الْبِدَاهَةِ وَقَالُوا الْخُصُوصُ بِصِفَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالَى عَلَى مَا حَقَّقَ لَا يُقَالُ كَيْفَ يَجُوزُ  
 التَّخْصِصُ بِالْعَقْلِيَّاتِ لِمَا تَبَيَّنَ مِنْ أَنَّ نَقِيضَ الْمُنْسَاوِيَيْنِ مُتَسَاوِيَانِ إِلَّا فِي الصُّورِ  
 الشَّامِلَةِ وَكُلِّ جِسْمٍ مُتَمَكِّنٍ إِلَّا لِمَجِيئِهِ وَهُوَ أَكْثَرُ مَنْ أَنْ يُحْصَى عَلَى مَا قَرَّرَ - وَأَمَّا  
 قَوْلُهُ فَكَانَ مُمَكِّنًا، قُلْنَا إِنَّ أَرَادَ امْكَانَ الْمَجْهُولِ كَالْوُجُودِ هَهُنَا فَلَا نَسْلَمُ، لِتَصْرِيحِهِمْ

بِاسْتِحَالَةِ الْاِعْتِبَارِيَّاتِ وَإِنْ أُرِيدَ امْكَانُ ثُبُوتِهِ لِلْمَوْصُوفِ ، مَعْنَاهُ لِمَا لَا يَجُوزُ أَنْ  
 يَكُونَ الوجودُ الْمُحْتَاجُ فِي نَفْسِهِ إِلَى الْوَاجِبِ الثُّبُوتِ لَهُ - وَلِذَا الْمُرْتَجِحُ الْوَاجِبُ فِي  
 الوجودِ وَمَا يَتَّبِعُهُ إِلَى عِلَّةٍ - كَذَا إِفَادَةُ بَعْضِ الْأَفَاضِلِ - وَتَلْخِيصُهُ أَنْ يَجُوزَ أَنْ يَكُونَ  
 شَيْءٌ وَاجِبًا لِدَاتِهِ وَيَكُونَ وَاجِبَ الثُّبُوتِ لِغَيْرِهِ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى عِلَّةٍ مُرْتَجِحَةٍ لِأَحَدٍ  
 الْجَانِبَيْنِ الْمُتَسَاوِيَيْنِ ، فَعَلَيْكُمْ إِقَامَةُ الْبُرْهَانِ عَلَى اسْتِحَالَتِهِ حَتَّى نَشْتَغَلَ بِجَوَابِهِ -  
 كَيْفَ وَوجودُ الْاَيْنِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ فِي ذَاتِهِ وَثُبُوتُ التَّأَثُّرِ لَهُ يَحْتَاجُ إِلَى مُؤَثِّرٍ ، وَجَمِيعُ  
 مُقْتَضِيَّاتِ الذَّاتِ كَذَلِكَ كَالزَّوْجِيَّةِ لِلرَّبِيعَةِ - وَإِنْ سَلَّمْنَا هُ فَلَائِسَ لِمُتَقَدِّمِ الْعِلَّةِ  
 بِالوجودِ عَلَى الْمَعْلُولِ مُسْنَدًا بِالْعِلَّةِ الْغَائِبِيَّةِ وَأَجْزَاءِ الْمَاهِيَّةِ - وَدَعْوَى لِبِدَاهَةِ  
 فِي مَحَلِّ النِّزَاعِ غَيْرُ مُسْمُوعٍ وَإِنْ سَلَّمْنَا ذَلِكَ فِي الْمُقَيَّدِ لِوجودِ ذَاتِهِ وَإِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا  
 أَقَادَ غَيْرَهُ وَهُوَ بَيِّنٌ بَلْ لَا يَطْلُبُ ذَلِكَ وجودُهُ فِي نَفْسِهِ فَضْلًا عَنِ التَّقَدُّمِ - وَكُلُّ  
 ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْإِفَادَةِ عَلَى الْغَيْرِ فَلَا يَطْلُبُ الْاِسْتِدْلَالَ عَنِ الْاِثْرِ عَلَى مُؤَثِّرِهِ وَنَقُولُ  
 بِطَرِيقِ النِّقْضِ لَوْ صَحَّ دَلِيلُكُمْ لَزِمَ وجودُ الوجودِ وَهُوَ فَحَالٌ ، وَمَا يَسْتَلْزِمُ الْحَالُ  
 كَانَ فَحَالًا - أَمَّا الْكُبْرَى فَظَاهِرٌ وَأَمَّا الصُّغْرَى فَلِمَا تَقَرَّرَ مِنْ كَوْنِهِ مِنَ الْعُقُولَاتِ  
 الثَّانِيَةِ - وَنَدْفَعُ بِأَنَّهُ فِي مُطْلَقِ الوجودِ لَا بِالوجودِ الْخَاصِّ - وَاعْتَرِضَ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ إِذَا  
 كَانَ فَرْدًا خَاصًّا مِنْهُ مَوْجُودًا الصِّدْقُ أَنْ يُقَالَ يُحَاذِيهِ أَمْرٌ فِي الْخَارِجِ وَالشَّرْطُ الْمَذْكُورُ  
 غَيْرُ مُسْتَلَمٍ ، عَلَى أَنَّهُ لَا مَعْنَى لِكَوْنِ الْمُطْلَقِ مَعْقُولًا ثَانِيًا إِذَا التَّكْلِيفُ الطَّبِيعِيُّ انْتَضَى  
 لِاوجودِ لَهُ فَلَا وَجْهَ لِتَخْصِيصِ الوجودِ فَلَيْتَأَمَّلْ - وَإِيضًا نَقُولُ بِطَرِيقِ النِّقْضِ لَوْ كَانَ  
 صَحَّ لَكَانَ الْوَاجِبُ وجودًا الْأَموجودًا ، إِذْ مِنْ الْبَيِّنِ اسْتِحَالَةُ اتِّصَافِ الشَّيْءِ بِنَفْسِهِ  
 حَقِيقَةً لِمَا فِيهِ مِنْ تَخْصِيلِ الْحَاصِلِ - وَيُمْكِنُ دَفْعُهُ بِأَنْ مَعْنَى الوجودِ لِمَوْجُودٍ مَا  
 يُقَالُ بِالْفَارِسِيَّةِ هَسْتِ أَعْمٌ مِنْ أَنْ يَكُونَ الوجودُ عَيْنَهُ أَوْ زَائِدًا عَلَيْهِ وَلَيْسَ  
 مَعْنَى الوجودِ مَا اتَّصَفَ بِهِ ، وَهَذَا الْإِطْلَاقُ إِذَا حَقِيقَةً أَوْ حَاجِزًا مُسْتَعْمَلٌ - وَحَقَّقَ  
 يُونُصِرٌ وَأَبُو عَلِيٍّ بِأَنَّهُ بِطَرِيقِ الْجَازِ - وَلَا يَقْرَدُ بِطَرِيقِ الْمَعَارِضَةِ مَا أوردَهُ الْمُتَكَلِّمُونَ  
 فِي زِيَادَةِ الوجودِ فَلَيْتَذَكَّرْ مَعَ مَا أوردَ عَلَيْهِ يَكْتَفِي بِهِ عَنْهُ - وَسَيَأْتِي مَا يَتَعَلَّقُ بِهَذَا

الْبَحْثُ إِنْشَاءُ اللَّهِ تَعَالَى - قَوْلُهُ وَالتَّعْيِينُ الْوُجُودِيُّ الَّذِي ذَهَبَ شَيْخُنَا وَإِمَامُنَا قَدِيسٌ  
 سِرُّهُ الْمُرَادُ مِنْهُ إِمَّا الْوُجُودُ الْعَامُّ أَوِ الْوُجُودُ الْخَاصُّ أَوْ مُطْلَقُ الْوُجُودِ، وَعَنِ الْأَوَّلِ لَا بُدَّ  
 مِنْ أَنْ يَكُونَ زَائِدًا، فَجَبِينَعْدِي لَا يَتَحَقَّقُ الْخِلَافُ فَإِنَّ ابْنَ الْعَرَبِيِّ وَاتَّبَاعَهُ أَيْضًا ذَهَبُوا  
 إِلَى أَنَّ الصَّادِرَ الْأَوَّلَ هُوَ الْوُجُودُ الْعَامُّ، بَلْ نِسْبَةُ الْعُمُومِ وَالْإِنْسِاطِ - قُلْتُ لَا يَلْزَمُ  
 مِنْ قَوْلِهِمْ أَنَّ الصَّادِرَ الْأَوَّلَ هُوَ الْوُجُودُ الْعَامُّ، كَوْنُ التَّعْيِينِ الْأَوَّلِ أَيْضًا كَذَلِكَ عِنْدَهُمْ  
 مَعَ اتِّفَاقِهِمْ عَلَى عَدَمِ زِيَادَةِ التَّعْيِينِ الْأَوَّلِ وَتَقَدُّمِ فَرَضِ زِيَادَةِ هَذَا - وَأَيْضًا يَجُوزُ  
 أَنْ يَكُونَ مَرْجِعُ الْخِلَافِ إِلَى نَفْيِ التَّعْيِينِ الَّذِي إِدْعَاةُ أَصْحَابِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، فَإِنَّ الذَّاتَ  
 الْمُتَعَالِيَةَ مُنْزَهَةً عَنِ التَّعْيِينِ وَالتَّنْزِيلِ بِالْمَعْنَى الَّذِي ادَّعَوْهُ، بَلْ غَايَةُ الْأَمْرِ وَوُجُودُ هَذَا  
 اللَّفْظِ يَطْرُقُ التَّشْبِيهُ وَالتَّنْظِيرُ عَلَى الصَّادِرِ الْأَوَّلِ، وَإِنْ كَانَ الْحَقِيقُ أَنَّ ذَلِكَ غَيْرُ  
 هَذَا الْوُجُودِ الْعَامِّ الَّذِي ذَهَبُوا إِلَيْهِ لَأَكُونُهُ صَادِرًا أَوَّلًا - يَظْهَرُ ذَلِكَ بِالتَّعَمُّقِ فِي  
 كَلَامِ شَيْخِي وَإِمَامِي رَحِمَهُ اللَّهُ - عَلَى أَنَّ نِسْبَةَ الْعُمُومِ مِنَ الْأَعْتِبَارَاتِ الْمُسْتَحِيلِ  
 وَوُجُودِهَا عِنْدَ أَهْلِ الْعَقْلِ فَلَا سَبِيلَ إِلَّا إِلَى الْحَوَالَةِ عَلَى الذُّوقِ، فَمَا مَعْنَى الْخَوْضِ  
 فِي الْعَقْلِيَّاتِ الصَّرْفَةِ إِلَى هَذِهِ الدَّرَجَةِ - وَأَيْضًا الْوُجُودُ مِنَ الْمَعْقُولَاتِ الثَّانِيَةِ  
 فَكَيْفَ يَصِحُّ صِدْقُهَا بِطَوْرِهِ بِطَرِيقِ الْعَقْلِ - وَأَيْضًا الْوُجُودُ الْعَامُّ إِمَّا وَوُجُودُ الْإِشْرَاطِ  
 شَيْءٌ فَذَلِكَ مَطْلُوبٌ فَكَيْفَ يُقَابَلُهُ، وَأَيْضًا هُوَ عَيْنُ ذَاتٍ وَاجِبِ الْوُجُودِ عَلَى  
 مَذْهَبِ الصُّوفِيَّةِ فَكَيْفَ يَكُونُ صَادِرًا أَوَّلًا - أَوْ بِشَرْطِ لاشَيْءٍ وَهُوَ مَبْدَأُ عَلَى طَرِيقِ  
 الْحُكَمَاءِ الْغَايَةِ عِنْدَهُمْ بِالْبَرَاهِينِ الْقَطْعِيَّةِ فَلَا مَعْنَى لِكُونِهِ صَادِرًا أَوَّلًا وَبِشَرْطِ شَيْءٍ،  
 وَمِنَ الْبَيِّنِ أَنَّ الْفَائِضَ عَلَى مَا هِيَ مِنَ الْمُمَكِّنَاتِ بِمُحْصُوصِيَّاتِهَا فَمَا مَعْنَى كَوْنِهِ صَادِرًا  
 أَوَّلًا، فَلَا مَخْلَصَ عَنِ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَوَالَةِ عَلَى كَشْفِ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ، إِنَّهُمُ يَجِدُونَ  
 مَعْنَى صَادِرٍ أَوَّلٍ يُسَمَّى بِالْوُجُودِ الْعَامِّ فَلَا بُدَّ مِنْ مُشَارَكَتِهِ طَوْرَ الْعَقْلِ الْعَقِيلِ -  
 وَتَسْلِيمِ أَدْوَابِهِمْ وَتَقْوِيضِ أَمْرِهِمْ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ - قَوْلُهُ أَمَّا عَلَى كَوْنِ الْوُجُودِ  
 مُطْلَقًا فَظَاهِرٌ فَإِنَّهُ غَيْرُ مُتَعَيَّنٍ - قُلْتُ إِنَّ عَدَمَ تَعْيِينِهِ إِنَّمَا هُوَ بِالنِّسْبَةِ الْحَقِيقِيَّةِ  
 وَأَمَّا بِالنِّسْبَةِ إِلَى ذَاتِ الْبَحْثِ فَالْوُجُودُ الْمُطْلَقُ تَعْيِينٌ مِنْ تَعْيِينَاتِهِ - الْأَثَرُ إِلَى الْوَحْدَةِ

قَالَ لَهُ الْوُجُودُ الْمَطْلُوقُ عِنْدَ الصُّوفِيَّةِ قُدِّسَ أَسْرَارُهُمْ لِإِطْلَاقِهِ فِي ذَاتِهِ لِعَدَمِ التَّعْيِينِ  
 فِي تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ مَعَ أَنَّهُ تَعَيَّنَ مِّنَ الْوُجُودِ الْبَحْتِ وَالذَّاتِ الصَّرْفِ عَلَى مَا حَقَّقَ فِي  
 مَرَضِعِهِ - وَكَلَامُ شَيْخِي وَإِمَامِي قُدِّسَ سِرُّهُ فِي التَّحْقِيقِ أَنَّ ذَلِكَ التَّعْيِينَ هُوَ الَّذِي يَدْعِيهِ  
 عِنْدَ الصُّوفِيَّةِ أَنَّهُ عَيْنُ الذَّاتِ مُشْعِرٌ بِأَنَّ الْمُرَادَ مِنْ هَذَا الْوُجُودِ هُوَ الْمَطْلُوقُ فَيُحْصَلُ  
 خِلَافٌ بَيْنَ الْفَرِيقَيْنِ أَنَّ الصُّوفِيَّةَ قَائِلُونَ بِأَنَّ حَقِيقَةَ اللَّهِ تَعَالَى وَجُودٌ بَحْتٌ وَهُوَ  
 مَرْتَبَةُ اللَّاتَعْيِينِ ثُمَّ الْمَرَاتِبُ تَعْيِينَاتُهُ - وَشَيْخُنَا قَالَ فَأَمَّا مَا نَشَأُ هَذِهِ بِذَوْقِنَا وَخِجْدُهُ  
 بِبِحْدَانِنَا أَنَّ الْوَاجِبَ تَعَالَى مُوجُودٌ بِذَاتِهِ وَلَا يَجَالُ لِلْوُجُودِ فِي تِلْكَ الْحَضْرَةِ الْعُلْيَا  
 لِمَنْ حَيْثُ كَوْنِهِ عَيْنًا وَلَا مِنْ جِهَةِ كَوْنِهِ زَائِدًا - ثُمَّ الْوُجُودُ الَّذِي يَدْعُوهُ  
 عَيْنُ الْوَاجِبِ تَعَيَّنَ مِّنَ تَعْيِينَاتِهِ وَأَعْتَبَارِ مَن شِئُونِهِ وَأَعْتَبَارَاتِهِ - وَكُلُّ ذَلِكَ  
 مَقْوُوضٌ إِلَى الذَّوْقِ وَالْفَيْضِ الْإِلَهِيِّ الْوَارِدِ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ بِقَدْرِ سَابِقَةِ عِنَايَتِهِ -  
 وَكَيْفَ مَا قَالَ شَيْخُنَا أَسْلَمٌ وَأَقْرَبُ إِلَى الْمُعْقُولِ، إِذِ الْقَوْلُ بِوُجُودِ الْمَطْلُوقِ لِدَيْ لِمَتَّعِيْنِ  
 عِنْدَ خَارِجٍ عَنِ قَوَائِنِ الْمُعْقُولِ جَدًّا - بِخِلَافِ الْقَوْلِ بِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ شَيْخِي بِأَنَّ ذَاتَهُ  
 هَوِيَّتُهُ الْبَسِيطَةُ يَتَرْتَبُ عَلَيْهَا مَا يَتَرْتَبُ عَلَى الْوُجُودِ غَيْرِ مُحْتَاجَةٍ إِلَى انْضِمَامِهَا وَلَا  
 إِلَى جَعْلِهَا عَيْنًا، كَمَا يَقُولُ الْحُكَمَاءُ فِي سَائِرِ الصِّفَاتِ الْكَامِلَةِ - لَكِنَّ فِي الْإِضَافَةِ وَ  
 الْوُجُودِ الذَّاتِيَيْنِ لَا بُدَّ مِنْ أَمْرٍ يَكُونُ وَاسِطَةً فِي ظُهُورِ الْأَثَرِ عَلَى الْمَاهِيَّاتِ الْكُونِيَّةِ  
 مِنْ حَضْرَةِ الْعِنَايَةِ، وَاللَّائِقُ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْوُجُودُ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مُنْتَزِعٍ مِّنْ تِلْكَ الْحَضْرَةِ  
 حَلِيقَةُ الْعَامِ فِيضُهُ، لَكِنَّ بِوَاسِطَةِ الْحُبِّ عَلَى مَا يَشْعُرُ بِهِ الذَّوْقُ السَّلِيمُ وَ  
 حَدِيثُ النَّبِيِّ، فَمَرَّةٌ غَيْرَ عَن ذَٰلِكَ بِالْوُجُودِ وَمَرَّةٌ بِالْحُبِّ عَلَى مَا لَا يَخْفَى عَلَى الْمُتَحَصِّنِ  
 فِي كَلَامِ أَبِي وَإِمَامِي - هَذَا - وَلَكِنْ تَسْمِيَّتُهُ بِالتَّعْيِينِ وَالتَّنَزُّلِ إِنَّمَا هِيَ مُشَاكَلَةٌ إِذْ  
 حَقَّ لَسْنَا بِقَائِلِينَ بِعَيْنِيَّةِ حَقِيقَةِ الْحَقَائِقِ الْأَعْيَانِ كَمَا قَالُوا - وَأَمَّا قَوْلُهُ سَلَّمَهُ  
 رَبُّهُ وَأَمَّا عَلَى كَوْنِهِ وَجُودًا خَاصًّا فَإِنَّهُ وَجُودٌ مَعَ النِّسْبَةِ إِلَى الذَّاتِ الْمُحْضِ وَالنِّسْبَةِ  
 الَّتِي لَا يَسْتَلْزِمُ الْغَيْرَ الْحَقِيقِيَّ أَوْ الْأَعْتِبَارِيَّ لَا يُوجِبُ التَّعْيِينَ الزَّائِدَ - فُلْنَا فَمَا قَوْلُكُمْ  
 قَالُوا تَعَيَّنَ عِنْدَ الصُّوفِيَّةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ زَائِدٍ عَلَى الذَّاتِ مَعَ أَنَّهُ تَعَيَّنَ، وَلِذَا سَمَّاهُ جَمْعُ

مَرْتَبَةِ الدَّاتِ - عَلَى أَنَّ عَدَمَ اسْتِلْزَامِ الْغَيْرِ الْإِعْتِبَارِي قِسْمٌ وَالتَّعَيَّنُ لَا يَسْتَلْزِمُ الْغَيْرِيَّةَ مُطْلَقًا عِنْدَ أَهْلِ الْعُقُولِ أَيْضًا - فَظَهَرَ مِمَّا ذُكِرَ فِي تَحْقِيقِ مَرْتَبَةِ دَاتِ الشَّيْءِ ثُمَّ اعْتِبَارِهِ بِالْعَوَارِضِ الْمُحْمُولَةِ ، وَقَدْ مَرَمِنَهُ شَيْءٌ - الْأَتْرَى أَنَّ الْمَاهِيَّةَ لَا يَشْرُطُ شَيْءٌ مُطْلَقًا وَقَدْ تَعَيَّنَ بِشَرْطِ شَيْءٍ مَعَ أَنَّهُ لَمْ يَزِدْ شَيْءٌ إِلَّا فِي الْإِعْتِبَارِ وَالْأَفْهَامِ مُتَّخِذَانِ ذَاتًا وَوُجُودًا - قَوْلُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِالتَّعَيَّنِ أَنَّهُ صَارَ وَجُودًا أَوْ مَوْجُودًا أَوْ الْوُجُودُ زَائِدًا وَلَا يَخْفَى أَنَّهُ يُوجِبُ أَنْ يَكُونَ الدَّاتُ غَيْرَ وَجُودٍ ، فَيُرَدُّ عَلَيْهِ الْبَرَاهِينُ الدَّالَّةُ عَلَى عَيْنِيَّةِ الْوُجُودِ خَاصًّا كَانَ أَوْ عَامًّا - وَلَا يَخْفَى أَنَّ هَذَا الشَّقَّ مِنَ التَّرْوِيدِ بَيْنَ الْبُطْلَانِ ، تَعَالَى اللَّهُ أَنْ يَتَغَيَّرَ فِي ذَاتِهِ وَفِي صِفَاتِهِ فَلَا حَاجَةَ إِلَى إِبْرَادِ الْبَرَاهِينِ الْقَطْعِيَّةِ عَلَى مَا زَعَمَ الْفَلَسَافَةُ خَذَلَهُمُ اللَّهُ - وَأَيْضًا قَدْ سَبَقَ فِي تَحْقِيقِي مَذْهَبِهِمْ أَنَّ الْوُجُودَ الْخَاصَّ عَيْنُ الْوَاجِبِ الْعَامِّ حَتَّى قَالَ ابْنُ سَيْنَا وَغَيْرُهُ أَنَّهُ يَشْرُطُ لَشَيْءٍ - قَوْلُهُ وَيُرَدُّ أَنْ يَكُونَ هَذَا التَّعَيَّنُ زَائِدًا وَقَدْ سَبَقَ أَنَّهُ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ زَائِدًا - قُلْنَا الْكَلَامُ فِي الْوُجُودِ الْخَاصِّ وَلَمْ يَثْبُتْ مِنْهُ شَيْءٌ - وَمَا سَبَقَ فَهُوَ مَعَ كَوْنِهِ غَيْرَ تَامٍّ فِيمَا كَانَ عَامًّا أَوْ مُطْلَقًا - قَوْلُهُ ثُمَّ عَلَى تَقْدِيرِ زِيَادَتِهِ مَوْجُودٌ فِي الْعِلْمِ أَوْ فِي الْخَارِجِ أَوْ مَعْدُومٌ - فَإِنَّ نَفْسَ الْأَمْرِ لَا يَخْلُوعِنَ الْعِلْمِ وَالْخَارِجِ - قُلْنَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ لِتَقْدِيرِ عَامِّ مِنَ الْوُجُودِ الْخَارِجِيِّ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُعْتَزِلَةُ - وَمَا ذُكِرَ مِنَ الْأَدِلَّةِ فِي التَّرْوِيدِ عَلَيْهِمْ لَمْ يَسْتَقِمْ شَيْءٌ مِنْهَا عَلَى مَا لَا يَخْفَى - وَقَدْ صَرَخَ الْمُحَقِّقُ الدَّوَّانِيُّ فِي أَعْيَانِ الْمُمْكِنَاتِ بِمِثْلِهِ وَاسْتَشْهَدَ بِقَوْلِ الْمُعْتَزِلَةِ - الْأَتْرَى أَنَّهُمْ صَرَّحُوا بِأَنَّ الْأُمُورَ الْخَارِجِيَّةَ إِنْ كَانَ ظَرْفًا لَوُجُودِهَا فَهِيَ مِنَ الْمَوْجُودَاتِ الْخَارِجِيَّةِ ، وَإِنْ كَانَ ظَرْفًا لِنَفْسِهَا ، فَهِيَ أُمُورٌ خَارِجِيَّةٌ - وَقَالَ فِي مَطَالِعِ خُصُوصِ الْكَلِمَةِ أَعْلَمَنَّ الْوُجُودَ مِنْ حَيْثُ هُوَ غَيْرُ الْوُجُودِ الدِّهْنِيِّ وَالْخَارِجِيِّ إِذْ كَلَّ مِنْهُمَا نَوْعٌ مِنْ أَنْوَاعِهِ ، فَهُوَ مِنْ حَيْثُ هُوَ هُوَ أَيْ لَا يَشْرُطُ شَيْءٌ لَكُلِّهِ وَلَا جُزْئِيٍّ وَلَا عَامٍّ وَلَا خَاصٍّ وَلَيْسَ بِجَوْهَرٍ إِذْ هُوَ مَوْجُودٌ فِي الْخَارِجِ لِأَنِّي مُضَوِّعٌ - قَوْلُهُ وَعَلَى الْأَوَّلِ يَلْزِمُ أَنْ يَكُونَ صِفَةً وَلَيْسَ كَذَلِكَ فَإِنَّهُ يَقْتَضِي وَجُودَ الْآخَرَ - قُلْنَا مُنْوعٌ ، فَإِنَّ ذَلِكَ فِيمَا سِوَى الْوُجُودِ عَلَى مَا



حَقَّقُوا وَإِلَّا لَمْ يُوجَدْ مُمَكِّنٌ أَصْلًا لِتَسْلُسُلِ الْوُجُودَاتِ - قَوْلُهُ عَلَى الثَّانِي يَلْزَمُ  
 تَكْثُرُ فِي مَرْتَبَةِ الْوُجُودِ وَيَمْنَعُهُ الْبُرْهَانُ الْعَقْلِيُّ - قُلْنَا إِنَّمَا يَثْبُتُ ذَلِكَ  
 لَوْ قُلْنَا بِقِيَامِهِ بِذَاتِهِ بِقَدَمِهِ - قَوْلُهُ فَإِنَّ الْمُرَادَ بِالْوُجُودِ هُوَ الْمَبْدَأُ - قُلْنَا  
 الْمَبْدَأُ ذَاتُ الْوَاجِبِ تَعَالَى فَقَطُّ وَالْوُجُودُ إِنَّمَا هُوَ اعْتِبَارٌ مِنْ إِعْتِبَارَاتٍ فِي حَضْرَتِهِ  
 فَكَيْفَ يَكُونُ مَبْدَأً عَلَى طَرِيقَتِنَا - قَوْلُهُ وَلَوْ كَانَ الْمَبْدَأُ ذَاتًا مَعَ الْوُجُودِ لَكَانَ  
 الْمَبْدَأُ اثْنَيْنِ، وَكُلُّ اثْنَيْنِ مُمَكِّنٌ وَهَذَا مِنْ الْبَرَاهِينِ الْقَطْعِيَّةِ - قُلْنَا إِنْ كَانَ  
 الْمُرَادُ مِنَ الْمَبْدَأِ الْعِلَّةُ الْفَاعِلِيَّةُ فَلَا تُسَلِّمُ أَنَّ الْوُجُودَ عَلَى تَقْدِيرِ زِيَادَتِهِ يَكُونُ  
 جُزْءًا مِنَ الْفَاعِلِ، وَإِنْ كَانَ الْعِلَّةُ الثَّامَّةُ فَلَا تُسَلِّمُ اسْتِحَالَةَ امْكَانِهَا مِنْ حَيْثُ  
 تَضَمَّنَهَا أَمُورًا مُمَكِّنَةً - وَإِنَّمَا الْحَالُ الْعَقْلِيُّ كَوْنُ الصَّانِعِ تَعَالَى مُمَكِّنًا - الْأَشْرَى أَنْ  
 يُمَكِّنَ الْمَقْدُورَ شَرْطًا فِي تَأْثِيرِ الْقُدْرَةِ الثَّامَّةِ فَيَكُونُ جُزْءًا مِنَ الْعِلَّةِ الثَّامَّةِ وَكَذَا  
 سَائِرُ الشَّرُوطِ وَلَا يَلْزَمُ مِنْهُ مَحَالٌ - وَقَدْ قَالَ الْحُكَمَاءُ فِي اثْبَاتِ امْكَانِ الْاسْتِعْدَادِ  
 لِلْحَادِثِ أَنَّ الْعِلَّةَ الثَّامَّةَ لِلْحَادِثِ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَاتًا قَدِيمًا وَاحِدًا بَلْ لَا بُدَّ مِنْ  
 شَرْطٍ وَهُوَ يَتَوَقَّفُ عَلَى شَرْطٍ آخَرَ يَمْتَنِعُ تَوَقُّفُ الْحَادِثِ عَلَى أَمُورٍ غَيْرِ مَتَنَاهِيَّةٍ  
 بِعِلَّتِهِ، فَلَا بُدَّ مِنَ التَّعَاقُبِ فَيَكُونُ كُلُّ سَابِقٍ مُعَدًّا لِلآخِرِ مِنْ غَيْرِ اجْتِمَاعٍ إِلَى  
 آخِرِهِ - عَلَى أَنَّ الْحُكَمَاءَ هُمُ الْقَائِلُونَ بِأَنَّ الْمَبْدَأَ هُوَ الْوُجُودُ بِشَرْطِ التَّجَرُّدِ  
 فَيَلْزَمُ هَذَا الْمَحْدُورُ قَبْلَهُ هُوَ مُخْلِصُهُمْ فَخَلَّصْنَا - قَوْلُهُ سَلَّمَهُ رَبُّهُ، وَمَتَابًا نَسَبُ  
 هَذَا الْمَقَامِ أَنَّ التَّعَيَّنَ الْأَوَّلَ عِبَارَةٌ عَنْ تَعَيُّنِ ذَاتِي لَا بُدَّ مِنْهُ لِكُلِّ مَوْجُودٍ فِي كَوْنِهِ  
 مَوْجُودًا - فَالشَّيْءُ مَا لَمْ يَتَّعَيَّنْ لَمْ يَتَّمَيِّزْ وَلَا أَقْلٌ مِنَ الْعَدَمِ، وَمَا لَمْ يَتَّمَيِّزْ لَمْ يُوجَدْ  
 وَمَعْنَى اللَّاتَّعَيَّنِ عَدَمُ مَزَاحِمَةِ هَذَا التَّعَيَّنِ لِتَعَيِّنَاتٍ أُخْرَى بَلْ عَدَمُ اخْتِصَارِهِ  
 فِيهِ وَعَدَمُ تَقْيِيدِهِ - فَالتَّعَيَّنُ الْأَوَّلُ لِلْحَقِيقَةِ الْإِلَهِيَّةِ هُوَ الْحَقِيقَةُ الْجَامِعَةُ  
 لِجَمِيعِ الصِّفَاتِ إِجْمَالًا لِأَفْعَالِيَّةِ كَانَتْ أَوْ نَفْعَالِيَّةً - إِلَى قَوْلِهِ وَتَعَيَّنَ الْأَوَّلُ الذَّاتِيُّ  
 لِأَيْبَعَدُ تَسْمِيَّتَهُ بِالْوُجُودِ لِكَيْتَهُ غَيْرَ زَائِدٍ - أَقُولُ وَبِاللَّهِ الْعِصْمَةَ وَالتَّوْفِيقَ وَبِيَدِهِ  
 أَرِزْمَةُ التَّحْقِيقِ أَنَّ مَحْضُولَ مَا ذَكَرْتُمْ إِجْمَادُ مَرْتَبَةِ اللَّاتَّعَيَّنِ وَهُوَ الذَّاتُ الَّتِي لَمْ يَلْحَقْ مَعَهَا

مَرْتَبَةُ التَّعَيُّنِ الْأُولَى وَالْحَقِيقَةُ الْجَامِعَةُ - فَلَمَّا كَانَ حَقِيقَةُ الْوَاجِبِ وَجُودًا  
 فَلَا يَبْعُدُ بِأَنْ يُعْتَبَرَ التَّعَيُّنُ الْأَوَّلُ بِالْوَجُودِ - وَلَا يَخْفَى أَنَّهُ مُخَالَفٌ لِلْحَقِّ الصَّرِيحِ مِنْ  
 تَغَايُرِ مَرْتَبَتَيْ الْأُطْلَاقِ الصَّرْفِ الْمُعَرِّمِ عَنْ قَيْدِ الْأُطْلَاقِ وَبَيْنَ الْمَرْتَبَةِ الْقَابِلِيَّةِ  
 الْأُولَى الْمُرَاعِي فِيهَا قَيْدُ الْأُطْلَاقِ عَنْ تَفْصِيلِ الْكَمَالَاتِ وَبِاعْتِبَارِ الشُّيُونِ فِيهَا عَلَى  
 سَبِيلِ الْأَجْمَالِ - أَلَا تَرَى أَنَّ ذَاتَ زَيْدٍ مَثَلًا مُتَّصِفٌ بِصِفَاتٍ مِنَ الْعَالَمِ وَالْقُدْرَةِ  
 وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا وَمِنَ الْبَيِّنِ أَنَّ مَرْتَبَةَ ذَاتِهِ مُطْلَقَةٌ عَنْ إِعْتِبَارِهَا إِنْجَمَالًا وَتَفْصِيلًا  
 فَهِيَ مِنْ حَيْثُ هِيَ لَيْسَتْ بِقَابِلَةٍ وَلَا لِقَابِلَةٍ - ثُمَّ إِذَا أُعْتَبِرَ فِيهَا أَنَّهَا ذَاتٌ صِفَاءً  
 وَكَمَالَاتٍ مُجْمَلًا تَمَيَّزَتْ هَذِهِ الْمَرْتَبَةُ الْأَجْمَالِيَّةُ الْمُرَاعِي فِيهَا الْأَجْمَالُ  
 بِمَا مَرْتَبَتِهِ عَنْ مَرْتَبَتِهِ السَّابِقَةِ - وَإِنَّهَا دُونَ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ الْمَوْجُودَةِ فِي الْخَارِجِ  
 الْمُتَعَيِّنَةِ فِي نَفْسِهَا - ثُمَّ إِذَا أُعْتَبِرَ فِيهَا صِفَاتُهَا مَفْصَلَةً حَدَثَتْ مَرْتَبَتُهُ الْأُخْرَى  
 لَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذَلِكَ ضَرُورَةً - فَلَمَّا كَانَ هَذَا شَأْنًا أَمَّا مُمْكِنُ الْمُحْتَاجِ فِي وَجُودِهِ إِلَى  
 مَا هِيَ بِهِ وَهُوَ يَوْمًا بِالْمُطْلَقِ الْحَقِيقِيِّ وَبِاللَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَى - وَيُوضَعُ هَذَا التَّأْوِيلُ  
 فِي لَفْظِ التَّعَيُّنِ فَكَيْفَ الْمُخْلِصُ فِي التَّنَزُّلِ الْمُقْتَضِي إِنْخِلَافَ الْمَرَاتِبِ وَكَيْفَ  
 يَصِحُّ تَسْمِيَتُهَا بِالتَّعَيُّنِ الْعِلْمِيِّ - وَمَا ذَكَرْتُ فِي تَوْجِيهِهِ لَا يَخْفَى بَعْدَهُ مَعَ أَنْ يُبْتَنَعَ  
 الصِّفَاتُ فِي تِلْكَ الْحَضْرَةِ مُتَّحِدَةً كَالْعِلْمِ، وَخُصُوصًا إِثَارَهُ إِتْمَا يَطْهَرُ فِي مَرْتَبَةِ  
 الْأُخْرَى - وَكَيْفَ يَصِحُّ تَسْمِيَتُهُ بِالْبُرْزَخِيَّةِ الْكُبْرَى ضَرُورَةً اقْتِضَاءً الْبُرْزَخِ  
 الطَّرْفَيْنِ بِالْأُطْلَاقِ وَالتَّقْيِيدِ وَكَيْفَ يُقَالُ إِنَّهُ الْحَقِيقَةُ الْحَمْدِيَّةُ وَكَيْفَ  
 النِّسْبَةُ الْعِلْمِيَّةُ مَرْتَبَةُ اللَّاتَعَيُّنِ وَهِيَ شَأْنٌ مِنَ الشُّيُونِ الْإِلَهِيَّةِ وَكَيْفَ يَكُونُ  
 عَقْلًا وَصَادِرًا أَوَّلَ مَعَ أَنَّهُ مُصَدَّرٌ بَلْ وَرَاءَ نِسْبَةِ الْمُصَدَّرِيَّةِ عَلَى مَا لَا يَخْفَى مَعَ  
 أَنَّهُ مُخَالَفٌ لِتَصَرُّحَاتِ الْقَوْمِ وَتَلْوِيحَاتِهِمْ فِي بَيَانِ الْمَرَاتِبِ - قَالَ الشَّيْخُ صَدْرُ الدِّينِ  
 الْقُونَوِيُّ فِي النُّصُوصِ إِنْ عَلِمَ أَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ إِطْلَاقِهِ وَإِحَاطَتِهِ لَا يُسَمَّى بِاسْمٍ  
 وَلَا رِسْمٍ وَلَا يُضَافُ إِلَيْهِ حُكْمٌ وَلَا يُتَعَيَّنُ بِوَصْفٍ وَلَا رِسْمٍ لَيْسَ نِسْبَةُ الْاِقْتِضَاءِ  
 إِلَيْهِ أَوْلَى مِنْ نِسْبَةِ الْاِقْتِضَاءِ فَإِنَّ الْاِقْتِضَاءَ الْمُتَعَقِّلُ إِذَا ذَكَرَ أَوَّلَ الْمُنْفِيِّ حُكْمٌ

تَعَيَّنَ أَوْ صِفَةٌ مُقَيَّدَةٌ - ثُمَّ لِيُعْلَمَ أَنَّ الْأَقْتِضَاءَ إِنْ كَانَ ذَاتِيًّا فَلَهُ ثَلَاثُ مَرَاتِبٍ -  
حُكْمٌ مِنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةُ الْأُولَى هُوَ أَنَّهُ لَا يَتَوَقَّفُ عَلَى شَرْطٍ وَلَا مُوَجِبٍ يَكُونُ  
سَبَبًا لِنَفْسِهِ - وَحُكْمٌ مِنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةُ الثَّانِيَةُ هُوَ أَنَّهُ يَتَوَقَّفُ تَعَيُّنُهُ عَلَى شَرْطٍ  
وَأَحَدٍ - وَحُكْمٌ مِنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةُ الثَّلَاثَةُ هُوَ أَنَّ ظُهُورَ أَحْكَامِهِ يَتَوَقَّفُ عَلَى  
شُرُوطٍ وَأَسْبَابٍ وَوَسَائِطٍ - وَقَالَ قُدِّسَ سِرُّهُ فِي نَصِّ اخْرَاجِ عُلَمَاءِ الْحَقِّ مِنْ حَيْثُ  
إِطْلَاقِهِ الذَّاتِي لَا يَصْلَحُ أَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ بِحُكْمٍ وَأَنَّهُ لَا يَعْرِفُ بِوَصْفٍ أَوْ يُضَافُ  
بِإِضَافَةٍ مِنْ وَحْدَةٍ أَوْ جُوبٍ أَوْ مُبَدِّئِيَّةٍ أَوْ اقْتِضَاءٍ إِجْبَادٍ أَوْ تَعَلُّقٍ عِلْمٍ مِنْهُ بِنَفْسِهِ  
أَوْ غَيْرِهِ، لِأَنَّ كُلَّ ذَلِكَ يَقْتَضِي التَّعَيُّنَ وَالتَّقْيِيدَ وَلَا يَبْأَنُ فِي تَعَقُّلِ كُلِّ تَعَيُّنٍ  
يَقْتَضِي شَيْئًا مِنَ التَّعَيُّنِ عَلَيْهِ وَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا فِي الْإِطْلَاقِ - بَلْ تَصَوُّرُ إِطْلَاقِ الْحَقِّ يُشْتَرِطُ  
فِيهِ أَنْ يَتَعَقَّلَ بِمَعْنَى أَنَّهُ وَصْفٌ سَلْبِيٌّ لَا يَمَعْنَى أَنَّهُ إِطْلَاقٌ ضِدُّهُ التَّقْيِيدُ بَلْ هُوَ  
إِطْلَاقٌ عَنِ الْوَحْدَةِ وَالكَثْرَةِ الْمَعْلُومَتَيْنِ - إِذَا وَضَحَ هَذَا فَاعْلَمْ أَنَّ نِسْبَةَ الْوَحْدَةِ  
إِلَى الْحَقِّ وَالْمُبَدِّئِيَّةِ وَالتَّأثيرِ وَالْفِعْلِ وَنَحْوِ ذَلِكَ إِثْمًا يَصْغَحُ وَيُضَافُ إِلَى الْحَقِّ بِإِعْتِبَارِ  
التَّعَيُّنِ - وَأُولَى التَّعَيُّنَاتِ النِّسْبَةُ الْعِلْمِيَّةُ الذَّاتِيَّةُ وَيَتَعَقَّلُ وَحْدَةً الْحَقِّ مِنْ حَيْثُ  
أَنَّ عِلْمَهُ بِنَفْسِهِ فِي نَفْسِهِ الْحَقِّ - وَقَالَ قُدِّسَ سِرُّهُ فِي نَصِّ اخْرَاجِ عُلَمَاءِ الْحَقِّ لَسَا  
لَمْ يُمْكِنُ أَنْ يُنْسَبَ إِلَيْهِ مِنْ حَيْثُ إِطْلَاقِهِ صِفَةٌ وَلَا اسْمٌ وَلَا أَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ  
بِحُكْمِ عُلَمَاءِ الصِّفَاتِ وَالْأَسْمَاءِ وَالْأَحْكَامِ لَا يَطْلُقُ عَلَيْهِ وَلَا يُنْسَبُ إِلَيْهِ إِلَّا مِنْ  
حَيْثُ التَّعَيُّنَاتِ - وَلَسَا اسْتَبَانَ كُلُّ كَثْرَةٍ وَجُودِيَّةٍ أَوْ مُتَعَلِّقَةٍ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ  
مَسْبُوقَةً بِوَحْدَةٍ وَلَزِمَ أَنْ يَكُونَ التَّعَيُّنَاتِ الَّتِي مِنْ جِهَتِهَا تُضَافُ الْأَسْمَاءُ وَ  
الصِّفَاتُ وَالْأَحْكَامُ إِلَى الْحَقِّ مَسْبُوقَةً بِتَعَيُّنٍ هُوَ مُبَدِّئِيٌّ جَمِيعُ التَّعَيُّنَاتِ وَوَحْدُهَا،  
بِمَعْنَى أَنَّهُ لَيْسَ وَرَاءَ هَذَا إِلَّا الْإِطْلَاقُ الصَّرْفُ وَإِنَّهُ أَمْرٌ سَلْبِيٌّ مُسْتَلْزِمٌ سَلْبًا لِوَصْفٍ  
وَالتَّعَيُّنَاتِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ عَنْ كُنْهِ ذَاتِهِ سُبْحَانَهُ - قَالَ الْمُحَقِّقُ الدَّوَانِيُّ وَجُودُ مطلق  
لِأَمْرَاتِبِ اثْبَاتِ مَعْنَى كُنْهِهِ - مَرْتَبَةٌ أُولَى غَيْبِ هُوِيَّتِهِ كَمَا فِي مَرْتَبَةٍ بِهَيْجِ وَجِهَةِ مَشَارِئِهِ مَكْرُودِ  
بِهَيْجِ وَصِفِ موصُوفٍ نَهْ، بَلْ كَمَا تَنْزِلَاتِ أَوْسْتِ مِنْ حَيْثُ الْإِطْلَاقِ وَالتَّأثيرِ وَالْفِعْلِ

وَالْوَحْدَةَ - ومرتبة ثانیہ مرتبہ الوہیت است، وَهِيَ حَقِيقَةُ اسْمِ اللَّهِ سُجَّانَهُ وَلَهُ  
 بِهَذَا الرَّعْتِبَارِ الْوَجُوبُ الدَّائِي - قَالَ الْعَارِفُ الْجَاهِزِيُّ قَدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ اَوَّلَ كَمَا هُوَ حَكْمٌ  
 ظُهُورٌ وَبَطُونٌ وَوَاحِدِيَّةٌ دَرَجَاتٍ مَنَدْرَجٌ يُوَدُّ وَيُودُّ وَيُطَوِّتُ وَوَحْدَتٍ مَنَدْرَجٌ، نَامُ عَيْنِيَّةٌ  
 وَغَيْرِيَّةٌ وَظُهُورٌ وَبَطُونٌ وَوَحْدَتٍ وَكَثْرَتٍ مُنْتَفِيٍّ، شَاهِدٌ خَلُوتِهَا غَيْبِ نَحْوِ اسْتِ كَمَا خُودٍ اَبْرَخُودِ  
 جَلُوهِ دَهْدٍ - اَوَّلُ جَلُوهِ كَمَا وَبِصِفَتِ وَوَحْدَتِ يُوَدُّ، اَبْرَخُودِ اَوَّلِ كَمَا اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ  
 وَوَحْدَتِ يُوَدُّ كَمَا اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ  
 ظُهُورٌ وَبَطُونٌ يُوَدُّ وَوَاحِدِيَّةٌ وَوَحْدَتِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ  
 وَاللَّاتَعَيْنُ هِيَ هَذِهِ الْوَحْدَةُ الَّتِي اِنْتَشَأَتْ مِنْهَا الْوَاحِدِيَّةُ وَالْاَحَدِيَّةُ فَطَلَبُ  
 بَرَزْخًا مَعَابِيْنَهُمَا وَهِيَ عَيْنٌ قَابِلِيَّةٌ الدَّاتِ لِبَطُونِهَا وَظُهُورِهَا اَجْمَالًا اَلَمْ تَقْضِ  
 اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ اَبْرَخُودِ  
 نَامُنَدُ وَالْوَجُودُ الْحَقُّ - وَهَذِهِ الْمُقَدَّمَةُ وَانْ كَانَتْ مَتَا حَرَّرَهَا اصْحَابُ هَذَا الْفَنِّ  
 لَكِنْ ذَكَرْنَا بَدْءًا مِنْهُ اِحْتِيَاظًا - وَمَعَ قَطْعِ النَّظَرِ عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ فَالْكَشْفُ الصَّحِيحُ  
 حَاجِبًا عَنْ ذَلِكَ مُنَادٍ عَلَى حَقِيقَةِ مَا ذَكَرْنَا - وَشَيْخُنَا وَاِمَامُنَا قَدْ حَقَّقَ ذَلِكَ فِي  
 مَوَاضِعٍ مِنْ رَسَائِلِهِ بِمَا لَا مَزِيدَ عَلَيْهِ - قَوْلُهُ سَلَّمَ رَبُّهُ مَا مَعْنَى اللَّطَائِفِ  
 السَّبْعِ الْحَقِّ - قُلْنَا كَلَّ ذَلِكَ جَوَاهِرُ لَطِيفَةٍ مُتَعَلِّقَةٌ بِالْبَدَنِ الْاِنْسَانِيِّ بَعْضُهَا تَعَلَّقُ  
 بِالْتَدْبِيرِ وَالْاُخْرَى لَيْسَتْ كَذَلِكَ، وَفِي الْكُلِّ اَسْرَارٌ مُوَدَّعَةٌ وَدَقَائِقُ غَامِضَةٌ وَسَيْرٌ  
 وَسُلُوكٌ يَخْتَصُّ بِكُلِّ مَنْ ذَلِكَ، وَكَذَلِكَ الْفَنَاءُ وَالْبَقَاءُ وَالتَّجَلِّيُ الْخَاصُّ مُتَعَلِّقٌ بِكُلِّ  
 وَاحِدٍ - وَمَكَاتِبُ اِمَامِي وَشَيْخِي قَدَّسَ سِرَّهُ مُشْحُونَةٌ بِذَلِكَ وَلا حَاجَةَ اِلَى التَّكْرَارِ  
 وَاَمَّا حَقِيقَةُ التَّوْحِيدِ عَلَى الْوَجْهِ الْمَذْكُورِ فَاِنَّهَا يَكُونُ لِلْعَارِفِ شُهُودًا اَلْوَجُودًا  
 وَلَكِنْ يَسُوجِبُ اَنَّا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي فِي يُعَامَلُ مُعَامَلَاتٍ تُنَاسِبُ شُهُودَهُ، وَمِنْ  
 ذَلِكَ مَا حَرَّرْتُمْ - وَفِي لَزُومِ هَذِهِ الْحَالَةِ لِصَاحِبِ هَذَا التَّوْحِيدِ خَدِشَةٌ، بَلِ  
 الْحَقُّ لَزُومٌ كَمَا يُفْصَحُ بِهِ عِبَادَةُ السَّلَفِ، وَاِلَيْهِ يُشِيرُ كَلَامُ شَيْخِ شَيْبُوخِ الْعَالِمِ  
 فِي الْعَوَارِفِ وَهُوَ الْمَرْمُوزُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّهَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلَكُمْ - قَوْلُهُ اِنْ لَحْنُ الْاَبَشَرِ

شکر مؤکد اکما تری۔ وَالْعَلَامَةُ عَلَى صِحَّةِ التَّوْحِيدِ الْحَقِيقِيِّ هُوَ حُصُولُ حَقِيقَةِ  
 اِتِّحَادِ مَجِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَحُصُولُ الْمَرَاتِبِ السَّبْعِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ۔ وَعُنْوَانُ جَمِيعِ  
 ذَلِكَ هُوَ التَّحَلِّيُّ بِاللُّسَانِ النَّبَوِيِّ وَالْأَعْمَالِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَى مَصَدَرِهَا الصَّلَاةُ وَالنَّجِيَّةُ  
 بِأَعْيَانِهَا وَظَائِفِ الْعِبَادِيَّةِ وَالْإِحْتِرَازِ عَمَّا يَخَالَفُ الشَّرِيعَةَ الْحَقَّةَ عَمَلًا وَإِعْتِقَادًا وَتَوَلُّو  
 سَبِيلِ ذَرَّةٍ مِّنْ خُرْدٍ، وَذَلِكَ مِمَّا عَلِمَ بِالْبَصْرِ۔ وَلِذَا بَالِغَ مَشَارِئِحِنَا النَّقْشِبَنْدِيَّةِ قَدِّسَ  
 سِرُّهُمُ فِي تَخْصِيلِ هَذَا الْأَمْرِ الْجَلِيلِ وَاهْتِمَامِهِ، وَلَمْ يُعْتَبِرُوا بِمَا يَحْصُلُ مِنْ  
 تَعَلُّقِ الْأَحْوَالِ بِفُتُورِ شَيْءٍ مِّنْ ذَلِكَ، وَأَعْتَمُوا بِاللَّحْلِ بِحُلِيِّ الشَّرَائِعِ مِنْ فَقْدَانِ  
 التَّوْحِيدِ عَلَى مَا حَكَى مِنْ إِمَامِنَا عَبِيدِ اللَّهِ الْمَعْرُوفِ بِخَوَاجِهِ أَحْرَارِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ۔  
 وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

دیگر فرموده اند در مسئلہ وحدت وجود چیزے بنویس کہ بغایت دقیق است۔ مکرّم من!  
 چندان مقدمہ ذوقی ست کشف حقیقت آن بہ تحریر و تقریر راست نیاید خاصتہ کہ بیک طریق  
 معلوم ایشان شدہ باشد، و ذوق آن مکرّم گشتہ و بوجہ دلایل عقلی و نقلی متیقن ایشان شدہ کہ مقام  
 خواجہ حضرت خاتمیت علی صاحبہا الصلوٰۃ و النجیۃ ہمیں وحدت وجود است بروجہ  
 کہ شیخ ابن عربی و اتباع ایشان رَحِمَهُمُ اللَّهُ مقرر ساخته اند۔ و نیز مقرر ایشان گشتہ کہ ہیچ مقام  
 معرفت بیرون ازاں نیست، و طریقہ حضرت صدیق اکبر و علی مرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
 جمیع حضرات خواجگان ہمیں است، و آنکہ جوگیہ و براہمہ ہند و فلاسفہ یونان کہ بطالت نشان  
 بیستی در ان شرکت دارند و بہ دقائق آن بزعم خود رسیدہ۔ ظاہر نمے شود کہ وجہ استفسار  
 ہیست، و ایں چنین مقدمات گمانیہ و ظنیہ شنیدن چہ لطافت دارد، کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ  
 قَرِينٌ۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ  
 عِبَادِكَ فَيَمَّا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ۔ و آنچہ استفسار رفتہ بود کہ اہل حکمت رسمیہ گویند کہ  
 جسم را ہیولی باید کہ حامل امکان او بود در مجردات چون احتیاج بہ ہیولی نبود، معلوم شریف  
 ہیو باشد کہ حکماء گفتہ اند لا بَدَّ لِكُلِّ حَادِثٍ مِنْ مُدَّةٍ وَ مَا دَاةٌ۔ و مادہ عام تراست از ہیولی  
 ہست مادہ اعراض موضوع است و مادہ نفس بدن مادہ صورت ہیولی و بر تقدیر کہ مراد از مادہ ہیولی

باشد محذور لازم نیاید زیرا که موضوع بدن بے هیولی صورت نہ بندد۔ مکرّم من! چوں مدار فلاسفہ بر انکار  
 طور نبوت است و اعتماد بر مقدماتے کہ از تسبیح عنکبوت اہمون است باین چنینی اولہ قناعت کردہ  
 اند و بقدم عالم رفتہ و از خدّاء تعالیٰ رو سیاہ شدہ۔ ہیچ طفلے شرّاح صحیحہ قطعہ را بریں دلائل  
 فاسدہ کا سدہ کہ دارند از دست نہدہ۔ دیریں مسئلہ متمسک ایشان آن است کہ امکان صفت ثبوتی  
 است و محل خود را خواہاں است و آن محل باید کہ مادہ معانی مذکورہ باشد، و این بوجہ مردود است۔  
 اول لانسلم کہ ممکن در حال عدم موصوف با مکان باشد و انقلابے کہ ازاں گرنیختہ اند بر تقدیر ثبوت  
 ممکن است فی حال عدم، و بر تقدیر تسلیم مراد از صفت ثبوتی چیست۔ اگر آن است کہ عدم  
 داخل مفہوم اونست یعنی عدم مطلق یا مضاف نباشد مسلم است، لیکن ملازمت ممنوع۔ و اگر باین  
 معنی است کہ موجود است پس ثبوتی بودن ممنوع است، بلکہ صاحب تجرید وغیرہ بر عدم ثبوتیت او  
 اقامت برہان نمودہ۔ بر تقدیر تسلیم لانسلم کہ متعلق محل و معانی مذکورہ باشد۔ و اگر از امکان امکان  
 استعدادی مراد داشته باشند کہ صفت ثبوت است پس محقق است کہ حادث فی حال عدمہ  
 باین موصوف نیست، و الا یلزم وجود صفتہ بلا موصوف لان المحل لیس بموجود۔ و  
 مدار امکان استعدادی نفسی قادر مختار است و هو ضلال۔ و آنچه آن حضرت مرقوم فرمودہ کہ ذوق  
 سلیم حاکم است بانکہ ہر ممکن را ہیولی باید، تعیین کہ از ظاہر مصروف است کہ اثبات ہیولی ثبوت  
 بقدم عالم میکند کہ کفر است، بلکہ مراد آن حضرت امرے خواهد بود کہ محل این صفت اعتباریہ باشد،  
 و لو کان ذالک الامر امرًا عدمتیاً چنانکہ از تحقیق ایشان لائح است۔ زیرا کہ صور علمیہ من درج  
 در دائرہ وحدت کہ باعتبار مثال دائرہ است و الا نقطہ بیش نیست، یوے از وجود خارجی ندارد۔  
 و موافق تحقیق آن مخدوم بعض اکابر نیز تجویز کردہ اند کہ حاصل امکان حادث صور علمیہ است کہ  
 فی نفس الامر گونه تقررے دارد مناسب آن تقررے کہ معتزلہ معدومات را اثبات نمودہ اند و دیریں  
 باب تفصیل سخن نمودہ۔

تشبیہ۔ از تحقیق سابق لائح گشت کہ ہیچ حادث را پیش از حدوث مادہ موجودہ قبل وجود در کار  
 نیست کہ حامل امکان باشد کہ با وجود عدم ثبوت دلائل او بقدم عالم مے کشد کہ کفر است۔  
 و بر تقدیر اقتضاء امکان مادہ را وجودیاً او عدمیاً ممکن است کہ صور علمیہ باشد کہ ما قال کثیر

مِنَ الصُّوفِيَّةِ، أَوْ حَقَائِقُ مَعْدُومَةٌ عَلَى مَا يُسْتَفَادُ مِنْ عِبَارَةِ الْمُتَكَلِّمِينَ، أَوْ أَعْدَامًا.  
 مَعْلُومٌ بِمَعْنَى زَيْدِيَّةٍ اسْتِثْنَاءً مِنْ مَوْجُودٍ بِشَرْطِ تَكْرُرِهِ أَوْ عَلَى مَا حَقَّقَهُ الْمُحَقِّقُ الدَّوَانِيُّ بِمَا لَا يَزِيدُ  
 عَلَيْهِ - لَا يُقَالُ حَقَائِقُ الْمَعْدُومَةِ أَوْ الْأَعْدَامِ مَجْهُولَةٌ مُطْلَقَةً فَكَيْفَ يَتَعَلَّقُ بِهِ  
 الْعِلْمُ الْأَلَهِيُّ ثُمَّ التَّخْلِيْقُ، لِأَنَّا نَقُولُ ذَلِكَ مَمْنُوعٌ - الْأَمْرِيُّ أَنَّ الْحَكْمَ عَلَى عَدَمِ الْعِلْمِ  
 بِأَنَّهُ جَهْلٌ وَلَا بُدَّ مِنْ تَعَلُّقِ الْعِلْمِ وَالتَّمْيِيزِ فِي الْجُمْلَةِ - وَلَا يَلْزَمُ قَلْبُ الْحَقِيقَةِ لِأَنَّ  
 تَسْرَادَ الْمَعْدُومِ فِي الْخَارِجِ لَا مُطْلَقًا، وَالْعَدَمُ مَا صَارَ وَجُودًا حَتَّى يَلْزَمَ الْقَلْبُ  
 التَّمَذَكُّورُ - دِكْرٌ مِمَّا اسْتِثْنَاءً مِنْ صَاحِبِهَا بِرَجَاهِ رِعَايَةِ حَقُوقِ شَرِيعَتِ غَرَاءِ بَطَاهِرِ وَبَاطِنِ  
 قَرَابَتِهِ وَازِطْلَاقِ اِيْنِ قِسْمِ سَخْمَالِ كَمَا يَكُنْ حَقِيقَتِ اسْتِثْنَاءً مِنْ رَجَاهَتِهِ وَاجِبِ اسْتِثْنَاءً مِنْ دِكْرِ  
 حَالِ امْكَانِ تَحَاشِيِ نَمَائِدِ - قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِينَ مِنَ الصُّوفِيَّةِ، اَعْلَمْنَا اِنْ اِصْطِلَاحَاتِ  
 الصُّوفِيَّةِ غَيْرِ اِصْطِلَاحِ الْحُكَمَاءِ، اِذْ اِصْطِلَاحُهُمْ خِلَافَ الدِّينِ لِأَنَّهُمْ يُنْكِرُونَ  
 الْعِبُودِيَّةَ وَيَدْعُونَ اِلَى الْوَهْيِيَّةِ وَيَقُولُونَ اَلْحَقُّ مَا دَاةٌ وَالْخَلْقُ صُورَتُهُ وَكُلُّ  
 اِنْسَانٍ قَدِيمٌ بِالنَّظَرِ اِلَى الْمَادَّةِ وَبِالنَّظَرِ اِلَى الصُّورَةِ حَادِثٌ، فَالْحَادِثُ وَالْقَدِيمُ  
 شَيْءٌ وَاحِدٌ وَالْخَلْقُ وَالْعَيْنُ مُتَّحِدٌ فَايْنُ الْعِبُودِيَّةِ وَايْنُ الْوَهْيِيَّةِ الْخَرِّ - وَقَالَ فِي  
 مَوْضِعٍ اٰخَرَ جَمِيعِ الصُّوفِيَّةِ عَلَى اَنَّهُ تَعَالَى قَدِيمٌ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا يَجُوزُ اِتِّصَالُهُ  
 بِشَيْءٍ وَانْفِصَالُهُ عَنْ شَيْءٍ وَحُلُولُهُ فِي شَيْءٍ وَصِفَاتُهُ كَذَاتِهِ لَاهُوَ وَلَا غَيْرُهُ، الْاِنْسَانُ  
 مَخْلُوقٌ وَرُوحُهُ كَجَسَدِهِ وَهُوَ فَاعِلٌ مُخْتَارٌ - وَمِنْ اِعْتِقَادِ غَيْرِ هَذَا اِفْهَوْرِيَّةٌ بِرِيقِ  
 بِالْجَمَاعِ - كَذَا ذَكَرَهُ كَلَابَادِي - وَامَّا كَلِمَاتُ بَعْضِ الصُّوفِيَّةِ فِي الْغَلَبَاتِ كَمَا  
 قَالَ بَعْضُهُمْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَأَيْتُ اِلَهًا فِيهِ وَمَا فِي الْوُجُودِ اِلَّا اِلَهٌ، فَظَاهِرُهُ وَاِنْ  
 كَانَ كُفْرًا فَلَهَا تَأْوِيلٌ، وَهُوَ اَنَّ الْغَيْبَ الْمَشَاهِدَ عَنِ الْخَلْقِ لَا يَبْقَى فِي بَصِيْرَتِهِ  
 اِلَّا الْخَلْقُ وَجُودٌ وَشُهُودٌ، فَيَكُونُ هَذَا الْقَوْلُ مَعْقُوفًا عَنْهُ عِنْدَ الْغَلَبَةِ - وَامَّا مَنْ  
 اِعْتَقَدَ بِظَاهِرِ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ مَعَ وَجُودِ الصُّوْفِيَّةِ فَهُوَ كَافِرٌ - وَاسْتِثْنَاءً مِنْ اِنْقِلَابِ نَقْلِ فَرْمُودِهِ اِنْ  
 وَكَلِمَةُ اِنْدَلِجِ اسْتِثْنَاءً مِنْ رُشَنِ مَعْرِفَتِهِ مَعْدُومٌ مَوْجُودٌ نَشُودٌ مَوْجُودٌ مَعْدُومٌ، نِيْزِ مَخَالِفِ عَقِيدَةِ  
 اِبْلِ حَقِّ اسْتِثْنَاءً مِنْ اِلَهٍ سَعِيْلُهُمْ مَكْرِبِيَّةٌ وَهِيَ اَنَّهُمْ اَسْتِثْنَاءً مِنْ اِبْلِ حَقِّ اسْتِثْنَاءً مِنْ اِلَهٍ سَعِيْلُهُمْ مَكْرِبِيَّةٌ وَهِيَ اَنَّهُمْ

حضرت قادر متعال داشته باشد هرگز شک نیارودر آنکه او تعالی قادر است که بے ماده ایجاد کند، و مادیه بحقیقت شریعت مصطفویه علی مصدرها الصلوة و الحجیة مکمل نشود هرگز بتحقیق این مسائل نہ رسد۔ حکما چون اعتماد بر عقل خود داشته اند از حسن اتباع انبیاء محروم مانده اند، و خدا را سخنان عاجز تصور نموده اند که بے شق ماده خلق نتواند کرد۔ چون قدماء اینها دهریہ اند متاخران ہر چند تلبیس کرده اند و اثبات صانع رفته لیکن در اکثر تصریحات و تلویحات آنها انکار صانع ہویدا مے گردود۔ و اثبات قوۃ مؤثره و متاثره آنها و اجماع شایاں بر قدم عالم و قول بایجاب صانع و نفی اختیار و ان الواحد لا یصد ر عنہ الا الواحد ہمہ رموز اند باین معنی کما لا یخفی علی المتتبع فی کلامہم۔ ہر چند جمعے تا ویلات کرده اند اما اکثر موافق مقررات آنها نیست و اللہ اعلم۔ ہویدا است کہ این سخن ایشان بے تاویل نیست و الا انکار حوادث کونیہ کہ بے شک محدثات اند و از کتم عدم برآمده اند مثل حرکات متعاقبہ فلکیہ و اجزاء زمان و غیرہا کہ وجودشان از عدم و عدم شان بعد وجود از اجلاء بدیہیات است، لازم مے آید، مگر بر قضیہ تشکیک کہ فرد اعلاء وجود مراد داشته اند کہ ذات واجب باشد جل و علا۔ آسے بر اصول صوفیہ و اہل حکمت کہ بوحدت وجود قائل اند محقق است و بتوجیہ وجیہ۔ قول صوفیہ کرام عائد بر قول علماء عظام است کما حقیقہ شیخی و امامی قدوۃ المحققین قدس سرہ بسا لامزید علیہ۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا۔ ایں ہمہ جبروت و بے ادبی و دراز نفسی حسب الامر عالی بود، و الا ایں احقر را چہ یاراکہ در خدمت علیہ ایں ہمہ گستاخی نماید۔ وَاللّٰهُ

مکتوب حضرت خواجہ عبد اللہ معروف بخواجه خور و ابن حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہما۔ در تفسار علوم غریبہ و معارف دقیقہ بخدمت حضرت ایشان۔

الحمد لله على عناية الذي اصطفى - بعد از عرض نیاز مندی و شکستگی و بیدلی معروض رائے اشرف اجلی مے گرداند کہ باین ہمہ خرابی و پستی کہ نصیب حال و ہمت ایں گرفتار شدہ است، امیدواری را از دست نئے دہر و بزرگان ایں طریقہ علیہ را وسیلہ ساختہ پیوستہ از خداوند نخواہد کہ بجنایت خاص خود گرفتار را از گرفتاری ہرچہ مسمی بما سواست بروجہ کلی خلاصی بخشیدہ گرفتار محبت خود گرداند تا در غلبت



نسبت شریفیہ استغراق تمام در بحر وحدت و انقطاع حقیقی از کثرت موبہوم میسر گردد، اَشْتَهَى عَدَمًا  
 لَوُجُودَ بَعْدَ دَا - بعد از آن اگر خواهد از مقام معرفت که مقصود آفرینش است بهره مند گرداند، بحضور  
 حق که حق سُبْحَانَہٗ را با خود در جمیع مراتب حاصل است مطلع می سازد، با آنکه یقین و وجدان می یابد که  
 این حضور و شہود صفت اوست تَعَالَى - این جازا ساک نام و نشانی نیست و در آن مقام است  
 اتصاف باوصاف الہی و تخلق باخلاق و جوبی، وہم دیرین مقام است ارشاد و تکمیل تام - و این مقام  
 کہ مستیست بفناء حقیقی و بقاء باللہ و سیر فی اللہ و وجود را بعد از فناء نہایتی نیست چہ در مراتب  
 و معمول و جوبہ محبوب حقیقی واقع شدہ است و جوبہ محبوب را غایت نمی باشد و شہودات بے وجہ از وجوب  
 مستحیل است وہم دیرین مقام است شہود احدیت در کثرت کہ بعضی کس را کہ ورثہ محمدیہ اند بعد از  
 رجوع میسر است - اصحاب رجوع دو قسم اند بعض اہل این شہود اند و بعض نہ، چنانچہ شیخ محمد ابوبھی در شرح  
 بخشن را زباں تصریح کردہ است - قسم اول را اہل میگویند - و بالجملہ اینجا عروج است و رجوع، در طریقی  
 عروج بعض را این مشرف پیش آید و بعض را نہ - و احوط آن است کہ باین راہ نبرند، چہ می تواند کہ بعض  
 از مرتب ظلال مقید شود - اما چون باین راہ رفتہ باشد و بمد و صحبت مرشد و صفاء استعداد او بکمال  
 تربیت برسد و بہ مطلق حقیقی فانی گردد، بعد از رجوع شاید استعداد مساعد یافتہ بوارثت تامہ کہ شہود آن  
 گشت و آن را کوثر نامیدہ اند مشرف گردد، بلکہ غالب ہمین معنی است مقصود از ہمہ گستاخی غیر این  
 نیست کہ اگر بخاطر برسد اعانت این طریقہ شریفیہ، در حق این گرفتار بلکہ در حق جمیع دیگر کہ در ایشان استعداد  
 ہیں معنی یافتہ شود، نمایند - اگر چہ توجہ بطریق دیگر باشد ازین طریق نیز خالی نگذازند معلوم شریف  
 آن حضرت است کہ این جاد و جہت است، یکے دوام آگاہی بذات کہ آن را یاد داشت گویند و  
 آن را حضرات خواجگان بہ تربیت و پرورش آن سعی دارند و می فرمایند - و این طریق اجمال است -  
 دیگر شہود خاص کہ در مجموع می باشد بصفت یگانگی، و یکے بصفت ہمگی، و این طریق معرفت تفضیلی است -  
 بعض از کمل افراد اولیاء اللہ باشند کہ در ہر شے دریابند و وصف خاص گردند و در خود بر آن یابندہ  
 سے از اسماء ذاتیہ کہ در خارج مظاہر نمی باشد ذاتیات را از یک دیگر متمیز می سازند - و این درجہ  
 در درجات بقاء باللہ بغایت نادر است - این معنی را در کلام حضرت سلطان ملکوت تحقیق خواجہ  
 حرار قدس سرہ یافتہ شدہ است اما ہنوز بقیم نرسیدہ است، لطف فرمودہ اگر گنجائش

وقت باشد در رشحات ملاحظہ نمایند و بشرح آن ممتون سازند۔ چنانچہ بعض دیگر منظر اسماء فعلیہ مے شوند، ہم در مقام باللہ را باین دو وجه تفسیر فرمودہ اند۔ در شرح معنی اول توجہ فرمایند۔ و این فقیر پیش ازین در عرضہ مشتمل بر مسائل نوشتہ بود کہ در لطائف سبعمہ ہرچہ توان نوشت بنویسند۔

اول در تحقیق آن لطائف کلمہ چند بنویسند، یعنی لطیفہ عالی چہ چیز است و لطیفہ نفسی کدام است و ہم چنین لطیفہ قلبی و روحی و ستر و خفی و اخفی۔

ثانیاً در مغایرت و عدم آن بایک دیگر لفظی چند کہ ذاتی بود مقصود تحریر فرمایند۔ در مکتوبات و رسائل حضرت قبلہ گاہی قُدَّسَ سِرُّہُمْ دیرین باب چیزے یافتہ نشد۔ آری ذکر لطائف ہست، اما اینکہ ہر لطیفہ حقیقت و وحییت و مغایرت بایک دیگر چگونہ است اعتباری یا حقیقی یافتہ شدہ، از بیان لطائف حقائق مغایرت و عدم آن نیز معلوم مے شود۔ آری در بعض رسائل بعض مشائخ کبر و میثاق شیخ زین الدین خوانی وغیرہ چیزے یافتہ میشود، اما تفصیل نیست، و وافی و کافی نیست و بعضے خوب بفہم ہم نمی رسد و بالفعل ہم آن مقام حاضر نیست تا نوشتہ شود۔ وَاللَّهِ

حضرت خواجہ  
ما تہی بآئمہ قدرانہ

مکتوب سی و یکم۔ بنام حضرت خواجہ عبد اللہ معروف بخواجہ خور و بان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قُدَّسَ سِرُّہُمْ۔ در فتاویٰ و بقا و حضور و شہود و در رؤیت۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ سَلَامًا عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ عرض نیاز این شکستہ آوارہ بصدع عجز و انکسار بحضرت علیہ مقبول باد۔ عنایت نامہ عشرت و مسرت افزاء دُور افتادہ ہاگر دید۔ الطاف و اشفاق کہ در ضمن آن اندراج یافتہ است سبب امید و اریہاء این ناقابل مقصہ گشت۔ اللہ تَعَالَىٰ آن صاحبزادہ مکرم را ہمیشہ بر مخلصان و مہمان خود مشفق و مہربان دارد۔ از اذواق و مواجید این طائفہ علیہ مشروح ساختہ اند و بہ نکات لطیفہ و لطائف شریفہ مشحون گردانیدہ بمطالعہ آن حظہا فرا گرفت، ہر چند این گرفتار نفس امارہ را بوجہ من الوجوہ لیاقت استماع این غوامض دقیقہ و اسرار غریبہ نیست چہ جاء آنکہ دست تحقیق بدامان آن کشاید۔ ہیہات۔ در رشحات مذکور است از شیخ ابوسعید قُدَّسَ سِرُّہُمْ پرسیدند کہ سخن در طریقت گفتن کر شاید، فرمود کہے را کہ اگر ظاہر

اور ہر ہمہ اہل زمین عرضہ کنند بر ظاہر او ہیچ عیب شرعی نباشد، و اگر باطن او را بر ہمہ اہل آسمان عرضہ  
 کنند در باطن او ہیچ نقصانے نباشد۔ اما چوں عنایت عزیزاں کہ در یچہ لطف الہی است جَلَّ  
 وَعَلَا ایں مسکین مطرودے را از حنیضِ مذلت با ورجِ رفعت قبول برداشته است، تو حیرت ایشاں اَعْرُوہ  
 و شغف ہمت ساختہ بدو کلمہ نامربوط پرداخت امیدوار عفو است۔ مَحْدُوْمَا! اطلاق نام و نشان  
 سالک دو احتمال دارد نام و نشان کوئی و امکانی و زوال آں در سطوات انوار قدم ظاہر و لامع است،  
 یا تا کہ مراد قطب المحققین خواجہ احرار قُدَّسِ سِرَّةِ از نفی ذات و صفات سالک دریں مقام بایں  
 معنی بود۔ احتمال دیگر عین ثابتہ او کہ سالک منظر اوست و زوال آں دریں مقام لازم نیست،  
 و حصول ترقی از عین ثابتہ کہ مبدئ تعین او باشد ممکن است بل واقع، چنانکہ در کلام حضرت  
 حجۃ العارفين حضرت ایشاں قُدَّسِ سِرَّةِ بسو ط است و در ریشات در میان فرق میان  
 ملک و انسان نیز مذکور است۔ و متبادر چنان است کہ نام عبارت از ذات عارف است  
 استقاء آں بدان معنی است کہ عارف را ذات نیست و اِنَّ الْعَالَمَ اَعْرَاضٌ مُّجْتَمِعَةٌ فِي  
 عَيْنٍ وَ اَحَدٍ عَلٰی مَا تَقَدَّرَ عِنْدَهُمْ۔ اما نفی نشان کنایہ از آثار است و آں آثار حضرت وجود  
 است عِنْدَهُمْ، عینیت جز بطریق تجوز و نفی انتساب محل گنجائش ندارد کہ انقلاب علم واجب جَلَّ  
 شَانَهُ مستحیل است۔ دیگر اتحاد مقام بقاء و فناء خلاف مقرر است و موہم آنکہ حصول فنا بر  
 انکشاف و حضور مذکور موقوف است، بلکہ فناء ہماں استغراق است در شہود ذات حق سُبْحَانَهُ  
 بے آنکہ او را وقوفے بود بشہود او جَلَّ ذِکْرُهُ، بل شہودے کہ وصف شہادی و شہودی در دیدہ  
 دل نیاید و ہمگی در بحر ہستی گم گردد۔ و نفی نام و نشان کہ مرقوم فرمودہ اند ہم در ہمیں مقام راست  
 آید کہ عبارت از فناء است۔ و نیز از حصول مقام بقاء مجرد تعین بآنکہ ایں حضور و شہود نیز صفت  
 اوست کفایت نیست تا بوجود موہوب حقانی مشرف نشود از بقاء شربے ارزانی نیست۔  
 ہر چند ایں تعین ثمرہ آں وجود موہوب است اما عمدہ را رعایت کردن لازم است۔ درین وقت  
 صاحب ایں حضور و شہود جز او سُبْحَانَهُ نخواہد بود و فانی آوارہ از خلوت خانہ عدم بخلوت گاہ وجود  
 رخت نخواہد کشید تا حقیقت اَشْتَهٰی عَدَمًا لَا وُجُوْدَ بَعْدَہَا صورت پذیرد۔ بدان است  
 اشارہ حضرت خواجہ احرار قُدَّسِ سِرَّةِ آنجا کہ فرمودہ اند اگر حق سُبْحَانَهُ او را ازین مقام ترقی

حوزہ نجف ۶۱

بخشد و ببقا رساند، اورا از نزد خود نوسه بخشد که با آن نور تو اندوید که مشاهده او جل ذکره جز او نیست - و سیر مقام تکمیل معبر بسیر عن الله بالله است سیر فی الله را با آن متحد ساختن، هر چند از کلام بعض مشائخ متوهم است، مخالف مقرر است - و آنچه حضرت خواجہ احرار قدس سیرت فرموده که سیر عن الله بالله برائے تکمیل ناقصا این جا صورت بند و منافی آن نیست، بلکه موید آن است چنانچه سیاق دلالت دارد - هوید است که فرق میان اولیاء و مستملکین و غیر ایشان باعتبار همین سیر است، و الا هر فناء را بقاء لازم است و تحقق ولایت را این دو جناح در کار - و نیز استملاک را بسیر اول خصوصیت نیست بلکه در سیر ثانی باعتبار تفصیل شیون از توارد بقاء و فنا چاره نبوده، چنانچه حضرت خواجہ قدس سیرت با آن ایما کرده آنجا که فرموده اگر بحیات ابدی در انقطاع اصل از تعلقات صوریه کوشی بنهایت این طریق نتوانی رسید، چه نفسی را اثبات لازم است و هر اثبات را نفسی الخ - آنچه مرقوم فرموده اند که وجوه محبوب را غایت نمی باشد و شهود ذات بوجه از وجوه مستحیل، مانا که عبارت جمعی از عرفاء مؤهم این معنی شده باشد - قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ - ه

تو و طوبی و ما و قامت یار فکر هر کس بقدر همت اوست

ظاہر است که کلام مشائخ بیشتر موافق استعداد مستمعان است و مطابق حال طلاب - سا که که سیر او بتفصیل شیون افتاده باشد، و استعداد او به قاب تو سین مناسب، در حق او انحصار سیر ثانی، اذ فی الاوصاف بالادوصاف الالهية التخلق باخلاق غیر المتناهیة مع عدم انقطاعه مسلم - و این حال مجتہین غیر مجتہین راست، بخلاف محمدی المشرب که معامله او به او ادنی قرار یافته باشد - بعد از سیر صفات و شیون و قطع آن بطریق اجمال از راه محبوبی منجذب اصل الاصول، و از عین الایمان که مرکز طبعی اوست برآمده محفوف سُرادات ذات شده باشد، اگر از ذات صرف حفظ فرگیرد و سیرش بیرون از وجوه اعتبارات واقع شود چه مستحیل - و اگر شود تجلی را در آن حضرت علیا یا نبود انحصار سیر در شیون و اعتبارات لازم نیاید، بلکه حفظ است محمول کیفیت که محاط عبارات و مشمول اشارات نشود که تنگنای عبارت جز وجوه را نتوان اداء کرد، البتہ از قنطرة الحقیقة - در عالم مجاز آنچه از شاہد در حیطه شہود آید و محاط نظر گردد معبر الفاظ شود و غالب جز عوارض

مکشفہ محبوب نخواهد بود، والا ذات معشوق ازاں یک سُوست، کہ گرفتار ذات است و معرض از  
 عوارض و صفات۔ و چون ذوات را با ہم نسبت است بیرون از ادراک ازاں روا از ذوات نصیبی ارد،  
 و حال اگر عمر فوج علیہ السلام یا بد ازاں حظ وافر و ازاں نسیم متواتر بعوارض نخواهد خرامید و از  
 قبلیه توجیر احدیت بسیل و احدیت نخواهد پیوست، مگر در وقت رجوع کہ عبور سے دریں گلشن نماید  
 و از گھماری این موطن حظی گیرد۔ اما چون عروج موافق نزول است و مقابل نقطه علیا نقطه سفلی است  
 تا پیار با سفل تنزلات محقق خواهد شد و در مقام تسلیم بمراد محبوب قیام نموده بہما جرت قرار خواهد داد،  
 حدیث کان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ذائماً الحزن گویا رزے ست باں۔  
 پریشوق رفیق اعلی عازم دیار محبوب شدہ رجعت قہقری با صل خواهد کرد تا وصول مدت موت دریں عالمہ  
 خواهد گذرانید۔ چون بندان الموت جسر یوصل الحیب الی الحیب مستعد گردانگش  
 بجزاں خلاصی یابد۔ ہر چند دامن کبریاء محبوب علی الاطلاق ازاں بلند تر است کہ کوتاہ دستے باں حضرت  
 علیا تواند آویخت و بہم آغوشی آن منزہ تواند رفت، اما اگر بے چارہ مشتاق گردد حریم محترم او گردد کجاؤد  
 و بچہ رو آورد ۵

ذات من نیست بجز محبت ذات ذات بر من زده است را و صفات

عَرَفْتُ رَبِّي بِجَمْعِ الْأَضْدَادِ - و بدوق در می یابد کہ ہر چہ مشہود و منظور گردیدہ، و آنچه متعلق علم  
 و فہم گشتہ و یا بوجہ محمول الکیفیتے ازاں حضرت علیا فر گرفته، و ہر چہ متعلق طلب و محبت شدہ و آنچه  
 اتحاد پیدا کردہ و نسبتے ہم رساندہ، دامن عز حضرت کبیر ازاں متعالی ست، و آن جز بتخیل و منحت  
 ہونہ و شایان نفی و اعراض، بحقیقت کلمہ لانی آں واجب است، لا احب الا فلین گویاں ببری  
 ازاں لازم، کہ محدث را با قدیم رہے نیست، او تعالی و ذاء الولاء ثم ذاء الوراہ ست  
 لے شدہ ام در جواں خوشتن مے پستی ہم خیال خوشتن

بچنین صفات واجب جَلَّ و علا و شیون ذاتیہ تعالی کہ بقدم موصوف اند و ہر موصوف خود ببقاء  
 ذاتی منتصف۔ محدث بے چارہ راہ باں نیست و سیر او را باں تماشا گاہ گذرنہ، با وجود آنکہ اگر جویاں  
 است او را جویاں است و اگر پویاں است بیارگاہ او پویاں، و اگر معنی دارد ہم با و دارد و اگر وصل دارد  
 با و از صفات بجز ذات نخواہد از تعینات بجز حضرت اطلاق نہ، در زہمت گاہ غیب ہوت ہمدوش

متنزیه صرف است و در خلوت خانه احدیت ہم آغوش مطلق محض۔ و آنکہ جمع اضداد گفتم صواب است زیرا کہ  
 محدث با ثار خود زحت بملک عدم کشیده است بوجہی کہ اورا بازگشتے نیست، ہرچہ بہت خود بخود  
 بہت خود طالب و خود مطلوب خود شاہد و شہود خود محبت و خود محبوب است، ہم اورا واجد است  
 و ہم موجود و ہم ناظر است و ہم منظور، و این آوارہ ترجمانے پیش نیست چوں الفاظ بر روء معانی و چوں  
 کالبد بر اشباح۔ و نیز کارخانہ عارف بشہود و وابستہ است و در میان شہودات و وجدانیات تدافع نیست  
 بموجب اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِ حَىٰ بِنِیْ با و مناسب یافت احکام و معاملات است۔ گفتہ نشود کہ  
 چوں معاملہ بذات بحت و غیب ہوتی پیوست ترقی را چہ معنی بود و تفاوت اِقدام اَهل اللہ  
 را چہ گنجائش۔ زیرا کہ وسعت کہ در مقام تفصیل صفات است ظلمے ست ازاں وسعتی کہ در اساحت گاہ  
 مقدس است و رشحہ ایست ازاں بحر محیط فہلوا البسیط الواسع، اگر عقل عقیل در ادراک آں  
 وسعت بیچونی عاجز باشد و از تصور آں ترساں۔ آنجا دیدہ دیگر در کار است کہ عقل دیرین موطن محلی  
 خرد گل است، و لہذا رؤیت بصری بذات اقدس متعلق خواہد شد با وجود آنکہ ہر کدام را باندازہ قرب  
 خصوصیتے جدا خواهد بود و ترقی علیحدہ۔ وصل این رؤیت بر رؤیت تمشلے از تمشلات ذات نہ رؤیت  
 عین ذات اوست تَعَالَىٰ وَتَقَدَّسَ، و موجب نفی خصوصیت رؤیت است بدار ثواب و خروج  
 از قوانین شریعت غراء و اعترال است از مذہب اہل حق شکر اللہ سَعَّيْہُمْ۔ و ہر گاہ رؤیت  
 بصری ممکن باشد، مشاہدہ بصیرتی چہ مستحیل بود و طلب چہ ایا یوس باشد، ہرچہ سوا شہود مراتب  
 باشد کہ شیفتہ مشتاق والہ آں بود و جز تمنا ازاں بدتش نیاید۔ و آنچه بعض محققین بر استحالہ تعلق علم بذات  
 واجب استدلال اقامہ کردہ اند کہ علم موجب احاطہ است بر تقدیر تمام دلالت بر نفی حصولی دارد جنوی  
 حضرت قطب العرفاء و رفقات فرمودہ اند چوں دل از مزاحمت تصرف غیر حق سُبْحَانَهُ آزاد  
 شدہ، الوہیت دیگرے از پیش بصیرت او برخواست، دیرین مقام بشہود تجلیات صفات حق  
 سُبْحَانَهُ از شہود اوصاف خود و غیر خود نجات یافتہ از تجلی ذات دیرین پرودہ تجلیات صفاتی  
 بہرہ مند شود، وَ مِرْاجُہُ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ۔ تواند کہ اشارہ باین  
 معنی باشد و حقیقت احسان میسر شود، چنانکہ لفظ کان اشارہ بآن میکند۔ عبور ازین مقام  
 ہیچ کس را مسلم نیست بے اتباع کمال مر حضرت مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوَةِ

فَضَّلَهَا وَمِنَ الْجَنَّاتِ أَتْبَهَارًا وَمَقَامَاتٍ فَنَاءً مِمَّنْ جُنَّانًا مَكْرَمًا نِيلَ مَقَامَاتٍ بِشَيْئٍ مِّسْرٍ مَسِيَّتٍ  
 بے متابعتِ اَوْصَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ چہ متابعتِ ہر مقام بحسبِ اَل مقام است، کے  
 متابعتِ اَل عالی مقام میسر شو، کمتر از کمتر است، لیکن کسے را بحض عنایت شاید کہ آسان  
 گرداند۔ رسیدن بآں دولت کہ بشہود و انکشافِ ذات از تفصیل اسماء و صفات زائل شدہ  
 غیر ذاتِ مشہود او نباشد بسیار متعذر است مگر کسے کہ از ذات و صفاتِ خود نیست شدہ باشد و  
 بخلعتِ خاص کہ تعبیر از اَل بوجود مہو بہ حقایق کردہ اند مشرف شدہ باشد انتہی کے کلاماً  
 قَدِيسٌ سِرٌّ۔ و در ریشات آورده فرمودند کہ معنی لا اِلَهَ اِلَّا اللهُ پیش بعضے کہ اَللہ اسم ذات  
 است مِنْ حَيْثُ هُوَ اَل تُوَانِدُ کہ نیست اِلہ کہ عبارت از مرتبہ الوہیت یعنی ذات مع الصفات  
 اِلَّا اللهُ یعنی ذات بحت معنی عن الکل این معنی را در خود روانے باید داشت، زیرا کہ در زمان خلوت  
 دل از اغیار مشہود صرف جز ذاتِ مقدس ہیچ نیست۔ و ایں نسبت مبتدیانِ خواجہ عبد الخالق را  
 قَدِيسٌ اَسْرَارُهُمْ مِيسْرٌ است۔ فَهَمَّ مَنْ فَهَمَ ع

بانگ دو کردم اگر دروہ کس است

در ہمیں معنی مے فرمودند کہ مبتدیانِ طریقہ خواجہ بہاؤ الدین را قَدِيسٌ سِرٌّ چاشنی از غیبِ ہوتیت  
 حاصل است انتہی۔ مقرر است کہ غیبِ ہوتیت عبارت از مرتبہ لا تعین است بلکہ مشہود برزیت  
 گہمی ثانی اَل است۔ چنانچہ صراخ و لواحج اکابر بر اِن ناطق است مقصود ایں ہمہ گستاخی  
 و اطالتِ کلام انکشافِ حقیقتِ حال است تا بربودت و کساد مخزون فہم قاصر خود اطلاع یابد، و اَل

من ہما احمد پارینہ کہ ہستم ہستم بل ہیچم و کم ز یہ ہیچ ہم بسیارے

مکرم من! محقق است کہ تجلی ذات نصیبِ اَل سرور است عَلَيْهِ وَعَلَى اِلہ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ  
 اَكْمَلُ الْجَنَّاتِ، و شک نیست کہ اَل بیرون از دائرہ تفصیل اسماء و صفات است و خارج  
 از حیطہ وجوہ و اعتبارات۔ و کمل تابعان اورا عَلَيْهِ السَّلَامُ در مقامات او عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 حظے تا حقیقت وراثتِ راست آید، و بشارتِ اَلْمَرْءِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بِحُصُولِ پونید۔ و  
 ایں معرفت من حیث الکشف و العیان و الاثبات و البیان محل ریب نمے نماید۔ و اگر در عبارت  
 عزیزے خلافِ اَل ظاہر شود، حمل بر استعدادِ مستمعان باید نمود، یا تفاوتِ اَقْدَامِ اَهْلِ اللہ

باختلافِ ازمنے و اوقات حضرت شیخ ابن عربی قدس سرہ باصحابِ خود فرمودند کہ ہرچہ  
 بیاریہ مازہ بیاریہ نہ قدیمہ۔ درابتداء و توسط و نہایت علی تفاوتِ درجاتِ احوال مختلفہ  
 است و مواجید متکونہ، من استوی یوماہ فہو مغبون، بلکہ بعد حصولِ اقصیٰ درجاتِ کمال  
 چون ایں دار و انقلاب است و احکامِ شریعت ہمیشہ دائمگیر است و حرمان و یاس از دولتِ حصول  
 بمطلب نقدِ حالش، اگر در وقتِ نزول و تلبس آن احکام، کہ الذہایۃ ہی الرجوع الی  
 الیہ آیتہ اشارہ بدل است، از یاس خیر دہد و از دروغ حرمان بنالد و حصولِ سعادت و وصولِ احوال  
 گوید دلیل بر امتناع آن نمے شود، قال علیہ السلام اِنَّہ لیغان علی قلبی الخ۔ فرمودہ اند  
 ہم دریں مقام شہودِ احدیت در کثرت کہ بعض از کمل را کہ ورنہ محمدیہ اند بعد از رجوع میسز است۔ مکرما!  
 ایں از حکمِ الہی است کہ اولیاء خود را، کہ باطن ہا ایشاں بحقیقت تنزیہ گرفتار است و تمام و کمال  
 با محبوبِ خدا در بارگاہِ انس مخصوص است از برائے افادہ طلب و افاضہ انوارِ ہدایت برخلا بازگشتہ  
 بر ایں خلوت گاہ میدہند و بوعے از مطلوب در ریاحین ایں تماشا گاہ بمشام جانِ شاں مے رسانند  
 تا وجوہ مناسب ہم آید، کہ فتح ابواب فیض بے آن متصور نیست چنانچہ در حدیثِ حبیبِ الیمن  
 دُنْیَاکُمْ ثَلَاثَةٌ رَمَزَتْ بَدَانَہُ اَنَّمَا مَطْلُقُ الرَّجْمِ قَبْلِ السَّازِنِ وَ مَقْبِدُ الْوَقْدِ وَ آفَاتُ الرَّجْمِ  
 در پشت آب میند۔ جمعہ کہ باستلاءِ قہرمانِ مطلوب بحقیقت فناء رسیدہ بتشریفِ ما زاع البصر  
 محکوم شدہ باشند از آفاتِ تقییداتِ محفوظ اند و از اغلالِ علائقِ آزاد۔ و ایں شہودِ وحدت در پردہ  
 کثرت ایشاں را مانع شہودِ صفتِ اطلاق نباشد، چرا کہ حقیقت گرفتاری آنها ہماں است، و  
 ایں برائے رعایت حکمت است و اظہار جزئیّت رحمتے پس ازین تحقیق لائح شد کہ شہودِ احدیت در  
 کثرت متمم کمال ایں جماعت علیا نباشد و موجب فضل ذاتیہ نہ، بلکہ فی الحقیقت ایں شہودِ حجابے  
 است بر بدر کمال ایشاں و کفے ست بر چہرہ جمال ایشاں۔ و از انبیاء مرسل علیہم الصلوٰت  
 و التّحیّات اتمّہا و اکملہا و صحابہ کرام علیہم الرضوان از کمل و ورثہ از اہل عسکران  
 بر ایں ترانہ ترنم نہ نمودہ اند و محبوب حسیض ایں تنگنا گشتہ۔ و ایں جماعت اصحابِ فوق و وجدان  
 را کہ در غلبات سکر و حال محکوم ایں تجلی شدہ اند و مغلوب ایں شہود گشتہ فضل بریں فرقة کبریٰ نبود و مرتبہ  
 کبریٰ در قربِ الہی جَلّ و علا نباشد۔ آنچه در حصول فناء مشروط است آن است کہ ایں



کثرت مانع حضور وحدت نباشد و مزاج شهود احدیت نگردد، و ظاہر است کہ دریں فرقه اتم است  
 و آنچه مرقوم فرموده اند کہ شیخ محمد باجی قسم اول را اکل می گوید، مگر ما! کُلُّ حُرْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ  
 قَدْ حُونَ جَاءَ کہ سخن در انبیاء و کمل و رشتہ باشد بکلام ہر کس استشہاد تو را آورد۔ و نیز مرقوم فرموده اند  
 با بملہ اینجاء عروج است و رجوع در ان عروج، بعضی را این مشرب پیش می آید و بعضی را نہ، و احوط  
 آن است کہ باین راہ نبرد چہ می تواند کہ بعضی از مراتب ظلال متقیہ شود۔ مخدوما! این مشرب کہ  
 شہود احدیت در کثرت باشد حصول آن اصحاب عروج را کہ در صد و قطع منازل امکانیہ اند و بسیر  
 لا اِلٰهَ مَشْغُول، محال است چہ کہ طلوع آفتاب احدیت را اضمحلال ظلمات امکانیہ لازم است  
 و حصول فناء در کار، کہ صاحب عروج از ان بے نصیب است و آنچه در صورت این مشرب است  
 حقیقت آن مشہود و کثرت است بکمال وحدت بخلاف فانی کہ مشہود و جز وحدت نیست و  
 کثرت جز وہم و خیال نہ، شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا، اگر الحاق صورت بمعنی نموده اند خداوند عروج را صاحب  
 این مشرب نامند پس آنچه در فہم قاصر در آمدہ و از طریق تسلیک اکابر اطلاع یافته، اولویت حصول  
 آن است در او ان سلوک کہ بمعاونت آن در مفاوژ غیب الغیب عبور نماید، و لذا آن را فتح الباب  
 می نامند۔ بدیہی است کہ این محبوب اغلال مباحث را اقتباس انوار فیوض حضرت مقدس و منزه  
 بے توسط مبارق ظلال در کمال عسر است، و رعایت وجہ مناسب مقتضای حکمت است کہ این  
 در تدریس مقتضی آن است لیکن بتوجہ پیر مقتدر از تقدیر مراتب ظلال محفوظ خواهد بود۔ آئیے در نسبت  
 سابقاں کہ انبیاء کرام باشند عَلَيْهِمُ السَّلَامُ و کمل و رشتہ ایشان در طریق ارشاد رعایت وجہ نسبت  
 در کار نیست، کہ بقلاب اصطفا و محبوبی و انجذاب اجتناب و مرادی از اول کار قبلہ توجہ ایشان حُب  
 غیب، ہویت نیامدہ است و یہ زیغ البصر گرفتار نشدہ اند و از شاہراہ تنزیہ مطلق بکوچہ ہائے تشبیہ نیفتادہ  
 اند، بخلاف نسبت لاحقان کہ غالباً از اصطفا یکسو مانده بطریق امانت پیوستہ اند و از محبوبی بہ محبتی  
 قناعت نموده۔

مرقوم فرمودہ اند کہ بعد از رجوع اگر استعداد مساعدت یافتہ بوارثت تامہ کہ شہود اکل است و آن  
 را کوشش نامیدہ اند مشرف گردد بلکہ غالباً ہمیں است۔ امید گاہا! چوں حقیقت توحید کہ عبارت از  
 اِفْرَادُ الْحَدَثِ عَنِ الْقَدْرِ است میسر شد و کمالے کہ وصول بحضرت احد است بحصول

پیوست، تشبیہ چرگراید و از قبلہ طلب کہ ذات منزه است بظلال کونیہ چون آید۔ چگونہ ازاں وراثت تامہ و شہود اکمل باشد و از شہود احدیت بے مزاحمت کثرت شہود و وحدت در کثرت چساں اتم بود، بانکہ استغناء ذاتی و احد علی الاطلاق بزرگتر ازان است کہ در بیچ آئینہ او را گنجائشے بود، و مورد خطاب اَتَسْتَبْدِلُ لَوْنِ الَّذِي هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔ چون گردد۔

سوال۔ از تقریر تولاغ گشت کہ بعض کمل را بجمت ابقاء مناسبت بایں عالم شہود دست مے دہد۔ و آن منافی کمال ایشان نیست و الحال چنین مے نماید۔

جواب۔ در صورتے ست کہ باطن عارف تنزیہ صرف و واحد مطلق باشد بحسب ظاہر گونہ تعلق بایں کثرنگاہ داشته باشد و خطے از مشاہدہ در جلوہ آں تماشا گاہ گیرد، نہ آنکہ وقت رجوع معاملہ او ہمیں رجوع وحدت در کثرت بود و ہماں را وراثت تامہ شہود اکمل و اند چنانکہ عبارت علیہ مشعر بر آن است۔ شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا۔ پس ایں تحقیق لاغ شد کہ مقصود فریقین، یعنی جمعے کہ بشہود و احدیت بے مزاحمت کثرت مستعد شدہ اند و جماعہ کہ بشہود و وحدت در کثرت آرام یافته، حضرت احدیستیست جَلَّ وَعَلَا کہ بکمال تقدس و اطلاق موصوف است، لیکن فرقہ اولے را کثرت از نظر ساقط شدہ و مضحل و ہلاک گشتہ شہود و منظور مطلوب و محبوب جز ذات صمیمت نیست، و فرقہ ثانیہ را مطلوب و شہود جز آنحضرت فرد حقیقی نیست۔ و ایں کثرت موہومہ تعینےست از تعینات او و تقیدےست از تقیدات او، در پردہ آں نیز منظور جز آں بسیط حقیقی نیست و ملحوظ نظر غیر مطلق رانہ۔ اما چوں در مرایاء کونیہ و مجالی امکانیہ جلوہ گر گشتہ است و از صرافت بیرنگی برنگ آمدہ عنان توجہ باطن اذکیاء و نظر بصیرت اصفیاء ازاں تافقہ گرفتار برنگ آمدہ و کَلَّا اُحِبُّ الْاَفْلٰحِیْنَ گویاں و ذرہ و ارپویاں باقی احد گردیدہ است۔ یقین کہ طریقہ فرقہ اولی احکم و اوثق است و شایان کبریائی حضرت اعلیٰ، و از ادعای عنینیت باشیاء حسیسہ، کہ در کمال اشکال است و غایت استحالہ، و عذر خواہ آں جُرْعَةُ الْعَفْوِ الْاَلٰهِی جَلَّ وَعَلَا و استیلاء سکر و غلبہ حال نیست، میر است۔ و لذلک شاہراہ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَالتَّحِيَّاتُ و کمل و رثتہ ایشان ناموافق آں افتادہ، مکشوف اعظم اولیاء و ائمہ ہدی جز آں نیامدہ۔ حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قَدِّسَ سِرُّہُ و شیخ شیوخ کلابادی قَدِّسَ سِرُّہُ با وجود کثرت توالیف

حق رمنے باں ماجرا فرمودہ اند بلکہ موافق جمہور رفتہ۔ و حضرات خواجگان بزرگوار قدس اسرارہم  
 کہ بزرگان حق تعالیٰ بودہ اند و طریقہ پسندیدہ ایشان افضل طرق است، صرف ہمت جس  
 تحقیق توحید شہودی و تحصیل یادداشت و استہلاک در لجنہ غیب ہوتیت در ضمن اصلاح نظام  
 سنت و عمل بعزیمت مرضیہ و تجلی باطن بعقیدہ حقہ اہل سنت و جماعت شکر اللہ سعہم  
 فرمودہ اند، و مهم اعظم غیر اں رائہ پنداشتہ و شہود مذکور را ہم در وجہ کمال یا اکمال نہ انگاشتہ،  
 گرچہ در عبارات بعض متاخران ایشان ایمائے باں رفتہ باشد۔ کما لا ینحفی علی الناظر  
 فی کلامہم المتفق فی مرامہم۔ صاحب رتحات از حضرت خواجہ احرار قدس سترہ  
 نقل کردہ کہ قول بعینیت در کمال شناعت است و اگر مقصود آفرینش ہمیں شہودے بود،  
 یعنی عینیت اشیاء حق تعالیٰ را، این بزرگان کہ در وضع احسن طریق و تسلیک ارشاد اہتمام  
 معنی داشتہ اند چر خلق اللہ را بر مقصود آفرینش دلالت نمی کردند، و مجتہدان کرام، کہ آراستہ  
 بحق بودہ اند و بیشک فرقی ناجیہ اند، چون از وراثت اتم و مقصود آفرینش غافل مے رفتند،  
 و بر تقدیر آگاہی ازاں با وجود اہم در ابلاغ غیر اہم چوں مے کوشیدند۔ باینکہ گویم کہ ایں ستر توحید  
 است، و حضرت خواجہ بزرگ فرمودہ کہ راہ بسر توحید آسان است اما بسر معرفت مشکل۔  
 و یا آنکہ ایں در مراتب شہود است و یافت غیر شہود است کما تقدّر۔ چر ایافت مقصود  
 آفرینش نباشد کہ در عالم مجاز مشاہدہ محبوب و بیچہ وصال اوست، وائے اگر اکتفاء بمشاہد شہود  
 و از گوش باغوش نیاید۔

رسید آوازہ ما گوش در گوش ز بخت بد نیاید دوش بردوش  
 دیگرے گوید

بخدمت پیش اویم ایستادہ و لے بے خدمتی را داد دادہ  
 ولذا محققان از شہود و مشاہدہ تماشائی نمودہ اند و عنان ہمت را بما وراء آن تافتہ۔ عجب تر آنکہ  
 آنحضرت نوشتہ کہ حضرات خواجگان تربیت نسبت یادداشت کہ طریق اجمال است می نمایند  
 و طریق تفصیل کہ مقصود آفرینش است شہود خاص است در مجموع بصفت یکے۔ مخدوما! ازاں  
 ملاذ ترویج ایں نسبت علیہ کہ اشرف نسبت است مامول است و احترام از آنچہ موہم بہ توہین

آں باشد، هرگاه ایشان چنین گویند از بیگانگان چسبان گله نمایند و بچه حجت پیش آید۔ باز باین  
 احقر امر می فرمایند که در تربیت طلاب این طریق را نیز مرعی می نموده باشند، هرگاه بزرگان ما  
 که این گدای کمترین ریزه چین خوان انعام ایشان است رعایت امر می نفرموده باشند این  
 قلیل البضاعه را چه تصرف و اختیار مخالفت است، با آنکه بوجوه معقول و مکشوف خلاف  
 آں شده باشد و بدوق و وجدان طور دیگر دریا فتمت۔ مع ذلک هرگز از طلاب موافقت استعدا  
 است و این وارد بر و طلوع می فرماید، بشری لک گویا تقویت آں می نماید که از احوال  
 جلیه این طریق است و مبشر فتح باب، و چون از مقاصد اصلیه نیست بر راه ترقی ازان دلالت  
 می نماید۔ و آنچه از رشحات نقل فرموده که عارف در هر آن یابنده اسمی باشد از اسماء ذاتیه که آں  
 را در خارج مظاہر نمی باشد آنچ، و شرح آں را استدعاء نموده۔ مکرما! هرگاه باطن عارف مجلّه  
 اسماء ذاتیه شود چه استحالت است، و این معاملات ذوقی و وجدانی است نه بیانی، پس اشکال  
 ساقط است۔ و آنچه اولیا بنفی آں قائل شده اند و عقل بامتناع آں حاکم است انقلاب حقائق  
 است و تبدل امکان است بوجوب بحسب واقع نه باعتبار شهود۔ فَإِنَّهُ لَا يَبْعُدُ فِي سَطَوَاتِ  
 ظُهُورِ الْأَسْمَاءِ الدَّائِيَةِ عَلَى بَاطِنِ الْعَارِفِ وَفَنَائِهِ فِيهَا وَالْبَقَاءُ بِهَا أَنْ يَتَخَيَّلَ  
 الْمُتَحَقِّقُ بِهَا وَظُهُورَ أَثَرِهَا فِيهِ ذَوْقًا وَوَجْدًا أَنَا لَا عِلْمًا وَأَدَبًا۔ وَهُوَ فِي غَلْبَةِ الْحَالِ  
 وَقُوَّةِ اسْتِيْلَاءِ أَنْوَارِ الْجَلَالِ وَاضْمِحْلَالِ الْأَثَارِ الْأَمْكَانِيَّةِ فِي تَلَأَى الْأَشْغَاتِ  
 الْوَجُوبِيَّةِ مَعْدُورٍ بِشَرْطِ أَنْ تُدْرِكَهُ الْعِنَايَةُ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى وَظَائِفِ الْعِبُودِيَّةِ  
 بِأَصْنَافِ الْعِبَادَةِ وَالشَّحْلِ بِالْإِسْتِقَامَةِ عَلَى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْكَوْنِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ  
 الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ عِلْمًا وَاعْتِقَادًا۔ وَبِدُونِهِ خَرَطُ الْقِتَادِ۔ وَهُوَ الْحَاكِمُ الْأَسْنَى  
 وَالْمُعْيَارُ الْأَوْفَى فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ الْبَدِيعَةِ وَالْمَقَامَاتِ الرَّفِيعَةِ وَهُوَ الْفَارِقُ بَيْنَ  
 الْكِرَامَةِ وَالْإِسْتِدْرَاجِ۔ رَزَقْنَا اللَّهَ سُبْحَانَهُ بِحُرْمَتِهِ مِنْ ذَوْقِ هَذِهِ السَّعَادَةِ  
 الْقُصُوفِ وَالْعِنَايَةِ الْعُلْيَا۔ وگردد در باب بیان روح لطائف انسانی طلب تحقیق و مزید  
 تفصیل فرموده اند، امید گاه با کرمیه و یسئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ الخ مشعر آن است که کشخ  
 عنان بیان دیر امور محمود است، ولذا علماء را سخین و عرفاء محققین جز باجمال سخن نه گفته اند و

حرف ہمد

گر کشفِ این دقیقه نگشته اند، احقر قلیل البصاعۃ را چہ یاراء آں۔ اگر رسا ئل حضرت قبلہ گاہی  
قدیس بیسرا را تفصیل مطالعہ فرمایند، اجمالی کہ حکم تفصیل دارد بدست آید و اکثر عقدہ ہاء اغلاق  
منحل گردد۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔

فصل بالخیر۔ آنحضرت در اکثر مکاتیب برمز و اشارہ بل بصیرح و کنایہ این احقر را وسائر دوستان  
ادوات بمشرب وحدت وجود یعنی عمینیت اشیاء مرحق را سبحانک مے فرمایند و باہتمام بیغ  
کمال را منحصر در آن میدارند، و جمعے را کہ یاس مذاق ندارد با وجود مشرب وحدت وجود بمنقصت  
منسوب مے سازند، و جہر آن ظاہر نمی شود۔ و لائح است کہ این مقدمات ذوقی ست حالی  
نجدلی و قالی۔ اگر حق سبحانک آں مکرم را بحقیقت آں حال رسانیدہ است و باستیلاء آں مغلوب  
ساختہ، چوں و جہان یکے بردگیرے حجت نیست مقتضای حسن ارشاد کہ ناشی از کمال رحم و وادوست  
تصرف است در باطن ہاء مستمندان تا بحقیقت آں راہ یابند و از مذاق آں باخبر باشند، قیل و قال جز  
جدال ثمرہ ندارد، یا احتمال آنکہ مخاطبان نیز دریں باب ذوقے داشته باشند و از حال بہرہ۔ مقدمات  
منقولہ و محقولہ چنداں فائدہ ندارد، و صحیح مراتب و استدلال بر قوانین جدال در غایت صعوبت۔  
با آنکہ عمدہ دریں باب حضرت وجود است و ما یتبعہ در حضرت حق سبحانک، و این کثرت  
منبسٹہ جز در مرتبہ اراءت نیست و کسراب بقیعة یتحسبہ الظمان ماء است، در  
خارج مطلق ذات مقدسہ حضرت واجب الوجود و صفات حقیقیہ او۔ اما چوں مرتبہ اراءت کہ علم  
خداوندی وابستہ است و بقدرت کاملہ بر پا از زوال محفوظ است و مناط احکام شدہ۔ و این تقرر  
مصادم تقرر واجبی نمی شود و موجب تحدید او نہ، لان الخیل لا یصادم الموجود و الموهوم  
لا یحدد المحقق۔ فلما اخصر الوجود و ما یتبعہ فی الواجب تعالی و العدم فیما  
سواہ، ظہر کمال کبریائتہ تعالی و عظمتہ و حقیقۃ کمال قہرہ و وحدتہ۔  
و جینبذ لائح سر وحدتہ الوجود و کئہ افراد القدم عن الحدوث، و ما قالہ  
الاکابر فی بیانہ یعنی نفی الحدوث و اقامۃ القدم، و جینبذ امتاز العبودیۃ  
عن الربوبیۃ و الحق عن الخلق بحمد اللہ سبحانک۔ این طریقہ پستیدہ نصیب این  
فقرہ شدہ، ما بہ الاختلاف جز قول بعینیت نما ند کہ موجب اتحاد اجسام کثیفہ است با حق سبحانک

و عینیت آنکہ در غایت رکات است چنانچہ حضرت قطب العرفاء خواجہ احرار قدس سرہ با آن تصریح فرمودہ اند کہ ما فی الترشحات۔ و کلام حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت شیخ روز بہان لقی و غیرہما تنبیہ بر آن است و واضح این قول مستلزم اعتزال است از مذہب اہل سنت و جماعت در باب صفات و اجبی جَلَّ وَعَلَا و قول ایشان بر زیادتی بر ذات مقدسہ، با آنکہ صاحب تعرف در عقیدہ مقررہ صوفیہ علیہ گفتہ لاهو و لا غیرہ موافق علماء۔ و آنچه در بیان آن بعضی گفتہ اند لاهو من حیث التعلُّل و لا غیرہ من حیث الوجود مردود است، کہ در صفات محمول صادق است فقط کما صرحوا۔ تیمناً بذكرہ ختم رسالت بمکتوب حضرت قطب المحققین خواجہ احرار قدس سرہ کہ بمولانا قاضی محمد مرقوم فرمودہ نمایم، و از حضرت حق مسئلت کنم کہ عمل بموجب آن این مسکین و سائر دوستان را ایستہ کند۔ مکتوب این است حقیقت عبادت عبارت از خضوع و خشوع و شکستگی و نیاز است کہ شہود و عظمت حق سبحانہ بردل ظاہر شود۔ این چنین سعادت موقوف بر محبت است، و ظہور محبت موقوف بر متابعت سرور اولین و آخرین است علیہ من الصلوات اتمہا و التحیات اکملہا، و متابعت موقوف بر دانستن طریق متابعت است پس بضرورت ملازمت علماء کہ از ثنای علوم دینی اند برائے این غرض شریف باید کرد، و از ملازمت علماء کہ علم را وسیلہ معاش دنیوی و سبب حصول جاہ گردانیدہ دور باید بود۔ و از صحبت درویشان کہ سماع و قس کنند و ہرچہ یا بند بے تحاشی گمبزند و خورند پرہیز باید کرد۔ و از شنیدن توحید و معارفی کہ سبب نقصان عقیدہ مذہب اہل سنت و جماعت شود دور باید بود۔ تحصیل برائے ظہور معارف حقیقت کہ باز بستہ است بمتابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باید کرد۔ وَالْقَلْبُ

مکتوب سی و دوم بنام مولانا محمد ہاشم کشمیری در حقیقت فقر و رفع تناقض احادیث فقر۔  
 الحمد للہ علیٰ عبادہ الذریعہ صلی علیہم وسلم بحجت افزاء دور افتادہ ما گردید۔ مدت ماہ بدیدہ  
 برآمدہ کہ از خدمت علیہ چیزے نرسیدہ است، ہموارہ گمرانی و امنکیہ است۔ مکتوب شریف چون متضمن  
 بعض اسولہ بود ہر چند محافظت کرد کہ در وقت نوشتن جواب منظور نظر باشد تا باندازہ آن چیزے  
 نویسد، در آن وقت یافتہ نشد۔ آنچه مجمل یادماندہ بر آن ابتداء سخن کرد۔ ظاہراً پرسیدہ اند فقرے

كَرَّ الْفَقْرُ فَخَرَّ حِيَّ نَشَانِ اِزَانِ اسْتِ كَدَامِ اسْتِ وَالْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ عِبَارَتِ  
 كَرَّ اِمْفَقْر - مَكْرَمًا! اَسْمَحْ مَعْقُولِ اِيں اِحْقَارِ اسْتِ اَنِ اسْتِ كَهْ نَفَقْرُ دَرِ حَيْثِشِ مَسْتَحْرَا اسْتِ، چِهْ سَوَادُ  
 الْوَجْهِ كِنَايَهْ اَزْ عَدَمِ ذَاتِي اَوْسْتِ كَهْ اِنْفَكَكْ اَوْ اَزْ مَكْنِ اَزْ جَمْلَهْ مَحَالَاتِ اسْتِ، چِهْ قَلْبِ حَقَائِقِ اَزْ  
 مَمْتَنَعَاتِ اسْتِ وَذَلْ وَاِنْفَقَارُ وِعَجْزُ وَاِنْكَسَارُ اَزْ اَمَارِ اَنِ عَدَمِ اسْتِ، وَفَاقَةُ اَبَدِي وَاِحْتِيَاجِ سُرْمِي  
 اَزْ خِصَاصِ اَنِ، وَكَرَمِيَهْ اَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ الْاَلِيَهْ وَنَصِ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَايَهْ كَلُّ  
 نَحْيٌ هَا لِكَ اِلَّا وَجْهَهْ ط شَوَاهِدِ بَيِّنَهْ اَنِ - هُوِيْدِ اسْتِ كَهْ دَرِ عَرَصَهْ گَاهِ، مَسْتِي وَايَسْتِي جَزْ وُجُوْدِ عَدَمِ  
 چِيْزِ دِيْگَرِ نَيْسْتِ - چُوْنِ وُجُوْدِ نَصِيْبِ وَاِجْبِ شَدِّ لَاجِرْمِ عَدَمِ حَظِّ مَكْنِ گِشْتِ وَحَقَائِقِ مَمْكَنَاتِ جَزْ عِبَدَاتِ  
 نِيَايَهْ وُجُوْدِ وَاَوْبَاعِ اَنِ مَخْصُوصِ بُوَاِجِبِ تَعَالِيْ كَرِ دِيْدَهْ - وُجُوْدِ رَا حُسْنِ لَازِمِ اَمْدِ وُحُسْنِ اسْتِثَارِ رَا بَرْتَا،  
 بَا پَارِ مَنظَرِ خَوَاسْتِ تَا خُوْدِ رَا جَلُوَهْ دِهْدِ، اَمِيْنَهْ دَرِ كَارِ شَدِّ مَقَابِلِ شَيْءِ، اِذْ يَضِدُّ هَا تَنْبِيْنُ الْاَكْشِيَاءِ  
 مَقَابِلِ وُجُوْدِ جَزْ عَدَمِ نَيْسْتِ، اِنْفَقَارِ مَكْنِ بَاعْثِ اِفْتَخَارِ اَوْ كَرِ دِيْدِ وَاِنْفَقَارِ وَاِجْبِ غِنَاءِ اَوْ شَدِّ، وُروِيَا مَيْشِ  
 سَبَبِ سُرْمِي وَاِيْشِ گِشْتِ -

غلام خویشتم خواند لاله رخسارے سیاه روئی من کرد عاقبت کارے

ہر چند عدم ممکن تمام تر ظہور آثار وجود دروے کمال تر۔ پس تنزیہ وجود از آثار تقییدات کہ بے مزج عدم  
 صورت نہ پذیرد در اثبات غنائش واجب آمد و تفرد عدم از لوازم وجود در تحقیق فنا و اولازم شد۔ تا عدم  
 بحقیقت اطلاق خود نرسد منظر حقیقت وجود مطلق نگرود۔ ایز تحقیق کہ نہ من عرف ربہ کل لسانہ  
 ہویدا کر دید، چہ عارف دیر وقت از حضرت وجود و حقیقت عدمیہ خود کل اللسان است، زیرا  
 کہ حکم در مرتبہ تقیید است کہ از امتزاج وجود و عدم پیدا شدہ، چرا کہ وجود مطلق تا بحیض تنزل  
 نیاید صحاط تعبیر نشود و تنزل بے تقیید صورت نہ پذیرد و تقیید بے مزج عدم ممکن نبود ہمچنین عدم مطلق  
 تا تلبس بوجود نگرود محکوم نشود، لَانِ الْوُجُوْدُ لَا يَرْمِي لِحُكْمِ عَلَيْهِ وَلَوْ مِنْ وَجْهِ اِسْمِ مَحْقَقِ شَدِّ  
 کہ مرتبہ حکم و تعبیر ہم در جانب وجود و ہم در جانب عدم منافی مرتبہ اطلاق آن است۔ فَكَمَا  
 اَنَّ الْوُجُوْدَ الْمَطْلُوقَ مِنْ حَيْثُ هُوَ لَا يَعْتَبَرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يَسْتَارُ بِاِسْمَارَةٍ وَلَا يَتَعَلَّقُ بِهِ عِلْمٌ  
 وَلَا يَصِلُ اِلَيْهِ وَهَمٌّ، كَذَلِكَ حَالُ الْعَارِفِ الْفَانِي بِالْفَنَاءِ الْمَطْلُوقِ الْوَاَصِلِ اِلَى  
 الْعَدَمِ الْمَطْلُوقِ مِنْ حَيْثُ هُوَ كَذَلِكَ خَارِجٌ عَنْ حِيْطَةِ التَّعْبِيْرِ - فَلْيَتَأَمَّلْ فَاِنَّ

هذه المعرفة من نفائس المعارف - واز تحقیق سابق معنی اذاتة الفقر فهو الله بنظرو  
 پیوست ، یعنی چون فقر که عبارت از حقیقت عدمیه اوست تمام شود و لایح گردد که کمالات وجودیه  
 جز مستعار نیست و امانت باهل آن سپارد ، بعد از آن جز عدم مقید نماید ، و تقید عدم چون در مرتبه  
 اعتبار است آن را نیز از دیده بصیرش برداشته باطلاق عدم پیوندد ، و در سالک از وجود و عدم  
 اثری نماند و فناء مطلق رود - درین وقت عارف منظر ذات با جمیع کمالات خواهد بود ، لان  
 الالهية عبارة عن مرتبة الذات مع جميع الكمالات - و آنچه از استفاضه از فقر  
 استفسار رفته ، معلوم شریف بوده باشد عدم که حقیقت ممکن است مبدء شر و نقصان است -  
 و چون بر عارف حقیقت کس و ذاتی او هویدا گردد و ذنات و حساست جلی بر منصفه ظهور آید و کمال  
 حضرت واجبی جل سلطانته متجلی شود ، ناچار از خود بسوء او تعالی گریزان شده آغاز از عدم طبعی  
 و فقر ذاتی خویش خواهد نمود - و جودك ذنب لا یقاس به ذنب گفته عدم خود را که معبر بقصر  
 است عدیل کفر داشته و پناه بحضرت وجود برده بنداء اللهم انی اعوذ بك من الفقر  
 و اعیننا من الفقر خواهد پرداخت - و انخلع از آثار فقریه و لوازم عدمیه مسئلت خواهد نمود و اغیننا  
 بغیناءك و در مجالش خواهد گردید - و آنچه استفسار فرموده که مسئلت و تمناء دین در حدیث مصطفوی  
 علی مصادره الصلوات و التَّحِيَّاتُ بچه معنی بود ، پوشیده نماند که اقوال پیغمبر علیه  
 الصلوة و السلام جوامع الظم است حمل آن در مقام شریعت بر اداء و طائف عبودیت و در  
 طریقت نفی محبت موهوم و در حقیقت بر بخت در بارگاه حضرت حقیقت الحقائق بموهبت و فضل ممکن است -  
 در اثناء تحریر رقیمه طاهر صحیفه گرامی رسانید بمطالعه آن حظها فرا گرفت ، خصوص از شرح  
 آن غفلت که موطن آنخص الخواص است و طائفان کعبه اصل الاصول و مستعدان دولت ایمان  
 بغیب و مناظ سعادت ارشاد و اکمال و مفتح باب وراثت

هنيئاً لا ذباباً للتعيم نعيمهم      وللعاشق المسكين ما يتجرع

و این شعر که در ضمن آن فرمودند بغایت دلپذیر افتاد

مانغندیم لیکن چشم پنداری غنود      ننگ غفلت بود بیداری بخواب انداختیم

دیگر خاطر از جانب انخوی اعزّی خواجّه محمد فاروق بنگران است که بر مهم صحب تعیین نموده اند -



مجدلاً توجہ بجال برادر رفت، بِحَمْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ بِالْبَيْدَةِ وَسِرْبِنْدِ نَبْطِ دَرِ آئِدِ - ہر چند رفعت بر فعت  
 آخری ست، اما حضرت کریم قادر است کہ جمع سازد و مسکین را از خاکِ مذلت برداشته بدرجات  
 کونین رساند۔ وَالظَّلَا

مکتوب ۳۳ سی و سوم۔ بنام شیخ محمد عبید اللہ ابن عروۃ الوثقی

الْمَدِیْنَةُ عَلَی بَیِّنَاتِهَا الَّذِی تَصِطَلُ بِهٖ۔ گرامی نامہ آن محبت مشفق بہجت افزاء دُور افاد کال گردید۔  
 حَمْدُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ کہ باستقامت اند و از تذکرہ احبہ فارغ نہ۔ اللَّهُ تَعَالَى دُوسْتَانِ خُودِ  
 رَابِعِیْتِ کہ از جنیض مباحث با ورج قُرب رساند از وجود مہوم برہاند و از طریقت بحقیقت و از  
 حقیقت بحقیقت الحقائق دلالت نماید و مکرم دارد، و از سرچشمہ محبت کہ مبشر آن دولتِ قصوی  
 است، و حدیثِ مخبر صادق عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْمُرَّةَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ شَاهِدِ  
 عَدْلِ بَرِّیْنِ مَعْنَى سِتِّ سِرَابِ دَارِ اسْتِیْلَاءِ آلِ حُزْرِ آفَاقِ اِحْدِیْتِ دَرِ وِیْدِہٖ بَصِیْرَتِ نَمَانِدِ۔  
 و چون مصداق آن حسن اتباع سید المرسلین است عَلَیْهِ دَعَا اِلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ  
 کَمَلُ النَّجَاتِ و آن را درجات مختلفہ و مراتب متنوعہ است بکرم خویش بحصول آن مستعد  
 و چون ظاہر عنوان باطن است حلیہ سنین سنینہ و طاعاتِ مرضیہ نیت بخش معنی و صورت کناد۔ وَالظَّلَا  
 مکتوب ۳۴ سی و چہارم۔ بنام بعض اربابِ طریقت۔ در بعض اصطلاحاتِ طریقت۔  
 مُحَمَّدٌ عَلَی نِعْمَاتِہٖ، وَتَشْکُرُہٗ عَلَی الْاٰیٰتِہٖ، وَنُصِّیْ عَلَی سَیِّدِ اَنْبِیَآئِہٖ،  
 وَ عَلَی اِلَیْہِ الْاَطْهَارُ وَصَحْبِہٖ الْاَبْرَارُ اِلَیْ یَوْمِ الْقَرَارِ۔ حضرت حق سُبْحَانَهُ ذات  
 بَرَکَاتِ اِیْشَالِ رَاشْمُولِ الطَّافِ وَ عِنَایَاتِ خَیْرِشِ دَاشْتِہٖ بَحْضُورِہٖ مَسْرُورِہٖ دَرِ کِہْ غَیْبِیْتِ قَفَاہِ  
 نہ نبود، و شہود احدیت بنوعی ارزانی فرماید کہ کثرتِ مہومہ مزاجم آن نباشد۔ ایں حضور چوں  
 یکفیتی واقع شود کہ وجود غیر مزاجم او نشود۔ و در طریقیہ حضراتِ خواجگانِ قُدِّسِ اَسْرَارِہُمْ  
 در مبادی جذبہ رود و در ان نحوے از استہلاک و ضحلال نصیب سالک شود، و گاہ سبب آن  
 حصول بے تعلقی اجزاء عالم امر و اجزاء عالم خلق او باشد پیش از آنکہ رُسُوحِ پیداکند و ملکہ گردد و ایں  
 طریقیہ علیہ بعد مہمتر است کہ حضرت خواجہ بزرگ قُدِّسِ سِرُّہٗ دَرِ شَانِ اَلِ فَرْمُودِہٖ اَنْدِ کہ وجود  
 عَدَمِ بُوْجُودِ بَشَرِیْتِ عَمُودِ کُنْدِ، اَمَّا وُجُودِ فَنَاءِ بُوْجُودِ بَشَرِیْتِ عَمُودِ کُنْدِ۔ مشائخ دیگر مناسب ایں مقام تجلی

صوری گویند و در همان مقام توحید صوری است که مشهور سالک کثرت است تجلی وحدت - و وجود کونی و امکانی او هنوز بر جا است، هر چند درین موطن به انا الحق و سبحانی تکلم نماید و لیس فی الدار غیره دیکار نقد حالش بود، اما چون بقاء مشرف نشده است و از حقیقت وحدت گاهی ندارد و از دایره نقص نه بر آمده است و شربله از معرفت بکلام جان او پنچشانیده اند، اگر عنایت بے غایت مدد نه نماید و بر شد کامل که نظر او دو اوست و توجه او شفاء نرساند خسارت نقد وقت اوست که در گرداب صورت گرفتار مانده بساحل معنی نرسیده جم غفیر از مبتدیان بے بنیم که بهمین توحید آسوده اند و اکابر را بمنزله خود سنجیده کمال انگاشته اند - و این تجلی صوری که مشاهده جمال لایزال است در کثرت صور و اشکال، عام تر است از آنکه در کسوت صور حسی باشد یا غیبی و در پرده الوان ظاهر شود و یا بانوار پس تجلی نوری داخل آن بود و از سه مرتبه یقین که علم یقین و عین یقین و حق یقین است صاحب این حال را نصیب از اول بود، و سیر او داخل سیر آفاقی است که آن بعد در بعد گفته اند و سیر تطیل نیز نامند - و آنکه گفته شد مناسب این مقام یعنی وجود و عدم تجلی صوری است نه عین آن، زیرا که در طریقه حضرت خواجگان قدس اسرار هم چون اندراج نهایت فی البدایت است و از اول کار نظر ایشان بر احدیت ذات است، اول قدم این بزرگان که بوجود و عدم معبر است نهایت نهایت دیگران را متضمن است، و چاشنی از تجلی معنوی که تجلی صفات باشد و از تجلی ذات که آخرین تجلیات است اول کار در کام جان طلب می نهند و تربیت می فرمایند -

ع قیاس کن ز گلستان من بهار مرا

فرموده اند که همان حضور چون رسوخ پیدا کند و ملکه گردد مشاهده نامند - و چون الفاظ که دیگران اطلاق می دارند موهم حلول و اتحاد است و مشعر بمنزل و تقید و حسب ظاهر مخالف شریعت بیضاء، مشاهده را برسوخ نسبت مذکوره تعبیر فرموده اند - همچنین در بیان مقامات دیگر متابعت محبوب رب العزة راعیه و علی الیه الصلوات صوره و معنی رعایت می نمایند - فرموده اند که همان حضور چون از صفت شاهی و مشهوری مبراشد بقاء حقیقی نام یافت - و این وقت بستر کُل شیء هالک الا وجهه مشرف گشته و حیرت و جهل و ضلال و استملاک نصیب آورده و کفر حقیقی - مقام جمع حاصل کار او شد، و از علم یقین بعین یقین پیوست، و از تمیز میان حسن اسلام و قبح کفر باز ماند و گوید

۷ بکفر و باسلام یکساں نگر کہ سالک ز دیوان او دفتر است  
 و از سیر آفاقی یا نفس آمد و از سلوک بجد بہ رسید و دائرہ کونی و امکانی قطع نمود و باسم الہی جلّ و علا  
 کہ مبدیہ تعیین اوست و اصل شد، و از مزاحمت تفرقہ خلاصی یافت و از خلل کثرت نجاتی حاصل  
 کرد و کار و بارش بحضرت وجود پیوستہ از رد محفوظ گشت و از رجوع بہ بشریت مامون گردید۔ در  
 طریقہ علیہ حضرات خواجگان قدّس اسرارہم حصول این نسبت مرطالب را حکم اخذ الف با  
 دارد و حکم اخذ از کار از پیر مقتدائے تا قدم در سلوک نہ نہند، لہذا پیش گاہ این اکابر بلند افتاد و ابتداء  
 ایشان متضمن نہایت گشت۔ ایں بیان کسے گمان نہرود کہ از عدم تمییز بین حسن اسلام و قبح کفر  
 لازم مے آید کہ پا از دائرہ شرع بیرون نہادہ باشد، و مشائخ فرمودہ اند کُلُّ حَقِيقَةٍ رَدَّتْهَا  
 الشَّرِيعَةُ فَهِيَ زُنْدَقَةٌ۔ زیرا کہ در کفر و اعتبار است اعتبار خلق او کہ تعلق بخالق دارد و اعتبار  
 کسب او کہ بہ بندہ متعلق است، و شک نیست کہ خلق کفر قبیح نیست۔ و صاحب فناء کہ  
 از مزاحمت کثرت خلاصی یافت بجمع حقیقت رسیدہ است، تبیین کہ شہود در اں حال بہاں اعتباراً  
 اول است، پس حکم بفتح آں چہاں نماید و اعتبارے کہ ملحوظ نیست چگونہ بر حکم قبح کند و متمیز  
 سازد۔ بعد از اں باز اگر بہوش آید و حضورے کہ از خود زائل نمودہ بود بحق سبحانہ منسوب داشت  
 و یافت کہ او تعالیٰ خود بخود حاضر است، ببقاء حقیقی مستعد گردید و از حیرت و جہل بعلم آمد و از جمع  
 بفرق بعد الجمع مکرّم گشت و فناءش ببقاء ثمرہ بخشید و از مضیق علم الیقین و سکر عین الیقین بفضلاً الیقین  
 بختہر نمودہ بحقیقت اسلام متعلی گشت و گفت ع دلم بعبیہ اسلام مائل افتاد است

بعد از اں جمعی را بشہود احدیت در کثرت مے رسانند و بتوحید وجودی مخطوط میدارند ایں جماعت  
 می فرمایند کہ ہر چہ در عرصہ وجود است ہستی او عین ذات اوست و آں ذات واجب است جلّ  
 و علا، زیرا کہ اگر ہستی او تعالیٰ زائد بر ذات او باشد آں زائد البتہ غیر خواہد بود لکن الاکثانین  
 متغایران، پس ذات الہی جلّ شأنہ محتاج بغیر باشد و احتیاج علامت امکان است و  
 آں محال است و مستلزم ابطال واجب الوجود، پس ناچار ہستی او عین ذات او خواہد بود۔ و  
 ممکن چوں وجود او از ذات او نیست البتہ ہستی او زائد باشد بحقیقت او، و آں زائد یا عارض است  
 ممکن را یا معروض او۔ اصحاب ذوق از راہ وجدان یافتہ کہ حقائق عارض اند و وجود کہ ہستی باشد

معروض است کہ قائم بالذات است و مساویہ او قائم باو، و ازیں جااست کہ فرمودہ اند الْعَالَمُ  
 اَعْرَاضٌ جُتِّمَعَةٌ فِي عَيْنٍ وَاحِدَةٍ۔ ہویدا است کہ وجود چوں مبدا آثار است البتہ موجود باشد  
 و در ممکن اگر عارض بود البتہ موجود خواهد بود بوجودے کہ عارض وجود است و همچنین وجود الوجود و وجود  
 دیگر باشد و تسلسل لازم خواهد آمد و آن باطل است پس عارضیت وجود باطل شد پس البتہ معروض  
 باشد۔ و نیز بر تقدیر عروض جعل جاعل یا در نفس وجود است یا در اتصاف و ہر دو باطل است پس  
 چنانچہ در کتب معقول مشروح است مَعَ مَا فِيهِ وَعَلَيْهِ چوں وجود معروض شد متحقق گشت کہ  
 در عرصہ کائنات ذات موجود حضرت حق سبحانه است، و مساویہ او وجود نیست جز باعتبار اینکہ  
 امور اند کہ منسوب اند بحضرت وجود کہ موجود حقیقی است و وجود او از ذات او است۔ زیرا کہ اگر موجود  
 حقیقی باشد وجودش عین ذاتش باشد یا عارض ذاتش، و چوں ہر دو شق متعین است  
 پس وجودش جز انتسابش بحضرت وجود نباشد کہ فی حد ذاتہا معدومات اند، و ازیں  
 جاگفتہ اند الْأَعْيَانُ مَا شَمَّتْ رَائِحَةَ الْوُجُودِ۔ ایں عوارض باید کہ از ان مستی مطلق ناشی باشد زیرا  
 کہ جز متحقق ندارد، پس تا چار کمالات مندرجہ او بود کہ در مرتبہ تنزل علمی متمیز شدہ حقائق ممکنات آمد۔  
 و ایں حقائق متمیزہ علمیہ بحضرت وجود کہ ذات و جہی است جَلَّ وَعَلَا نسبت مجہول الکفایت پیدا  
 کردہ و در مراتب ظاہر وجود منعکس گشتہ رنگ مرآت گرفتہ است ہست نما شدہ اند۔ و چوں کہ کمالات  
 کہ حقائق ممکنات اند در مرتبہ اطلاق عین مطلق اند و ان مطلق در مرتبہ تقید عین انہا، تا چار حکم بعینیت  
 نمودند و گفتند ۵

در شکل بُتال رہزن عشاق حق است      لابلکہ عیاں در ہمہ آفاق حق است  
 چیزے کہ بود روزے بتقید جہاں      و اللہ کہ ہماں زوجہ اطلاق حق است  
 غیرتش غیبہ در جہاں نگذاشت      لاجرم عین جملہ اشیا شد

ایں بیان کسے تو ہم نکنند کہ کثرت با وحدت متحد گشت یا وحدت در کثرت حلول نمود کہ اں باتفاق  
 کفر است، زیرا کہ حلول و اتحاد بر تقدیرے منظور بود کہ وجودات متکثرہ باشد و در وحدت وجود ایں  
 اوہام مرفوع است۔ قدوہ احرار شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ فرمودہ ۵  
 اینجا حلول کفر بود اتحاد و ہم      کایں وحدتے است لیک بتکرار آمدہ

چنانچه صورت زید در مریای مختلفه ظهور نماید و اختلاف ألوان و اشکال مریایه بیات متکثره ظاهر شود،  
حیثی با موجود خارجی یک ذات زید است که در اراءت و تخمیل در مریایه متعدده متکثر نموده است و  
تکثر کثرت و همیه صورت زید کثرت ذات لازم نیاید و شائبه حلول و اتحاد پیدا نشد - وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ  
الْاَعْلٰی - در مانحن فیه موجود خارجی ذات واحد حقیقی است که تکثر در اراءت و تعدد در اراءت گنجایش  
نه، غایت الامر از انعکاس کمالات در مراتب ذات و ظهور آن در مراتب صفات شعبه کثرت از بطون  
بصورت آمده - عارف جامی قَدْ سَسِئْرَةٌ گوید

ممکن زتنگنای عدم ناکشیده رخت  
در حیرتم که این همه نقش بدیع چسبست  
باده نهان و حجام نهال آمده پدید  
جای معاد و مبداء ما وحدت است و بس  
واجب بجلوه گاه عیان نانهاده گام  
بر لوح منظر آمده منظور خاص و عام  
در جام عکس یاده و در باده رنگ جام  
مادر میان کثرت موهومه و السلام

یعنی ذات احد جعل سلطانة آئینه داری ذات و ممکنات کرده و حقایق ممکنه مراتب آثار ذات  
و احد قمار جعل شأنه نموده -

سوال - چوں کثرت موهومه بود شریعت که مبنای آن بکثرت است چگونه باشد -

جواب - کثرت موهومه نه باین معنی است که بجز اختراع و هم باشد و سخت خیال، و هم مرفع شود  
بلکه باین معنی است که در مرتبه اطلاق از آن نام و نشان نیست - مراتب تقییدات هر چند در مرتبه اطلاق  
تحقق ندارد، اما چون در مراتب تنزیله بصنع خداوندی متقن شده و متعلق علوم الهی جعل و علا گشته،  
از زوال بار تقارع خیال محفوظ است، و بدان اعتبار موطن تکلیف این نشا و مناط ثواب و عقاب  
در اقرار گشته - و با جمله نزد این بزرگواران اوست سبحانه که در مراتب مختلفه و احکام متضاده ظاهر  
شده - اطلاق احکامی دارد که در مرتبه تقیید کاذبه است، و همچنین تقیید احکامی دارد که در حقیقت اطلاق  
سابق نیست

هر مرتبه از وجود حکم دارد گر حفظ مراتب نمکنی زندیقی

شما حقیقت انسان که آن را در مرتبه اطلاق دو احکام است بلکه فی ذاتها مبر از احکام است، و در  
مراتب تقیید و تعیین بقیود شخصیه احکام مختلفه متضاده دارد هر چند فی الحقیقت وجود هما حقیقت است

وبنائت طبعی موسوم، او چگونه عین سلطان ذی شان باشد پس حکم بعینیت چساں وجیه بود و قصه  
 وحدت و اتحاد چگونه پسندیده باشد، مگر در حالت سکر و غلبه حال که السُّكَارَى مَعْدُوْرُونَ -  
 وَالْأَهْلُ صَحْوٌ وَمَيِّزَاتُهَا ذَوْرَاتٌ وَفَضَلَاتُهَا بَابٌ فَأَطْرَافُ الْأَرْضَيْنِ وَالسَّمَوَاتِ كَقَدْوَسِي صَفْتِ  
 ذَاتِ أَوْسْتٍ وَصُبُوْحِي أَظْهَرَ صَفَاتِهَا وَهَرَكَةُ تَجْوِيْزِنَا نَمَائِنْد، و بفرق اعتباری در میان مراتب تنزیه و  
 مقالات تشبیه اکتفاء نکنند، و عبودیت را با ربوبیت در هم نسانند و بداهت عقل را از دست همت  
 و آنچه منتسبان وحدت وجود که بعینیت قائل اند گفته اند که حقیقت واجب تعالی هستی مطلق و وجود  
 بحت است و بران بناء مسئله وحدت وجود داشته که کَمَا مَرَّ جُمَّلاً مَدْخُولٌ فِيهِ اسْت، زیرا  
 که آن بر تقدیر مسلم باشد که ذات باری تعالی وجود موجود بود و هستی کائن بود تا گفته شود که هستی  
 او عین ذات او باشد - قطب العرفاء شیخ علاء الدوله سمنانی گفته که فَوْقَ عَالَمِ الْوُجُوْدِ عَالَمُ  
 الْمَلَائِكَةِ الْوُدُوْدِ یعنی در مقام اطلاق چنانکه سایر اعتبارات را کنجاش نیست، وجود را نیز که از  
 جمله کمالات ذاتیه اعتباریه است در آنحضرت علیا بار نبود لا عَیْنِيَّةٌ وَلَا زِيَادَةٌ - هرگاه نزدیک  
 اکابر حیات و علم و سمع و بصر و قدرت و اراده و تکوین که صفات حقیقیه اند و وجودشان زائد بر وجود  
 ذات مقدس نیست، با وجود آن نمی توان گفت که حقیقت واجب تعالی علم است یا قدرت  
 است مثلاً، همچنان وجود او تعالی چون زائد بر ذات نباشد چرا حقیقت واجب باشد بدیهی است  
 که گفته ذات واجب تعالی مجهول مطلق است و قول باینکه حقیقت او تعالی وجود است و هستی  
 مطلق منافی آن است ما آنکه تعقل موضوع در حکم در کار است - و چون مقرر شد که حقیقت واجب  
 جَلَّ وَعَلَا و راء وجود است پس وجود بر تقدیر وجود صادره باشد از مصنوعات تعالی پس بر تقدیر  
 معروضیت او مرتقای کمالات را و عارضیت او، و بر فرض عینیت و مقیدات کونیة او با غیریت  
 او مرآه راه حکم عینیت در میان واجب ممکن متصور نبود این قدر هست که آنچه در عرصه ظهور آمد چون  
 پر توے ست از انوار کمال او و ظلمت است از ظلال شیون و اعتبارات او و دائرة ممکنات جز مظاہر جمال  
 و کمال او نیست، ناچار و الهان جمال لایزال را نظر بدان ظلال نور الانوار نیست و مرایه مظاہر  
 ساحت شهودشان ساقط است - و آل انوار مقدس مقتبس از ان نور است که لا شَرْقِيَّةٌ وَلَا غَرْبِيَّةٌ  
 نشان از ان است پس مشهود و منظور در پرده کثرت جز واحد علی الاطلاق نیست - و فرقه را این اختفاء

مرآت و گمان اتحاد ظل باصل بحکم عینیت دلیر ساخت و بروحدت و اتحاد آورد، گفتند

مجموعہ کون را بقانون سبق کردیم تصفح ورقاً بعد ورق

حقا کہ ندیدیم و نخواندیم درو جز ذات حق و شیون ذاتیہ حق

مانا کہ ایں اکابر از مزج تشبیه مطلق خلاصی نیافته اند و بحضرت اطلاق تبختر نفرموده و لذت گرفته اند

با گل رخ خویش گفتم اے غنچه دہاں ہر لحظہ مپوشش چہرہ چوں عشوہ دہاں

زدخندہ کہ من بعکس خوبان جہاں در پودہ عیاں باشم لبے پرودہ نہاں

و اگر در ریاض قدس تنزیر حقیقی عبور میکردند، عنان توجہ از ہر چہ بدایغ چونی و چندی منقسم است یافتہ بہ بیچون  
مے شتافتند و تشبیه را بہ تنزیر مختلط نمے داشتند و بحقیقت کلمہ لاہمہ را منتقصی مے ساختند۔ ہویدا

است کہ مطلق از وراج اطلاق تنزل نفرموده است و متقید را در حنیض تقید عروج محال، ہر چہ

تنزل است و بتقید آمدہ از اطلاق بر اصل دور است، مَا لِلثَّرَابِ وَ رَبِّ الْأَرْبَابِ، اِنَّ

اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ۔ غناء ذاتی حضرت کبیر متعال آئینہ بر نتابد و آئینہ را تا ب مقابلہ

آں نبود و اِنَّ الْحَادِثَ اِذَا اقْوَرْنَ بِالْقَدِيمِ لَمُيْتًا لَهٗ اَشْرٌ۔ آسے چوں وجود از انحصر کمالاً

واجبی است و مبدئ خیر، بکن کہ حکم عدم ذاتی او دارد کہ ما وراء شتر است اثبات نمودن جز بطریق تجویز

و استعارہ مشکل است پس عالم را جز وجود اراء تے و خیالے نصیب نبود چنانچہ صورت منعکسہ

در مرآت۔ فرق در میان ہر دو ثبوت آن است کہ ثبوت عالم ہر چند در مرتبہ حسن اراء است

اما صنع قادر مختار در ہمہ مرتبہ باں متعلق شدہ تقریرے پیدا کردہ متقن گردیدہ است و از اول

بزوال حس و خیال محفوظ ماندہ و مورد احکام صادقہ گشتہ۔ و چوں وجود واجب جلّ و علا در مرتبہ

خارج بود و تحقق عالم در مرتبہ حسن و اداءت، از وجود عالم تحدید واجب تعالی لازم نیاید کہ تجدید

اتحاد مرتبہ را خواہان است۔ بدیہی است کہ صورت مرآتیت مصادم وجود وجود زید کہ در خارج

وجود ثبوت دارد نمے شود۔ ازیں بیان وحدت وجود بمعنی اثبات قہم و رفع حدوث بحصول

پیوست و حقیقت توحید لا محقق گشت کہ نفی ما سواہ او تعالی بودہ باشد، و کتبہ فناء کہ از ساک

نام و نشانے از ذات و فعل او نماند و نفی انتساب کہ بطور مشرب اول بحصول آید کہ آں صورت

فناء است۔

سوال - اہل وحدت وجود چون قائل بحجج بین التشبیہ والتنزیہ اند باید کہ شہود ایشان اتم بود و ایمان  
 آنها اکل، زیرا کہ این جماعت مرتبہ تنزیہ حقیقی را مسلم داشته، تشبیہ چون از مراتب تعین اوست بان  
 تنزیہ ایمان داشته مرآت کمال مطلق میدارند۔

جواب - لاسلم درین مشربے کہ مادر مقام تحقیق آنیم از تشبیہ انکار و از مشاہدہ کمال لایزال در  
 عدل آن اعراض است، اما ما بہ الاختلاف اطلاق لفظ عینیت و اتحاد است در میان تنزیہ و تشبیہ  
 بر تحقیق ما عالم منظر کمالات است اما منظر عین ظاہر نیست و بمشرب اہل وحدت وجود کان است  
 وین مزج تشبیہ و تنزیہ دامن ہمت را از اطلاق حقیقی باز داشت و کارخانہ سلوک را بمراتب تعینات  
 مسل ساخت۔ ماند تحقیق اعیان ممکنات، چون سخن بتطویل انجامید از خوف ملالت طبع مستمعان  
 بوقت دیگر موقوف داشت۔ اگر مشیئت موافقت نمود شمر از ان بجز بر آید۔ وَاللَّهُ

مکتوب سی و پنجم۔ بنام مولانا محمد صدیق تکتشی در کلمۃ الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ۔  
 الحمد للہ علیٰ علیہ الذین یصلون۔ حضرت حق سبحانہ ذات بابرکات مخدومی مکرمی را شمول  
 عنایات خویش بدولت سرفراز سازد کہ حوصلہ انانی آن برتابد و در راحت استعداد نگنجد۔ چه آنچه در  
 قضاء حوصلہ ممکن آید و موافق قابلیت او بود دامن عز مطلوب از ان بزرگ است و مسراقات کبریائی  
 او از ان متعالی، حصول آن جز بفضل راست نیاید و جز عنایت صرف راه بان نبود کہ با علم از مرتبہ  
 مقدسہ لنگے دارد و چشم عرفان و سلوک در ان بے نشان خیرہ۔ نامہ مکرمت کہ مصحوب انومی اغزی  
 میان محمدیجے مرسل بود مشرف ساخت، مرقوم بود کہ الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ در باب کفای  
 چگونه راست آید مکرما! ممکن است کہ مراد بخیر اصلح نظام عالم باشد و اوفق بحکمت عام، و ظاہر  
 است کہ ضلال جماعت ہر چند نسبت بذات شان شر است اما نسبت بحکم عام خیر است چنانکہ کلمہ  
 معروفہ لَوْلَا الْحَمْدُ لَخَرِبَتِ الدُّنْيَا اِیْمَاءُ بَدَاں دارد، و حضرت خلیل الرحمن علی نبینا و  
 عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ در مناجات گفت وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ لَّكَ بِكَلِمَةٍ  
 التَّبَعِيضِ رِعَايَةً لِقَضِيَّةِ الْحِكْمَةِ عَلٰی مَا قَالُوا۔ چنانچہ در عالم صغیر کہ انسان باشد ظہور فضل  
 عالم اصغر کہ قلب بود بطغیان ہوا ہا نفسانی است، همچنان فضل ایشان در عالم کبیر باستیلاء شیاطین  
 انفسی و آفاقی است، اگر نہ ظہور شر و در اہل کفر و طغیان مے بود طلوع نور خیر در اہل فلاح و ایمان ممکن



نمی بود۔ آنچه مرقوم فرموده اند که از خیر محض هر چه ظهور رسد محض خیر است و لیکن بمقتضای محل خیر صورت شر پیدا کرد، باز سخن در اینجا می رود که آن محل نیز بصنع خداوندی است جَلَّ وَعَلَا، اگر کفر شود که در اصل اقتضای اسم المُضِلُّ است که جمیع را علاج سلوک آن طریق باید نمود و سخن در این مرتبه نیز در اینجا مکرماً! محل این اشکال بطور صوفیه وجودیه ظاهر است بطور این اکابر شر مطلق گریز نیست هر چه هست نسبت است و فی ذاتها همه خیر است، چنانچه در کتب سلوک بتفصیل مشروح است و همچنین بمشرب قطب المتحققین حضرت ایشان ما قُدَّسَ سِرُّهُ زَیْرًا که حقائق ممکنات عدماست که بالذات شر دارد و خیر مستعار و مستفاد از حضرت ذات واجب الوجود است پس در ظهور کمالات ذاتیه در مرایاء اعدام شرارت نیست و هر شر از مرآت که عدم است که موطن نقص و فساد است شر شده است، کریمه دَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ایماء بدان دارد۔ مناسب این مقدمه است آنچه متکلمین فرموده اند که خَلَقَ الْكُفْرَ لَيْسَ بِقَبِيحٍ بَلْ هُوَ حَسَنٌ وَجَمِيلٌ وَرَأْسًا قَبِيحٌ الْكُفْرُ فِي كَسْبِهِ پس ما در ماصنع الله اگر مصدریه است و معنی خیر فی صنع الله و فعلیه است و آن موجب است۔ و اگر موصوله است پس محصول او آن است که اَلْخَيْرُ فِي شَيْءٍ صَنَعَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ۔ و آن نیز محقق است زیرا که مفعول و مصنوع الهی است جَلَّ وَعَلَا، مثلاً کفر فی ذات حسن باشد من حیث کونه منسوباً الی الصَّانِعِ، و قبیح باشد من جهة کونه منسوباً الی العَبْدِ وَكَسْبِهِ، وَلا تَحْذَرُ فِيهِ۔ وَالْقَلْبُ

مکتوب سی و هشتم۔ بنام شیخ عبدالاحد لیسر خود در شرح بیت حافظ۔

الحمد لله على عمله الذي يظلمه۔

ماجرام کن و باز آ که مرا مردم چشم خرقه از سر بدر آورد و بشکرانه بسوخت  
 خطاب بمعشوقی که بناز معشوقی و استغناء محبوبی موصوف است و جز حرف عز و سخن کبریا  
 بر صفحه روزگار نگذشته نموده می گوید، که ما بجز کبر و قصه غنا کوتاه کن و طریقه مهربانی و لطف  
 پیشه گیر و بساط مهاجرت را در سحیده بدولت خانه و موانست ده باز آ یعنی روح را پیش از تعلق  
 باین بدن هیولانی و پیکر ظلمانی در بارگاه قدس وحدت حقیقت بار بود و بحرمیت آن حریم محترم شرف  
 احترام داشت۔ باز بعد از قطع تعلق کثرت موهومه بسعادت قرب و وصال۔ خود را سرفرازی بخش،

حضرت محمد ص

سر از چشم که محل بصارت است دل است که موطن بصیرت است، و مراد از مردم چشم فواد است که مرکز قلب است که محل مشاهده الهی است - خرقة یعنی لباس تعین و تقید که حجاب حضرت اطلاق بود و غمامه بر آفتاب احدیت، از سر یعنی خیال که محل آن دماغ است و وجود قیود جز در آن نیست زیرا که در مقام خارج و حقیقت جز اطلاق و احدیت را وجود نیست، چنانچه شیخ محی الدین ابن عربی قدس سره بیان فرموده *الاعتیان ما شئت رايحتا الوجود بدراوده از دید خیال* و بین کشیده بشکرانه بسوخت - شکر عبارات است از صرف عبد جمیع *ما أنعم الله علیه فیما خلق لأجله* پس حکمت در آفرینش دل آن است که تفکر در کمالات حقیقت نموده هر چه ببلوغ عدم موسوم است از نظر اعتبار ساقط کرده و از کثرت و همیه خیالیه که ریخته با احدیت مطلقه آویزد، و از همه تافه بکعبه مراد توجه نماید پس افتاء ماسوا و اهلک تعینات و همیه جزیه شکر باشد پس محصول برین نمط باشد که ماجرا جفاء بجز کم کن که موجب بجز تعلق باطن بود باین کثرت موهومه و تعینات کونیة امکانیه - و چون لباس دوئی و خرقة دوینی دریده شد و مطلق از پس غمام تعلقات متجلی گشت قصه فراق کوتاه باید و حدیث بجران با تمام رسد، *إذ انتحل الفقر فلهو الله بظهور آید و معاد حکم مبدء پیدا کند* -

جائی معاد و مبدء ما وحدت است و بس ما در میان کثرت موهومه و السلام

**سوال** - هرگاه مانع وصال لباس دوئی بود و آن دریده شد و بعد ارتفاع مانع جز حصول مطلوب چاره نبود پس چرا گفت ماجرا کم کن و باز آن گفت دور کن زیرا که کم ساختن ماجرا فسرانی مقتضی بقاء اصل فراق است -

**جواب** - دریدن لباس دوئی چون در شهود عارف است و در وجود محال از فراق چاره نبود از بجران گذرنه -

آن وهم بود که تو دوئی بر خیزد امکان وحدت بر او روی بر خیزد

**سوال** - هرگاه تعینات علمیه باشد پس با ارتفاع شهود کثرت ارتفاع تعینات علمیه لازم آید، زیرا که در خارج مطلق از آن نام و نشان نیست -

**جواب** - تعینات علمیه است اما چون معلوم است و در مرتبه اراءت ایقان یافته، با ارتفاع

خیال و وہم مرتفع نشود کہ انقلابِ علمِ اللہ محال است۔

جواب دیگر آنکہ ارتفاع کثرت از علم بالکلیہ ممنوع است و وصول باطلاقِ حقیقی محال است  
 ع غنقاء شکار کس نشود دام باز چین کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را  
 گرز معشوقت خیالے در سر است نیست معشوق آن خیال دیگر است

تحقیق آن است کہ ان لله سبحانه سبعین الف حجاب من نور وظلمة لور فحقت  
 لا حرق سبجات وجهه ما انتھی الیه بصره من خلقه، ہر چند حجب ظلمانی کہ حجب  
 امکانیہ است مرتفع شود اما حجب نورانیہ کہ عبارت از اسباب کبریاست و از استار عزت بر جا است

ع حسنش غایتے دارد نہ معدی سخن پایاں بمیرد تثنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی  
 ع با گلرخ خویش گفتم اے غنچہ دہاں ہر لحظہ مپوش چہرہ چون عشوہ دہاں  
 زد خندہ کہ من بعکس خوبان جہاں در پردہ عیاں باشم و بے پردہ نہاں  
 عزیزے گوید ع

غرض وراء امکان چہ خیال فاسد است ایں  
 شیخ عبداللہ انصاری گوید ع

الہی یافت تو آرزوہ ماست اما دریافت تو نہ بازوہ ماست  
 دست بگیریاں او نیست بیازوہ کس بوالہوساں فضول سر بگیریاں بر بند  
 نے پاء آنکہ از کرہ خاک بگذرم نے دست آنکہ پردہ افلاک بر درم

ع لا مینک الفراس و لا عنک القرام

ع چہ من سرمایہ جز غم ندارم چرا ہر لحظہ صد ماتم بدارم  
 و مے تواند کہ ایں بیت خطاب باشد از خداوندین یقین بصاحب علم یقین یعنی ماجرا  
 استدلال و بحث و قیل و قال کوتاہ کن و ازین تنگنای جہاں باز آو بساحت دل دراکہ مراد مردم چشم  
 یعنی دیدہ شہود خرقہ علم را کہ حجاب اکبر است از سر برداشتہ است، و از دماغ کہ محل عقل  
 است بدر آورده بشکرانہ بسوخت و نام و نشان از لنگداشت، چرا کہ در فضاء عین حجاب علم را  
 گنجائش نیست۔ و ایں رفع حجاب موہبتے است از حضرت وہاب و موردِ شکر محمد و تعالی۔

و نیز می تواند خطاب صاحب علم باشد مر جاہلان را۔ یعنی ماجراء جہل مرکب یا بسیط کہ ناشی از فساد نظر است یا تعطیل آن کوتاہ کرده عقل و دانش را کار فرما کہ مر مردم چشم یعنی عقل مستقیم و فہم تویم خرقة یعنی لباس غباوت و ضلالت از سر من بدر آورده بنظر صحیح دلالت فرمودہ بشکرانہ بسوخت و نیز می تواند کہ این شعر خطاب صاحب تجلی صوری باشد مرتبہی را کہ بمجاہدہ شروع و سلوک نمودہ باشد و بدولت تجلیات زریبہ۔ یعنی ماجراء فراق از محبوب کہ نصیب تست بمن گوی و کوتاہ کن کہ مر مردم چشم یعنی دیدہ باطن من یا مرشد کامل من خرقة غفلت از سر من بدر آورده بشرف تجلی رساندہ بسوخت تا در صور و اشکال بجمال محبوب ذوالجلال خود متلد دام۔

درود یار چو آئینہ شد از کثرت شوق ہر کج می نگر م روء ترا می بینم

و کجتم کہ این بیت خطاب صاحب تجلی معنوی باشد بصاحب تجلی صوری یعنی اے آنکہ از پرده صور مشاہدہ جمال بکیف مے نمائی و از کثرت مومومہ ظاہرہ بالکل خلاصی نیافتی و احدیت را در کثرت من حیث الکثرة مطالعہ مے نمائی و از صورت بمعنی پے نبرده ماجراء خود کوتاہ کن و بمن تلبیس حق بیاطل مکن کہ مر مردم چشم یعنی دیدہ معنی بین من یا مرشد کامل من خرقة مشہود صورت را بدر آورده بدولت شود معنی رساندہ بشکرانہ بسوخت

صورت پرست غافل معنی چه داند آخر کو با جمال جانان ہنساں چه کار دارد

چنانکہ در محلے یاس اشعار نمودہ مے گوید

چشم آلودہ نظر از رخ جانان دُور است بر رخ او نظر از آئینہ پاک انداز

و نیز می تواند خطاب باشد از صاحب تجلی ذات بصاحب تجلی صفات۔ یعنی ماجراء تعلق بشیون و صفات کوتاہ کن و با وجود طلوع احدیت ذات بعیون علمیہ کمالات نگراء کہ مر مردم چشم یعنی ذات احد کہ چشم کنایہ از عین ثابتہ است و مردم چشم ذات مطلقہ کہ الحق یتعین فی کل متعین خرقة یعنی حجاب نوریت صفات از سر یعنی مبدئ تعینات کہ مرتبہ اطلاق باشد از دیدہ مشہود من بردا بشکرانہ یعنی جزاء ہمت من کہ در حجت ذاتی نمودہ ام بسوخت و اثرے ازاں شود نگذاشت۔ و نیز مے تواند کہ خطاب باشد از سالکے کہ از مجاہدہ پا در مشاہدہ مے نهد بخود۔ یعنی اے نفس بعد از آنکہ مجاہدہ شدیدہ نمودی و سلوک طریق پرستی شریعت کردی ماجراء یأس بوصول بارگاہ مشاہدہ و لحوق پیشگاہ

حقیقت کوتاہ کن کہ مردمِ حقیقی محبوبِ من کہ درین مجاہدات و ریاضات منظور نظر طلب و شہود دیدہ  
 حُبِ من اوست و کریمی صفت جمیلہ او و شاکری سمتِ جلیلہ او خرقہ از سر یعنی حجابِ تعینات از  
 دوشِ غناء ذاتی خود کہ بر روءِ اطلاق کشیدہ بدر آورده و از پیشِ نظر والہ جمال ذاتی خود برداشتہ بشکرانہ  
 یعنی بجزا مجاہدہ کہ در راہِ طلب اورفتہ بسوخت و اثر سے از آثار آن در دیدہ شہود نگذاشت۔ و نیز  
 می تواند کہ این خطاب باشد از عاشق شوریدہ کہ از تنگنا عقل بمرحلِ رفته بفضاءِ جنون رسید بعاقل  
 کہ در بندِ عقل گرفتار است۔ کہ اے محبوبِ عقیلہ عقل ماجرا ہوشیاری کوتاہ کن و قصہ فکر دور اندیش  
 بگذار کہ مرا مردمِ حقیقی یعنی دل دانا من خرقہ عقل معاش کہ مجبول است بر مزاولت ارادہ باطلہ و اعراض  
 از طلبِ اعلیٰ و مقصدِ اسنی از طبیعت کونیہ کہ مزاحش از آب دو بینی سیراب گشتہ بر آورده بسوخت  
 و خلعتِ عقل معاد و علمِ اعلیٰ پوشانیدہ از ماسوا غفلت و در حضرت مولا علی لاطلاق حضور بخشیدہ  
 چنانکہ خود باں اشعار نموده میگوید ۵

خرقہ زہد مرا آبِ خسرات ببرد خانہ عقل مرا آتشِ خمخانہ بسوخت  
 و نیز گفتہ ۵

چوں شدم مجنون روءِ عشق لیلے در جہاں عاقلانہ پند سے مدہ، همچوں من دیوانہ را  
 و نیز می تواند کہ خطاب باشد از عارفِ آزاد بزاہد سے کہ در بندِ طاعتِ خود گرفتار است یعنی ماجرا  
 غرورہ پندار حضور خود کوتاہ کن و از صولت زہد و عبادتِ خود در گذر کہ مرا مردمِ حقیقی یعنی مُرشدِ کامل من  
 خرقہ غرور و سرور مجاہدہ از سر من کشیدہ بشکرانہ بسوخت، و نام سے از آن نگذاشت۔ چنانچہ  
 اشعار سے بدان نموده میگوید ۵

تو توبیح و مصلیٰ ورہ زہد و صلاح من و میخانہ و زنا ورہ دیر و کنشت  
 یک جوازِ خرمن ہستی نتواند برداشت ہر کہ در دارِ فناء در رہِ حق دانہ کنشت

و این تربیت چوں اداء واجب است از شیخِ جزا آن را بشکرانہ بجا آورد۔ و نیز می تواند خطاب  
 عاشق والہ بودہ باشد بلامتِ گر خود یعنی ماجرا ملامت و قصہ جفا کوتاہ کن کہ مرا مردمِ حقیقی  
 محبوبِ من خرقہ حجاب از پیشِ آفتابِ جمال خود برداشتہ مرابِدولتِ عشق نواختہ است و  
 زندانِ محبتِ خود مبتلا ساختہ چنانچہ طاقتِ من طاق شدہ و خرمنِ صبر من بیاد رفته، و این رفع

حجاب و نقاب ادواء آن شکر جمال است که حسن را ظهور در کار است و عشق را در پناه آل سر نیاز  
هر کجا حسن می نماید رو می نهد سر بسجده عشق آل سو  
یا لایثمی فی لهوی عندنی معذرة  
مینی الیک ولو انصفت لفتلم  
بدیهی ست که کفران که ضد شکران است عبارت از ستر نعمت است پس اظهار ناپا شکرانه

آمد مقرر است من شکر النعمة اظهارها - وهو سبحانه اعلم - والقله  
مکتوب سی و نهم - بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الهند و ترغیب و ترویج احکام شرعیه  
الحمد لله الواحد القهار، والصلوة والسلام على حبيبه سيد المقربين  
الاخيار، واليه الاطهار وصحبه الابرار - عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه  
قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله تعالى يرضى لكم  
ثلاثا ويكره لكم ثلاثا - يرضى لكم ان تعبدوه ولا تشركوا به شيئا، وان  
تعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا، وان تناصحوهم من ولاة الله امركم - و  
يكره لكم قيل وقال وكثرة السؤال وإضاعة المال - رواه احمد ومسلم -  
وعن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
ثلاث مهلكات وثلاث منجيات وثلاث كفارات وثلاث درجات - فاما  
المهلكات فشح مطاع، وهوى متبع، وإعجاب المرء بنفسه - واما  
المنجيات فالعدل في الغضب والرضى، والقصد في الفقر والغنى، وخشية  
الله في السر والعلانية - واما الكفارات فانتظار الصلوة بعد الصلوة وإسباغ  
الوضوء على الكرىهات، ونقل الأقدام إلى الجماعات - واما الدرجات فإطعام  
الطعام، وإنشاء السلام، والصلوة بالليل والناس نيام - رواه الطبراني - وعن  
معاوية ابن عبيدة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه  
وسلم ثلاث لا تدرى أعينهم النار يوم القيامة، عين بكت من خشية الله، و  
عين حرست في سبيل الله، وعين غضت من محارم الله - اما بعد ذره خاکسار بيقدا  
بعرض اشرف ارفع بندگان حضرت امير المؤمنين ظل الله في الارضين، رافع اعلام

و این اختلاف اشخاص جز بعارض که جز حقیقت نیست نه - اما همان یک حقیقت واحد را من حیث اطلاق الحقیقی و التّقیّدات الذّهنیّة و الخارجیّة آثار و احکام متکثره است که ظاهر بنیان را سبب توهم اختلاف آن اشخاص گردیده است - و شک نیست که چنانکه اشخاص حقیقت انسانیّه با هم تمیز عارضی دارند فی الحقیقت اتحاد دارند همچنین افراد حیوان که در حیوانیت شرکت دارند فی الحقیقت وجود همان حقیقت حیوانیه را است و انواع مندرجه تحت آن بعارض اعتبار است، زیرا که وجود مطلق راست و قید جز باعتبار نیست - کذا لک افراد جسم که در آنها وجود حقیقت جسمیه را است و اختلاف جز باعتبار نه، و مسئله الجوهر ثمر الوجود که وجود همان حقیقت بسیط راست در مراتب منزله که جوهر باشد و جسم و حیوان و انسان و اختلاف اجناس و انواع و اصناف و اشخاص جز به پندار نه، و تراجم آثار و احکام آن باختلاف مراتب همه صادق و هیچ اشکالی لازم نه، و شاهد آنکه موجود همان حقیقت مطلقه جنس الاجناس است که در جمیع موجودات ساری است و با سماء متعدده ظهور فرموده و تقیداتش جز باعتبار نیست، آن است انّ الانسان جسم قضیه صادقّه، و معنی او آن است که دو صورت مختلفه ذهنیه که صورت انسان و صورت جسم باشد در وجود خارجی با هم متحدند - و چون جسم با انسان متحد شد و محتاج امر زائد گشت پس موجود فی الحقیقت همان جسم بود تقید انسانیّه اعتباریش نباشد - و نیز چون جسم را درین قضیه با انسان اتحاد شده، قضیه الججر جسم با حجر نسبت اتحاد بود پس انسان را با حجر نیز در مرتبه جسم اتحاد است بداهتاً، پس جمیع مقیّدات با مطلق متحدند همچنین با هم در مرتبه مطلق، و وجود حقیقت همان مطلق را مقرر شد و مقیداتش اعتبارات اوست که در مراتب تنزل تکثر و تعدد پیدا کرده در عرصه گاه ظهور آمده است - این است بیان محمل مسئله وحدت الوجود بنحی که متاخرین صوفیه تقرر نموده اند، و تمسک آنها فی الحقیقت کشف و وجدان است، ادله و براینی که بر آن ایراد نموده اند از قبیل تنبیهات است بر بدیهات قطب المتحقّقین حضرت ایشان را درین باب مقالات مفصّله است در ضمن تحقیقات فائده و تدقیقات رائقه که موعود است بکتاب و سنت و قرین است با عقاید اهل سنت جماعت میفرمایند که مقصود از سیر و سلوک تحصیل لوازم بندگی است نه حصول ربوبیت خداوندی، و تحقیق معرفت نفس است بذل و افتقار و عرفان مولی جلی و علا یکمال غنا و اقتدار - کتابی که بخت ذاتی موضوع است

الشَّرِيعَةِ الْغُرَاءَ قَامِعُ بُنْيَانِ الْبِدْعَةِ الْغُبْرَاءِ، مَالِكُ السَّلْطَنَةِ الْقَاهِرَةِ كَأَسْرُ  
 أَعْنَاقِ الْكُفْرَةِ الْأَكَابِرَةِ، فَحْيُ السُّنَّةِ وَالْإِسْلَامِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْأَنْامِ؛ هِيَ رِئَاسَةُ  
 مُحَمَّدٍ اللَّهِ تَعَالَى اِزْتِمَاعُ بِنَفْسِهَا يَأْتِيهِ تَبَارِيحُ نَجْمِ شَهْرِ حَالِ بَرَاوِيهِ مَسْكَنَتِ رَسِيدِ، وَبِفِرَاقِ خَاطِرِ  
 بِرَمَجِ هَمْتِ بُوَيْفِيَّةِ دَعَاءِ كَهْ شَيْوَهُ نُقْرَاسْتِ مَشْتَغَلِ كَرِيدِ - وَجُولِ اِيں دَعَاءِ ظَهْرِ الْغَيْبِ مُتَضَمِّنِ صَالِحِ عَامِ وَتَنْظَامِ  
 نِظَامِ اسْتِ وَاِزْمِيمِ قَلْبِ وَخُلُوصِ نِيَّتِ، مَشْرَعِ اِبْهَابَتِ وَشَرَفِ قَبُولِيَّتِ اسْتِ - اَلْحَمْدُ لِلَّهِ كِه  
 بِطُلُوعِ آفْتَابِ هِدَايَتِ ظَلَمَاتِ كُفْرِ وَضَلَالَتِ رُوبَانِعْدَامِ اُورِدُو بِخِجَالِ حَادِ وَبِدَعَتِ اِزْيَا اُفْتَادِ، وَرِيَايَتِ  
 عَدْلِ وَانصَافِ بِاُفْقِ اَعْلَى رَسِيدِ وَاِمْتَارِ قُطْعِ دَا اِبْرَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
 الْعَالَمِينَ بِظُهُورِ سَيِّدَتِ - مَعْمَدِ اَكْرَاهِ عَنَايَتِ وِدِيِّ پُرُورِي دَرْ بَابِ رَفْعِ مَا بَقِيَ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَ  
 الْمُنْكَرَاتِ وَرَمْعِ بَرْنِ اِزْمَنِيَّاتِ وَمُسْكِرَاتِ بِتَقْدِيَا اِيْنِ خِدْمَاتِ اِسْلَامِ تَاكِيْدِ اِهْتِمَامِ رُوْدُو نُورِ عَلَي  
 نُورِ اسْتِ، وَدَرْ بَابِ تَعْمِيرِ مَسَاجِدِ مَدْرَسِ وَمَدَارِسِ مَعْظَمِ وَتَرْفِيهِ اَعْلَاءِ اَرْكَانِ شَرِيعَتِ بِيضَاءِ وَتَمْكِينِ دَوْلَتِ عَظْمَى بِطَرِيقِ  
 وَاجِبِ اِلِاسْتِعْلَامِ شَرَفِ صَدُورِ يَابِدِ مَوْجِبِ اِعْلَاءِ اَرْكَانِ شَرِيعَتِ بِيضَاءِ وَتَمْكِينِ دَوْلَتِ عَظْمَى بِطَرِيقِ  
 اَتَمِّ بَاشَدِ - زِيَادِ بَرَالِ جِرَاتِ اِزْ حِدَابِ دُورِ اسْتِ - كَامِلِ بِيْگِ كِه بِحَكْمِ اَشْرَفِ رَفِيقِ سَفَرِ بُوْدِ دَرْ رِعَا  
 عِلْمِ جِهَالِ مَطَاعِ وَاِءِ حَقُوقِ اِخْوَتِ فَرُو كِنْدَ اَشْتِ دَقِيْقَةِ نَكْرَدِ، رَحْمَتِ خَدَا بِرِ سَلْمَانِي وَحَلَالِ نَمَكِ -  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اَوَّلًا وَآخِرًا وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُوْلِهِ دَائِمًا وَسَرْمَدًا - وَالسَّلَامُ  
 مَكْتُوبِ ۳۸ سِي وَهَشْتَمِ - بِنَامِ شَيْخِ اِبْرَاهِيْمِ مَدَنِي مَدِيْنَةِ مَنُورِ - وَرِعْرَفَتِ اِلَهِي وَوَرِ  
 اِفْضَالِيَّتِ طَرِيقَةِ نَقَشْبِنْدِيَّةِ -

الْمَدِينَةِ اَعْلَاءِ اَلَّذِيْنَ اَصْطَفَى - اَتَا بَعْدَ حَمْدِ اللَّهِ الْعَزِيْزِ السَّلَامِ وَالصَّلَاةِ عَلَى  
 رَسُوْلِهِ خَيْرِ الْاَنْامِ، وَعَلَى اِلَهٍ وَاَصْحَابِهِ دُعَاةِ النَّاسِ اِلَى دَارِ السَّلَامِ، فَيَبْلُغُ الْعَبْدُ  
 الضَّعِيْفُ مُحَمَّدٌ سَعِيْدُ الْعُمَرِيُّ النَّقْشَبَنْدِيُّ الْاَحْمَدِيُّ اِلَى الْاَنْخِ الْكَامِلِ الْحَبِيْرِ  
 الْحَقِيْقِ الْفَاضِلِ الْمُدَقِّقِ الشَّيْخِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَبِيْرِيِّ الْمَدَنِيِّ سَلَّمَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ  
 وَآبِقَاهُ وَوَصَلَّهُ اِلَى غَايَةِ مَا يَتَمَنَّا هُدِيَّةَ النَّجِيَّةِ وَالسَّلَامِ، وَيَدَّعُوْلَهُ مِنْ صَمِيْمِ  
 قَلْبِهِ بِالسَّلَامَةِ وَالاِسْتِقَامَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالْكَرَامَةِ، وَيَرْجُوْلَهُ مِنَ اللَّهِ الْكَرِيْمِ اَنْ  
 يَجْعَلَهُ مَقْرُوْنًا بِالْاِجَابَةِ وَالْقَبُوْلِ - وَتَسْأَلُ مِنْ فَضْلِهِ اَنْ يَرْزُقَهُ عِلْمَ الْوَرَاثَةِ، فَاِنَّ



علم الظاهر إذا اقتصرن بالعمل وقورن بالإخلاص وأورث معرفة الأسرار التي هي  
تصد الأعلی والمطلب الأسنى من الأفعال الظاهرة والأعمال الصالحة كما أشير  
فيه في قوله تعالى هو الذي أنزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن أم الكتاب  
وخرمتشابهات الآية - ولأشك أن المقصود من الأثر ظهور النتائج، فكذلك المقصود  
من المحكمات أسرار المتشابهات التي للتراخيخ الذين هم أهل الوراثة الواصلين  
في درجات متتابعة سيد المرسلين عليه وعلى إله أفضل الصلوة وأكمل التحيّة  
حظ وافرمناها - وليعلم أن الطريقة النقشبندية التي شرفتم بأخذها وإحرازها  
ترب طريق إلى تحصيل هذه الدرجة العليا، وفيها تقدم الجذبة على السلوك -  
فالتالك لهذه الطريقة العلية مجذوب سالك وهو المسمى بالمراد والمحبوب -  
وفي سائر الطرق شروع السير من عالم الخلق وفي هذه الطريقة من القلب الذي  
هو محل الجذبة - وهذا الحضور والالتذاذ الذي نجد في أول القدم من آثار  
الجذبة - وأيضا في هذه الطريقة التزام والإجتنب عن اليد راسا والعمل  
بالعزيمة والأحترار عن الرخصة مطلقا - وأيضا فيه اندراج النهاية في البداية -  
وأول القدم منها استيلاء سلطان الذكر على الباطن بحيث يصير عافلا عن  
نفسه وعماسواه، ثم الفناء في الذكر، ثم فناء الذكر والذكر في المدكوير  
الذي هو خلاصة مقام السكر، ثم التشرّف بمقام الصحو والبقاء والتخلق بأخلاق  
الله والتحقّق بما أشير إليه في قوله تعالى أولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات،  
وهو مقام بي يسمع وبني يبصر، وبعده مقام جمع الجمع - رزقنا الله وإياكم قطرة من

بحار آذواقهم ومواجيدهم - والظلال

مكتوب ۳۹ سي ونهم - بنام اورنگ زيب عالمگير سلطان الهند - در سفارش شيخ  
شهاب الدين برهانپوري -

عن أنس رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال  
من كانت نيته طلب الدنيا، شئت الله عليه امرأة وجعل فقره بين عينيه ولم

يَأْتِيهِ مِنَ الدُّنْيَا لَأَمَّا كُتِبَ لَهُ - وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَهُ وَجَعَلَ  
 غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ - أَمَا بَعْدَ حَمْدِ اللَّهِ الْعَظِيمِ  
 وَالصَّلَاةِ عَلَى نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ وَوَالِدِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ فَازُوا بِإِيمَانِهِ بِحَظِّ جَسِيمٍ، وَرَوْضَةٍ حَاكِمَةٍ  
 بِي مَقْدَارِ مَعْرُوضِ خَادِمَانِ عَتَبَةٍ عَلَيْهِ مَعْرِفَةٌ كَرِيمَةٌ لِي أَحْقَرِ حُجُوبٍ بِشَهْرِ مَحَازِرِ سَيْدِ الْمَطْلَعِ شَدِيدِ  
 حَقَائِقِ أَكَاغِيهِ شَيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَوْرٍ كَنْهٍ رَفِئَةٍ بُوْدِرِ حَلَّتْ نَمُودُ وَفَرَزْدَانِ إِيشَانَ صَلَاحِ أَمَارِ شَيْخِ شَهَابِ الدِّينِ  
 وَغَيْرِهِ دِيرِ شَهْرِ رَسِيدِ وَبِانْتِظَارِ مَوْسِمِ شَسْتِهْ أَنْدَتَا بُوطنِ مَرَاجِعَتِ نَمُودِهْ بَزَاوِيهِ سَكَنْتِ أَقَامَتِ نَمَايَنْدِ -  
 بِرِيشَانِي اِحوَالِ اَكْ جَمَاعَةِ حُجُوبِ وَاقِفِ شَدِيدِ تَرَحُّمِ نِجَاطِ فَاتِرِ رَاهِ يَافِتِ، وَحَلِ يَافِتِ عَقْدِهْ دَرِ عَالَمِ اسْبَابِ اِسْتِ  
 بَعْنَايَتِ وَتَوْجُوهِ اِيشَانِ يَافِتِ، نَاجِيَارِ بَدِ وَكَلِمَةِ مَصْدَرِ حَقْدِ اَكْ سُدِّهِ سَنِيهِ گِشْتِ - چِنَا كَرَمِ فَرَايَنْدِ كِهْ بَحَلَاوِ  
 دَرِ كُوشِيَارِ حَضْرَتِ حَقِّ سُبْحَانَهُ مَشغُولِ بَاشَنْدِ وَبِهِ مَوَارِدِ بَدْعَاءِ سَلَامَتِي اَكْ حَضْرَتِ عَالِي رَطْبِ اَللَّحَانِ  
 كِرْدَانِدِ - شَيْخِ شَهَابِ الدِّينِ بَا وَجُودِ طَرِيقِيهِ بَزُرْكَانِ خُوْدَاوِ طَرِيقِيهِ اِيْنَ فِقْرَاءِ نِيَزِ حِظِّي كَرَفْتِ - بِالْجَمَلِ بُو جُوهِ مَجَلِ كَرَمِ وَ  
 تَرَحُّمِ اسْتِ، زِيَادِهْ بَرَا اَكْ گِستَاخِي زَفْتِ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اَوَّلًا وَآخِرًا وَالصَّلَاةُ عَلَى حَبِيبِهِ  
 دَائِمًا وَسَرْمَدًا - وَالْقَلْبُ

مکتوبہ ہمسلم - بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الهند - در مرغیب  
 بر تائید ارکان شریعت نغراء -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ، وَعَلَى  
 إِلِهِ الْأَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْأَبْرَارِ - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا بَنِي آدَمَ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ غَفَرْتُ  
 فَاسْتَغْفِرُونِي أَعْفِرْ لَكُمْ - وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْطَيْتُ فَاسْأَلُونِي أُعْطِكُمْ - وَ  
 كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْأَلُونِي الْهُدَى أَهْدِيكُمْ - وَمَنْ اسْتَغْفَرَنِي وَهُوَ  
 يَعْلَمُ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى أَنْ أَعْفِرَ لَهُ، عَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَايَ - وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ  
 وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطَّبَكُمْ وَيَأْسِكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى قَلْبِ اسْتَقَى رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ  
 مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ سُلْطَانِي مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ - وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ وَحَيَّكُمْ  
 وَمَيِّتَكُمْ وَرَطَّبَكُمْ وَيَأْسِكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى قَلْبِ اسْتَقَى رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ

فِي سُلْطَانِي مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ - وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيَّتَكُمْ وَرَطَبَكُمْ  
 وَيَأْسَكُمْ سَأَلُونِي حَتَّى يَنْتَهِيَ مُسْئَلَةٌ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُونِي،  
 مَا نَقَصَ مِنِّي عِنْدِي مَعْرُزُ ابْرَةٍ لَوْ غَسَسَهَا أَحَدُكُمْ فِي الْبَحْرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
 وَحَسَنَهُ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
 مِنْ عَبْدٍ وَلَا أُمَّةٍ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا غُفِرَ لَهُ سَبْعُمِائَةِ ذَنْبٍ -  
 رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ - اما بعد ذرہ خاکسار بے مقدار بعض اشرف اور مے رساند کہ این مسکین مقصر چہاں  
 شکرانہ احسان و عنایت بے غایت حضرت صمدیت جلّت عظمتہ نماید کہ بموہبت و فضل خویش  
 فتح و ظفر شکر اسلام کرامت فرمود و رفع و ہدم ارکان کفر و بدعت و قمع رسوم الجاد و زندقہ نمود۔ الحمد  
 لله اضعاف ما حمدہ جميع خلقہ۔ چہ عرض نماید کہ از استماع این ابشارت عظمی بریں شکستہ  
 زاویہ نمول چہ قدر شادی رودادہ نہ از روہ مصالح ظاہرہ کہ بموجب کریمہ و ما الحیوۃ الدنیایا الا  
 متاع الغرور از حیر اعتبار ساقط است بلکہ محبت اعلاء کلمۃ اللہ العلیا، کما اشار الیہ  
 تعالی و بیومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ۔ ایں ہوا خواہ حقیقی امید و ارادت کہ ہمت عسلیا  
 مصروف تا ئید ارکان شریعت غزاء فرمودہ فرمان اہتمام بحکام و متصدیان اطراف و اکناف صادر شود  
 تا سچی بلیغ و اجہتا تمام دیرں باب مصروف دازند، و تعظیم علماء باللہ و ابرار صالحین بوجہ اتم و کسل  
 نمایند، و از احوال رعایا و مساکین و مظلوماں بواقعی خبر دار باشند۔ از اشتیاق دریافت سعادت حضور  
 چہ شرح دہد، لیکن تا حال از تواری و ضعف و بے اعتدالی مزاج طبع بر صرافت صلی زسیدہ است۔ بہر حال  
 در ہر جا از خدمت اداء و وظائف دعاء کہ شیوہ فقر است فارغ نیست، زیادہ بران جرئت و گستاخی  
 زفت۔ و الحمد لله اولاً و آخراً و الصلوۃ والسلام علی حبیبہ دائماً و سراً۔

مکتوب چہل و یکم۔ بنام شیخ محمد فرخ لیسر خود۔ و نسبت میانہ و نسبت عالم  
 غلق و تعبیر رؤیت ذات جل سلطانہ۔

الحمد لله على ما عجزوا على ان يصطبه - يوم الخميس قبل الغروب بعد  
 تحاف الصلوات المباركات التاميات الى حضرة سيد المرسلين عليه وعلى آله  
 افضل الصلوات واكمل التحيات للثالث والعشرين من ربيع الثاني في المسجد الجامع

چند عقده انغلاق شرف انحلال یافت -

اولاً - ظهور نسبتی که بمیان تعلق دارد که از زمین و بسیار بیگانه است -

دوم - طلوع نسبت خاصه اصلیه که بعالم خلق تعلق دارد مخصوص بجزء ارضی که آن ظهور از شوب ظلیت مبراست ، بخلاف ظهور عالم امر که از شوب ظلیت جدا نیست ، چنانکه تحقیق هر کدام در کتاب عالیہ تفصیل ثبت یافته است -

سوم - حل آن معنی که در مکتوب عالی مذکور است هر چند رؤیت نیست اما بے رؤیت هم نیست - بِعِنَايَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَبِصَدَقَةِ حَيِّيَّتِهِ حالتی بزرگ رود که بعالم خلق مخصوص بجزء ارضی تعلق داشت - هوی داشت که چون معامله از ظلیت و از هذاز حیطة تصویری و عقلی ذمینی مبرا خواهد بود و نصیب از عیال که منزله از بیان است خواهد داشت - چون اصل الاصول بمنصه گاه عیال آید و گوش باغوش رخت کشد چه نویسد که تعبیر از آن بچشمیغ نماید - هر گاه کلام او سُبْحَانَهُ منزله از حرف و صوت و مبر از آلت سامعه و جهت در عرصه گاه سماع آید ، ذات مقدس جَلَّ سُلْطَانُهُ اگر بے کیف و بے جهت و بے مدخلیت آلت بحثی که هیچ فتور در تنزیه و تقدیس راه نیابد متجلی شود ، چرا محل ریب و مظنه عیب بود - مَنْ لَعْنِيذُ قِي لَعْنِيذِي - رَبَّنَا اِنَّا نَمُنُّ بِكَ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا - غایة الامر دیر دار هر چه رود در تماشای است لذل معنی که بفر دامت و عود است ، تا علوه همت و سموفطرت به رخس و خاشاک نه آویزد و به تهنی دار اللقاء تمامی همد نماید و باداء و ظائف عبودیت تمسک بحبل المتین کند ، لهذا حقیقت رؤیت خاصه آخرت گشت - زهار بیدید و دانش خود پا از دائره اجماع نه بر آرد بلکه مشوف خود را تابع آن سازد - رَبَّنَا لَا تُخِزْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً طَرَاكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ - وَالْقَلْبُ

مکتوب ۳۲ چهل و دوم - بنام شیخ عبدالاحد لیسر خود - در آنکه مقرب ترین اشیاء بحضرت حق سبحانه برابر کلام مجید نیست -

بِحَمْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ سَمِعْنَا مِنْكُمْ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حضرت ایشان قدس ستره در آخر کار می فرمودند ، مقرب ترین اشیاء بحضرت حق سبحانه چنین برابر کلام مجید نیست که صفت او تعالی بے پرده ظاهر شده و حسب حال میخوانند ع اندر سخن دوست نهان خواهیم گشت

معلوم گشت و منکشف گردید که مبدء این گنجینه ذات منزله است و مبلغ و منتها او عبادت اگر منتها نبوی است  
 بی مانع پیش آید و بحجز و انکسار خرابه هستی خود را پیشکش نماید و پیش گرفته بار در حضرت اقدس دهد و رفیع حجاب  
 نماید چنانچه قول نبوی صلی الله علیه و سلم مؤید این معرفت است - عَنْ جَبْرِائِيلَ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَشِرُوا فإِنَّ هَذَا الْقُدْرَانَ طَرَفُهُ بِيَدِ اللَّهِ وَ  
 طَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَهْلِكُوا وَلَنْ تُفْتَلُوا أَبَدًا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ  
 نورے دریں باب در عشرہ ماہ رمضان ۲۴۰۰ میرشد، نداء در دادند کہ نسبت تو مرکزی است -  
 ترجمہ بحال یا ہے کہ از متاخران اصحاب حضرت ایشان ما بود افتادہ نمودند کہ از را ہے بمانند نیازی  
 دارد، بعد از آن صحیفہ احوال را بتفصیل ہویدا ساختند و بعض مقامات کہ عبورش ارزانی داشته اند  
 اطلاع دادند - بہر حال تا مبادی تنزیہ گذشت معلوم شد، اما راہ در پیش دارد تا بحضرت مطلوب رسد -

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ - وَالسَّلَامُ

مکتوب ۲۳ چل و سوم - بنام شیخ سعد الدین محمد صالح پسر خود - در شرح کلمہ ہرچہ  
 مقصود تست معبود تست -

الحمد لله على كل حال - مشائخ قدس سره فرمودہ اند ہرچہ مقصود تست معبود  
 تست، تنبیہ است مرعابد را کہ در وقت عبادت باید کہ مطمح نظر جز ذات حضرت معبود نباشد کہ عابد  
 او تعالی بود زیرا کہ اگر علت غائیہ کہ پیش نظر داشته باشد فی الحقیقت عبادت است راجع بآن غایت  
 خواهد بود کہ مقصود است - بدیہی است کہ خضوع و تذلل شیء بجهت تحصیل امری خضوع بآن امر است پس  
 تا مطالب تمام ہارخت از ساحت مراد نکشد، شایان عبادت ذات بے ہمتا نبود - مانا کہ در  
 عبارت اکابر اولیاء قدس سره تعبیر از فناء حقیقی بقاء ارادت بجهت آن بودہ باشد کہ  
 مستلزم آن است، و گویا نفس عبارت از ارادہ است و بآن سبب امارہ نام یافته است کہ امارگی  
 عبارت از حصول ارادت است کہ امر تابع آن است، و چون صفت ارادہ فانی شد فناء نفس محقق  
 شد - شیخ اجل قدس سره اشارہ بآن در فتوحات مکیہ نموده است لکن مذاق حضرت ایشان ما  
 رضی الله عنہ آبی ازین معنی است، زیرا کہ فناء ارادت فناء صفتہ است از صفات، ہرچہ مستلزم  
 نحوے از فناء آن است، ہمچنین فناء صفتہ مستلزم فناء نیست - نفس را فناء اتم وقتی بحصول آید کہ از

ذات و آثار خود فانی گردد و از دشمن لعین کہ بمعادات مولای نعیم منتصب شدہ است نامہ نشانی  
نماند، مغلوب و مقهور دیگر است و فانی و متلاشی دیگر۔

سوال۔ اکابر سلف از صحابہ و تابعین رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ طلبِ جنت و استعانة  
از نار نموده اند و نصوص مؤید این معنی است و کریمہ یَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ طَمَعًا نیز صریح است  
دیں کہ مطمح عابد تواند بود کہ خوف و طمع باشد۔

جواب۔ طلبِ جنت نہ بآن جهت است کہ تماشا گاہ است و استعاذہ از نار نہ برائے اینکہ  
محنت گاہ است، بلکہ برائے موضع وصل و ہجر محبوب است، با آنکہ خوف و طمع عبارت از جلال  
و جمال ذاتی می تواند بود۔ فَأَقْهَمُ۔ وَهُوَ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ۔

مکتوب ۳۲ چہل و چہارم۔ بنام نصیر خان۔ در آنکہ دنیا مزرعہ آخرت است۔

تَحْمَدُهُ عَلَى الْآيَاتِهِ وَ نَصِيَّتِهِ عَلَى أَكْرَمِ أَنْبِيَآئِهِ۔ حضرت حق سُبْحَانَهُ سرگرم محبت  
خود داشته بمتبعات سید الکونین سر بلند دارد۔ بِمَجْدِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَ حُسْنِ أَفْضَالِهِ احوال شکستہ بال  
این ذرہ حقیر بعافیت مقرون است۔ ہموارہ سلامتی ذاتِ بابرکات با حصول مرادات و ترقی درجات  
از وہب العطا یا مثلت می نمایم، چوں دعاء ظہر الغیب اسرع باجابت است امید شرف قبول  
است۔ مدتے ست کہ خبرے از اخبار ایشان نرسیدہ است، چشم انتظار در راہ است۔ انتظار ہم  
از حد گذشتہ، ناچار قاصد مخصوص را روانہ خدمت ساخت تا بزودی بر اخبار فرخندہ آثار اطلاع دہد  
و از کشاکش نگرانی رہاند۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كَمَا إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ۔ سعی  
نماید کہ دین وارفناء کہ متاع غرور است سر انجام دار الخلود حاصل شود، تا بعد انقطاع اختیار و  
انقضاء مدت حیات ندامت نقد وقت نباشد و یا حَصْرْتِي عَلَى مَا فَرَطْتُ فِي جَنبِ اللهِ  
زبان حال و قال نشود۔ باید کہ طلبِ مطلبِ اعلیٰ و شوق وصول مقصد آسنے ہمیشہ دامگیر بود۔  
در جہاں شاہدے و مافارغ در قرح جبرعہ و ماہتشیار  
زین سپس دست ما و دامن دوست زان سپس گوش ما و حلقہ یار  
اگر دنیا مزرعہ آخرت و وسیلہ وصول درجات نعیم نبودے میں از بازیچہ اطفال نبودے۔ يَا أَيُّهَا  
النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ۔ اِنَّ

شَيْطَانٌ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا - إِنَّمَا يَدْعُو حُزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ  
 السَّعِيرِ - هر چند حرف نصیحت ازین مذنب سراپا تقصیر بآں زبده خاندان انتقامت فی المعنی تحصیل  
 حاصل است، لیکن فرط محبت و هواخواهی برآں می دارد، امید عفو است - فضائل و کمالات  
 دستگاه میاں شرف الدین بخدمت مستعد شده باشد - چون مشارالیه از مغنمات روزگار است یقین  
 است که قدر صحبت ایشان شناخته باشد - وَالْقَلْبِ  
 مکتوب ۲۵ چهل و پنجم - بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الهند - در خوف  
 خاتمه و در تعظیم و توقیر علماء -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعْلَىٰ مَعَالِمِ الْأَسْلَامِ، وَرَفَعَ قَوَاعِدَ الدِّينِ وَمَهَّدَ هَالِكَنَا وَمَهَّدَ  
 وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ الْأَتَمَّ الْأَكْمَلَّ عَلَىٰ مَنْ أَرْسَلَهُ هَادِيًّا سَبِيلَ السَّلَامِ وَعَلَىٰ إِلَهٍ  
 الْأَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْأَخْيَارِ - أما بعد ذرّه خاکسار بے مقدار محمد سعید بعض بندگان شاهزاده دیندار  
 عالیقدر مجمع السعادات والکمالات البهیة الانوار موردا الاسرار ربی العلماء لمجاہ الفقراء مد الله  
 تعالیٰ ظلال اقباله و احسانه، می رساند که همت سامیه آن عالیحضرت چون بترویج ملت  
 بیضیاء و تائید شریعت زهراء تمام و کمال مصروف است و دریں آخر الزمان که او ان تراکم ظلمات و  
 تواریخ محدثات و مبتدعات است شاهسوار مضار انتقامت ذات اشرف است، بر ما فقراء  
 زاویه نشینان غربت و مسکنت لازم است که بدعای سلامتی و فتح و نصرت ایشان در اوقات حسنه  
 مشغول باشیم - و چون این دعای متضمن خیریت عام است و بظہر الغیب صادر است، امید  
 شرف قبول و اجابت دارد، وَیَرْحَمُ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ آمِنًا - نشان سعادت عنوان که باین  
 ذرّه حقیر صادر شده بود و در آن مشرف گردید و در یوزہ دعای سلامتی خاتمه رفته بود، بمطالعہ آن  
 خوشحالی عظیم رود - حَمْدُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ که حضرت غنی علی الاطلاق ذات انور را دریں جاہ و جلال  
 سلطنت که مشتمل انواع شکر و غفلت است بسعادت خوف خاتمه که مبنای خشیتہ اللہ است، آدم  
 اللذات ممتاز گردانیده - در حدیث نبوی علی مَصْدَرِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْحَيَّةُ أَمَةٌ است  
 که دو خوف جبرم نشودند و او امن، آیه کریمه یُخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ  
 مشعر این معنی است - اما شیخ عبد العظیم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ در ترغیب ترهیب آورده است

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ - الْأِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابَّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّ فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنْ أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ أَبَدًا، عَيْنٌ بَاتَتْ تَكَلِّفُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ ذُبَابٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ - رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ - وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ بَاكِيًا فِي أُمَّةٍ مِنَ الْأُمَمِ رُحِمُوا - وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لَهُ مِقْدَارٌ وَمِيزَانٌ إِلَّا الْاَلدَّمْعَةَ فَإِنَّهُ يُطْفَأُ بِهَا بِحَارٌ مِّنْ تَارٍ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مُرْسَلًا - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْشَعَرَ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَهَاوَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَاوَتْ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا - رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ حِبَّانَ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ، قَالَ أَفْضَلُهُمْ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا - قَالَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْبَى، قَالَ أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَكَأْثَرُهُمْ مِمَّا يَعُدُّهُ اسْتَعْدَادًا أَوْلَعَكَ الْأَكْيَاسُ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ - حسب الاشارات اين احقر در اوقات حسنه بعد دعاء سلامتي و مزید توفیق و از دیدار اقبال بدعای سلامتی خاتمه ایشان مشتغل شده امید است که میسر خواهد شد به مشیتیه سبحانه - و از جمله امور معینه حسن خاتمه التزام قرابت سید الاستغفار است لیلا و نهارا - در شکوة مذکور است عن شداد بن اوس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلِيٌّ عَهْدُكَ وَوَعْدُكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبْوَاءُكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبْوَاءُ بَدْنِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ - قَالَ، مَنْ قَالَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ



مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَمِّيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنْ  
 اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -  
 و نیز در صحیفه سعادت مثلت علم با عمل رفته، هر چند می داند که حضرت حق سبحانہ حضرت ایشاں  
 را ملکہ ہر دو دولت عطا فرموده، مع ذلک از حضرت وہاب سوال مزید بر مزید نماید، بخیر و  
 اجابت مقرون باد۔ از جمله امور معینہ سعادت علم و عمل تعظیم و توقیر علماء است و اہتمام ایشان این طبقہ  
 علیا۔ اگر بدرجہ آنها نتواند رسید بوجوب المرء مع من احب کہ حدیث صحیح است بدولت  
 معیت مستعد خواهد شد و شریک مراتب ایشان خواهد گشت کہ علماء را سخین شمس ہست و نجوم  
 اہتداء اند۔ در ترغیب و ترہیب مذکور است عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَأَنْ أَجْلِسَ سَاعَةً  
 فَأَتَفَّقَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ إِحْيَاءِ لَيْلَةٍ الْقَدِيرِ - رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ  
 أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ فَضَّلْتُ الْعَالِمَ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضُّنِي عَلَى دُنَاكُمْ  
 ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى الْمَثَلَةَ فِي حَجْرِهَا  
 وَحَتَّى الْحَوْتِ، لِيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا  
 حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَخْفُ بِهِنَّ، الْمُنَافِقُ ذُو الشُّبْهَةِ  
 فِي الْإِسْلَامِ، وَذُو الْعِلْمِ، وَإِمَامٌ مُقْسِطٌ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ - این مقصر  
 نیز در یوزہ گراست کہ در اوقات شریفی مسکین را بدعای سلامتی ایمان و نجات از کید نفس و شیطان  
 یاد آوری می فرموده باشند۔ مندری از ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا از رسول الله صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آورده کہ دو دعاء است در میان آنها و میان حق تعالی حجاب نیست دعاء  
 مظلوم و دعاء مردم بردار خود را بظہر الغیب۔ و در روایت ابی ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وارد شدہ کہ سہ  
 شخص است کہ دعاء ایشان رد نیست صائم و امام عادل و مظلوم۔ ہمیشہ زادہ فقیر خواجہ محی الدین  
 چوں بارادہ ملازمت عالیہ کہ متضمن تربیت صوری و معنوی است و شمر ثمرات داین، محرم بارگاہ  
 سلطنت گردید، این فقیر نیز بدو کلمہ نامربوط مصدر خادمان عقبہ علیہ گشت۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

مشرقی  
 فیروزی الدین

وَعَلَىٰ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ لَهُ وَصِيَّةُ الْبَرَكَاتِ الْعُلَىٰ -

مکتوب چہل و ششم - بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان ہند۔ در نسبت محبت و فضائل طریقہ نقشبندیہ و در معنی مریدی و مرادی و احادیث و فضیلت بعضی اعمال۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ قُلُوبَ الْعَارِفِينَ مَرَايَا كَمَالِهِ، وَصَيَّرَ أَرْوَاحَ الْكَاذِبِينَ

مَشَاهِدَ جَلَالِهِ وَجَمَالِهِ، وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَىٰ مَنْ أَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

سَيِّدًا وَإِمَامًا لِلْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ الْمُرْتَدِّينَ بِأَدَابِهِ - اِنَّا

بعد بندہ خاکسار ذرہ بے مقدار محمد سعید نجد مت شاہزادہ ویندار عالیقدر ناصر المملکت

الْبَيْضَاءِ وَمُرُوجِ الشَّرِيعَةِ الْغُرَاءِ، مُؤَيَّدُ الدِّينِ الْقَوِيحِ، مُشَيَّدُ أَحْكَامِ الصِّرَاطِ

الْمُسْتَقِيمِ رَفَعَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ قَدْرَهُ وَشَرَحَ صَدْرَهُ لِمَنْ رَسَدَ، كَمَا هُوَ جَدِيدُ بَدَنِ

مَانِعِ لِقَاءِ صُورِي سِتِّ وَمَوْجِبِ هِجْرَانِ وَدُورِي، اِنَا چوں عروہ و ثقیل محبت قوی سِتِّ، قُرْبِ وَ

مَعِيَّتِ مَعْنَوِي كَمَا لَازِمُهُ حُبِّ اسْتِ نَقْدِ وَقْتِ اسْتِ، قَالَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَفْضَلُ

الضَّلَوَاتِ وَأَكْمَلُ التَّجَيَّاتِ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ - مقصود از سیر و سلوک و دوام ذکر و حضور

تحصیل نسبت محبت است کہ مثنیٰ جمیع نعم جلیله است۔ سرآمد صنوف محبت آن است کہ از آل

طرف باشد، و ہر چہ با شخصت عالی منسوب است اعلیٰ و اکمل است۔ و شک نیست کہ آن

موجب است۔ و اقرب طرق وصول این موجب تحصیل تکمیل مراتب متابعت حضرت حبیب

رب العزت است عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الضَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّجَيَّاتِ

أَكْمَلُهَا - كَرِيمَةُ قُلِّ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحِبُّكُمْ اللَّهُ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ مُشْعِرٌ بِرَبِّ اسْتِ

وسیلہ دولت اتباع کہ منتج محبت است بمعنی محبوبیت طریق حصول محبت دوام کہ در میان ذکر محبت

ملازمت است ولذا گفته اند مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ - و بدیہی است کہ دوام ذکر بجز

لسان متعذر است۔ سعی باید نمود کہ دل ہموارہ بیاد الهی باشد و حضور سکیف دائمی نصیب وقت گردد

بحدی کہ غفلت را ہرگز گنجائش نباشد۔ فرضاً اگر ظاہر بہر از مشغلہ گرفتار شود باطن متلون نشود و از

حضور بغیبت نیاید، وَرِجَالٌ لَا تُلَهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ نَقْدِ حَاشَ بُود۔

این نسبت شریفہ ہر چہ نصیب منتہیان است کہ بحقیقت فنا و نیستی رسیدہ اند و از شر

نہر

۱۱

معاذاتِ اماره و ارسته، اما مبتدیانِ طریقیہ نقشبندیہ علیہم التَّحِيَّةُ وَالرِّضْوَانُ مِنْ حَضْرَةِ  
 الْمَلَكَانِ کہ شربے از اندراجِ النہایت فی البدایت، کہ خاصہٴ این طریقیہ علیہ است و از آنجا حضرت  
 خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند کہ ما نہایت را در بدایت درج کردہ ایم، چشیدہ اند، از آن  
 دولتِ غلطیِ حظ وافر فر گرفتہ اند و نصیب از خلوت در انجمن دارند

از برون در میان بازارم      وز درون خلوتی ست بایارم  
 و اشارہ باین نسبتِ شریفی است آنچه فرمودہ اند

از درون شو آشنا و ز برون بیگانه‌وش      این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں  
 نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند      کہ برند از رہ پنهان بحسرم قافلہ را  
 از دل سالک رہ جاوید صحبتِ شان      می برد و سوسہ خلوت و فکر چلہ را

و این ذکر قلبی کہ درین طریق معروف است مثنوی جذبہ است۔ ولہذا درین طریق جذبہ مقدم آمد بر  
 سلوک، و مجذوب سالک رونڈۃ این راہ نام یافت۔ مقرر است کہ مجذوب سالک افضل  
 از سالک مجذوب است، زیرا کہ مجذوب نصیب از معنی مرادی و محبوبی دارد و مخلصی نشان حال  
 او، بخلاف سالک مجذوب کہ نصیب از مریدی و محبی یافتہ و مخلصی راہ حال او۔ از مریدی تا مرادی  
 و از محبی تا محبوبی فرق بسیار است، کہ مریدی رفتن است بپا، خود و مرادی بردن است  
 کشان کشان، ولذا گفته اند الْمُرِيدُ يَطْلُبُ الْمُرَادَ وَالْمُرَادُ يَهْرَبُ۔ تحقیق این سخن آن  
 است کہ درین طریقیہ علیہ شروع سیر از قلب است کہ مورد جذبہ است، بخلاف اکثر طرق  
 کہ شروع سیر از عالم خلق است و مجاہدۃ ظاہر کہ بسلوک تعلق دارد، بعد تحصیل مجاہدہ و سلوک بجنب  
 می آید و بمرتبہ معرفت مشرف میگردد بخلاف این طریقیہ سننیہ کہ شروع از جذبہ مے فرمایند و در ضمن  
 آن مراتب سلوک سلوک میگردد و کار نہایت النہایت می رسد۔ و ازین بیان حقیقت اندراج  
 نہایت فی البدایت ہویا گردید، چہ نہایت دیگران وصول بدولت جذبہ است کہ جذبۃ  
 مِنْ جَدِّ بَاتِ الْحَقِّ تَوَازِي عَمَلِ الشَّقَلَيْنِ، واک درین طریق اول و پیش و این نسبت  
 جذبہ را سیر انفسی نامند و سیر مستدیر و نیز آن را اقرب در اقرب فرمودہ اند، بخلاف سیر ثانی کہ شروع  
 آن از آفاقی است و آن را سیر تطلیل نامند۔ و نشان شروع جذبہ یافتن انجذاب و کشش است

دل را مبر از شش جهت ، و گاه است که جهت فوقانی متوهم گردد . و در ضمن آن غیبت از حواس و  
 اشغال و استهلاک و فروفتگی و خلاصی از اغیار اگر یابد نعمت است عظمت و بیشتر سعادت ترقیات .  
 حضرت خواجہ نقشبند قدس سیرت فرموده اند که نسبت ما انعکاسی است ، یعنی درین طریقه ترقیات  
 بیشتر منوط با انعکاس فیض است از باطن شیخ . هر چند مستر شد آئینه باطن را بحسب شیخ مقتدا و  
 تحصیل راه مناسبت و متابعت او نور سازد فیوض از باطن شیخ منعکس شود و بجز صحبت و محبت  
 از حیض نقص باوج کمال برد ، قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ . رَوَاهُ  
 الْبُخَارِيُّ . وَلَخْتَمَ الْكَلَامَ بِخَاتِمَةٍ حَسَنَةٍ فِي فَضَائِلِ الصَّالِحَةِ . عَنِ الْحَارِثِ الشَّعْرِيِّ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا يَخْمَسُ  
 كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ فَكَانَتْهُ أَبْطَارِ بِهِنَّ . فَأَتَاهُ عِيسَى فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَكَ بِخَمْسِ  
 كَلِمَاتٍ أَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ وَتَأْمُرَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ ، فَأَمَّا أَنْ تُخْبِرَهُمْ وَ  
 إِمَّا أَنْ أُخْبِرَهُمْ . فَقَالَ يَا أَخِي لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ سَبَقْتَنِي بِهِنَّ أَنْ أُخْصَفَ  
 أَوْ أُعَدَّبَ . قَالَ فَجَمَعَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ حَتَّى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوا  
 عَلَى الشُّرَفَاتِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ . فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ  
 بِهِنَّ وَأُؤْمِرَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ . أَوَّلُهُنَّ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا ، فَإِنَّ  
 مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ شَيْئًا كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ  
 أَوْ وَرِقٍ ثُمَّ اسْكَنَهُ دَارًا فَقَالَ اعْمَلْ وَادْفَعْ إِلَيَّ ، فَهُوَ يَعْمَلُ وَيَدْفَعُ إِلَى غَيْرِ  
 سَيِّدِهِ . فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ يَكُونَ عَبْدًا كَذَلِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ  
 لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا . وَإِذَا أَقَمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَلْتَفِتُوا ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ بِوَجْهِهِ  
 إِلَى وَجْهِ عَبْدِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ . وَأَمْرُكُمْ بِالصِّيَامِ وَمَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ  
 فِي عِصَابَةٍ مَعَ صُرَّةٍ مِنْ مَسْكِ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يُجِدَ رِيحَهُ ، وَإِنَّ الصَّائِمَ عِنْدَهُ  
 أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ . وَأَمْرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ . وَمَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ  
 الْعَدُوَّ وَفَأَوْثَقُوا يَدَيْهِ إِلَى عُنُقِهِ وَقَرَّبُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ . فَبَعَلَ يَقُولُ هَلْ لَكُمْ  
 أَنْ أَفْدِيَ نَفْسِي مِنْكُمْ فَجَعَلَ يُعْطَى الْقَلِيلَ وَالْكَثِيرَ حَتَّى فَدَى نَفْسَهُ . وَأَمْرُكُمْ

رَوَاهُ اللَّهُ كَثِيرًا وَبِمَثَلِ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرًّا عَانًا فِي أَمْرِهِ حَتَّى  
 حَصَّنًا حَصِينًا فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ فِيهِ - وَكَذَلِكَ النَّبِيُّ لَا يَنْجُو مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ - رَوَاهُ  
 التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَاتِي بِعَضُدٍ ، وَابْنُ خُدَيْبٍ فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ  
 قَالَ صَحِيحٌ عَلَى اشْرَاطِ ابْنِ خَارِجِيِّ وَمُسْلِمٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مِنْ أُعْطِيَهُنَّ نَفَقَتْ  
 عَلَى خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَلْبًا شَاكِدًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَبَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا وَ  
 رَحْمَةً لَا تَبْغِيهِ حُوبًا فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ - وَعَنْ أَبِي  
 حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيُّهَا الْمُؤْمِنُ أَطْعَمَ  
 مِنْ أَعْلَى الْجُوعِ أَطْعَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ - وَأَيُّهَا الْمُؤْمِنُ سَقَى مُؤْمِنًا  
 عَلَى قَلْبٍ ، سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَحِيقِ مَخْتُومٍ - وَأَيُّهَا الْمُؤْمِنُ كَسَى مُؤْمِنًا عَلَى  
 عَرِيٍّ ، كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ حَلَلِ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِي فِي اللَّهِ لُقْمَةً ، أَحَبُّ  
 إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى مِسْكِينٍ بِدِرْهَمٍ ، وَلَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا لِي فِي اللَّهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ  
 إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى مِسْكِينٍ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ - رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَكْثَرُ دَأْمٍ مِنْ شَهَادَةِ أَنْ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يُجَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا - رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلَى مَا حَكَاهُ  
 الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِيمِ السُّنْدَرِيُّ - وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى وَالسَّلَامُ  
 مَتَابَعَةُ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعَلِيَّ -

**مکتوب چهل و ہفتم** بنام خواجه محمد صدیق کشمیری - در حقیقت امکان و دعا برائے انتقامت  
 بر عقیدہ اہل سنت و طریقہ مجدد الف ثانی و در کیفیت احباب بعد از حال حضرت مجدد الف ثانی  
 رضی اللہ عنہ -

أحمدا لله وسلام على عباده الذين اصطفى - نياز مندی این ذرہ احقر خدمت مشفق مکرمی  
 خواجه محمد صدیق سلمہ اللہ سبحانہ مقبول باد - امید کہ این مقصر را از حاشیہ خاطر عاظم خوف نرمانید و متوجہ  
 و صرف ہمت معادن حال این نسر و مانده باشند ، کہ تمامی ہمت و ہنگی نہمت مصروف مرضی مولای حقیقی  
 گردیدہ از قیب ماسواہ او بالکلیہ آزاد گردد و دعا بدر منحت و ہمہ و خیال خود نباشد ، و این علاقی متکثرہ و

عوائق متعدده مانع مطلوب حقیقی، کہ غیر از جز مسلکاً بقیعۃ تجسبۃ الظلمان متاثر نیست  
چگونه مانع باشد کہ ہر چیز بدارغ امکان قسم است از خلوت خانہ عدم بارگاہ وجود قدم نہ نہادہ است  
و از کون بہ بروز نیامدہ - عدم صرف حجاب وجود بخت چہاں گزود، و نیت محض کجا رد پوشش نیست  
باشد و یا بر آیت آن جمیل بے مثال ہوید اگر دود، در اکرام آئینہ در آید او اتحاد و عینیت را چہ  
رذیل ذاتی کہ بجمع حسائس موسوم است اورا با حضرت کبیر متعال چہ دعویٰ ہم سری و ہم آغوشی - در  
جزء آخر الزمان کہ بوقت تراکم ظلمات است و غلو جنود ہوا و ثیالین، بہترین امور جزا این نئے دانکہ  
بہرہ از نیاز از حضرت بے نیاز مسألت نمودہ آید کہ بر عقیدہ حقہ اہل سنت و جماعت شک کو  
سَعْدِ الْهَمْدِ وَالرَّقِیْعَةِ مِنْ مَرْثِيَةِ حَضْرَتِ اَبِي الْوَالِدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي تَالِبٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ  
تعالی عنہ استقامت نصیب شود - و از محمد ثانی کہ بو اہوسان این وقت کجیلات و اہمیہ خود احوال  
نمودہ اند و در دارد، اِنَّهُ تَوَدَّيْتُ حَبِيبًا - وجود اشرف حضرت مجدد خزینہ رحمت ما عراہیہ بود  
از مجال آن مفتوح ابواب فیض ظلمتے خاص بر اہل روزگار کہ خود را از محرمان دانستہ نمودند طاری شد و برابر  
افتادند کہ بازگشت از آن امکان ندارد و از نامحرمان چہ نویسید اِنَّ اللّٰهَ وَ اِنَّا اِلَيْهِ نَا جِعُونَ وَ السَّلَامُ -

مکتوب چہل و ہشتم بنام میر محمد نعمان در آنکہ چون را بہ بیچون ہیچ مناسبت نیست -

أَحْمَدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادَةِ الدِّينِ اِسْطَفَىٰ - شَرَّ فِكْمِ اللّٰهِ صَبْحَانَةَ بِتَشْرِيفَاتِ  
الْمُقَرَّرِ بَيْنَ - ذرہ احقر مشہود ضمیر انور سے گردانند کہ احوال این مقدر حسب نظر ہر پنج سدا ممتون  
بعافیت است - از اظاف عزیزان امید میدارو کہ رحمہ بجال این در مانده فرماید تا ظاہر ہر عنوان  
باطنش باشد و باطنش بے نشان، تا مظهر فیض بے نشان گردد کہ نشان مندر را بہ بے نشان راہ نیست  
و چون را بہ بیچون وجوہ مناسبت مفقود، اِذْ لَا يَدْرِيكَ الشَّيْءُ مَا يُضَادُّهُ - بدہیست کہ وجوہ  
و اعتبارات بعد سقوط آثار عدمیہ کہ ذاتی او گشتہ، چون از دائرہ شیون اند و چون را در آن مدخلے سنت  
کامل، بحضرت ذات معرا کہ شان را آنجا گنجائش نیست و چونی را مجال نہ، راہ مواصلت مفقود است  
و معنی را بعین طریق مرافقت معدوم - ہیہات خلاصی از یں کرامتیر است کہ نجات شیئ از ذاتی  
خود مجال است، مگر عنایت بے غایت دستگیری سے فرمودہ از ذات حظلے کرامت فرماید و بدہاں  
دولت قصوی مستعد گرداند، یا صمنی این قسم بندہ مجتبا خود سازد، ہر چند معنی صمنیت بیشتر وصول  
بمالات صاحب ضمن بیشتر، کَمَا تَقَدَّرَ فِي الصِّدِّيقِ الْاَكْبَرِ وَ مَا ذَا لِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ وَ السَّلَامُ -  
مکتوب چہل و نہم بنام سید ابو الخیر شاہ آبادی - در تحریریں فناء تم - أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ

علی عبادہ الدین اصطفیٰ مکتوب مغرب برادر سعادت مند سید ابوالخیر سید و موجب فرحت  
 تو حاصل گردید حضرت حق سبحانہ آن برادر را مورد عنایت خویش دار و مبتابعت حبیب خود علیہ  
 علیہ و صحبہ افضل الصلوات و اکمل التحیات مزین دارد که جمیع کمالات در ضمن آن  
 شرح است آنچه از رباعی شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ کہ جسم ہمہ اشک گشت و چشم بگریست انمروم  
 توده اند کہ حسب حال است بسیار اسیل و عالی ست۔ اللہ تعالیٰ بحقیقت آل متحقق داشته بنعنائہم  
 کذوالعین و اثر لوازم آن است رسانیدہ شریب از نفع بانہار زانی دارد۔ اِنَّہ قَرِیْبٌ فَحِیْبٌ۔ وَالسَّلَامُ  
 مکتوب پنجاہم بنام خواجہ ابوالخیر ابن حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔ در آنکہ بناء  
 حق تعالیٰ نقش بندید بر اتباع سید اوری است صلی اللہ علیہ وسلم۔

أحمد لله و سلام علی عبادہ الدین اصطفیٰ حضرت حق جل و علا ذات بابرکات حضرت  
 خدم زاده عالی قدر را سمواره بر مفارق نیاز منہاں فیض بخش انوار برکات صوری و معنوی دارد۔  
 مید کہ این ذرہ احقر را از حاشیہ خاطر محو و غسی نفرمانید، تا این نمود زادیہ عدم و نیستی کہ ذل افتقار  
 قاتی اوست دنیا و انکسار جزو حقیقت او، بوجود مشرف گرد کہ عدم عدیل او نبود و نیستی رادو  
 آنحضرت علیا بار نہ، مگر بحضورے مکرم شود کہ عنایت و رفقاء او نیست و بشودے کہ استتار و نبال او  
 بر چند ازین مطلب اعلا جز تمنا نقد وقت نباشد و از حصول جز آرزو بدستش نیاید، کہ زوال امکان  
 حال است و تبدل حروف بقدم متمتع، و وجوه مناسبت کہ مستدعی حصول مراد است مفقود و حیجرات

کَيْفَ الْوُضُوءُ إِلَى سَعَادٍ وَ دُونَهَا  
 قُلُّ الْجَبِّ إِلٍ وَ دُونَهُنَّ حَيُّونَ  
 مَا لِلتَّوَابِ وَ دَرِّ الْأَدْبَابِ  
 غَايَةُ مَا فِي السَّبَابِ

آن است کہ تراب کہ سرشت او از دایہ نیستی ست و کشت او در مرز نیستی، و بصاحبیت انوار  
 آفتاب هویت در عرضہ هستی جلوه گر شده و با تازہ تربیت او صورت سر بلندی یافته از همسری آنحضرت  
 محلی خود را باز دارد و خیانت در امانت نہ نماید، و لباس عاریتی کہ در بر پوشیده است از خود نداند  
 و موجب اِنَّ اللہَ یَا مُرْکَمُونَ اَنْ تُوَدَّوْا وَ الْاَمَانَاتِ اِلَى اَهْلِهَا ہمہ کمال را باہل آن حوالہ نموده  
 بیان حال و قال تبرائے اِنَّکَ مَیْمٌ وَ اِنَّہُمْ مَیْمُونَ ناطق گردد و اَلْکِبْرِیَّا عَرِدَانِی وَ الْعَظْمَةُ  
 از ارضی و روش بود۔ و حصول این نعمت عظمی و دولت قصورے منوط بمتابعت سید اوری علیہ  
 و علیٰ اِلَیہ الصَّلَاةُ الْعُلَیٰ کہ بناء طریقہ مرضیہ حضرات خواجگان عَابِہُمَا الرَّضْوَانُ بر آن است و  
 مدار کار نشان برال، احوال و مواجید ہمداتابع این سعادت کبری داشته اند۔ لہذا این طریقہ علیہ افضل

طریق آمد و نهایت دیگران در بدایت ایشان مندرج گشت که طریق اصحاب کرام است علیهم  
 الرضوان. رَزَقَنَا اللهُ تَعَالَى رِثْبَاعَ حَقِيقَةٍ هُوَ لِأَوْلَادِ الْكَابِرَةِ وَقَدْ آتَى أَشَارِهِمْ وَالسَّلَامُ  
 عَلَيَّ مِنَ اتَّبِعِ الْهُدَى -

مکتوب پنجاه و یکم بنام شیخ محمد عبدالله پسر خود در علو عظمت واجب تدک و تقد و حرمان  
 ممکن - و در عظمت شان نماز و عجز مصلی -

أَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

بَاب زَمَزَم وَ كَوْتَرِ مَفِيدِ نَوَالِ كَرْدِ كَلِيمِ نَجْتِ كَسِ رَا كَرِ بَا فَتْسَه سِيَاه

بچاره اگر هزار سال جان بکاهد و در مبادی تعینات خود بپوید و تحقق بآن پیدا کند و نام و نشان از  
 حقیقت عدیه نگذارد و در رفع قیود نموده در صرافت اطلاق تبحر نماید، از دایره خیال نه برآمده باشد و  
 هر چند جمال تقییدات مرتفع سازد و کبریه و تویی اُجبال تحسبها جامیده و هی تمهت السحاب  
 متحمل شود، اما از زنجیر صنوع الله الذی اُتقن کل شیء خلاسی یافتنش از جمله محالات است -  
 یا آنکه عدم است و آن لاشئ محض است و وجود وجود است و او را با تقید چه کار، لیکن چوں  
 صنع قادر مختار این است عدم را هست ناکرده مطلق را عین مفید ساخت، ارتفاع آن جز از شهود حقیقت  
 منتزع که متعلق علم آلهی است جلا و علو در وقت استیلاء و غلبه شود حقیقت الحقائق آثار عدیه را  
 غیر استنار چه چاره، و در شعشان آناب جمال ظلمات را جز از ضحلال کدام نصیب، اما در دور دور  
 صحو و ظهور در جهات امور کما هی در عین زوال ثبوت است و در کمال محویت تحقق، پس غیر مجبوری  
 و دوری نصیب آن نخواهد شد و در اعراض حرمان کارش نه آن و هم بود که تو دوی بر خیزد، امکان و حدث  
 آن و هم بود که تو دوی بر خیزد امکان و حدث بر او بر خیزد

ازین جا تواند بود که کمال عرفاء دائم الحزن متواصل الفکر بودند، دامن عز مطلوب ازان بزرگ تر  
 است که در حریم محترم آن این بچاره را جانش باشد

سر پیوند ما ندارد یار چوں توان شد ز نجت بر خوردار

هر قدر قرب پیدا کند همان قدر مباحثت نصیب خواهد شد و لوازم فقر و مسکنت نیستی و عجز و پستی  
 را مطلق نخواهد نمود - بدیهی است که کمال عبارت از رؤیت اشیاء است کما هی، پس آنانا فنا  
 مشاهده دائم در خود می نماید و یأس مطلق از وصول جمیل علی الاطلاق پیدا می کند که رفع وجوه مناسبت  
 باعث آن است، و این مقام عبودیت است و سرآمد اکتفاء عبودیت نماز است و ظهور و فائق آن



میشتر مانا که کریمه و ائمه الکبیره الّا علی الخشعیون الذین یظنون انهم مثلا قود  
 یحیی الاید اشارہ است بدین تراکم آثا ریندگی که موجب رؤیت دناءت و خساست عابد است  
 منی انانیت طبیعت او که بغایت شاق است و آن در حق اہل صحواست و واصل اصل نہ آنکہ اذا قات  
 شارب تجلیات ظلال شاداب است و برین مدارقہ و محبوب ملتہ الذین یظنون انهم مثلا  
 قود بہم رمزے ست محال شان۔ و ہذا از بعض اکابر منقول است کہ در وقت قصید نماز رنگ انیشان  
 تغیر مے شد از ہیبت کبریائی ذات معبود جبل و علا کمال خوف و رعیت، ولیکن چون معنی دریں  
 تخریب دشمن محبوب است و اثبات علو محبوب ہر چند بصورت تنخ است اما بغایت شیریں و محبوب،  
 کریمہ انا سئلنی علیک قولاً تقیلاً و کریمہ و نزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للذین یمینون  
 رمزے ست بدل۔ و نیز این تخریب متضمن آن است کہ بجاء آل ظل منعکس اصل نشیندہ کذا الی  
 الاصول۔ حضرت قطب الاقطاب قدس سرہ در آخر کار بر انیشان عظمت شان نماز و عجز مصطفی انقدر  
 ستولی شدہ بود کہ نزدیک بود کہ این کارخانہ بزرگ از انیشان معطل شود۔ مہما ممکن بعد از ادا و فراموش  
 و سن مؤکدہ اشتغال بنوافل نمے کردند و چنداں زیر بار این امر جلیل القدر بودند کہ چہ شرح و ہد  
 عینا بیت اللہ سبحانہ آخر بچند روز قلیل قبل از حال عنایات الہی با صنوف بشارات و ستگیری نمودہ  
 و تسلیہ مہمو مان حضرت قدس خود نموده چنانچہ تفصیل آل در کاغذ و بگیر بمسئتہ اللہ سبحانہ  
 مے نویسید۔ مے نمودند کہ فلانے چوں با مامت تو این کرامات و بشارات حاصل شد، ترا ہم از  
 جمیع کمالات بہرہ است تام، حمد اللہ سبحانہ۔ فحصل کیفیت تجہول شانہا۔ و الکلم  
 و ان کان یا اعتباراً للشہود لیکن بہوجب آتاعند ظن عبدی فی یعامل معہ معاملات  
 و یختفی امرار عرف من عرف حقیقتہا، و من لم یدق لم یدر، و یصین صد ری ولا  
 یطلق لسانی۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و دوم۔ بنام شیخ محمد لطف اللہ سپر خود۔ در تعبیر شعر حافظ: **نحمدہ**  
 و نصلی علی رسولہ الکریم ع کس روئے تو چو در آئینہ جام افتاد یعنی چوں پر توے  
 از جمال بے کیف تو کہ عبارت از تمثیل شدن ذات منزہ است در پردہ اسماء و شیون خویش بر دل  
 عارف بتافت و اورا مغلوب و مدہوش خود ساخت، عارف از خندہ مے و استیلاء مسکر مستی  
 کہ بور و عساکر و جنود الہی جل و علا بر خرابہ ہستی ضعیف، و پست شدن قوت تمیز کہ ناشی از تفرقہ  
 و تکثر بود در طمع خام افتاد و دانست کہ محبوب بے پردہ عکوس و بغیر حجب ظلال در غیر مشہود من خواہد

کوزن لعل  
 شہسوار

در آمد و مطلوب بے حیولت ازین شیون با غوش خواهد آمد، و فی الحقیقت این طمع است خام  
 تمنی است نافرجام سے

با گلرخ خویش گفتم اسے غنچہ دہاں  
 ہر لحظہ مپوش رو چو عشوہ دہاں  
 زد خندہ کہ من بعکس خوبان جہاں  
 در پردہ عیاں با شتم و بے پردہ نہاں

حقیقت آن است کہ چون عالم صور بر آسماء و اجہی محبول گشتہ دہر جزو ازاں منظر سے مست مرا سے  
 غایت الامر محبت کسوت کونیه و تعینات مختلفہ، در نظر عوام کالانعام از ظاہر دور افتادہ است  
 و راہ ورود باں حقائق مسدود بنسبت اللہ سبحانہ، چون لطف بے غایت مدد فرماید و دلالت  
 باصل کند، نہایت عروج تا باصل خود کہ رب اوست و این مظهر اوست خواهد نمود، و راہ آل پوین  
 نزد اکثر متاخرین صوفیہ در عدم خود کوشیدن است از و راہ اصل عدمیہ و یحییٰ و کما اللہ نفسہ  
 رمزے ست براں فافہم۔

مکتوب پنجاہ و سوم بنام شیخ محمد لطف اللہ سپر خود۔ در تاویل کریمیہ و یسئلونک عن الجبال  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ - وَيَسْأَلُونَكَ تَأْوِيلَهُ يَسْأَلُ أَهْلُ السُّؤَالِ  
 الشَّيْءَ مِنَ الْجِبَالِ التَّوَاهِي الْبَدَائِيَّةِ وَالْقِيُودِ الْمَشْغُورَةِ الْجَائِبَةِ عَنِ التَّوَصُّلِ إِلَى الْمَطْلَبِ  
 الْأَقْصَى وَالْفُوزِ بِالسَّعَادَةِ الْقُصْوَى هَلْ لَهَا إِذْقَانٌ مِنَ الْبَيْنِ وَهَلْ يَكَا شَفِّ وَرَاءَهَا  
 بِالْعَيْنِ، فَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَامِلُ الْقَائِمُ مِنْ نَفْسِهِ الْبَاقِي بِرَبِّهِ يَنْسِفُهَا رَقِي نَسْفًا كَالرَّمْلِ  
 السَّائِلِ ثُمَّ يُطِينُهَا وَإِنَّمَا صَافَهَا إِلَى رَقِي وَإِنْ كَانَ مَبْدَأُ نُفُوسٍ كُلِّ أَحَدٍ اسْمُهُ  
 الَّذِي يُؤْتِيهِ لِكُونِ مَوْجُوبِ بَيْتِهِ وَمَظْهَرِ بَيْتِهِ وَاسِطَةِ بَيْتِهِ وَبَيْنِ اسْمِهِ مَعَ آتِهِ  
 تَدَاقُعُ الْإِشْتِرَاكِ فِي كُلِّ الْأَسْمِ بَلْ هُوَ الْجَاذِبُ لِلْفِيْضِ غَالِبًا - نَسْفَاتٌ مَا  
 يَعْدَمُهُ رَأْسًا بِحَيْثُ لَا يَمْتَنِي مِنْهُ شَيْءٌ - فَيَذَرُهَا أَيْ أَرْضًا اسْتَعْدَادِيَّةً وَهِيَ  
 الْفِطْرَةُ الَّتِي قَطَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا، قَاعًا مَنْبَتًا قَابِلًا لِلتَّبَاتِ بِالنَّوْهَةِ الْإِلَهِيَّةِ،  
 صَفْصَفًا مُسْتَوِيًّا لِاسْتِهْلَاكِ مَا عَلَيْهَا مِنْ مَعَالِمِ التَّعْيِنَاتِ، لَا تَوَلَّى فِيهَا عَوْجًا  
 يَنْقُضِيهِ الْجُزْءُ الْأَرْضِيَّ وَلَا أَمْتًا يَفْتَضِيهِ الْجُزْءُ السَّارِيَّ - يَوْمَئِذٍ أَيْ حِينَ نَسْفُهَا  
 كَذَلِكَ يَتَّبِعُونَ أَيْ أَهْلُ السُّؤَالِ الدَّاعِيَ إِلَى الْإِلَهِيَّةِ أَيْ أَصْلَهُ وَهُوَ حَقِيقَةٌ مِنَ الْوُجُودِ  
 الَّذِي هُوَ الْأَسْمُ الْإِلَهِيُّ لَا عَوْجَ لَهُ لِإِذْقَانِ الْمَوَازِينِ - فَلَمَّا وَصَلَ إِلَيْهِ ثُمَّ  
 مِنْهُ إِلَى مَا لَا يُمْكِنُ التَّعْبِيرُ عَنْهُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِإِشَارَةٍ، كَلَّتِ الْعُقُولُ

بَيَانِهِ وَاسْتَعْرَقَ الْوَأَصِلُ فِي لُجَّةِ الْحَيْرَةِ - وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا  
تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا رُؤْمًا خَفِيًّا دَقِيقًا كَمَا يُذَمَّرُ إِلَى الْوَجْدِ اتِي - وَالسَّلَامُ -

مکتوب پنجاہ و چہارم - بنام شیخ محمد تقی پسر خود و در تر کریم آلا بیذ کر اللہ تطمئن القلوب  
حَمْدًا لِلَّهِ وَسَلَامًا عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - آلا بیذ کر اللہ تطمئن القلوب چہ در صورت  
خفت از مطلوب حقیقی و توجہ براء آں ہر چہ بظاہر آرمیدہ است امانی الحقیقت در اضطراب  
است، چہ قلب بالذات از والہان جمال جمیل علی الاطلاق است و مشغول حضور و مشاہدہ آں  
بیک در غیب از اں غیر از اضطراب نصیبے نخواہد بود۔ و چوں بیاد او تناعی مشغول باشد و باطمینان  
پیوند لعین حسیم ہموارہ در سعی آں است کہ تبسویل و تزیین حدیث بہو احس مشغول دارد و محسومی و  
مطردہی نقد و نقوش کند، خصوص در وقت داء صلوٰۃ کہ کمال محل قرب است صرف طاقت خودے  
نماید۔ اما جمعے کہ بنایات الہی بندہ کحق جَلَّ وَعَلَا مشغول اندازد و ازین وادعی ہلاکتے بر آید و  
متنبہے گردند۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَآئِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَدَاكَّرُوْا فَادَا هُمْ  
مُبْصِرُوْنَ وَاِنْ خَوَّاهُمْ كَيْدًا وَّ نَهَمُوْا فِيْ الْغَيْثِ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ه اشارتے ست بدین۔  
وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ اَعْلَمُ - وَالسَّلَامُ -

مکتوب پنجاہ و پنجم بنام شیخ محمد عبداللہ پسر خود۔

در توجیہ کلہ عارف را ہمت نیست۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى  
بزرگان نہ مودہ اند کہ عارف را ہمت نیست، تحقیق آں چنانکہ بریں مسکین ظاہر ساخته اند آں است  
کہ ہمت تابع قدرت و ارادت است۔ ہر گاہ عارف از جمیع اوصاف خود بر آمدہ باشد بلکہ از ذات  
خوش فانی شدہ جماد محض و میت بے حس گردیدہ باشد ہمت کہ منافی آں است کجا داشتہ باشد  
اِنَّ الْمَحْکُوْمَ اَلْهَمَّا رَجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَا اَمْ لَهَا مَيِّدٌ يَّتَبَطِّشُوْنَ بِهَا همت چہ گنجائش دارد۔  
وَهُوَ سُبْحٰنَهُ اَعْلَمُ - وَالسَّلَامُ -

مکتوب پنجاہ و ششم بنام شیخ محمد عقیوب پسر خود۔ و تفسیر و میجئون اَنْ تَحْمَدُوْا  
الرَّايَةَ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - وَ يُجِبُّوْنَ اَنْ تَحْمَدُوْا اِبْرٰهِيْمَ  
يُفْعَلُوْا اشارہ بدان است کہ آنچہ از فاعل مجازی بظہورے آید مثل ذات او مالک و متلاشی  
ست، دنی الحقیقت چنانکہ عین اُورا ثبوتے نیست جز در مرتبہ ارادت و حس و ہنچاں احکام اُورا  
بودے نیست جز در اں مرتبہ، و در نفس الامر ذات و فعل و صفت مرتق را حبل و علا متحقق است۔

تکمیل این امر مهم مصروف دارد، به کتب فقہ رجوع نموده، و مولفات صوفیه را که بحلیه اتباع و  
 سرورین علیه الصلوة و السلام محلی اند، منظور داشته این کارخانه بزرگ را برپا دارند. و چون مدار  
 مرتبه مرضیه حضرت خواجگان قدس اسرار هم بر متابعت سنت است و اجتناب از بدعت نامرضیه و  
 تسلیم به عزیمت همماکن از محدثاتے که درین زمان شیوع یافته و جهت تراکم ظلمات بدعت که بسبب تبع  
 حدیث استیلاء گرفته، بطلان آن از نظر عوام بلکه بسیاری از خواص برخاسته محترز باشند.  
 احوال و مواجید که بروفق شریعت عزاء بود و بر طبق قوانین ملت بیضاء آن را بجا و دل پسندیده  
 بر عسور آن شکر آتی بجا آرند و زیر بار اتقان باشند، و آنچه بر نهج مستقیم بود و سر موخلاف کتاب و  
 سنت و اجماع سلف و اعتقاد فرقه ناجیه داشته باشد اگر چه مثل خلق صبح منکشف گم در معرض ازد  
 باشند. بر وقت بر استیلاء و حال عروه و ثقی اهل سنت و جماعت بدست داشته از آن بر اسال و  
 مستغفر بوند. با جمله میزان دین تویم اعتقاد مسلماً در دست دارند و جمله اعمال صوری و واردات  
 سنوی بآن سنجند. پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم فرموده کسیکه چنگ زند بسنت من نزد فساد اُمت من پس  
 در اجر صد شهبید است. و نیز پیغمبر خدا علیه الصلوة و السلام فرمودند کسیکه زنده کند سنت مرا که  
 میرانده شده است بعد من پس مراد راست از اجر مثل اجر کسیکه عمل کرده اند بآن سنت کم نکنند  
 و از اجر آن چیزے و کسی که نو پیدا کند بدعت ضلالت را که راضی نیست خدا تعالی بآن و نه رسول  
 باشد بر اد از گناهان مثل کسانے که کرده اند بدعت را، کم نکنند از آن چیزے. و در واقع که نقلی فرموده  
 اند هر دو روشن است. و آنچه اولی و نتیجہ آن استقامت است که از شما بظهور آمده و نوشته آید.  
 و آنچه ثانی که مرقوم نموده اند تعبیر آن آنچه بر فقیر لایح شده آن است که آن جانور صاحب حسن  
 و مدار عبارت از دل شما است که بجزب آلهی جبل دعلاً متوجه عروج است و در طے منازل سلوک.  
 و فی الحقیقت دل از عالم امر است و از لطائف انسانی که از صورت منزه است و از شکل متبرء، آنا  
 چون بمضخه صورت صنوبری دارد و در سیئه آدمی معلق است، تعلق دارد و آن حقیقت جامعه لطیفه  
 گاه بصورت جانور مدار که بشکل صنوبری مشابہت دارد و گاه بسان ستاره و مدار بود اگر در  
 و چون این حقیقت را بر رخ گفته اند میان لطائف عالم امر و جزاء عناصر عالم خلق که آن را کشتی  
 و درشتی لازم است، لاجرم پر باد دم که کنایه از تعلق بعالم خلق است درشت ظاهر شد و  
 چون اجزاء عنصریه عالم خلق خصوصیات مختلفه دارد، بنا بر آن پر باد کج بر مردم نموده. چون دل  
 مورد اذکار آهسته است، و مطلع انوار تجلیات نامتناهی، روشن و تابان بظهور پیوست و از روشنی

پس گرفتار این چندار که این ذوات بلکه را مصدر احکام خارج تصور نمایند و خود را مورد حمد که  
 مقتضی فاعل است از جهل حقیقت دانند، همیشه بدایخ طرد و مهوری از حضرت حقیقت الحقائق  
 متمسم باشند، و با آنکه خود را منعم و بطور انعم متلبس میدانند فی الحقیقت گرفتار عذاب الهی اند و بآن  
 اشاره فرموده **فَلَا تَحْسَبَنَّ لَهُمْ بِعَاقِبَةِ قَوْلِ الْعَذَابِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ** اصحاب توحید  
 وجودی ازین گریه چنان فہم نمایند که با آنکه فاعل افعال متکثره که کثرت آنها نیز جز در وہم نیست -  
 حضرت وجود است، ذات شان نیز جز در وہم نیست، گرفتاران کثرت مومومہ کہ نظر بصیرت شان  
 نفوذ بحقیقت وحدت نموده است همیشه گرفتار عذاب دوری اند - **وَهُوَ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ بِالسَّلَامِ** -  
**مکتوب پنجاه و ہفتم** بنام مولانا شیخ محمد فرخ پسر خود در بشارت حصول منصب خلعت -

**أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ** - بگویم **اللَّهُ سُبْحَانَهُ** آن موعود که  
 در مکتوبی نوشته اند کہ این خلعت انتسابی خواهم داد، در حضرت اجمیر مفتخر بودند و نسبت خلعت  
 باین احقر عنایت کرده فرمودند کہ این سفر گویا محض از برائے فلانے بود، **حَمْدًا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ**  
**حَمْدًا أَكْثَرًا** - و چون خلعت نسبت قیومیت یا نحوی مرحمت فرمودند، گفتند دیدم اشیاء بتوق  
 تمام ملصق بشارت الیه شدند و ہمہ قبول این معنی نمودند، الحال بمن کار سے ندارند و چون بسبب بودن  
 من دریں کارخانہ این علاقہ بود الحال چنین شدے باید کہ زود ارتحال من واقع شود چنان شد  
**إِنْقَاضًا لِفِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَيُّهَا الَّذِي يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ** - **وَالسَّلَامُ** -

**مکتوب پنجاه و ہشتم** - بنام جان جاناں بیگم بنت عبدالرحیم خان خانان در **أَلْحَمْدُ**  
**لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ** - صحیفہ شریف رسید، چون متضمن توفیق اعمال صالحہ بود  
 بہجت برہجت افزور اللہ تعالیٰ استقامت کرامت فرمودہ از صورت بحقیقت و از حقیقت بحقیقت  
 الحقائق رہنمونی کند، تا این خیال ہوا و ہوس سد راہ مقصد است و مطلب ابہر افکر دوداشتغال  
 عادات و رسوم کہ سبب حرمان است باعث مباحث از رفیق اعلیٰ نباشد و چون نشاء دنیوی  
 مضامین و نشاء اخروی آمدہ است غالباً اسباب عزت این موجبات ذلت آن است و لذات این  
 متاع غرور و مولات آن دار سرد راست، جہد تمام در ترتیب و تعمیر سراء پائیدہ نماید کہ تحصیل  
 اسباب رضاء مولیٰ علی الاطلاق کہ فیاض سخائب نعم صوری و معنوی ست عقلاً و شرعاً واجب است -  
 و چون اتباع شریعت مظهرہ و جزء است، ایقان مراضی و اجتناب از معاصی، و جزئیاتی کہ بوجہ معتبر  
 است و متضمن احترامات و مشہبات و مکروہات، مهم اولیٰ مدار اعظم اسلام دانستہ عنان بہت

آن تمام خانه که عبارت از معموره بدن است منور شد. قلعه که بنظر در آمده است و آن جانور  
 پریده و بآن رسیده عبارت از دایره مقام جمع است، و منتهای سیرالی الله که بعد از قطع مناسبات  
 و طی مراتب کونی از اجزاء عشره عالم صغیر و اصول آنها در عالم کبیر و وصول بآن متحقق می گردد  
 و آن دایره ظلال اسماء الهی است جل و علا و متضمن مبادی تعینات اولیاء و مبدء سیر فی الله  
 و مفتوح ولایت صغری. و آنکه گوناگون مشهور گردیده داعی الهی است که دعوت بحضرت مبدء می فرماید  
 و آنچه مرقوم فرموده اند که آن جانور وقت پریدن باز و بائیش چسبیده بود، چون بآن قلعه رسید  
 فریاد شد و دهان باز کرد و تمام باز و بائیش شعله زیاد می زد، چنان می درخشید که به آفتاب باشد  
 مثل آن و نه غیر آن، معلوم شریف بوده باشد که در وقت عروج تا بحضرت جمع نه رسیده بود و  
 بواسطه الانوار منور شده و از سیر سیراب نگشته، ناچار تا بندگی در روشنی دروس لایح نمی شد و  
 کمالات استعدادی و ادراک استعداد بفعل نیامده، و چراغ قابلیتیش بنور فیضان تابان نگر دیده  
 بود. و چون قطع مسالک نموده و بمقام واحدیت رسید و بانوار قدم محلی گردید جمیع انوار و الوان  
 در جنب او متلاشی نموده و چون این حقیقت جامعۀ سائر لطائف است بوجه انجلاء مراتب او  
 رنگ سائر لطائف نیز در او متجلی گردید، بنا بر آن در آن رنگ سرخ و سفید در هم نموده  
 است. سبحان الله گفتن شما در آن وقت که او انقطاع از کثرت موهوم است و ظهور مبادی  
 تنزیه حضرت و احد علی الاطلاق بر جااست که وحدت را از تنویر احکام کثرت تنزیه نموده اید و قدیم  
 را از حادثات جدا کرده. و آنچه نوشته بودند که نزدیک بود که از هوشش روم اشعار بدان است  
 که این از راه اندراج انهنایتی فی البدایت است که لازمۀ این طریقۀ عالیہ است که مستیر آمده است  
 و الا وصول مقام جمع را بے هوشی لازم است و فناء واجب و باز آمدن جانور از آن قلعه عبارت  
 از سیر فی تفاسیل اسماء الهیه است که آن را نهایت نیست. هر چند بحضرت ذات نزدیک تر  
 می شود حیرانی زیاده تر می شود، زیرا که از آن مقام عالی جز حیرت و جهل نصیب نیست مرقوم  
 فرموده اند که در آن ساعت دیدیم که آمده بر کتف چپ من نشست. و چون سیر اول عروج  
 بود، ناچار عروج را نزول در کار است. و چون آن مصنف که متعلق آن لطیفه است بجانب چپ  
 آدمی است نزول آن لطیفه بر آن جانب لایح گشت. در و این قسم واقعات را مشیرات عظمی تصور  
 نموده اهتمام نمایند که ثمرات آن حدیثی حاصل گردد و نسبتی بنقد آید و گوشش با آغوش بر آید. اگر  
 در حل بعضی عبارات ازین تمیید قفنی در یابند که با اصطلاح تعلق دارد، بحضرت سیدی میر محمد نعمان

مخزنات  
در بیان رجوع نموده تفصیل وارسند. وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ تَبِيعِ الْهُدَى

مکتوب پنجاه و نهم بنام خواجہ محمد فاروق در شرح احوال ایشاں و تجویز تعلیم طریقیہ قادریہ  
مکتوبہ توجہ مضطرب نباید ساخت مہ نصائح ضروریہ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ السَّلَامُ عَلَيَّ عِبَادِہِ الَّذِينَ  
عظمتی حضرت حق سبحانہ آن برادر اعزاز شد را بحصول نشانی مطالب سر بلند دارد چه نویسد کہ خاطر  
حسین با شماع اخبار استقامت آن اعتراف قدر حظے گیرد و چسپاں مفرح و مسرور می شود و حمداً  
بِسَبْحَانَةِ حَمْدًا اَكْثَرًا. این حقیر سر چند نسخہ حال خود را مطالعه می کند غیر از آنکہ خطی طرد و لعن  
یہ نسخہ آن کشامرد گیرنے داند بموارہ از دوستان در یوزہ امداد عا دارد و رقمی مکرمت کہ در این  
و مصدر شده بود بود آن مسرور گشت آنچه از زبان حضرت مخدومی علیہ الرحمۃ در باب آن  
برادر شنیده بود و علم اجمالی باندازه آن داشت و انتظار تفصیل دامت گیر بود آ لَيْتَنَّهُ اللَّهُ  
سَبْحَانَهُ کہ متوقع بحصول پیوست. اللہ تعالیٰ مزید کرامت فرماید، إِنَّهُ قَوِيٌّ حَكِيمٌ. آنچه  
مقوم فرموده اند کہ اکنون لفظ حقیقت قسم در آمد کہ محال است کہ خاطر از آن تمناء محال ہمیں تمناء  
اکتفا گیرد. مخدوم با پوشیده نیست کہ موطن نیست بحضور باطن سالک است کہ توحید و استہلاک نصیب  
وست نسبتی کہ باطن او فرو گرفت و بنوعی غلبہ کرد کہ ظاہر بتبع باطن نیز غرق نسبت شد و مدتی  
بر آن مستقر گشت. اگر ظاہر باز بسیرت قدیمی گرفتار کثرت گشت و اثر سے از آن جمعیت و حضور در  
آن نماند اگر باطن کہ عبارت از لطائف عارف است بر بہاں صرافت و استہلاک است و بہاں  
حضور بے غیبت پس جاء گلہ نیست کہ ظاہر بصفتی دو بینی مخلوق شده است و از حقیقت توحید محبوب  
از دوام این قسم نسبت غیر از یاس چه چارہ کہ نصیب کمل است. و اگر فتور نسبت باطن سرایت  
می کند، باز دو نوع است، یا مقصود بر قلب است کہ بوزخ است بَيْنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ  
وَالطَّيْفِ اللَّطَائِفِ گرفتار نسبت آمدند فی الجملہ محل دلگیری و آزر دگی هست کہ نسبت الطف  
لطائف بر تمام لطائف استیلاء یابد؛ اما در این صورت فقدان نسبت نیست بلکہ عدم شمول  
است ذاتاً و حقیقتاً و یا شامل تمام لطائف است؛ یعنی ظاہر و باطناً کلیتہ نسبت زائل می شود  
و اثر سے از آن نمی ماند. گاہے حصول نسبت بر باطن و گاہے زوال آن نسبت مطلقاً، در این جہ  
صاحب این معنی صاحب حال است نہ مقال سعی نماید کہ بمقام رسد. آنچه در نظر قاصر حقیر می در  
آید از وقت مطالعه شما حالت ثانیہ بود، بنا بر آن موافق آن جواب نوشته بود، و الا حقیقت  
تفصیل این است. واضح شریف باشد کہ این تفصیل در مقام ولایت است. در قرب نبوت





احتمال دارند بسیار خوب است، که متضمن عنون برکات دانوار است و شمر انواع خیرات و اسرار  
 حضرت غزالی و ظائف بنویس علیہ الصلوٰۃ و السلام با مردمگیر توان پرداخت - کدام امر خیر است که  
 حسن و ظائف اندراج نیافته - باجمد از معجزات ظاهره همین کلمات قدسیه است که در ضمن ادعیه و  
 تیر اندراج یافته - و آنچه از عنایات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ قلمی فرموده اند نیز مبارک  
 است، چون پیران شما را از این سلسله علیه سیره تمام است شما نیز داخل این حکم آید اگر طایفه طلب  
 دردت از این سلسله شریفی ظاهر سازد، شما را اذن است که مرید بگیرید و نقل شجره را از اخوی اعزلی  
 و صنیف خوانید گرفت - اما در وقت وصول میوض از ارواح جلیله مشائخ این قدر بدانید که چون نسبت  
 حضرت مجدد جامع نسبت مشائخ است قدس سره هر چه هست از باطن عالی شان ایشان است  
 تمام کمال خود را تسلیم بزرگان خود که قبله توجیه اند، باید نمود تا کعبه مقصود مضطرب نشود. و آنچه مزوم  
 فرموده آید که بعضی از مخلصان مرحومی میاں شیخ کریم الدین شیخ خود را در خواب دید که من می فرمایم  
 و تاملان نیز می گوید که پیش فلاسفه بر دید انچه مخدوم این معامله از واردات حق تصور نموده در دل  
 جوئی طالبان که با خلاص تمام رجوع آرند توجیه بلیغ نمایند خدمت مخدومی مرحومی علیه الرحمه چون  
 شما را اجازت داده اند، مجال اجازت محقق و مقرر است. و آنچه در باب شما فرموده اند مشرب دانسته  
 استقامت و رزند و در مطاعم و ملاس دائرة مباح را از دست ندهند که الظاهر عموماً ان الباطن -  
 با وجود کثرت واردات و بشارات طریقیه خوف در جاد را نیز از دست ندهند. بنده خاشع و خاضع  
 بصورت بوند و معنی نموده بود با شنید، تا حقیقت مقام عبدیت که سر آمد مقامات قرب است متجلی  
 شود. زیاده بر آن محسوس نشد. و السلام علیکم و علی سائرین اتبع الهدی -

مکتوب شصتم بنام خواجه محمد فاروق در تحریر صرف اوقات بر طاعت، و آنکه کیفیت مهم  
 تراست در اعمال نسبت بحیثیت -

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَّمَ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ صَحِيفَةٌ شَرِيفَةٌ بِرَأْسِهَا ارشاد رسید  
 و باعث بخت فراوان گردید. اللہ تعالیٰ بحقیقت استقامت محلی داشته در مدارج قرب ترقیات  
 بی اندازه کرامت فرماید. از فرط اشتیاق مزوم بود بموجب و آتَا إِلَيْهِمْ لَمَّا لَشَدُّ شَوْقًا شَوْقًا  
 این جانب باید نمود چه توان کرد دنیا دار لقائیت، حضرت حق سبحانه، اسباب محصله لقاء دائمی متیر  
 گرداند در این کهنه سرا هر چند ساعتی بیاد مولا حقیقی بگذرد و صرف اوقات در ادای وظائف طاعت  
 نموده آید مغتنم است. بزرگان فرموده اند ایتان و صِحْبَةَ الْأَشْرَارِ وَلَا تَقْطَعْ عَنِ اللَّهِ بِصِحْبَةِ

فردی

الْأَخْيَارِ - و در او اء عبادات رعایت کیفیات بیشتر مهم است نسبت کمیات که کریمه لیبی لوبو که  
 أَتَيْكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا مشعر بر آن است سعی باید نمود تا از صورت بحقیقت بندگی آید و از پوست  
 بمغز گر آید و دیگر در باب آمدن خود فرستادن جماعه متعلقه فقیر را مختار ساخته بودند، الحال بمقتضاء  
 وقت صلاح بر آن افتاد که چندگاه بهمان زاویه بسر آید و جماعت متعلقه سها تجار برسد. هرگاه خواست  
 الهی تعالی ملاقات یکدیگر خواهد بود بحصول خواهد پیوست چنانچه یار شفیق شیخ فتح الله اظهار خواهد نمود.  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ  
 إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلَىٰ -

مکتوب شخصت و یکم بنام نصیر خاں در اظهار دعا و بشارت باستقامت الحمد لله  
 وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ حق سبحانه برباده آباء کرام عَلَيْهِمُ الْخَيْرَاتُ وَالرِّضْوَانُ  
 استقامت کرامت فرماید بحمد الله سُبْحَانَكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ - احوال فقراء این حد و حدود  
 مستلزم تنگ است بمواره خاطر فاقه منتظر اخبار فرخنده آثار سلامتی ذات شریف می باشد و در  
 اوقات حسنه که محال اجابت دعاء است از دعاء خیر غافل نیست - الله تعالی بحسن قبول مقرون  
 گرداند و ظواهر ایشان را بظواهر شریعت غرا و باطن ایشان را بحقیقت محله داشته در جمیع اوقات و آنست  
 مقبل جناب مقدس دارد و هر چه مانع مطلب اعلی باشد از آن دور تر دارد

هر چه جز ذکر خداست احسن است گزینش خوردن بود جبال کندن است

فقیر زاده شمه از سداد احوال نوشته بود، موجب محبت و ثنا و مولی علی الاطلاق شد - الله تعالی  
 مزید بر مزید کرامت فرماید. وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ  
 الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلَىٰ -

مکتوب شخصت و دوم ظاهر بنام میر محمد باقر در آنکه دنیا دار لقاء نیست و در آنکه عنان بهمت  
 بجز جناب مقدس مصروف نیاید داشت - مُحَمَّدٌ أَهْلًا وَنَصْرًا عَلَىٰ حَبِيبِهِ وَإِلَيْهِ صَحِيفَةُ شَرِيفِهِ بَرَادِرَاعِ  
 امجد رسید باعث بهمت و مسرت گردید - الله تعالی بعینیت خواص مشمول داشته با علاء مراتب ساند  
 از کثرت اشتیاق دریافت لقاء صورتی مرقوم میگردد، چه نویسد که ازین جانب نیز در کدام درجه  
 است - الله با حسن و حبه میترگرداند هر چند دنیا دار لقاء نیست، مزود پیش نیست مراخرت را بر  
 چه از اعمال صالحه بوقع آید، نقد سعادت است. نشاید که عنان بهمت مصروف بجز جناب مقدس باشد  
 که آنچه مستحق با سواست، گوشه نظر ببارت با آن داده شود - وَلَنِعْمَ مَا قَالَ لِبَيْدٍ، أَلَا كُلُّ شَيْءٍ

سَاخَلَا اللهُ بِاطِلٍ. وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا تَحَالَةَ زَائِلٌ. صحیفہ احوال شما چوں مطالعہ نموده می آید  
برنج سداست. امید از مکارم اخلاق چنان است که معاون حال این مقصر باشد که کارخانه  
سوری و حسنی از مکائد آفتی و انفسی محفوظ باشد. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ -  
وَالْتَّوَمُّ مَتَابَعَةُ آلِهِ الْمُصْطَفَىٰ، عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ مِنَ الصَّلَاةِ أَتَىٰ فَضْلَهَا وَمِنَ السَّلَامَاتِ  
الْحَامَا.

مکتوب شخصت و سوم بنام مخدوم زاده سعدالدین محمد صالح در نصائح ضروریہ - اَلْحَمْدُ  
لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ - فرزند سعادت مند سعدالدین محمد صالح از این دور افتاده  
سلام عافیت انجام مطالعہ نماید. احوال فقرا و این حدود مستوجب حمد است، اَلَسُّئُولُ مِنَ اللهِ  
سَلَامًا مَتَّكُمُ وَاِسْتِقَامَتُكُمْ. مدت مدیده برآمده که از جانب آن فرزند خطی و پیامی نرسیده، خاطر  
تا تر بنایت نگران و محناظر انتظار است. این همه قاصدان آمد و رفت دارند. بخاطر نمی رسد که بد و کلمه یاد  
آوردی نماید و از بار انتظار بر آرد. مطلوب عافیت است، اللہ تعالیٰ هر جا دارد بعافیت باید خود دارد  
هر چه جز ذکر خردان حسن است

گر شکر خوردن بود جان کس تن است  
عاقل آن است که در جمیع احوال از مقاب احوال غافل نباشد، و هر چه در عرصه ظهور آید آئینه  
دار جمال و جلال لا یرال باشد، و این مراتب متکثره را جز اثر واحد علی الاطلاق نیاید، بلکه جمله را در مقابل  
وجود مطلق فانی و مستملک یابد، بغیر از ذات احد که بسیط حقیقی و واحد بی عدد است در دیده بصیرت  
نماند، و بحقیقت اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ تَصِيْرُ الْاُمُوْدِ مَتَمَقِّقٌ شُوْدُ وِبِ كُلِّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وِجْهَهُ مَتَحَلِّيٌ كَرُوْدِ  
فازستی ضعیف خود نامی و نشانی و عینی و اثری نگذارد، تا جمال گان الله و لَمْ يَكُنْ مَعَهُ  
شَيْءٌ، وَاَلَا اَنْ كَمَا كَانَ بَرُوْدِيَّةٌ بَا طِنٌ مَتَحَلِّيٌ كَرُوْدِ. این کار دولت است کنون تا کار رسد. با جمله  
نماز چچگان را بحضور ملزم باشند. نماز که بی حضور و عبادت که بتفرقه دل بود کسرا ب بِفَتِيْعَةٍ يَحْسِبُهُ  
الظَّمَانُ مَاءٌ است از صحبت اهل بطلت که مجاست آنها سم قائل است محترز باشند، و وقت  
شریف نبه و لعب نگذارند کریمه اَلْحَسِبْتُمْ اَللّٰهُ اَخْلَقْنَاكُمْ عَشْتًا نَسَبٍ عِيْنٍ دَارِنْدُو بِوَجِبٍ مِّنْ  
لَّمْ يَشْكُرُوا النَّاسَ لَمْ يَشْكُرُوا اللهَ و رَادِ حَقُوْقٍ مِّنْ عَمَلٍ جَزِيٍّ كَبْرُوْفٍ الطَّافِ تَرْبِيْتٍ مِّنْ نَّمِيْدِ  
تفصیر نورزند و در تحصیل اسباب رفنائش مقصر نباشند و برزیدستان و ضعیفان خصوصاً جمعی که همراه  
دارند مشفق باشند، قَالَ عَلَيْكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، اَلَا حِيُوْنٌ يَزُوْحُمُهُمُ الدَّخُوْنُ تَبَارَكَ  
وَتَعَالَىٰ، اِرْحَمُوْا مَن فِي الْاَرْضِ يَزُوْحِكُمْ مِّنْ فِي السَّمَاوَاتِ. و نماز تجمید چاشت را از وظایف مهم

تصور نموده اهتمام بدان نمایند، و صلوة الاوامین را و نماز فی الزوال را مستقیم دانند و در افعال و اقوال سید الکوین علیه و علی الصلوات و التَّسْبِيحَاتِ بجا کوشند تا بمقام محبوبیت برسند. قَالَ اللهُ تَعَالَى قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحِبِّبْكُمْ اللهُ وَكَانَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ عَلَیْ مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدَى وَالتَّوَمُّ مَتَابَعَةُ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَاَلَيْهِ وَصَّحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّوْبَاكَاتُ الْعَلَى.

**مکتوب شصت و چهارم بنام میر محمد فضل الله در آنکه جمیع سعادت در اتباع خیر البشر است و هر چه بخلاف آنست استدراج است و استدراج بر قوم موافق حال همان قوم است. الحمد لله و سلامم علی عباد الله الذین اصطفی حضرت حق سبحانه بر او را در اعز کلمات و رفعت دستگاه میر محمد فضل الله را همواره بم حصول سعادت کونین سر بلند داشته بحضور بی غیبت خود مسرور دارد. حَمْدًا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ که احوال دور افتاده بعافیت مقرون است. خاطر فائز نگران اخبار سلامت و استقامت آل اعز اکرم می باشد امید که گاه گاهی بر شمع قلم یاد آوری میگردید باشند بر عایت نسبت قدیمه که از شرعیه و عقلیاست از دست ندهند بر چند این مقصر هر گاه مطالعه نسخه احوال خود می نماید، برگزیده شایان آن نمی یابد که متعلقان با خلاق کرام بنظر توجه منظور دارند. چه کند که طینت ازلی صدمات شده و غفلت جزء لاینفک، اما بهر خرابی عروه امید را از دست نمی دهد. مسائل می نماید که بعینایت بی غایت خویش این ذره احقر و سائر دوستان را همیشه بسعادت متابعت خیر البشر المَنزُوه عَنْ دُفِيعِ الْبَصَرِ مکرّم دارد که جمیع سعادت در ضمن آل مندرج است. و در این جزء زمان که عالم در گرداب بدعت فرو رفته سر مواز متابعت حبیب رب العالمین علیه و علی اب و صحبه افضل الصلوات و اکمل التحیات تجاوز نکنند. احوال و مواجید و مقامات که بر وفق سنت سنیه نباشد، اگر چه مثل فلق روشن و تاباں بود سراپا صدمات و غوایت است از آن نگاه دارد. قَالَ اللهُ تَعَالَى وَ مَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِينًا فَسَوْفَ نُقَبِّلُ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ. هر گاه جمیع انبیاء مسلمین خوشه چینیان خرمن او علیه الصلوة و السلام باشند از اولیاء چه گوید سعادت جنید و شبلی و منصور و خراز عا. هَمْدُ التَّوَضُّعِ قبول درگاه مقدس اوست علیه التحیة و التَّوَكُّة. جوگیه سهند و فلامنه یونان که مجاهدات شدید و ریاضات شاق کشیده اند و تهذیب اخلاق و تحقیق از دافع نموده اند، چوں از دولت اتباع محروم اند از مساحت قرب مجبور و مطرود. این صورت کمالات در حق ایشان استدراج بیش نیست. قَالَ اللهُ تَعَالَى سُنْسْتُدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُوْنَ. استدراج بر قوم موافق حال همان قوم است، چنانچه طالبان دنیا و دنی را استدراج با مداد اموال و اولاد است و هم چنین اهل عرفان را**

باعطاء معارف و مقامات . محکم در این میان کتاب و سنت است و حصول دولت حقیقت  
 تابعیت محبوب رب العزت است **عَلَيْهِ السَّلَامُ** کہ نص قاطع حاکم است ، **قُلْ إِنْ كُنْتُمْ  
 تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ** - **رَزَقَنَا اللَّهُ تَعَالَى وَآيَاتِكُمْ وَمَسَائِدَ الْإِخْوَانِ وَالْخُلَائِنِ  
 حَقًّا وَإِفْرَاءً مِنْ هَذِهِ السَّعَادَةِ الْقُصْوَى وَالسُّدُولِ الْعُلْيَا** - **وَيُحَمِّدُ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ  
 آمِينَ** - چون مخلص حقیقی ملا ابراهیم از احوال صوریہ واقف تر بود ببناء **عَلَيْهِ** بزوائد مصدرع نشد **وَالسَّلَامُ  
 عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى** ، **وَالْتَزَمَ مَتَابِعَةَ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَيْهِ وَ  
 حُبِّهِ السَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلْيَا** -

**مکتوب شخصت و نچیم بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان ہند** ، و فضائل ذکر اللہ تعالیٰ -  
**أَحْمَدُ لِلَّهِ الْكَبِيرِ الْمَنَّانِ ذِي الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْجُودِ وَالنَّوَالِ وَالصَّلَاةِ عَلَى أَحَبِّهِ الْمُصْطَفَى  
 وَصَفِيِّهِ الْمَحْبُوبِ ، وَعَلَى إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ شَمْسِ الْفَضْلِ وَنُجُومِ الْهُدَى** - اما بعد بندہ خاکسار  
 و ذرہ بے مقدار بعرض بندگان شائزادہ دین دار عالی مقدار **مُؤَيَّدُ الدِّينِ الْمُحْتَشِدِ تِي وَهُوَ وَجْجُ  
 الشَّرِّعِ الْأَحْمَدِيِّ** ، لا ذال **مُؤْتَقِيَانِي مَدَارِجِ الْكَمَالِ وَالْإِقْبَالِ** سے رساند کہ چوں در این  
 ادا ان غربت اسلام ، ذات اشرف ایشان **مُحْيِي تَوَاسُطِ دِينِ تَوْحِيدِ** است ، بر ما فقراء گوشه نشینان  
 دعاء سلامت و استقامت ایشان از اہم مهام است در زوایا و خمول مجوارہ باں اشتغال میدارد  
 و چوں این دعاء متضمن خیر عام و اصلاح اہل اسلام است ، رجاء است کہ بشرف اجابت و قبول رسیدہ  
 باشد **وَيُحَمِّدُ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ آمِينَ** مکرما ؟ شکر منعم حقیقی تعالیٰ چوں باندازہ انعام اوست ، ادا  
 آن بر نعمان از دیگران بشیر لازم است ، و چوں در میان اعمال صالحہ ذکر باری تعالیٰ شائہ ، تحصیل سعادت  
 عظمیٰ داخل است در فضائل آن حدیث چند از کتب معتبرہ نوشتہ ، و چوں دعاء گوزادہ محمد لطف اللہ  
 محرم سده علیا بود مصحوب او مرسل داشت ، امید است کہ با ہتمام تمام مطالعہ فرماید ، **قَالَ اللَّهُ  
 تَعَالَى قَدْ كُوِّنِي إِذْ كُوِّنْتُمْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى ، أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِئِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي ، فَإِنْ ذَكَرَنِي  
 فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتَهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأِ عَخِيرِ مَنِيهِ - وَإِنْ تَقَرَّبَ  
 إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بِأَعْمَارٍ وَإِنْ أَتَانِي  
 بِمَشِيٍّ أَتَيْتُهُ هَوَاجَةً - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَصَلِيمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنْ تَجَنَّبَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يَكْأَبِدَهُ**

مکتوب

وَجَبَلٍ بِالْمَالِ أَنْ يَنْفِقَهُ وَ حَيِّنَ بِالْعَدْلِ وَأَنْ يُجَاهِدَهُ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللَّهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ  
 وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى السَّيِّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ أَحَدٌ أَحَبَّ  
 مِنَ الْعَدَابِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ - قَالُوا وَلَا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 إِلَّا أَنْ تَغْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ - وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِخْرُوكَلَامٍ فَارْقَتُ عَلَيْهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
 قُلْتُ أَمْحَى الْأَعْمَالَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ - رَوَاهُ ابْنُ  
 أَبِي الدُّنْيَا الطَّبْرَانِيُّ - وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ السَّيِّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ أَعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا،  
 وَبَدَنًا صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَا تَبْغِيهِ حُوبًا فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ  
 جَيِّدٍ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ أَكْثَرُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ حَتَّى يَقُولُوا الْمَجْنُونُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْقُبٍ وَابْنُ حِبَّانَ  
 فِي صَحِيحِهِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ - وَعَنْ أُمِّ آسَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 أَوْصِنِي قَالَ أَهْجُرِي الْمَعَاصِيَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ، وَكَثْرَتِي مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّكَ لَأَتَانِي  
 بِشَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ - وَعَنْ أَنَسِ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَرْتَ بِرِيَاضِ  
 الْجَنَّةِ فَادْتَعُوا - قَالُوا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

مكتوب شخصت و ششم نیز خلیفه زمان نصره الله تعالی اورنگ زیب سلطان ہندو  
 فضائل صحابہ و اہل بیت نبوت علیہم الرضوان - اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَالصَّلَاةُ عَلَى  
 رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ هُدَاةً إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ الدُّعَاةُ إِلَى دَارِ  
 النِّعَمِ - أَمَا بَعْدُ وَرَهْ فَكَسَارِ بِي مَقْدَارٍ بَعِزُّ عَرْضِ نِيَا زَوَاكِسَارِ مِي رَسَانِدِكِه اِحْوَالِ شَكْسْتِه بَالِ بَرِنُجِ  
 خَيْرِ وَصَلَحِ اسْتِ بَمَوَارِه سَلَامَتِي ذَاتِ انور و استقامت كه فَوْقِ الْكَوَامَتِه اسْتِ مَسْتِ مِ نَمَائِدِ  
 وچوں دعاء ظہر الغیب اقرب باجاہت است امید است کہ آثار آل منبصہ ظهور آید - اِنَّهُ قَرِيبٌ  
 قَرِيبٌ رِجْلُ حَرْفِ جِهَادِ بَابِلِ بَعْتِ وَضَلَالِ وَرَمِيَانِ اسْتِ، اِحَادِيثِ چِنْدِ وَرِضَائِلِ صَحَابِہِ خَيْرِ  
 الْبَشَرِ الْمُنَزَّهَةِ عَنْ دَنِيْعِ الْبَصْرِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ النَّجِيَّاتِ  
 اَكْمَلُهَا كَرَمِيَّةِ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِيَتْ لِلنَّاسِ وَكَرَمِيَّةِ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ

عاد

سَدَّ أَعْيُنَ الْكُفَّارِ رَحْمَةً بَيْنَهُمْ إِلَى تَوَلَّاهُ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ مَشِيئَةً إِلَى أَنْ عَسَا لِيُظِلِّي  
 الْحَبَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ از جرگه اسلام خارج اند و قوم شکسته آمد که موبد اگر رود که  
 مجاهده با جماعه که نه راه صفا بایں برگزیده تا برگزیده اند و طریق و لعن و طعن بایں نجوم بدایت و کواکب  
 اختیاریان نموده اند بلکه شعاردین خود ساخته، از مهمات اسلام است و پرداخت بایں فاضل تر  
 بسیاری از عبادات تاج و اجتهاد بیش از پیش مرعی دارند و بشارت گاه و الذین جاهدوا  
 فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا بِشْتَابِنَه - رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
 إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتْنُ وَالْبِدْعُ وَسَبَّ الصَّحَابِي، فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ - وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ  
 عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا -  
 رَوَاهُ الْخَطِيبُ فِي الْمَجَامِعِ وَغَيْرُهُ - عَنْ عَوِيْمِرِ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَنِي الصَّحَابَا، فَجَعَلَ بِي مِنْهُمْ  
 دَرَجَاتٍ وَأَنْصَارًا وَأَنْصَارًا - فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ  
 لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرْفًا وَلَا عَدْلًا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالحَاكِمُ مَعْنَى أَنَسِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي خَيْرًا، أَلْقَى حَبَّ الصَّحَابِي  
 فِي قَلْبِهِ - رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِرَارَ أُمَّتِي أَحَبُّهُمْ عَلَي الصَّحَابِي رَوَاهُ ابْنُ عَدِي - عَنْ أَبِي  
 سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الصَّحَابِي  
 قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا  
 نَصِيفَهُ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ - وَعَنْ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ، قَالَ عَائِشَةُ، فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ أَبُو هَا  
 فَقُلْتُ ثُمَّ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْمُخَطَّابِ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَيَّ أَفْضَلُ مِنْ  
 أَبِي نَكْرٍ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ نَبِيًّا - رَوَاهُ عَبْدُ ابْنِ حَمِيدٍ وَأَبُو نَعِيمٍ - وَعَنْ سَلِيْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ إِلَّا أَنْ  
 تَكُونَ نَبِيًّا - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ عَدِي - وَعَنْ اسْعَدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ جِيئَ بِيْلٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ خَيْرَ أُمَّتِكَ

بعد ذلك أبو بكر رضي الله عنه - رداً الطبراني - وعن أبي سعيد رضي الله عنه قال  
 إن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من نبي إلا وله وزيران من أهل السماء  
 ووزيران من أهل الأرض فامتا وزيراي من أهل السماء نجبريل وميكال - دامتا  
 وزيراي من أهل الأرض فأبو بكر وعمر - رداً السترمذسي وعن أبي هريرة رضي  
 الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنك يا أبا بكر أول من  
 يدخل الجنة من امتي - رداً أبو داود والحاكم - وعن أنس رضي الله عنه قال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قدممت أبا بكر وعمر ولكن الله قد مهمل  
 رداً البخاري - وعن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أذبعة لا يجتمع  
 حبهم في قلب منافق ولا يجدهم إلا مؤمنين، أبو بكر وعمر وعثمان وعلي - وعن  
 علي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رحم الله أبا بكر وعمر  
 بنته وحملني إلى دار الهجرة وأعتق بيلاً من ماله وما نفعني مال في الإسلام  
 ما نفع مال أبي بكر - رحم الله عمر يقول الحق وإن كان مرأاً - رحم الله عثمان يستجيبه  
 الملكة، وجهز جيش العسرة فدا في مسجدنا حتى وسعنا - رحم الله علياً اللهم  
 ادبر الحق معه حيث دار - وعن أنس رضي الله عنه مر فوعا، إنني لا أذجو لامتني في  
 حبهم إلا أبي بكر وعمر ما أذجو لهم في قوله لا إله إلا الله - رداً عبد الله وابن  
 أحمد - وعن عثمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني  
 جبرئيل، فقلت يا جبرئيل حدثني بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتلك  
 بفضائل عمر ما لبثت روح في قوميه ما نفذت فضائله، وإن عمر حسنة من حسنات  
 أبي بكر - رداً أبو يعلى - وعن بسطام بن أسلم رضي الله عنه قال قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم لا يبي بكر وعمر لا يؤمنن عليهما أحد من بعدي - رداً ابن  
 سعد - وعن أنس رضي الله عنه مر فوعا حب أبي بكر وعمر إيماناً وبغضهما كفر - رداً  
 ابن عساکر - وعن جابر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال عثمان بن  
 عفان ولي في الدنيا ولي في الآخرة - رداً أبو يعلى - وعن سعد بن أبي وقاص  
 رضي الله عنه قال، لما نزلت هذه الآية نزع أبناء نداء أبناءكم - رداً رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم علياً وفاطمة وحسناً وحسيناً فقال اللهم هو لأهلي - رداً



سَلَّمَ - وَنَعِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَنظَرُوا إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ  
 حَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ - وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ -  
 رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا مَرْفُوعًا مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ  
 الْحَاكِمُ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، خَيْرُ  
 خَوَاتِمِي عَلِيٌّ وَخَيْرُ أَعْمَامِي حَمْزَةُ وَذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ - رَوَاهُ السَّكَنِيُّ - وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا قَالَ عَلِيُّ إِمَامُ الْمَبْدَرَةِ وَقَاتِلُ الْفَجْرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهَا، مَعْدُودٌ مَنْ  
 خَدَلَهَا - رَوَاهُ الْحَاكِمُ - عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 أَحَبُّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ الْحُسَيْنُ وَالْحُسَيْنُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَعَنْ حَدِيثِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَمَّا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَفْتَنِي قَبْلَ  
 ذَلِكَ؟ هُوَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْطِرْ إِلَى الْأَرْضِ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ  
 رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ  
 سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي الْآزُوجَ  
 فَاطِمَةَ الْآمِينَ أَهْلَ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ الشَّيْخُ إِزْمِيُّ، وَفِي رِوَايَةٍ فَأَعْطَانِي ذَلِكَ - وَعَنْ  
 أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَا عَائِشَةُ! هَذَا جِبْرَيْلُ يُقَدِّمُكَ السَّلَامَ، قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَتْ  
 هُوَ يَرِي مَا لَا أَرِي - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءٍ هَامِرُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَاءٍ هَامِرُ بِنْتُ  
 خَوْلِيدٍ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ، وَفِي رِوَايَةٍ أَشَارَ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا شُعْبٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ  
 قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا عَلِمًا مِنْهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَعَنْ حَفْصَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا رُجُؤَ أَنْ لَا يَدْخُلَ  
 النَّارَ إِثْنَاوُ اللَّهِ أَحَدٌ شَهِيدًا بَدْرًا وَالحَدِيثُ يُجَيِّدُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ

الخطابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَأَلْتُ  
 رَبِّي مِنْ اخْتِلَافِ اصْحَابِي مِنْ بَعْدِي - فَاَوْحَى إِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اصْحَابَكَ عِنْدِي  
 بِمَثَلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَقْوَمُ مِنْ بَعْضٍ قِيَ الْكُلُّ نُورٌ - فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْ  
 هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافٍ هُمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ اصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهَا قَتَلْتُمْ هَاتِي هَاتِي نِيْتُمْ - دَوَاهُ رَزِيْنٌ بِسُبْحَانَ  
 رَبِّكَ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

**مکتوب شخصت و مہتمم بنام نصیر خاں در تحقیق صفت کلام -** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی  
 عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی حضرت حق سبحانہ ذات شریف را بخت ذاتیہ خوش سر بلند دارد -  
 صحائف شفقت تواتر رسید، و انواع مہربانی و الطاف کہ در ضمن آن اندراج یافتہ موجب کمال  
 مسرت گردید فقیر زادہ نا بالعانیت رسیدہ، و انواع اشتقاق شریفہ کہ در باب آنها مہذول فرمودہ  
 اند بالغ عبارات بیان کردند حضرت حق سبحانہ بدل آن را در دوا رین کرامت فرماید - اِنَّكَ قَرِیْبٌ  
 عَجِیْبٌ مَرْقُومٌ مَسْرُومٌ بودند کہ در تفسیر واقع شدہ است کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام  
 فرمودند کہ کلام حق سبحانہ را بہ پنج نشان ساختیم کیے از آن آن است کہ آن کلام انقطاع و انفصال  
 نداشت از تحقیق آن چیست؛ معلوم شریف یاد کہ کلام صفت حق است سبحانہ قدیم چرا کہ ذات  
 تعالیٰ محل حوادث نیست و چون قدیم باشد طریبان عدم نیز بر او محال است کہ اَلْقُلُوبُ نَبَاتٌ فِي الْعَدَامِ -  
 چون حضرت موسیٰ علیہ السلام بآن متکلم شود، ناچار ہماں صفت مجہلی شدہ باشد ہماں طریق و شک  
 نیست کہ از انفصال و انقطاع کہ مشعر طریبان عدم است منزہ و مبرا خواهد بود - و انقطاع و انفصال  
 تعلق بصوت دارد کہ حادث و سریع الزوال است و ہند از جمیع جہات و بکلّیہ خود اصغاف فرمودہ  
 چنانکہ مقرر است - و چون کلام بشر حادث است و محل زوال و فناء، ناچار محل انفصال و انقطاع  
 باشد معلوم شریف یاد کہ حقیقتی تقدم و تاخر کہ زمان است و موجب انقطاع و انفصال در آن  
 حضرت مسلوب است - از ازل تا ابد آن یک است و بیک کلام متکلم است و سکوت در آن حضرت  
 محال است بہرچہ تفصیل شدہ در عالم تعلقات است - این سئلہ از جملہ غوامض مسائل است کہ  
 بسیارے از علماء متحیر رفتہ اند و بجل آن نرسیدہ اند حضرت حق سبحانہ فراست باطنیہ کہ کِدَّيْتِه  
 اَفَمَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُورٍ مِّنْ نُّوْرِ رَبِّهِ مَشْعَرَانِ است کہ ثمرہ متابعت  
 انبیاء است علیہم الصلوٰت و التسلیمات و نتیجہ تزکیہ نفس از لوث ہوا و ہوس، کرامت فرماید

تأذوق وحال ابن حنبل را در باید - والسلام على من اتبع الهدى والتزم متابعة المصطفى  
عليه وعلى آله وصحبه الصلوات والبركات العلى -

مكتوب شصت و شصتم بنام علماء الحرم الشريفين در حل بعض كلام محبذ الحمد  
بشبه العلي الاعلى والصلوة على رسوله محمد صلى الله عليه وسلم كما يحب ربنا  
ويحبه ربي، وعلى آله وصحبه كما يليق بعلو شانهم ويحسبى - اما بعد فقد توهم  
بعض الناس من كلام شيخنا واما ما امام المحققين الشيخ احمد رضى الله عنه  
الواقع في بعض مصنفاته ان حقيقة الكعبة الربانية فوق حقيقة الحميرية  
لان الكعبة المعظمة افضل من نبينا سيد المرسلين حبيب رب العالمين صلى  
الله عليه وسلم والحوال انه عليه السلام والصلوة افضل المخلوقات واشرف  
البريات قلت وبالله العظمة والتوفيق وببديهة ازمته التحقيق ان ذلك لتوهم  
انما نشأ من حمل لفظ حقيقة على ذات الشئ وشخصه - وهو مبني على اهل  
عن اصطلاح هذا الطائفة العلية وعدم الاطلاق على حقيقة كلام شيخنا رضى  
الله عنه ه

وكم من غائب قولاً صحيحاً وافتة من الفهم السقيم  
فان حقيقة الشئ عند هم اسم الهى وهو مبدع تعين ذلك الشئ وجوده  
وذلك الشئ كالظلم والعكس لذل اسم واسطة الفيوض من الحضرة  
القدسية الى ذلك الشئ كما ان الشان الذاتى واسطة بين ذلك الاسم  
المقدس وبين ذاته المنزه العلى جل شاناه وعز برهاناه، على ما جرت عليه  
العادة الالهية من توسط الوسايط ورايات المناسبات بين المفيض والمستفيض  
قال الشيخ ابن العربي في رسالة القدس ان الاكوان ظلال الاسماء الالهية و  
الاسماء ظلال الشئونات الذاتية - فلما تمهد هذا فاعلم ان لنبينا صلى الله عليه  
وسلم بحسب تقليمه في اطواره واواره كما لا تحصى ومقامات لا تستقصى - فله  
عليه السلام، باعتبار هذا الوجود الغضري وارشاده لهذا العالم الظلماني اسم  
مبارك محمد تاش من حقيقته واسم الهى يناسب تربية هذا العالم السفلى  
المسمى بحقيقته المحمدية - وله صلى الله عليه وسلم باعتبار وجوده وحافى المرين

لعالم المأكوت النوراني اسم اُخذ مكرم وهو اُحمد ناش عن شانِ إلهي هو  
 وأصل الحقيقة الحمد يناسب تربية ذلك العالم العلوي المسمى بالحقيقة الآخر  
 المعبر بحقيقة الكعبة الربانية وله عليه أفضل الصلوات والتسليمات وراء هذين  
 التعيين اللذين هما كالأجساد الطبيعية له عليه السلام عروجات لا تُحَدُّ وأسم  
 لا تُعد. وإليها يشير قوله عليه السلام في مع الله وقت لا يسعني فيه ملك مقرب  
 ولا نبي مرسل. وبها يؤمى قوله تعالى فكان قاب قوسين أو أدنى. وهي ثمرة  
 السير الإسطقائي والمحبوبية الصرفة وهي مناط الفضل ومدار التفوق. فثبت  
 أن التفوق إنما هو لبعض كما لا يتم عليه السلام على بعض وأن حقيقة الكعبة الحسنة  
 بعض من حقائقه السامية العالية وجزء من الحقيقة الجامعة المباركة. فبطل  
 ترهيم التفوق والمحل حديث الأفضلية. وهذا الذي ذكرناه نبدأ مما حقيقته  
 شيخنا وإمامنا في جواب سائل سأل عنه هذا السؤال في المکتوب التاسع بعد  
 المائتين من الجلد الأول من مجلدات مكاتيبه الشريفة. وينبغي أن يعلم أن  
 فضل الحقيقة على الحقيقة لا يوجب فضل الصورة على الصورة، بخلاف أن يحصل  
 للصورة مع حقيقتها التي هي ربها قرب وإتصال لم يحصل ذلك القرب والاتصال  
 بصورة أخرى مع حقيقتها التي هي ربها. وهذا فيما نحن فيه أظهر من أن يخفى.  
 لأن كمال القرب إنما هو بالفناء والبقاء والعروج المخصوص بالبشر. وغير الإنسان  
 الكامل له مقام معلوم. ثم اعلم أن لفظة الحقيقة الحمدية في عبارات شيخنا  
 وإمامنا الواقع في تصانيفه الشريفة على معانٍ مختلفة وأنحاء شتى. فمضى قولك  
 بالحقيقة الأحمدية والكعبة الربانية يراد بها الاسم الإلهي الجامع الذي  
 يناسب تربية العالم السفلي. ومضى قولك بالحقيقة الإلهية يراد بها الشأن  
 الذي الجامع الذي يتولى تربية العالم العلوي وهو حاد على جميع الشيفات  
 الذاتية وأصله ومبداً للإسم الجامع المتضمن لجميع الأسماء، فيكون هذا الشأن  
 كلاً لسائر الحقائق وهي أبغضه وأجزأه. وهي المعبرة بحقيقة الحقائق وهي حقيقته  
 التي لا واسطة بينها وبين الذات المقدس كما ذكره رضي الله عنه في آخر مکتوبه  
 له تبدل وفاته بإيام قليلة أن الحقيقة الحمدية فوق جميع الحقائق وذكر

فِي الْمَكْتُوبِ الْآخِرِ أَنَّ الْحَقِيقَةَ الْحَمْدِيَّةَ كَمَا تَفُوقُ وَتَفْضَلُ عَلَى كُلِّ الْحَقَائِقِ مِنْ  
 حَيْثُ كُلُّ تَفْضُلٍ عَلَى كُلِّ الْحَقَائِقِ مِنْ حَيْثُ هُوَ كُلُّ - تَذَائِيلُ كَتَبَ شَيْخُنَا وَإِمَامُنَا بَعْدَ  
 تَحْقِيقِ هَذَا الْقَامِ فِي ذَالِكَ الْمَكْتُوبِ كَلَامًا يَزِيدُكَ كَمَالَ طَبَايِعِيَّةٍ فِي هَذَا الْمَقَامِ  
 وَهُوَ هَذَا - حَقِيقَتِ مُحَمَّدِي نَهَائِتِ مَقَامَاتِ نَزُولِ مُحَمَّدِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِ تَنْزِيهِ وَ  
 تَقَدُّسِ وَحَقِيقَتِ كَعْبَةِ نَهَائِتِ مَقَامَاتِ عُرُوجِ كَعْبَةِ اسْتِ، زِينَةُ أَوَّلِ مَرَعُرُوجِ حَقِيقَتِ مُحَمَّدِي رَابِعِ  
 مَرْتَبَةِ تَنْزِيهِ حَقِيقَتِ كَعْبَةِ اسْتِ وَنَهَائِتِ عُرُوجَاتِ أَوْ رَاعِيَةِ السَّلَامِ غَيْرِ أَزْوَاجِ سَبْحَانَةِ إِطْلَاعِ نَدَارِ  
 وَجُودِ كَمَالِ أَوْلِيَاءِ امْتِ آسِ سُرُورِ عَلَيْهِ السَّلَامِ مِنْ عُرُوجَاتِ أَوْ عَلَيْهِ السَّلَامِ نَصِيبِ تَامَمِ اسْتِ أَكْرَمِ  
 كَعْبَةِ مِنْ بَرَكَاتِ أَيْ بَزْرُكَوَارِاں دَرِيوزِهِ نَمَائِدِ چِه عَجِبِ

سے زمین زادہ بر آسمان تاخمتہ زمین وزمان را پس انداختہ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ ذَلِكَ الْمَكْتُوبِ الشَّرِيفِ أَكْرَمِ أَوْلِيَاءِ رَاسِمِ بِالِ  
 مِنْ حَقِيقَتِ كَعْبَةِ وَاقِعِ شُورِ وَنَوَارِ بِالِا رَافِعَةِ بِمَرَاتِبِ حَقَائِقِ خُودِ كِه شَبِيهِ بِأَحْيَا طَبِيعِي ائِشْيَانِ اسْتِ  
 فَرُودِ آئِيدِ، كَعْبَةِ مِنْ بَرَكَاتِ ائِشْيَانِ تَوَقُّعِ خُودِ نَمُودِ تَمَّ كَلَامُهُ الْعَالِي - تَذَائِيلُ - زِينَةُ نَدَارِ كَعْبَةِ  
 عِبَارَتِ اَزِ اَزِ سِنِغِ وَكَلُوحِ اسْتِ كَلَّا بَلِ كَعْبَةِ ائِشْيَانِ عِبَارَتِ اَزِ رُوحَانِيَّتِ اَوْ سَتِ كِه اَزِ عَالَمِ اَمْرِ  
 مَلَكُوتِ اسْتِ نَهْ اَحْجَارِ وَاَخْتِشَابِ كِه آسِ اَزِ عَالَمِ خَلْقِ وَنَاسُوتِ اسْتِ، وَچِنَا كِه اَنَسَانِ رَا بَدَنِ مَرْكَبِ  
 اسْتِ اَزِ لَحْمِ وَعَظْمِ وَجِزْءِ آسِ بَدَنِ كَعْبَةِ نَبِزِ مَرْكَبِ اَزِ اَحْجَارِ وَاَخْتِشَابِ اَوْ اسْتِ - اَزِ اَنِجَاسْتِ كِه بِرَا اَوْلِيَاءِ  
 بِصُورَتِ ظَلِيهِ ظَاهِرِ مَرَعُرُوجِ شُورِ وَبِاسْتِقْبَالِ بَعْضِ اَهْ اَوْلِيَاءِ كِه بِطُورِ اَوْ مَرَعُرُوجِ رُودِ مَرِجِ مَعِ بِنِي  
 كِه اَحْجَارِ وَاَخْتِشَابِ ائِشْيَانِ قَدْرِ قَدْرَتِ دَارِنْدِ بَلْ كِه رُوحَانِيَّتِ اَوْ مِثْلِ اَرْوَاحِ دِكْمِرِ كِه قَدْرَتِ بَرِ تَشْكَلِ دَرِ صُورِ  
 مَخْتَلَفِ دَارِنْدِ ائِشْيَانِ كَارِ مَعِ كَنْدِ بِي شَيْخِ كَبِيرِ اَبْنِ عَرَبِي قَدْسِ سَرِّهْ كِه تَرْجِيحِ مَعِ دَادِنَشْأِ اَنَسَانِي رَا بِرِ كَعْبَةِ  
 كَمَرِ چِه طُورِ بِرِ صُورَتِ جَمِيهِ ظَاهِرِ شُدِهْ وَچِه صِفَتِ اَوْ سَرِزَشْ نَمُودِهْ تَا ائِشْيَانِ كِه شَيْخِ اَزِ ائِشْيَانِ اَعْتِقَادِ خُودِ  
 تَائِبِ وَنَادِمِ كَشْتِهْ اسْتِ، چِنَا چِه تَفْصِيلِ آسِ دَرِ كِتَابِ خِلَاءِ الصِّدَّاقِ عَنْ مِرَاةِ الْكَعْبَةِ الْحَسَنَاءِ  
 نَقْلِ كِه دِه اَنْدَرِ اَكُنُورِ مَعْلُومِ تُو بَا وَكِه آئِچِه نُو شْتِهْ اَنْدَكِه اَكْرَمِ كَعْبَةِ مِنْ بَرَكَاتِ ائِشْيَانِ بَزْرُكَوَارِاں دَرِيوزِهِ نَمَائِدِ چِه  
 عَجِبِ، مَرَادِ اَزِ ائِشْيَانِ كَعْبَةِ نَهْ اَسْمِ اَلْمِي سَتِ كِه حَقِيقَتِ اَحْمَدِي مِجْمَعِ اِهْمَانِ اسْتِ تَا مَخَالِفَتِ اِهْمَانِ  
 لَازِمِ آئِيدِ، بَلْ كِه مَرَادِ رُوحَانِيَّتِ كَعْبَةِ اسْتِ نَهْ اَحْجَارِ وَاَخْتِشَابِ كِه بَدَنِ كَعْبَةِ اسْتِ - تَامَمِ نَقِيفِ مِجْمَعِ  
 رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَّمْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

مکتوب شصت و نهم بنام نصیر خاں در حل مسئلہ وحدت الوجود الحمد لله

و سلمه علی عیادہ الذین اصطفی حضرت حق سبحانہ و مدارج قرب خویش ترقیات بے  
اندازہ کرامت فرماید زورہ حقیر تبلیغ دعوات فقیرانہ سے رساند کہ احوال فقر اے ایں حدود مستوجب  
حمد است۔ اَلْمَسْئُولَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی اِسْتِقَامَتُكُمْ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحَسَنِ عِنَايَتِ فَقِيرِ زَادِهٖ سَعْدِ الدِّينِ  
محمد صالح بتاریخ دہم شہر ربیع الاول بصحبت و عنایت بوطن مالوف رسید و انظار صنوف الطاف و  
عنایات ایشان کہ درباب او بطور پیوستہ بابلغ عبارات و الطف اشارات مبین ساخت و اس  
وصفات محبت ایشان کہ بفقراء یاب اللہ دارند تمام و کمال مشرح نمود و رشتہ محبت و دعاء را  
تحریک داد و چون دعاء ظہر الغیب خصوصاً کہ در اوقات حسہ واقع شود شرف قبول دارد،  
امیدوار است کہ آثار اجابت بطور آید و نیز انظار نموده کہ در این ولا مجلس مکتب پر حوزہ از سعادت  
آثار میر محمد حسن نجیر و خوبی میسر شد، سبب مزید خوشحالی گردید، مقرون برکات باد و نیز ظاہر ساخت کہ  
از کمن عنایت فرزند نرینہ با ایشان مکرمت شدہ مسرت بر مسرت افزود، مبارک باد و نیز  
فقیر زادہ گفت کہ در حل مسئلہ وحدت وجود کہ صوفیہ علیہ ہمہ اوست سے گویند دو کلمہ نبویس بر خرید  
ایں امور از غوامض اسرار است و بحال تعلق دارد، بجز در مقال کشف استار آں محال است۔

و بر طایبان راہ لازم است کہ سعی در تحصیل آن نمایند لیکن بجهت اجابت مسؤل دو کلمہ مزوم شدہ بطریق  
تمثیل بیان رفت تا از غرابت بر آید مثلاً محبوبے است کہ بانواع حسن و جمال آراستہ است و با  
صنات غنچ و دلال پیراستہ، از خلوت خانہ تفرّد بجلو گاہ جلوہ فرماید کہ از آئینہ ہا، گوناگون و مرایا  
مختلفہ پرینون مشحون است۔ و ہر آئینہ از این ہارنگے از رنگ ہا محبوب پرانگاشت و حسنہ از حسن  
ہا، اورا ہر بیدار ساخت عکوس آں محبوب در جمیع آئینہ ہا متجلی شد۔ بازار راہ این شعبہ فرقی مختلفہ  
آمدند۔ جمعے غافل از وجود آئینہ گفتند این حسن کہ در این تماشا گاہ نمودار است لمعایست از آفتاب  
جمال معشوق و پر تو سے است از انوار کمال او۔ ناچار گرفتار صور آمدند و از مشاہدہ معنی بے نصیب  
چنانچہ عارف جامی قدس سرہ اشارہ باین نمودہ آنجا کہ فرمودہ سے

زینجا از زینجائے رسیدہ  
از آں معنی بصورت آرمیدہ  
یکے از واصلان راہ بودے  
از آں معنی اگر آگاہ بودے

و جمیع دیگر از راہ عنایت از لی بوسیہ شیخ مقتدا پے باصل بردند و شناختند کہ این مظاہر مختلفہ  
و مرایا متعددہ آئینہ یک ذات اند کہ از سرور و بطون کبریا تفرّد اوست و از روی ظهور مقدّم و تکثر  
صنعت اوست، و چون صورت منعکسہ مرآتینہ اوست کہ بلباس ہا رنگارنگ ازین مظاہر شدہ،

در کمال همه اوست تکلم نمودند و گفتند که

در انجمن فسق و نهال خانه جمع بالحمد لله اوست ثم بالحمد لله همه اوست

عیان را اگر چه اعدام محض اند در وجود نصیب نیست. در آنچه موجود است احدیت ذات است و  
نمودار کمالات اولئین فی الدار الغیورۃ دنیار و از سوا جهت به سبحانی ذان الحق تکلم نمودند  
آئینه انا الشمس نگوید چه کند بسیار از سالکان را بهمین تجلیات که در پرده مکنونات ظاهر شود  
خورسند گشته و محبوب را در لباس قیود در آغوش کشیدند، از کشاکش سحر خلاصی یافتند و بوصول اتصال  
سنگ زدند چنانکه گفتند

امروز چون جمالی توبه پرده ظاهر است در حیرتم که وعده نسرده ابرای چسبیت

در کبر حال ظل از اصل تمیز نشد و مطلق از مقید جدا نگشت. جمع دیگری که بدولت آمد شرح لک  
صدورک سوئے باطن اتصال یافت، وحدت با صوره آنها و راء منظر بر سرایت نمود و استند که  
عفا شکار کس نشود دام باز چسب کایجا همیشه با بدست است دام را

مرغ همت ایشان بجا و دراء پرور از نموده در بجز وحدت غوطه خورد و از خود و غیریت نام و نشانی  
بگذاشت و بنائره محبت ذاتیه همه را پر باد داده در دریای حقیقت مضمحل و مستهک گردید. آغاز سلوک  
این طریق علیهم السلام سبانه ازین نعمت عظمی امت و دولت تصوی، از آنها جائز آنچه گویند که بے  
شان است. رَزَقْنَا اللّٰهَ تَعَالٰی وَاٰیَاکُمْ جُرْعَةً مِّنْ هٰذَا الْبَحْرِ الْمَجِیْطِ وَ قَطْرَةٌ مِّنْ  
ذٰلِکَ الْیَمِّ الْعَمِیقِ وَ یُرِحُّمُ اللّٰهُ عَمَّا کَانَ اَقْبَالَ اَمِیْنَا وَ جَمْعٌ اَزْ نَارِ سَیِّدِکَانَ رَاہِ دَرِیِّ بَادِیَہِ  
گمراه شدند. گمان بردند که آن مطلق ازواج اطلاق بر آمده بخصیض تقید بر آمد و بر وجهی که از مطلق نشے  
نماند و تمزیه تشبیه شد و خالق خلق گشت و آن جماعت فی الحقیقت نفی صانع تعالی نمودند. صَلُّوْا  
فَا صَلُّوْا - اَزَاں رَوَاذِکَ لَیْفِ شَرَعِیَّہِ وَاوَامِر وَاوَاہِی دَیْبِیَّہِ بَرَا مَنَد. اَعَاذْنَا اللّٰهَ تَعَالٰی مِنْهَا  
بِصَلٰتِہٖ جَبِیْبِہٖ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اِلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوٰتِ وَ اَکْمَلُ التَّحَنُّاٰتِ وَ السَّلَامُ

مکتوب بمقام میر میر محمد باقر در تحسین احوال او دانکه توجه بطالبان داخل غفلت نیست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَّمَ عَلٰی عِبَادِہٖ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. صحیفه شریفه برادر اعز امجد رسیده باعث بهجت  
و مسرت گردید. چون مدت مدید گذشت که از اخبار خیر اطلاع نداشتت زیر بار انتظار بود بر رسیدن  
گرامی نامرطمینان خاطر حاصل شد. آنچه از استیلاء نسبت استلک در غیب هبیت و ظهور معنی کل  
مَشْنٰی هَا لَکَ الْاَ وَ جَهَّہٗ مَرْتُوْمٌ بُوْد خُوْش حَالِی بَر خُوْش حَالِی اَفْرُوْد. حضرت حق سبانه بحقیقت

فنا مشرف ساخته بقاء که مناسب آن است مستعد دارد باید که ظاهر را با حکام ظاهر شرعی  
 غر او باطن بدوام افتقار و تخیلی از اغیار محلی داشته منظر ترقیات بی اندازه باشند چه نویسد که  
 این فقیر چه قدر متفقد احوال شریف است بعضی وقایع که اندراج یافته بود تعبیر آنها در بادی  
 نیک زیاده آمد **هَبْنِيْاً لَّا دَبَابِ النَّعِيْمِ نِعْمَتُهُمْ** دیگر از اشتیاق ملاقات اظهار فرمود  
 در این امر مستحسن نمی باید بعد از آن حکم استخاره آنچه عمل آرند بر جااست و دیگر توجه بحال طلب  
 نمودن داخل غفلت نیست **بِمَوْجِبِ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ مَجْآئِلًا** بعضی اوقات صرف حاجت  
 طالب نمودن داخل اداء حقوق عباد است که از جمله اهم مهم است **وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنِ**  
**اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۗ وَالْتَزَمَ مَتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوٰتِ وَالتَّوْبٰتِ اَحْوٰ**  
**مَكْتُوبٍ مِّمَّا دَوَّكِمِ بِنَامِ مِيْرَازِ شَهَابِ الدِّيْنِ وَرَزْعِيْبِ بَرَايْتِيَانِ مَامُوْرَاتِ شَرْعِيَّةٍ رِعَايَةِ**  
**حَقُوْقِ قِرَابَتِ وَتَرْسِيْبِ اَزْ سَجِيْتِ تَشْوُفِ** که از شریعت غر او منحرف اند **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی**  
**عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اٰصْطَفٰی** حضرت حق سبحانه فرزند سعادت مند اقبال آثار مرزا شهاب الدین متلی را  
 بدولت صوری و مخوی سر بلند داشته بعافیت دارد احوال نقره این حدود مستوجب حمد است  
 همواره خاطر فائز منظر اخبار فرخنده آثار می باشد توقع آنکه بمصوب قاصدان این صوب بار سال  
 صحائف خیر مسرور می داشته باشند که **اَلْمَكَاتِبَةُ يَفْضَلُ السَّلَاقَاتِ** مکرر در باب کمالات آثار  
 میان شرف الدین نوشته اند انشاء الله درین ولایت با کید نوشته خواهد شد که اجابت مامول نمایند  
 دیگر نصیحت همین است که در ایتیان مامورات شرعی و انتهاء از امور منتهیه که دین متین بآن ناطق  
 است سعی بلیغ نماید و دشمن بعین دلالت بشوات نموده از صراط مستقیم منحی سازد و حیات چند  
 روزه دنیا را هم اعتبار ننماید که بسیار بی مدار و بی ذق است با هیچ کس دفاع نکرده است و طریق  
 نترسم بر مساکین و ضعفاء و رعایت حقوق قرابت و سله رحم از دست ندهند که سبب درجات  
 دارین و نجات از همالک نشاتین است خصوصاً تحصیل اسباب رضامندی والده ماجده را از  
 اهم امور تصور نمایند و بموجب **اِنَّ اَشْكُوْنِيْ وَ لَوْ اَلِدَانِيْكَ طَالَ رَالَا زَمِ دَانَدُوْا** از صحبت جماعه  
 که از یاد حق سبحانه بیگانه اند همما کن محترز باشند و از صوفیه خام که از شریعت غر او کیسو شده  
 عالمی را بظلمات برده اند گریز ای باشند که شر آنها از شر اعداء ظاهری زیاده است **وَالسَّلَامُ**  
**عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۗ وَالْتَزَمَ مَتَابِعَةَ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اٰلِهٖ اَفْضَلُ**  
**الصَّلٰوٰتِ وَالتَّوْبٰتِ اَحْوٰ**

مکتوبات  
 مکتوبات



مکتوب ہفتا دودوم بنام شیخ شرف الدین سلطان پوری در شرح احوال دیاران  
 حضرت حق سبحانہ آن فرزند ارجمند را بترقیات بے پایاں سرسیند داشته بعافیت دارد مکتوب  
 مرغوب کہ معصوب بر خورداری میاں شمس الدین رسول بود رسیده موجب سبب نساواں گردید۔  
 چنان شکر از خداوند جل شانہ را بحب آورد کہ آن سعادت مند بعافیت است کہ مایہ اعمال  
 صالحہ است و بدولت استقامت بہرہ مند۔ اللہ تعالیٰ بکمال فضل خویش مزید بر مزید کرامت فرماید  
 آنچه از احوال بعض مسترشدان مرقوم نموده اند نیز سبب مسرت گشت، اللہ تعالیٰ استقامت عطا  
 فرمودہ ترقی بخشہ طریقہ افادہ و توجہ طلب از اہم مہام تصور نمودہ در آن سرگرم باشند کہ نفع متعدی  
 است۔ و آنچه از احوال میاں خالد نوشتہ اند کہ حریت در حریت دارو بغایت اصیل است کہ منتہا  
 حییات و مکاشفات استغراق در بحر حریت است۔ چہ آنچہ در حیطہ کشف و شہود آمدہ او تعالیٰ از او  
 منزہ است و اورا و کدائے کدائے باید حبت و بیرون مریاء آفاق و انفس باید طلبید و آنچه بدست  
 آمدہ بکلمہ لا نفی آن باید نمودہ

در انگلندہ دفن ایران و انارزدوست کزو بردست دفن کو باں بود پوست

محمد بشکہ نسبت شما مکنزے سے یا بد کہ شاہ راہ است بحضرت غیب ہویت، و گردے از شانہ  
 صفت بدامان او رسیده و نصیب محمدی المشریان است بذات۔ اللہ تعالیٰ براتب متابعت آن  
 خیر البشر مشرف کردہ از کمالات ہر موطن بہرہ مند گرداند۔ اِنَّہٗ قَوِیْمٌ تَجْمِیْمٌ و دیگر مکرر بر خورداری میرزا  
 شہاب الدین در باب شما نوشتہ کہ سیر باں جانب واقع شود چوں در کمال اشتیاق است ظاہر  
 گوید وعدہ نیز در این باب رفتہ اگر اجابت مسؤل نماید گنجائش دارد و بیشتر مختار اند۔ و السَّلَامُ عَلَیْکُمْ  
 عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی، وَ التَّوَمُّ مُتَابِعَةُ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ  
 السَّلٰوٰتُ وَ التَّوْبٰکٰتُ الْعٰلِی۔

مکتوب ہفتا دوسوم بنام میرزا شہاب الدین قلی در ترغیب صحبت اہل جمعیت و بعض  
 تصائح ضروریہ حضرت حق سبحانہ بحصول اعلا مطالب مکرم دارد۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحٰنَہٗ احوال فقراء  
 بعافیت مقرون است، ہموارہ خاطر فاتر زیر بار انکار فرخندہ آتارے باشد امید کہ معصوب  
 کاسد ان این صوب از احوال خیر مال تلمی مے نمودہ باشند کہ سبب جمعیت خاطر راست و موجب  
 حید دعاء رکر در باب آمدن کمالات دستگاہ میاں شرف الدین نوشتہ بودند اظہار اشتیاق  
 حیات ایشان نمودہ، بناء علیہ با وجود موانع کہ از حجلہ آن رسیدن ماہ مبارک رمضان باشد و داع

نموده شد، الله تعالی سلامت برساند صحبت ایشان را عنایت نموده منتظر فواید ثمرات باشند  
 این طائفه واقع شده است که هُم الْقَوْمُ لَا كَيْفِيًّا جَلِيْسُهُمْ. بالجمله برابر صحبت اهل جمعیت  
 نیست مشاهده انوار عینیه را برابر باطن اهل الله که مرآت اتم است هیچ نیست اما نظر بنیاد رکعت  
 بموجب الظاهر عنوان الباطن ظاهر را با حکام شرعیه مزین دارند علی الخصوص اداء صلوة با جمعیت  
 بحضور جمعیت و اداء زکوة را هم از اهم امور تصور نموده سعی نمایند که دقیقه از آن فرو نگذاشتند  
 و ماه مبارک رمضان را متاع عزیز داشته و راداء حقوق آل قیام نماید که برکات این ماه بتیام سال  
 سرایت کند. وَابْتِغِ فِيهَا ثَأْتِ اللَّهِ إِذَا دَاخِرَ تَوَدَّ لَا تَنْسُو نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا  
 وَآخِرِينَ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ. وَالسَّلَامُ أَوْلَادًا أَخْرًا.

مکتوب هفتاد و چهارم در آنکه درد نیافت نتیجه یافت است و مرتبه اطلاق عالیست  
 مُحَمَّدٌ وَكَوْنِي عَلَى حَبِيْبِهِ دَالِيهِ. صحیفه گرامی که از روء شفقت و مهربانی نامزد فقراء گردیده  
 بود رسیده باعث بهجت شد او را گردید. الله تعالی ظاهر ایشان را بطاهر شریعت غرا و باطن  
 را بحقیقت آن متحلی داشته براتب قرب خویش متناز دارد و حرف که بزبانی محمد مراد نموده بودند  
 رسانید سبب عظیم خوش حالی گردید. الله تعالی در دای طلب زیاده تر گرداند. و بزرگان نموده اند  
 نخواستی دادند اده خواست خود دست طلب خود را گرفته در طلب خود متناز اند تا جمال حقیقی  
 بر دل متحلی نشود و شیفته عشق خود گرداند طلب و بے آرامی محال است

هر کس با حسن می نماید رو . می نهد سر سجده عشق آنسو

این درد نیافت که از سر چشمه یافت است از گنجینه عنایت بے غایت تصور نموده شکمانه آن باید  
 آدرو، بموجب کین شکوتم لاذینکتم امید و ارزید باشند هر چند در فضاء اطلاق  
 و در سردقات وحدت ذات هیچ کس را گذرگاه نیست و از آن بحر بے کراں جز سراب بدست نه  
 عنقا شکار کس نه شود دام باز پس کاین جا همیشه باد بدست است جیم را  
 سپر پویند ما ندارد یار چوں تو اوان شد ز نخت بر خور دار

ولیکن

اگر ندی بکف دامن یارم گرفتاری کس دیگری ندارم

حضرت حق سبحانه از آنچه مسمی یا سواست آزاد مطلق ساخته گرفتار طلبی دارد که از حیثه افهام و او هم  
 بیرون است کُلُّ مَا هَجَسَ فِي بَالِكَ أَوْ خَطَرَ فِي خِيَالِكَ فَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَرَأَى ذَلِكَ رَدَّ قَنَا

عَلَىٰ مِجَانَهُ وَ إِيَّاكُمْ إِلسْتِقَامَةَ عَلَىٰ مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ عَلَيْهِ  
وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ الْحَيَاتِ أَكْمَلُهَا.

مکتوب ہفتاد و پنجم بنام فتح محمد خاں در آنکہ دنیا و دنیویہ بیاقت آن ندارد کہ در طلب آن  
در مطلب اعلیٰ بازمانند۔ اَحْمَدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ برادر اعزاز شد  
سخت و سعادت آتاریاں فتح خاں را ازین فقراء سلام عافیت انجام برسد چہ نویسید کہ خاطر فقراء از  
جانب آن برادر مشفق چساں زیر بار تعلق انتظار است۔ اللہ تعالیٰ جمیع مشکلات صورتیہ و معنویہ را  
آسان گرداند انشاءً قَرِیْبٌ قَرِیْبٌ۔ باید کہ خلاصہ اوقات بیاد الہی جل شانہ، مصروف گردد کہ دنیا  
فانی لائق آن نیست کہ در طلب آن از مطلب اعلیٰ بازماند کہ اقبال و ادبار آن از حیرت اعتبار ساقط است  
امور اخرویہ شایان اتہام اند کہ معاملہ ابدی با آن مربوط است و رضاء مولاء حقیقی بر عایت آن منوط۔  
در این و لاچوں سرزند معنوی میاں شرف الدین کہ از سر آمد اصحاب طریقت است روائے آن  
جانب بود و کلمہ نوشتہ آمد کہ صحبت و ملاقات مشاراییہ معتقم خواهند دانست۔ توجیہ دعاء ایشان را  
در امور صورتیہ و معنویہ تا اثر تمام تصور خواهند نمود۔ و چون خاطر ہموارہ در انتظار اخبار فرخندہ آتاریہ است  
ہموارہ برسال صحائف خیر سرور می داشته باشند۔ وَ السَّلَامُ

مکتوب ہفتاد و ششم بنام میر محمد باقر در بیان تنزیہ و تشبیہ۔ مُحَمَّدٌ كَا وَ نَصَلْتِي عَلٰی  
حَبِيبِيهِ وَ اِلٰہِ۔ برادر اعزاز شد محمد باقر ہموارہ بعافیت و استقامت باشد۔ احوال فقراء  
این حدود مستوجب حمد است۔ امید از کرم حق سبحانہ چنان است کہ آن برادر امجد نیز بعافیت باشد  
وَ اَنْحِبُ مَسْمِيًّا بِمَا سَوَّاسْتِ مَنْقَطِعٌ وَ مَعْرُضٌ عِ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَقَ اللّٰهُ يَاطِلٌ۔ عاقل بیاطل  
محض و لا شئی چہ رو آورد۔ مع ذالک آنچه در آن نمودار است جز کمالات او تعالیٰ نہ۔ پس ہر کہ ہر چہ  
متوجہ است بکمالات ذاتیہ متوجہ است، فرق بجز نپدار نیست بِسْمِ اللّٰہِ، عَرَفْتَ رَبِّيَّ بِجَمِيعِ  
الْاَصْنَافِ۔ او در جانب تنزیہ ہمیشہ البیت کہ ہر چہ معتبر بعبارات است و مشار باشارت و باحاطہ  
انہام و مؤذعاء و اہام ذات اقدس از ان منزہ و مبرا است۔

عنفا شکار کس نہ شود دام بازچیں کا نیجا ہمیشہ باد بدست است دام را  
و در جانب تشبیہ چنان است کہ بموجب مامِن ذَاتِہِ الْاَلٰہُوْا اَخِذْ بِنَاصِيَّتِہَا اَنْجِ وَ عَرَصْ گاہ  
ظہور آمدہ و ہر چہ در تماشا گاہ نمود جلوه گر گشتہ جز شیون ذاتیہ و کمالات صفاتیہ و افعالیہ نیست بسکن  
غل چون عین اصل نیست و انوار تجلیات جز پرده دار صرافت اطلاق نہ، عینیت و حکم با تاجد مفقود است

صاحب این ذوق همیشه بدایع عبودیت قسم است - مَا لِلتَّوَّابِ وَذَاتِ الْأَرْبَابِ كَوَيَانَ مَجْرُوبِ  
دامن محبوب را از آلائش و نس ممکنات میرا خواهد داشت - رَبَّتْنَا أَتَيْنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ  
لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ رَزَقَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مَتَابَعَةً حَبِيبِهِ الْهُصُطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى آبِ  
وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلَى -

**مکتوب هفتم بنام عصمت پناه بی بی خانمی بنت تربیت خاں مرحوم در**  
**فِعْلُ الْحِكْمَةِ لَا يَخْلُو عَنِ الْحِكْمَةِ أَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى -**  
فرزند معنوی عصمت پناهی بی بی خانمی بغایت باشد چه نویسد که از استماع خیر و حشت اثر اختلاف  
حال بر خورداری میر محمد اسحاق چه تدر کلفت حاصل شد فعل الْحِكْمَةِ لَا يَخْلُو عَنِ الْحِكْمَةِ چون  
فعل تقاد در مختار حکیم علی الاطلاق تمام حکمت و مصلحت است ، دل تنگ نباشند و منتظر عنایت بی  
غایت بوده بموجب اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا امیدوار کثائش باشند بسیار فعل است که در عالم اسباب  
کلیدش پیدای نه شود و در مفصود می کشاید - بالجمله حضرت کریم علی الاطلاق متوجه باشند و توبه و استغفار  
رُو بدرگاه اعلی دارند که آنچه پامیرسد ، البته اثر معاصی ما است و جناب مقدس تعالی عنی است از عذاب  
و جفاء ما - و این فقراء را غافل ندانند که الله تعالی دعاء ظهر الغیب را اثر اجابت دهد چون برادر سعادت  
مند میاں شرف الدین که بجا فرزندان است و در و پسندیده احوال ، متوجه آن صوب بودند و دو کلمه  
نوشت ، دعاء و توجه مشار البیور مغتنم دانسته در یوزه خواهد نمود - چون خاطر نگران است ، بزودی اخبار  
بنویسند - وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى -

**مکتوب هفتم بنام نصیر خاں در وجوب شکر نعمت و انقسام شکر بدو جزو انتقال**  
ادامر و انتهاء از نوای -

حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا حضرت حق سبحانه ، متابعت سید الکوین علیه مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلًا  
و مِنَ النَّحِيَّاتِ اَكْمَلًا محلی داشته بترقیات دارین سر بلند دارد - چه نویسد که خاطر فاتر چسپاں زیر بار  
اخبار فرخنده آثار است - مدتی است که نامه که منتضمن احوال خیر مال باشد ترسیده - موانع بنجر باد  
زیاده از چهار ماه است که مخلص حقیقی ملامحمد یار عازم خدمت است ، معلوم نشد که بخدمت شریف  
رسیده است یا نه - و چون انتظار کمال رسیده ناچار قاصد مخصوص فرستاد - مخدوم سعادت آثار  
وقت کشت و کار است - اَلدُّنْيَا مَزْدَعَةٌ الْآخِرَةُ سَعْيٌ نماید که اوقات شریفه بیاید رب محمود  
معمور باشد شکر منعم شرعاً و عقلاً واجب است - هر چند نعم بسیار شکر باندازه آن زیاد تر انجامند

أَلْ دَاوُدَ شُكْرًا وَقِيلَ مَنْ عِبَادِي الشُّكْرُونَ شکر را دو جزو است انتہاء از مناسبت، چنانکہ  
 عزیزی سے منہ ماہد اَلشُّكْرُ اَنْ لَا تَسْتَعِينَنَّ بِنِعْمَةٍ عَلٰی مَعَاصِيَةٍ۔ وجزو ثانی امثال او امر۔  
 حدیث صحیح نبوی الاسلام علیٰ خمسین شہادتہ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاتَّيَا  
 الزَّكٰوةَ وَصَوَّمَ رَمَضَانَ حَجَّ الْبَيْتِ لِمَنْ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا منضمین آن است و ہر کدام  
 را ازاں صورتے است و حقیقتے۔ انتہام باید نمود کہ بعد تمہیم صورت نصیبے از حقیقت باید چنانکہ از  
 صورت تلفظ بکلمہ شہادت بحقیقت آن پے برد کریمہ یا ایتھا الذین امنوا امنوا اشعارے  
 است بدال۔ جہد نماید تا منفی ما سوا بالکل برسد۔ و باطن را آزادی بلکہ نیان غیر تمام حاصل آید۔  
 آن چنان متمسک و مستغرق حال لانیزال گردد کہ اگر فرضاً یاد ما سواد ہرگز یا دنیا بدیہ

از باد صبا دم چو بوئے تو گرفت  
 بگذاشت مرا و جستجوئے تو گرفت  
 اکنون زمن خستہ نے آید یاد  
 بوئے تو گرفت بود خود تو گرفت

با بجمہ بجا محبت کہ بخود داشت و ہمہ را محبت خود دوست میداشت، محبت مولا، حقیقی جاگیر دواز  
 خود و غیر خود کہ بوصف غیریت منصف است نام و نشانے نگذارد۔ نَارُ اللّٰهِ الْمَوْجِدَةَ الَّتِي  
 تَطَّلِعُ عَلٰی الْاَفْئِدَةِ ۛ

جسم ہمہ اشک گشت و چشمم بگرہ بیت  
 در عشق تو بے جسم ہے باید زسیت  
 از من اثرے نمساند این عشق از صیت  
 چوں من ہمہ لاشیئ شدہ ام عاشق کسیت  
 ع گم گویم شرح آن بے حد شود

ہم چنین بعد رعایت صورت نماز کہ عبارت از اداء واجبات و سنن و مستحبات است با ترک محرمات  
 سعی نماید کہ نصیبے از حضور بے کیف کہ حدیث اِلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ رَبَّكَ كَمَا تَرَكَ تَرَاةَ الْاٰلِ  
 و مزے بدان است حاصل سازد و شربے از دولت الصلوة مِعْرَاجُ الْمُوْمِنِینِ بدست آرد۔  
 کَرِيْمٍ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلٰی الْخَاشِعِيْنَ ه الذّٰلِیْنَ یُظَلُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّسْلِمًا تَوَّارِیْهِمْ  
 اَنَّهُمْ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اشارہ بدان است۔ و ہمچنین اداء زکوٰۃ کہ عبارت از تطہیر مال است  
 با داء قدر معین پے بحقیقت آن برد۔ و آنچہ از جنس وجود و مایبوعہ من الکمالات است چوں  
 مستعار و مستفاد از حضرت وجود است، بآن حضرت بسپارد و خیانت در ملک و ملک او نماید  
 و بحقیقت یا ایتھا الناس اَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ اِلٰی اللّٰهِ متحقق شدہ پے بر استغناء اِبْعَثْ اللّٰهُ بَرْد  
 و ہم چنین در صوم رعایت صورت ترک اکل و شرب نموده سعی کند تا از مفطرات باطنیہ معترز باشد،

و معدۀ دل باغذیۀ فاسده که توجبات پرانگنده و تعلقات ششی است پراگنده نگردد. و توفیق  
 آن را بر سیدین ماه رمضان که منتظمین جمیع فیوض و برکات است و بمنزله مرکز دائرہ سال است  
 منتظم شمارند چنانکہ قرآن مجید حاوی جمیع کمالات آسمی است همچنان ماه رمضان حاوی جمیع  
 فیوض و برکات است و بہا مناسبت نزول مسترآن مجید است درین ماه چنانکہ آیہ شہر  
 رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ اشارت بدان است جمعیت این ماه مبارک جمعیت  
 تمام سال است. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي خَلْقِهِ وَإِذَا نَظَرَ اللَّهُ  
 تَعَالَى إِلَى عَبْدٍ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا. وَبِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفُ أَلْفٍ عِتِيْقٍ مِنَ النَّارِ. فَإِذَا  
 كَانَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَعْتَقَ اللَّهُ فِيهَا مِثْلَ جَبِيْعٍ مَّا أَعْتَقَ فِي الشَّهْرِ كُلِّهِ. فَإِذَا كَانَ  
 لَيْلَةَ الْفِطْرِ ارْتَجَبَتِ الْمَلَائِكَةُ وَتَحَلَّى الْجَبَّارُ تَعَالَى بِبُورَةٍ مَعَ آتَةٍ لَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ  
 فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ وَهَمُّ فِي عَيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ مَا جَزَاءُ الْأَجِيرِ إِذَا وَفَى عَمَلَهُ؟  
 يَقُولُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ يُؤْتَى أُجْرَتَهُ. فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَشْهَدُكُمْ أَنِّي تَدْعُو عَفْوَتَهُ  
 لَهُمْ رَدَاةً إِلَّا صَبَّهَا فِي. وَالسَّلَام.

**مکتوب ہفتاد و نہم** بنام یکے از ارباب طریقت کہ پریشانیء احوال ظاہرہ مرقوم نموده  
 بود۔ اَحْمَدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رقمیہ گرامی کہ از روئے شفقت و مہربانی  
 مرسل داشته بودند رسیدہ موجب مزید مستر گردید۔ از پریشانیء احوال ظاہرہ مرقوم بود انشاء  
 تعالیٰ جمعیت نصیب کند، و از تشتت تعلقات کہ موجب بعد و حرمان است نجاتی ارزانی  
 داشته مقبل بجناب مقدس گرداند۔

ہرچہ جز عشق خدای احسن است  
 گر شکر خوردن بود جاں کندن است  
 و آنچه از مضائق صوریہ رسید کہ ابوالخیر مرقوم نموده بود، سبب مزید گرانیء خاطر فاتر گردید۔  
 امروز با دوست آن کند کہ مسدودا با دشمنان کنند حال خود را بحال سلف سنجیدہ شکر و صبر  
 باید و ازید، اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ۔ ہر قدر رو با سباب فانیہ آرنہ چون سبب بعد از مولا  
 علی الاطلاق است، کشائش کمتر متیرے شود۔ وَ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ طراپیش  
 نظر داشته منتظر عنایت بی غایت باید بود و بموجب و مَا آصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ  
 جمیع مشکلات را ثمرہ تقصیرات دانستہ با استغفار باید پرداخت۔ وَ اِنْ اسْتَغْفِرْ ذُنُوبَكُمْ

ثُمَّ تَوْبًا إِلَيْهِ يُبْتِغِيكُمْ مَتَانًا حَسَنًا إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَمًّى نَّصَّ قَاطِعٌ اسْتِمْتَعْتُمْ بِمَقْرُومٍ بُوَدُّكُمْ  
ببزرگانے کہ بانہا اعتماد باشد و کلمہ سفارش نبویںدر مخدوما آنچه تجبرہ معلوم شدہ آن است  
کہ اعتماد آشنائی بیچ آشنایا بید کردہ

ہر تازہ گلے کہ اندریں گلزار است گریبنی گل و اگر بچینی خار است

چوں صفت جسم دولت منداں برخاستہ است تحریک آنها عبث است ہیجہات تقریر  
فِي حَدِيثٍ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يَدْعُو بِأَخِيهِ مُحَمَّدًا فَارُوقُ نُوشْتَهٗ فَرَسْتَادَهٗ اسْتِمْتَعْتُمْ بِمَقْرُومٍ  
بسیار نموده اگر خدا تعالیٰ توفیق دید شاید بکار آید وَ السَّلَامُ عَلَيَّ مِنَ اتِّبَاعِ الْهُدَىٰ -

مکتوب ہشتادم بنام خان سعادت نشان در نصائح ضروریہ و مدامی طریقہ نقشبندیہ

أَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ - رَفَعَ اللَّهُ قَدْرَكُمْ وَشَرَحَ صَدْرَكُمْ  
وَ صَانَكُمْ مِمَّا شَاءَتْ كُمْ مِحْمَةً جَدِيدًا كَمَا الْأَلْحَبُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ  
أَنْفَلَهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلَهَا أَحَقُّ فَقَرَاءُ بَعْدَ مَتْمُودِ زَادَهُ عَالِيٌّ تَدْرُ مَتَالِيٍّ مَنَزَلَتِ مَعَهُ  
رَسَانِدُ كَصَحِيفَةِ كِرَامِيٍّ مَبْصُوبٍ مَخْلُصٍ حَقِيقِيٍّ مَلَا يَارُ مُحَمَّدًا تَقَانِيٍّ أَرْسَالٍ وَاشْتَهَ بُوَدُّدِ وَبِأَنْوَاعِ اشْتِاقٍ وَ  
مَكَارِمِ بَادِ أَدْرِيٍّ مَسْرُودِهِ بُوَدُّدِ بُوَدُّدِ اصْنَافِ بَحْتِ وَ مَسْرَتِ رَسِيدِ اللَّهِ تَعَالَىٰ حَسْبُ مَوْلَىٰ  
مَخْلُصًا رَا بَحْصُولِ أَعْلَىٰ مَطَالِبِ كَرَمِ دَارِ دَرْجَةٍ نُوَسِيدِ كَمَا زَا خِبَارِ مَزِيدِ اسْتِقَامَتِ اِشْيَالِ كَمَا زَا  
مَشَارِ اِلَيْهِ مَسْتَمِعِ كَمَا رَوَيْدِ قِسْمِ فَرَحِ وَخُوشِ حَالِي رُوَادِ حَقِّ سُبْحَانِهِ مَزِيدِ كِرَامَتِ فَرَايِدِ وَازِ اسْتِمَاعِ  
خَبَرِ فَرَحِ وَ نَصْرَتِ بَرَاءَةِ دِينِ كَمَا نَصِيبِ آلِ كَرَمِ شَدِّهِ قَدْ شَكَرْنَا بِجَاؤُورِ دَرِّ حَضْرَتِ كَرِيمِ اِلْ عَمِيشِ  
مَنْظَرِ وَ مَنْصُورِ دَارِ دَرِ اَوْقَاتِ كَمَا مَحَالِ اِجَابَتِ دَعَا اسْتِغْفَالِ نَيْسِتِ - اَمِيدِ وَ اِرَاسَتِ كَمَا اَنْتَارِ  
اِجَابَتِ وَ تَسْبُولِ بَطُورِ اَمِيدِ - اِنَّهُ قَرِيبٌ مَحْتَبِبٌ جَزْوِيٍّ نِيَا زَنْقَرَاءُ كَمَا مَصْحُوبِ مَشَارِ اِلَيْهِ بُوَدُّ سَبِيَارِ  
مَبْرُودَتِ رَسِيدِ مَشْرُومَاتِ كَوْنِيٍّ بَادِ - اَلَّذِينَ النَّصِيحَةَ قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ اِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ  
بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَ يَنْهَىٰ عَنِ الْفُسْخَاءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْمُبْغِيِّ يَعْظُمُ كُمْ  
لَعَلَّكُمْ تَتَذَكَّرُونَ وَ قَالَ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كَمَا وَ اَخْشَوْهُ كَمَا لَا يَجْزِي  
وَالِدًا عَنْ وَاَلِدَةٍ وَ لَا مَوْلًى وَ هُوَ جَا زِعٌ عَنِ وَاَلِدَةٍ شَيْءًا وَ قَالَ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ  
وَ عَدَلَ اللَّهُ حَقٌّ فَلَا تَغْوَتُمْ اَحْيَاةَ الدُّنْيَا وَ لَا يَغْوَتْ كُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ اِنَّ الشَّيْطَانَ  
لَكُمْ وَعَدُوٌّ فَاتَّخِذُوا عَدُوَّكُمْ اِلَهًا اِلَّا اِنَّ السَّيِّدَ لَمَوْجُزِبَةٌ لِيَكُونُوا مِنْ اَصْحَابِ السَّعِيرِ وَ كَفَىٰ  
بِالْقُرْآنِ وَ اِعْظَامًا بِالْحَمْدِ وَ قَمْتِ عَزِيزًا بِمَوْرُضٍ وَ مَهْمَاتِ اَخْرُوِيٍّ مَصْرُوفِ بَايَدِ دَاشْتِ وَ دَرِيٍّ

فرصت قلیل سرانجام سفر طویل باید نمود که شیطان لعین در کمین گاه است مبادا سرمایہ عمر  
یا مورلا یعنی صرف شود و حسرت و ندامت نقد وقت گردد و بموجب حاسبین اقبال آن نوحا سب  
همیشہ مراقب احوال و اقوال و افعال باید بود و بدوام بذكر تصفیہ مرات باطن باید کرد تا از لوث  
پاک و مصفا گشته و از حب دنیا و جاه دریاست مژگی گشته مجلاء انوار آہیہ گردد، و مقصود آفرینش  
اوست که معرفت حق است سبحانہ بحصول آید۔ حَمْدًا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ کہ در طریقہ علیہ با سهل و جودہ میر  
است و با قرب طرق محصل حضرت خواجہ بزرگ قدس سترہ فرمودہ اند کہ ما از خدای تعالی طریقے  
خواستیم کہ اقرب طرق است و ابستہ موصل ہے

نقشبندیہ عجب قافلہ سالاراند	کہ بر ندازہ رہ پنهان بحر م قافلہ را
از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شان	مے برد و سوسہ خلوت و شکر چلہ را
ہمہ شیران جہاں بستہ این سلسلہ اند	رو بہ از جیلہ چپاں گیسلہ این سلسلہ را

رَزَقْنَا اللَّهُ دَائِرَتَكُمْ قَطْرَةً مِّنْ بَحْرِ لَطْفِنَاهُمْ وَرَشْحَةً مِّنْ عَنَابِ يَأْتِيهِمْ وَالْطَّائِفِينَ  
ع وَ يَرْحَمُ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ أَمِينًا

مخدوم زاوہ سعادت مند کجالات دارین محلے باشند۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ہشتاد و یکم بنام یکے از اصحاب طریقت در فضیلت محبت اہل اللہ واد  
حال سرور بر برادر مسلم۔ حَمْدُكَ وَ نَصِيحَتِي عَلَيَّ حَبِيْبِيهِ وَ عَلَيَّ اِلَيْهِ رَحْمَتُ حَقِّ سُبْحَانَهُ وَ  
مراتب کمال و اکمال ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ بِحَمْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَ مُحْسِنِ  
تَوْفِيْقِهِ احوال بعافیت مقرون است۔ ہمارہ سلامتی ذات با برکات مشلت مے نماید بعجز  
اجابت مقرون باد۔ ہر چند حسب صورت بعد ابدان است اما اوقات حسہ کہ مظان استجابت  
دعا است، کم است کہ از یاد و دعاء خیر ایشان فارغ باشد۔ ظاہر است کہ آن ثمرہ و نور محبت  
ایشان بقراءت باب اللہ است و بموجب حدیث آل لَمَزُوْا مَعَّ مِنْ اَحْبَابِ امیدوار شرکت است  
بمقامات ہر چند تقصیرے رود۔ عَنْ اَسْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا تَحَابَّتْ رَجُلَانِ فِي اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا كَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى  
أَشَدَّ هُمَا حَبَابًا لِصَاحِبِهِ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔ وَ عَنْ مَعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلْمَتْنَا بَوْنًا فِي اللَّهِ تَعَالَى فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ  
لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، يُعْطَاهُمَا النَّبِيُّونَ وَالشَّهَدَاءُ وَ الصِّدِّيقُونَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي



صَحِيحِهِ . وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْتَرَجُلُ  
 يَحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ بِعَمَلِهِمْ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ .  
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ إِذْ خَالَ الشَّرُّ دُرِعًا عَلَى الْمُسْلِمِ  
 وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى ؟ قَالَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ  
 تَعَالَى أَنْفُقُهُمْ لِلنَّاسِ وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى سُورُودُ تَدْخِيلُهُ عَلَى الْمُسْلِمِ  
 تَكْشِفُ عَنْهُ كُوبَتَهُ أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا أَوْ تَطْوِدُ عَنْهُ حِمْلًا . لِأَنَّ أَمْشِي مَعَ أَخِي  
 فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ وَفِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ شَهْرًا ، وَمَنْ  
 كَظَمَ غَيْظَهُ وَكُوْشَأَ أَنْ يَمْضِيَهُ أَمْصَاهُ ، مَلَأَ اللَّهُ تَعَالَى قَلْبَهُ رِضَى ، وَمَنْ مَشَى مَعَ  
 أَخِيهِ فِي حَاجَةٍ حَتَّى يَقْضِيَهَا لَهُ ، ثَبَّتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ  
 صَدَقَ اللَّهُ وَصَدَقَ الرَّسُولُ . وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى .

**مكتوب شتا و دووم بنام اورنگ زیب سلطان ہند و راہاد احادیث شریفہ و**  
 ضائل اعمال صالحہ از سرنوع . مُحَمَّدٌ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
 عَلَيْهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ فَازُوا مِنْهُ بِحَقِّ جَسِيمٍ . مَا بَعْدُ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَتِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ ؟  
 قَالَ مَنْ ذَكَرَ اللَّهُ رُؤْيِيَهُ ، وَذَادَ فِي عَمَلِكُمْ مَنَاطِقَهُ ، وَذَكَرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ .  
 رَوَاهُ أَبُو بَعْلَى . وَعَنْهُ قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ  
 خَلْقًا فِي . قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خَلْقًاؤُكَ ؟ قَالَ الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي وَيُرِدُونَ  
 أَحَادِيثِي وَيَعْلَمُونَهَا النَّاسَ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ . وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا رُوِيَ عَنْ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا إِنَّهُ قَالَ وَعِزَّتِي  
 لَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدِ حَوْفَانٍ وَلَا أَمْتَانٍ . رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ . وَعَنْ كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللَّهُ الْأَوْلِيَيْنَ وَالْآخِرِينَ فِي مَعْبُدٍ وَاحِدٍ ،  
 فَزَلَّتِ السَّمَاوَاتُ فَصَارُوا صَفُوفًا فَيَقُولُ اللَّهُ لِجِبْرِيلَ أَنْتَ بِجَهَنَّمَ نِيَّاتِي بِهَا  
 فَتَسْبِعِينَ زِمَامًا حَتَّى إِذَا كَانَتْ مِنَ الْخَلَائِقِ عَلَى قَدْرِ مِائَةِ عَامٍ زَفَرَتْ زَفْرَةً

طَارَتْ بِهَا فَتَدَّ الْخَلْقُ ثُمَّ ذَفَرَتْ ثَانِيَةً فَلَا يَبْقَى مَلِكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ  
مُرْسَلٌ إِلَّا حَبَّتِي عَلَى رُكْبَتَيْهِ . ثُمَّ تَذَفَرَتْ لِثَاثًا فَتَبْلُغُ الْقُلُوبَ الْحَنَاجِرَ وَتَذْهَلُ  
الْعُقُولُ . فَيَفْزَعُ كُلُّ امْرِئٍ مَعَ عَمَلِهِ حَتَّى أَنْ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ بِحَبَّتِي لَا أَسْأَلُكَ إِلَّا  
نَفْسِي . وَيَقُولُ عِيسَى بِمَا أَكْرَمْتَنِي لَا أَسْأَلُكَ إِلَّا نَفْسِي وَلَا أَسْأَلُكَ مَرْيَمَ الَّتِي وَكَلَّمْتَنِي  
وَمَحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي لَا أَسْأَلُكَ نَفْسِي . نَبِيَّيْنِ الْجَلِيلَيْنِ  
عَزَّ وَجَلَّ جَلَالُهُ إِنْ أَوْلِيَايَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ لَا تَرَوْنَ  
عَيْنَكَ فِي أُمَّتِكَ . ثُمَّ تَقِفُ الْمَلَائِكَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِنْتَظِرُونَ مَا يُؤْمَرُونَ . رَوَاهُ  
أَبُو نَعِيمٍ . وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ مَنْ آعَانَ مُجَاهِدًا  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَارِمًا فِي عَشِيرَتِهِ أَوْ مَكَتَبًا فِي رِقَبَتِهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي يَوْمٍ لَا ظِلَّ  
إِلَّا ظِلُّهُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِيُّ الْعَادِلُ الْمُنْتَزِعُ ظِلُّ اللَّهِ  
وَرُحْمَتُهُ فِي الْأَرْضِ ، فَمَنْ نَفَحَهُ فِي نَفْسِهِ وَفِي عِبَادِ اللَّهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا  
ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ . رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَابْنُ شَاهِينَ . وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ أَخْبِرْنِي بِأَهْلِكَ الَّذِينَ  
تُؤْتِيهِمْ فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ . قَالَ هُمُ الطَّاهِرُونَ كَوْنُهُمُ الْبَرِيَّةُ  
أَنْبِيئُهُمْ ، يَتَجَاوَزُونَ بِحَبَّتِي الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا فِي ، وَإِذَا ذُكِرُوا ذُكِرَتْ بِهِمْ ،  
الَّذِينَ يُسْمِعُونَ الْوَسْوَاعَ فِي الْمَكَارِهِ وَيُنذِرُونَ إِلَى ذِكْرِي وَيَعْصُونَ لِخَارِجِي وَيَكْلِفُونَ  
بِحَبَّتِي كَمَا يَكْلِفُ الصَّبِيُّ بِحَبِّ النَّاسِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ . وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَعَدَّ ذَاتَ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا  
لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ . وَمَوْضِعٌ سَوَّطِي فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ  
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّنْسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ . وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ  
أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ  
الْحَيَّةُ مِنْ دَرَجَةٍ مُجَوِّذَةٌ طُولُهَا فَرْسَخٌ وَعَرْضُهَا فَرْسَخٌ وَلَهَا أَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ

حَوْلَهَا سَرَادِقٌ وَدُورُهَا خَيْرٌ مِّنْ كُلِّ بَابٍ مِّنْهَا مَلَكٌ بِهَدْيَةٍ  
 مِّنْ عِندِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا - وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عُرْفًا يُدْرَى ظَاهِرُهَا مِنْ  
 بَاطِنِهَا مِنْ ظَاهِرِهَا - فَقَالَ أَبُو مَالِكٍ بْنُ الْأَشْعَرِيِّ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ  
 لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَآطَعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَالتَّاسُ نِيَامٌ - رَوَاهُ الطَّبْرِيُّ  
 وَالحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا - ذرّه خاکسار به مقدار بعد از اداء ما یجب علی الفقراء  
 بعضی باریافتگان محفل عالی می رساند که درین ایام ضعف مراسم اسلام چون تائید ارکان  
 ملت بیضاء و تقویت احکام شریعت غراء وابسته به ذات اشرف است ، بر کافه اهل اسلام عموماً  
 و برای فقراء خصوصاً دعای سلامت و استقامت ایشان از اسم همام و اعظم واجبات است ناچار  
 هنگام سحر و اوقات حسنه ازال فارغ نیست چون بوجیر الله است امید شرف قبول است درین  
 و لا استماع یافت که چون اهل گول کنده سر از رقبه اطاعت و اجب کشیده اند و نقص عمد نموده داخل  
 جرگه نیقظون عمهد الله من بعد مینتاقیه و یقظون ما امر الله به ان یوصل  
 گشته اند و آل قبله گاهی از روحیت دین و غیرت اسلام توجربآل صوت تافته سمت سامیرا  
 بر تخریب آل جماعه تا اینجا رگما شسته و نور دیده سلطنت و اقبال شاه زاده بلند اقبال و فطرت الا  
 سمت مقدمه لشکر ظفر مزین ساخته از این ممر خاطر فائز دعا گوئیای زیر بار انتظار اخبار فتح و نصرت است  
 و در اوقات مبارکه و اکنه مستبر که در خلا و ملا و اجتماع فقراء و صلحاء بدرگاه حضرت مجیب الدعوات  
 متبل و متضرع است و بختم خواهد ما قدس سرسم فاتحه خوان و چون این نسبت دعاء متضمن تقویت  
 اسلام و اهل اسلام است و تخریب اهل بدع و موبس که کریمه ان الدین قد قوادیکهم و کادوا  
 شیعیات منہم فی شیئی نشان حال ایشان است ، انشاء الله تعالی با جابت مقرون  
 است ، جائے آل بود که این فقیر از سرت م ساخته شریک این مجابده می شد لیکن ضعف بدن  
 که همواره عارض است و قلت استعمال سفر بدعاه ظہر الغیب دلالت کرد و بموجب تو تواد  
 اعینهم تفیض من الدامع خذنا ان لا یجیدوا ما ینفقون بار سال نیاز اکتفاء نمود و زیاده  
 بر آن گستاخی نرفت - احمدا لله اولاً و اخيراً و الصلوۃ علی رسولہ و آلیہ و سلمدا -  
 مکتوب ہشتاد و سوم بنام سعادت نشان خاں در بیان آنکہ وجود مفتاح ہر خیر و  
 برکت و عدم ما داء ہر شر و نقصان است - تحمداً و نصلی علی حبیبہ و آلہ - حضرت

حق سبحانه ذات بایرکات جناب مخدوم زاده عالی قدر متعالی منزلت شفق مکرم فقراء مشرف  
 عنایات بے غایات داشته باعلی مراتب کونین سر بلند دارو۔ بحمد الله سبحانه احوال فقراء  
 این حدود مقرون بعافیت است۔ همواره خاطر فاتر زیر بار اشکارا اخبار فرخنده آثار می باشد۔  
 این ولایه قاصد سرکار عالی رسید و نامه گرامی که متضمن خیر سلامتی فتح و فیروز می بود رسانید انوار  
 سرت و بخت روداد۔ الله تعالی بدین منوال جمیع مشکلات آسان ساخته مورد التفات اعطان  
 خود دارد، بِالنَّبِيِّ الْاَيْحِي وَ اِلَيْهِ الْاِنْبِجَادِ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَ الْبَرَكَاتُ اِلَى يَوْمِ  
 التَّنَادِ۔ وجود مفتح بر خیر و برکت است و چون نصیب ممکن عدم است که ما و اء بر شرف نقصان است تمام  
 خیر مسلم بجزرت واجب الوجود است تعالی و تقدس۔ غایه الامر چون عدم مرآت وجود است و ثمر آن  
 دار کمال، اذ بصد هانتبتین الاشیاء، ممکن منظر خیر آمد و محمد کمالات واجب تعالی گشت، آنچه از  
 جنس حسن و کمال در او هوید اگر در همه رانسوب بجزرت جمعی علی الاطلاق داشته آئینه عدم را خالی از  
 خیر تصور نماید، بلکه ما و اء شرداند و امانت باهل امانت سپارد۔ قَالَ اللهُ تَعَالَى اِنَّ اللّٰهَ يَأْتِيكُمْ  
 اَنْ تُوَدُّوْا الْاَمَانَاتِ اِلَى اَهْلِهَا۔ درین وقت بموجب من تَوَاصَعَ لِلّٰهِ رَغَبَهُ اللهُ بِحَقِيقَتِ  
 فناء متعلی شده از دولت بقاء نصیب خواهد یافت و از راه کمال نیدگی و انگندگی بدولت آزادی و حریت  
 مستعد خواهد گشت۔ رَزَقْنَا اللّٰهَ وَاَيُّكُمْ شَرِيْبًا مِنْ هَذِهِ الدَّوْلَةِ الْقُصْوَى وَ السَّعَادَةِ الْكُبْرَى  
 وَ نِيْحَمَّ اللهُ عَبْدًا اَتَالَ اَمِيْنَا وَ اِسْلَامًا اَدْلَا وَا خِرًا وَ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا  
 وَ اِسْلَامًا۔

**مکتوب شتاد و چهارم بنام اوزنگزيب سلطان منبر در اظهار داعیه زیارت حرمین**  
 شرفین زادهما الله تعظيماً و شرفاً۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلَمِ، وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى  
 خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَنَامِ، وَ عَلٰى اِلَيْهِ وَ صَحْبِهِ هُدَاةِ النَّاسِ اِلَى دَارِ السَّلَامِ۔ اَمَّا  
 بَعْدُ فَقَدْ قَالَ عَزَمِنْ قَائِلِ مَا اَتَاكُمْ الرَّسُوْلُ فَاَنْتُمْ عِنْدَهُ تَأْتَهُوْا۔  
 وَ قَالَ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اِلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ التَّحِيَّاتِ حَاكِيًا عَنْ رَبِّهِ تَعَالَى اَتَا عِيْدَا  
 طِنِ عَبْدِي بِيْ دَا تَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرْتَنِيْ فَاِنْ ذَكَرْتَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَ اِنْ  
 ذَكَرْتَنِيْ فِيْ مَلَاةٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاةٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ۔ وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ  
 بَاعَادًا اِنْ اَتَانِيْ يَمِيْنِيْ اَتَيْتُهُ هُدُوْلَةً۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ وَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ  
 عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَنَحْبِرْ وَمَا عَمِلْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاْخِذْ بِاللّٰهِ فِيْهِ تَوْبَةٌ اَللّٰسِيَّوْ  
 بِالنَّسْرِ وَالْعَلَانِيَةِ بِالْعَلَانِيَةِ دَوَاةُ الطَّبِيبَاتِيْ كَمَثَرِيْنَ فَقَرَاءُ دَعَاءِ كُوْمُحْمَدِ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدِ مَعْصُومِ  
 وَمُحَمَّدِ بَحِيْطِيْ بَعْضِ خَادِمَانِ عِنْدِيْ وَعَاكِفَانِ سَدَّةِ سِينَةِ، حَضْرَتِ نَاصِرِ الْمِلْتِ وَالِدِيْنَ مَرْفَعِ الْاِسْلَامِ  
 وَمُوَيَّدِ الْمُسْلِمِيْنَ هِيَ اَوَّلُ السَّنَةِ الْبَيْضَاءِ، مَا حِيْ آتَاكَ الْبِدَاعَةُ الْغِيْبَاءُ اَعَزَّ اللهُ اَنْصَارَ  
 سُلْطَنَتِهِ وَاعْوَانَ دَوْلَتِهِ مِمَّنْ رَسَانَدُكَ اَزْدَتْ مَدِيْنَةُ اِيْنَ فَقَرَاءُ بَابِ اللّٰهِ رَادَا عِيْثِيْ زِيَارَتِ  
 حَرَمِيْنَ شَرِيْفِيْنَ زَادِيْمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَكَرَامَةً غَالِبٌ يُّوْمِهِمْ وَرَهْمَا رَهْمَا فَتَنْظُرُ دَرِيَا فِتْ سَعَادَتِيْ عَظِيْمَةً يُّوْمَهُمْ يَكُوْنُ  
 اللهُ سُبْحَانَهُ وَحُسْنُ تَوْبَتِيْ قِيَمَتِهِ دَرِ اِيْنَ سَالِ اَرْزُوْكَ بِحُصُوْلِ يُّوْمِيْ سِتِّ وَاَزْرَاهُ حُبُوْنِ اِسْتِيَاقِ تَرْكِ  
 مَقْدَمَاتِ عَقْلِيَّةٍ وَتَطْعَنُ نَظْرًا زِحْوَلِ اِسْتِطَاعَتِ شَرْعِيَّةٍ نَمُوْدَةُ قَدَمِ دَرِيْنَ رَاهُ بَزْرُكَ نَهَادِيْمِ وَبَا حَمِيْ  
 اَزْ فُقِيْرُ زَادَهُ دَرِ رُوْثِيَا لِرَوَانَةِ اَنْ صُوْبُ مَعْلِيْ شَدِيْمِ وَرُوْزِ سَهْمِيْ شَانِ زُوْمِ شَرْيَحِ الْاَوَّلِ يِ  
 سَرُوْنِجِ رَسِيْدِيْمِ اَمِيْدَا سِتْ كِهْ بَعْدُ اَزْ وُصُوْلِ بَا لِ اَمَا كُنْ شَرْفِيَّةٍ وَطَيْفِيَّةٍ دَعَاءِ سَلَامَتِيْ وَمَزِيْدِ اِهْتِمَامِ اِقْبَالِ  
 اَنْ عَالِي حَضْرَتِ كِهْ مَقْتَضِيْنَ صِلَاحِ عَامِ وَتَقْوِيْتِ اِسْلَامِ اِسْتِ بَجْمِيْعِ سِمْتِ وَتَعَامِيْ نَهْمَتِ اِسْتِغَالِ  
 نَمَانِيْدِ رُوْجُوْ دَعَاءِ ظَهْرِ الْغِيْبِ اَقْرَبِ بَا جَابِتِ اِسْتِ عَلِي الْخُصُوْصِ كِهْ مَقْرُوْنِ جِنِيْدِيْنَ اَمُوْرِ عَظْمَا بَا شَدِ  
 غَالِبًا شَرَفِ اَجَابِتِ يَا بَدْرُ زِيَادَهُ اَزْ اَنْ كَسْتَا حِيْ نَرَفْتِ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوْ لَادًا اَخِيْرًا وَالصَّلَاةُ  
 عَلٰى رَسُوْلِهِ دَائِمًا وَسَلَامًا -

**مکتوب شستا دو پنجم بنام شیخ احمد تبری خطیب مدینه منوره در بیان آنکه مدار طریقها**

بر عمل بعزیمت و احراز از رخصت است و بر متابعت صاحب شریعت است که آن بر معرفت  
 مراتب است - اَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْمُتَمَنِّانِ، وَالصَّلَاةِ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَاحِبِ  
 الْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ، وَ عَلٰى اِيْهِ الْاَخْيَارِ وَصَحْبِهِ الْاَطْهَارِ، اُوْلِي الْاَيْدِيْ حِي وَالْاَبْصَارِ  
 قَبِيْلِيْغِ الْعَبْدِ الضَّعِيْفِ مُحَمَّدِ سَعِيْدِيْنَ النَّقْشَبَنْدِيْ اَلْحَمْدُ حِي اِلَى الْمَوْلٰى الْفَاضِلِ  
 قَدْ وَاةِ الْاَمَّا حِي اِلْعَظَامِ، وَ زِيْبَدَةُ الْاَفَاصِلِ الْكِيْوَامِ الْاَلْمَعِيْ النَّزْكِيْ خَطِيْبِ مَسْجِدِ  
 النَّبِيِّ مُحَمَّدِ الْحَمِيَّةِ وَ هَدَايَا السَّلَامِ، وَ اِنَّا بَعُوْنُ عِيْنَا يَتِيْمِ تَعَالٰى وَ صَلْنَا بِالسَّلَامَةِ  
 وَالْعَافِيَةِ اِلَى سِنْدِ رَحْمَانِيْ اَوْ اَوْ خِيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ نُرْجُوْ مِنْ كُوْمِهِ تَعَالٰى الْاِسْتِقَالَ  
 مِيْنَهُ اَوْ اَخِرْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَى الْاُوْطَنِ الْمَأْتُوْفِ بِالْعَافِيَةِ وَالْاِسْتِقَامَةِ لَكِنْ اَلَمْ  
 فِرَاقِكُمْ وَ فِرَاقِ تِلْكَ الْاَمَا كِيْنَ الشَّرِيْفَةِ مَحِيْطُ بِنَاءِ وَ حُزْنِ الْمَهَا جَرَّةِ وَالْمِيَا عَدَّةِ  
 مِنْ تِلْكَ السَّعَادَةِ الْعُظْمٰى وَ اَرِدُ عَلٰى قَلُوْبِنَا - رَزَقْنَا اللهُ الْمَعَاوَةَ اِلَيْهَا وَ التَّشْرَفَ

بِأَوْصُولِ إِلَيْهَا -

ثُمَّ الْمَأْمُولُ مِنْ إِخْوَانِ الطَّرِيقَةِ الْمَدَاوِمَةِ عَلَى الذِّكْرِ الْمَأخُذِ فِيهَا  
نِعْمَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَوْلَةٌ جَسِيمَةٌ إِذْ ذَكَرَ الْقَلْبُ مِنْ أَعْلَى أَقْسَامِ الذِّكْرِ، إِذْ هُوَ  
يُنْتِجُ دَوَامَ الْحُضُورِ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى وَيَتِمُّرُ بِجَذَبِ الْإِلَهِيِّ الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ طَرِيقِ  
الْوُصُولِ إِلَى مَدَارِجِ الْعُرْفَانِ وَالِاسْتِعْرَاقِ فِي أَحَدِيَّةِ الذَّاتِ - وَلَيَعْلَمَنَّ أَنَّ مَدَارِجَ  
طَرِيقَتِنَا عَلَى رِعَايَةِ السَّنَةِ وَالِاجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْعَسَلِ بِالْعِزِّ نِيَّةً وَالِاخْتِرَافِ  
مِنَ الرَّخْصَةِ مَهْمًا مَكْنً، وَحَافِظَةَ الْبَاطِنِ عَنِ طَرِيانِ الْغَفْلَةِ وَالذِّكْرِ وَالْمُرَاقَبَةِ  
عَلَى الدَّوَامِ حَتَّى يَحْصَلَ الْمَلَكَةُ وَيَتَيَسَّرَ خَلُوعُهَا بِالْحَبْلُوعَةِ وَيَرْتَفِعَ خَطُورُ الْأَغْيَابِ  
عَنِ الْقَلْبِ وَكَوْنُهَا تَحْتَلُّ الْإِخْطَارَ - وَهَذِهِ الدَّوْلَةُ مُخْصُوصَةٌ بِهَذِهِ الطَّرِيقَةِ  
الْعَلِيَّةِ مِنْ بَيْنِ عَامَّةِ الطَّرِيقِ - فَإِنَّ أَرْبَابَهَا لِالتَّزَامِ السَّنَةِ عَلَى صَاحِبِهَا الْقَدْوَةَ  
وَالْحَيَّةَ صَارَتْ نِسْبَتُهُمْ كَنِسْبَةِ الْأَصْحَابِ الْكِرَامِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ فَإِنَّهُمْ كَمَا  
نَالُوا فِي أَوَّلِ صُحْبَةِ خَيْرِ الْبَشَرِ مَا نَالُوا، كَذَلِكَ أَصْحَابُ هَذِهِ الطَّرِيقَةِ نَالُوا  
فِي أَوَّلِ أَثَدِ امِهِمْ مَا نَالَهُ غَيْرُهُمْ فِي سِنِينَ - لِيَكُونَ سَيْرُهُمْ صِرَافًا وَسَيْرِ  
غَيْرِهِمْ مُرِيدِيًّا، وَجَعَلَهُمُ الشَّرُوعَ فِي السُّلُوكِ مِنْ عَالِمِ الْأَمْرِ، وَهُوَ الْقَلْبُ  
وَغَيْرُهُ مِنَ اللَّطَائِفِ مِنَ الرُّوحِ وَالسُّرُورِ وَالنَّخْفِ وَالْأَخْفِ، وَشَرُوعَ سَيْرِ غَيْرِهِمْ  
مِنْ عَالِمِ الْخَفِيِّ وَبَعْدَ تَجَاهِدَاتٍ وَرِيَاضَاتٍ يَتِيهِ قَائِمُونَ إِلَى عَالِمِ الْأَمْرِ وَهَذَا  
صَادَ إِذْ رَجَّحَ النَّهْجَ فِي الْبَدَايَةِ خَاصَّةً طَرِيقَتِنَا، وَرِجَالٌ لَهُ تَلْهِيمُهُمُ الْآيَةَ  
نَقْدَ حَالِ أَصْحَابِنَا.

ثُمَّ لَيَعْلَمَنَّ أَنَّ دَرَجَاتِ مُتَابَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعٌ عَلَى مَا  
حَقَّقَهُ شَيْخُنَا وَإِمَامُنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

الدرجة الأولى الإتيان بالأحكام الشرعية عبية وإتباع السنة السنية بعد  
تصديق القلب وقبول طينان النفس المتوطئ بالولاية - وكافة أهل الإسلام  
من علماء الظاهر والعباد والزهاد والذين لم يبلغوا مرتبة الإطمينان مشتركون  
في هذه الدرجة - وكلهم في حصول هذه المتابعة الصورية متساوون -  
لأن النفس في هذا المقام لما كتمت تخلص من الكفور والإنكار لا جرم تكون هذه الدرجة

مَخْصُوصَةٌ بِصُورَةِ الْمَتَابِعَةِ . وَهَذِهِ الْمَتَابِعَةُ الصُّورِيَّةُ مَخْصُوصَةٌ مُوجِبَةٌ لِلْفَلَاحِ  
بِمُجِيبَةٍ مِنَ النَّارِ . وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ بِكَمَالِ رَأْفَتِهِ كَمَا نَعَيْتَ بِانْكَارِ النَّفْسِ وَانْتَفَى  
بِحِجْرٍ وَتَصْدِيقِ الْقَلْبِ .

وَالدَّرَجَةُ الثَّانِيَّةُ مِنَ الْمَتَابِعَةِ اِتِّبَاعُ اقْوَالِهِ وَاقْعَالِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ الْمُتَعَلِّقَةُ بِالْبَاطِنِ مِنْ تَهْدِيَةِ الْاِخْلَاقِ وَرَفْعِ رَدَائِلِ الصِّغَاتِ وَازَالَةِ  
الْاَمْرَاضِ الْبَاطِنِيَّةِ وَالْعِلَلِ الْمَعْنَوِيَّةِ وَهَذِهِ الدَّرَجَةُ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَقَامِ الطَّرِيقَةِ  
بِمَخْصُوصَةِ بَابِ السُّلُوكِ الَّذِي يَأْخُذُ مِنَ الطَّرِيقَةِ الصُّورِيَّةِ مِنَ الشَّيْخِ  
الْمُقْتَدَى وَيَقْطَعُونَ مَفَاوِزَ السُّلُوكِ وَبَوَادِي السَّيْرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى .

وَالدَّرَجَةُ الثَّلَاثَةُ مِنَ الْمَتَابِعَةِ اِتِّبَاعُ اِدْوَابِهِ وَمَوَاجِدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمُتَوَطِّئِينَ بِاُولَايَةِ الْخَامِسَةِ . وَهَذِهِ الدَّرَجَةُ مُخَاصَّةٌ بِمَخْصُوصَةِ نَهَابِ  
اُولَايَةِ فِجْدٍ وَبِاسَايِكَ اَوْ سَايِكَ تَجِدُ وَبَا .

وَالدَّرَجَةُ الرَّابِعَةُ مُرْتَبَةٌ اِطْمِئِنَانِ النَّفْسِ وَمَقَامِ الْاِسْلَامِ الْحَقِيقِيِّ . وَ  
فِي هَذِهِ الْمُرْتَبَةِ يَخْرُجُ عَنْ صُورَةِ الْمَتَابِعَةِ إِلَى حَقِيقَةِ الْمَتَابِعَةِ ، وَهُوَ نَصِيبُ الْعُلَمَاءِ  
وَالْمُخْبِرِينَ وَفِي الْمُرْتَبَةِ الثَّانِيَّةِ وَإِنْ تَحَقَّقَ حَقٌّ مِنْ اِطْمِئِنَانِ النَّفْسِ بَعْدَ تَمَكُّنِ  
الْقَلْبِ لِكُنْ كَمَا لَ الْاِطْمِئِنَانِ يَحْصُلُ هَهُنَا وَهِيَ ثَمَرَةٌ كَمَا لَتِ التَّبَوُّؤُةُ وَيُقْرَأُ الْعَارِفُ  
فِي هَذِهِ الْمُرْتَبَةِ بِفَهْمٍ سَرَارِ الْمَقْطَعَاتِ الْقُدْرَانِيَّةِ وَيَأْتِيهِ مُتَشَابِهَاتُ الْكِتَابِ  
وَالسُّنَّةِ . وَلَا يَتَخَيَّلَنَّ أَنَّ ذَلِكَ مِثْلُ تَأْوِيلِ الْيَدِ بِالْقُدْرَةِ وَالْوَجْهِ بِالدَّاتِ  
وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا لِلْعُلَمَاءِ الظَّاهِرِيَّةِ مَدْخَلَ بَلْ هُوَ مِنَ الْاَسْرَارِ الْخَامِسَةِ وَهُوَ  
بِالْاِمْسَالَةِ حَقًّا الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَبِتَبَعِيَّتِهِمْ تَيْفِضُلٌ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنَ  
الْقِدِّيقِينَ وَالْاَوْلِيَاءِ . وَالْوَصُولُ إِلَى هَذِهِ الدَّرَجَةِ الْبَهِيَّةِ بِطَرِيقِ الْوِلَايَةِ اَقْرَبُ  
مِنْ طَرِيقِ اٰخَرَ . وَهُوَ التِّزَامُ السُّنَّةِ السُّنِّيَّةِ وَالْاِجْتِنَابُ عَنِ الْيَدِ عَنِ الْغَيْرِ الْمُرْصِيَّةِ  
تَأْسَاؤُ بِالْكَلِيَّةِ . ذَلِكَ فِي هَذَا الزَّمَانِ عَسَى يَزُجِدَّ اَلْعِلْمُ الْيَدِ عَهُ وَشَيْوَعِهَا  
وَكَجْرِ السُّنَّةِ وَتَدْرَتِهَا .

وَالدَّرَجَةُ الْخَامِسَةُ مِنَ الْمَتَابِعَةِ اِتِّبَاعُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الْكَمَالَاتِ الَّتِي لَا مَدْخَلَ فِي حُصُولِهَا لِلْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بَلْ حُصُولُهَا مُتَوَطِّئًا بِحِجْرٍ

الْفَضْلِ وَالْإِحْسَانَ الرَّبَّانِيَّ - وَهَذِهِ الدَّرَجَةُ عَالِيَةٌ جِدًّا الْأَمْسَاسَ لِلْمَرَاتِبِ  
السَّابِقَةِ بِهَا رُوِيَ بِالْإِمَامَةِ نَصِيبٌ أَوْلَى الْعَزْمِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالسَّلَامُ  
وَإِطْفِئَ لَهُمْ حَظٌّ لِبَعْضِ الْأَوْلِيَاءِ -

وَالدَّرَجَةُ السَّادِسَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ إِتِّبَاعُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الْكَمَالَاتِ الْمُخْصُوصَةِ بِمَقَامِ الْمُحِبُّوْبِيَّةِ الْخَاصَّةِ - وَإِفَاصَةُ الْكَمَالَاتِ فِي هَذِهِ  
الْمُرْتَبَةِ مَنْوُطٌ بِجُرُودِ الْمُحَبَّةِ الَّتِي هِيَ فَوْقَ التَّفَضُّلِ وَالْإِحْسَانِ - كَمَا كَانَ فِي  
الدَّرَجَةِ الْخَامِسَةِ بِالْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ - وَهَذِهِ الدَّرَجَةُ وَإِنْ كَانَتْ بِالْإِمَامَةِ  
مُخْصُوصَةً بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنَّ لِأَحَادٍ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَأَقْدَلِينَ مِنَ الصِّدِّيقِ  
حَظٌّ مِنْهَا بِطِفْلِيهِ وَتَبَعِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

وَالدَّرَجَةُ السَّابِعَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ مَنْوُطَةٌ بِالْمُهَبُّوْطِ وَالنُّزُولِ - وَالدَّرَجَاتُ  
السَّابِقَةُ كُلُّهَا سِوَى الْأُولَى مَنْوُطَةٌ بِالصُّعُودِ - وَهَذِهِ الدَّرَجَةُ جَامِعَةٌ لِجَمِيعِ  
الدَّرَجَاتِ السَّابِقَةِ لِأَنَّ فِيهَا تَصَدِيقَ الْقَلْبِ مَعَ تَسْكِينِ وَإِطْمِينَانِ النَّفْسِ تَزَكِيَّتِهَا  
وَأَعْتِدَ إِلَى أَجْزَاءِ الْقَالِبِ، كَأَنَّ الدَّرَجَاتِ السَّابِقَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأَجْزَاءِ لَهَا وَهَذِهِ  
كَأَنَّ كُلَّ لَهَا - وَفِي هَذِهِ الْمُرْتَبَةِ يَشْتَبِهُ التَّابِعُ بِالْمُتَبَوِّعِ بِحَيْثُ يَخْتَلِلُ التَّابِعُ  
مِنْ بَعِيدٍ أَنَّهُمَا اتَّحَدَا وَذَلِكَ الْإِمْتِيَاْزُ بَيْنَهُمَا - وَالتَّابِعُ الْكَامِلُ مَنْ يَتَّكِلُ بِهَذِهِ  
الْمَرَاتِبِ السَّبْعِ - رَزَقَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ حَقِيقَةَ إِتِّبَاعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامَ  
عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى وَالتَّزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ وَصَحْبِهِ  
مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ الْمُحِبَّاتِ أَكْمَلُهَا -

**مكتوب ششم بنام مخدوم زاده شیخ عبدالاحد میر خود در ترغیب بر حصول صلاح**  
و محبت و بیان آنکه همه اشیا وسیله خداوندی از اثر محبت اند -

أَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - يَا بَنِيَّ أَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ  
يَجْعَلَكَ صَالِحًا وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ - وَاسْأَلُهُ أَنْ يُزِدُكَ مِنَ الْمَحَبَّةِ بِحَيْثُ لَا يَبْقَى  
لِحُبِّ غَيْرِهِ تَعَالَى عَجَالٌ حَتَّى حُبِّ نَفْسِكَ، فَتَفْنِي عَنْ مَرَادِ تِلْكَ وَتَقُودَ بِمَرَادِ تَبِ  
تَعَالَى - فَلَا يَكُنِ الْمَنْعُ وَالْعَطَاؤُ وَالْعِزُّ وَالْوَضَاءُ إِلَّا تَبَعًا لِإِرَادَتِهِ تَعَالَى فَتَنْظُرُ  
بِنُورِ دَاتِهِ الْمَجَلَالَ فِي مَرَاتِبِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ، وَتَتَلَدُّ ذِي الْإِسْلَامِ كَمَا تَتَلَدُّ ذِي الْإِنْعَامِ -



وَلْيَكُنْ مَلَاذِحًا لَكَ وَمُلْجَأًا مَقَالِكَ جَنَابِ قُدْسِهِ تَعَالَى وَسِرَادِقَاتِ كِبْرِيَا وَذَاتِهِ -  
 وَجَمِيعِ الْأَشْيَاءِ إِنْسَاهِي وَسَيْكَةِ إِلَى حَفْرَتِهِ تَعَالَى مِنْ حَيْثُ أَنهَا أَثْرٌ مِنْ أَسَارِهِ -  
 وَجَيْنُذٍ تَتَحَقَّقُ بِحَقِيقَةِ الْعُبُودِيَّةِ وَتَتَحَلَّى بِكَمَالِ الْحُرِّيَّةِ وَالسَّلَامِ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى -  
**مكتوب مشتاد ومفتم بنام امام اسماعيل والى ائمين وربان بعض فضائل اعمال و**  
**مناقب اهل بيت نبوت -**

أَحْمَدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْعَفَّارِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى آلِهِ  
 الْأَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْأَخْيَارِ نَحْفُ بِالسَّلَامِ وَالنَّجِيَّةِ الْحَفْرَةِ الَّتِي أَنْصَلَ نَسَبَهَا  
 بِالنَّبُوَّةِ الطَّاهِرَةِ وَالْإِمَامَةِ الْبَاهِدَةِ وَالسَّفَرَةِ الَّتِي تَمَسَّكَ بِالْعُدْوَةِ الْوُثْقَى مِنْ  
 أَوْلَايَةِ وَالْخِلَافَةِ الْقَاهِرَةِ مِنْ شَيْخِ آيَةِ الزَّمَانِ يَا وَامِرَةَ التَّائِدَةِ، وَأَدْفَعَتْ  
 غَلَامَ الْعَدَالَةِ وَالْإِحْسَانِ بِأَحْكَامِهِ إِجَارِيَّةِ ه

خَلِيفَةَ مَلِكِ الْأَفَاقِ سَطْوَتُهُ      وَانْحَى كَانِ مَدَاةِ آيَةِ سَلَاكَ  
 يَوْمٌ حَوْلَ دَرَاةِ الْعَالَمُونَ كَمَا      تَدْرَى الْحَجِيجَ بِبَيْتِ اللَّهِ مُعْتَرِكًا

أَعْنَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامِ الْمُسْلِمِينَ تَأْوِيلَ الشَّرِيعَةِ الْقَوِيمَةِ سَالِكِ الطَّرِيقَةِ  
 الْمُسْتَقِيمَةِ، نَيْجَةَ النَّبِيِّ الْأَوْحَى - سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، صَفْوَةَ  
 أَهْلِ الْبَيْتِ الْكَرَامِ، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْمُتَوَكِّلَ عَلَى اللَّهِ الْمُجَلِّيلِ الْمُبِينِ الْإِمَامِ  
 إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، لَا ذَا لَتَ رَأَيْتَ مَعْدَلَتِهِ مَنشُورَةً، وَعَسَاكِرُ  
 سُلْطَنَتِهِ مَطْفُورَةً مَنشُورَةً - أَمَا بَعْدُ فَلَمَّا مَنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا بِأَخْوَارِ السَّعَادَةِ  
 الْعَظْمَى وَالْفُوزِ بِالنِّعْمَةِ الْقُصْوَى مِنْ هَوَافِ الْكَعْبَةِ الْمُعْظَمَةِ الْمَكْرَمَةِ زِيَارَةِ  
 الدُّوْحَةِ الْمُطَهَّرَةِ الْمُنَوَّرَةِ الَّتِي هِيَ دَوْمَتُهُ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، زَادَهُمَا اللَّهُ  
 سُبْحَانَهُ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَقَضَيْنَا الْوَطْنَ مِنْ أَدَاءِ الْمُنَاسِكَ الْعِظَامِ فِي الْمَشَاعِرِ  
 الْكَرَامِ مَعَ اعْتِرَافِ الْعُجْرَةِ وَالْقُصُورِ عَنِ الْإِنْفَاءِ الْحَقِّ الْمَأْمُورِ، وَرَجَعْنَا امْتِثَالًا لِلْحَدِيثِ  
 الْمَأْثُورِ بِرِوَايَةِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حُجَّتَهُ فَلْيَجْعَلِ الرَّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِهِ -  
 أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ - وَوَصَلْنَا إِلَى هَذِهِ الدِّيَارِ الْمَعْمُورَةِ الْمَكْرَمَةِ بِبِشَارَةِ  
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

أَنَا أَهْلُ الْيَمَنِ هُمَا ضَعْفٌ كَلَوْبًا دَارِقٌ أَفْعِدَةٌ، أَلْفِقُهُ بَيَانٌ وَابْحِكْمَةُ بَيَانٌ  
 أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ، مَشْمُولَةٌ عَلَى أَنْوَاعِ أَفْصَالِكُمْ وَإِكْرَامِكُمْ مَصْنُوتَةٌ بِمَحَاسِنِ  
 وَجْهَاتِكُمْ، وَأَلْفِينًا أَهْلَهَا بَلَّ كُلَّ عَاكِفٍ وَبَابٌ وَمُقِيمٌ وَوَارِثٌ فِيهَا شَاكِرِينَ عَلَى  
 إِحْسَانِكُمْ وَإِعْطَائِكُمْ، وَحَامِدِينَ عَلَى مَكَارِمِ أَخْلَاقِكُمْ الْحَسَنَةِ الْمَوْرُثَةِ مِنْ حَيْثُ  
 كَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُوفِينَ بِحُبِّكُمْ، إِذْ قَدْ وَرَدَ فِي الْحَيْثُ  
 الْمَوْرُوعِ بِرَدَايَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَبَلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ  
 النَّاسِ إِلَيْهَا. رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَأَبُو نَعِيمٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَكَيْفَ لَا وَقَدْ أَخْرَجْتُمْ بِحَبَابِ  
 الْكَلِمَاتِ بِحَدِّ إِفْرِيهَا، وَقَدْ تَمَّ بِمَحَاسِنِ الْأَوْصِيَانِ نَيْشَرًا بِشِرِّهَا. مِنْهَا بَدَلُ  
 الْمَدَى وَكَلْتُ الْأَذَى وَتَجْمِيدُ الثَّوَابِ وَتَأْخِيرُ الْعِقَابِ وَتَقْدِيمُ الْعَدَالَةِ الَّتِي  
 يُفَوِّزُ صَاحِبَهَا بِالْبَشَارَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلَى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُقْسَطِينَ عِندَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ تَوْرٍ عَنِ يَمِينِ الرَّحْمَنِ وَكَلَّمَ يَدَيْهِمْ يَمِينًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمٌ مِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ  
 أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةٍ سِتِينَ سَنَةً. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. تَشَوُّقًا إِلَى زِيَارَتِكُمْ  
 الشَّرِيفَةِ، وَتَقْبِيلِ أَيْدِيكُمْ الْمُنِيفَةِ عَلَى أَنْ حُبَّتْكُمْ وَاجِبَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ  
 تَامَّةٌ. لِقَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَ  
 لِيَا رَوَى الْبَزْزَارُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالحَاكِمُ عَنْ أَبِي دَرٍّ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
 قَالَ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَّى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ  
 وَنَزَّجُوا مِنَ اللَّهِ الْكَرِيمِ أَنْ يَجْشُرْنَا بِفَضْلِهِ مَعَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ  
 الصَّلَاةُ. وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ  
 وَغَيْرُهُمَا وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى.

**مكتوب هشتاد و ششم** بنام خواجہ محمد صلاح کابلی در نصائح - آنحضرت الله وسلام  
 على عباده الذين اصطفى حضرت حق سبحانه آن مطلوب ارا بحصول سعادت دارين مكرم دار  
 احوال فقراء مستوجب حمد است بمواره خاطر فائز منظر اخبار سلامت آل فرزند اعز مني باشد الله  
 تعالی بر جاده شریعت استقامت کرامت فرماید، و اذا نخبه مرضی مولاه حقیقی است تعالی شاد

معرض دارد بکتوب مرغوب شما که از نواحی لاهور مرسل بود رسید، باعث مسرت فراوان گردید  
 حچم چشم انتظار در راه است همیشه از احوال مطلع می داشتند باشند که موجب جمعیت است  
 باید که اوقات عزیزه بامور لا طائل صرف نشود. و بیادرت جلیل تعالی تشاره بگذرد که حیات دنیا  
 دنیا بسیار به اعتبار و دار العزور است. میناع العزور پرداختن و از مهات آخر فارغ نشستن از  
 عقل دور اندیش و وراست سعی نمایند که نماز پنجگانه بجماعت ادا یابد و بخشوع و خضوع مقرون بود  
 وقت مستحب از دست نرود، و صدقات بمصارف صالحه صرف شود. خدمت گاری در رضا مندی  
 والدۀ خود از انهم مهات تصور نموده در انضام آل جمد تمام بحب آرند و دلجوئی ایشان را افضل عبادت  
 دانند و از صحبت مخالف پرهیز نمایند که از رفیق سوء زود می رسد و آئینه استعداد را فاسد می  
 گردانند و همواره تجدید توبه و استغفار ملحق بحضرت حق سبحانه باشند که کثرت استغفار موجب نجات  
 بیات دارین است. و نماز تجمد را سعی نمایند که متعاد شود که دولت حقیقت وابسته با حیا آل  
 وقت است. و ذکر باطنی را خصوصاً در آن وقت مداومت نمایند و بعد صبح و عصر نیز که معمور دارند که  
 ثمرات عظیم دارد و با جمله از امور مهمه غافل و بی کار نباشند. **وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی. وَالنَّوْمُ**  
**مَتَابِعَتَهُ الْمُسْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الصَّلٰوٰتِ اَفْضَلُهَا مِنَ النَّجٰیٰتِ اَكْمَلُهَا.**

**مکتوب ششم و نهم بنام شیخ عبدالمجید و فضائل سوره یاسین و سوره تبارک الملک**  
**أَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ. مِنَ التَّوْحِيدِ وَالتَّوْحِيدِ. عَنِ أَنَسِ**  
**رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَ**  
**قَلْبُ الْقُرْآنِ لَيْسَ. وَ مِنْ قِرَاءَةِ لَيْسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةً الْقُرْآنِ عَشْرَةَ مَرَّاتٍ**  
**وَنَادَىٰ فِي رِوَايَةٍ دُونَ لَيْسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ عَشْرَةَ عَشْرًا. وَعَنْ**  
**جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَرَأَهُ لَيْسَ فِي لَيْلَتِهِ ابْتِغَاءً وَحَبِ اللَّهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ.**  
**رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ السِّنِّيِّ وَابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ**  
**عَنْهُ قَالَ مَنْ قَرَأَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ كُلُّ لَيْلَةٍ مَنَعَهُ اللَّهُ بِهَا مِنْ عَذَابِ**  
**الْقَبْرِ وَكَتَابِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَسَمِيَّتُهَا الْمَنَاعَةُ، وَ**  
**إِنَّمَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، سُورَةُ الْمَلِكِ، مَنْ قَرَأَ بِهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْتَبَ**  
**وَأَطَات. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی.**

**مکتوب نهم بنام خواجه محمد صلاح کابلی در موعظه حسن و ضروریات طریقت. أَحْمَدُ**

لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ فرزند ارجمند خواجہ محمد صلاح کمالات داریں ہر  
 بندہ بودہ بعافیت باشد احوال فقراء این حدود مستوجب حمد است مدتی ست کہ ازاں سعادت مند  
 خبرے نرسیدہ، و کتابتے کہ مشعر کیفیت احوال باشد و اصول نیافتہ، خاطر فائز زیر بار انتظار است  
 اللہ تعالیٰ آں اعترار جمعیت داشتہ کہ سبب مرضیات خویش موفّق دارو، و بموجب لاقفتظوا  
 مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ زہار آں فرزند از عنایت بے غایت مایوس نشود۔ اگر بعض احوال ظاہر نشود،  
 سبب بے دلی نگردد، کہ حصول احوال علم در کار نیست۔ بالجملہ کار بندگی افتقار است، ہمیشہ با ذکر و  
 افکار و طاعت حسہ متوجہ مولائے حقیقی باشند، موبہت بدست این کس نیست، مَا لِلّٰهِ الْغَوَابُ وَ  
 رَبِّ الْاَدْبَابِ۔ فقراء را از ہمار غافل ندانند و در اوقات حسہ از توجہ و دعا فارغ نکنند۔ چوں  
 محبت خان سر راہ بودند بد و کلمہ مصدر شد۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ عَلٰی سَائِرِہُمْ مِنَ اتِّبَاعِ الْهُدٰی  
 وَ التَّوْبَةُ مِنَ الذُّنُوبِ اَفْضَلُهَا۔

مکتوب نود و یکم نیز خواجہ محمد صلاح کابلی در آنکہ این نشاء را بے مزگی و بے حلاوتی  
 لازم است و ایلام محبوب بہ از انعام او تصور باید کرد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ  
 اصْطَفٰی۔ فرزند سعادت مند کمالات پناہ خواجہ محمد صلاح بعافیت باشد۔ مکتوب مرغوب رسید چوں  
 شعر سلامتی آں محب بود فرحت بخشید۔ اللہ تعالیٰ آں مخلص را بیا و خویش سرگرم داشتہ خوش  
 وقت دارد معلوم آں سعادت آثار باد کہ چوں حکیم علی اللہ اطلاق بقسم مؤکد در کلام مجید فرمودہ است  
 لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ۝ اَلَا سَمِعْتِی رُزْکًا مَّشْهُوً ۝ اَلَا تَدْرٰی کُلَّ نَفْسٍ رَّابِعًا ۝ اَلَا تَدْرٰی  
 خُودَ اَسْت، چہ لازم این نشاء بے مزگی و بے حلاوتی است۔

غرض از عشق تو ام چاشنی درد و غم است ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است  
 جمعے کہ محبت ذاتی شرف یافتہ اند ایلام محبوب را بہ از انعام تصور نمودہ بآن خورسند اند  
 فَاِنِّیْ فِی الْاَوْصَالِ عَبْدٌ مُّفْسِدٌ وَ فِی الْاَلْحَسَانِ اِنْ مَوْلٰی لَیْسُوْا اِلٰی  
 بندگی تنگدلی را بر نتابد، باید کہ مبراد محبوب فاعلم بودہ جمال و جلال را پرودہ دار ذات بے چون باید  
 دانست۔ زیادہ بر آں اطناب نرفت۔ تا صد شمار در وقت تنگ رسید فرصت تفصیل نشد۔  
 وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب نود و دوم بنام خان خانان در حلّ حدیث کُنْتُ نَبِیًّا وَاَدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ

وَالطَّيِّبِينَ حضرت حق سبحانه ذات با برکات نواب مستطاب ملاذو ملجاء اہل اسلام را در یگاہ  
 بر تفریق فقراء دعاء کیش کمال عز و احتشام دارد۔ بِحُورٍ مَتَّعَتِ النَّبِيَّ وَالِإِخْوَانَ عَلَيْهِ  
 وَعَلَيْهِمُ التَّحِيَّاتُ إِلَى يَوْمِ التَّنَادِ۔ امید گاہ چوں خدمت معارف پناه شیخ احمد دینی مکرر از شغف  
 ایشان سخننان این طائفه نوشته اند و نموده کہ بنویسد بنا بر این بچند کلمه حضرت نموده۔ چوں در این ایام  
 حدیث نبوی علی مصلا بالصلاة والتحية كنت نبياً و آدم بين الماء والطين در میان دائر بود  
 سطرے چند در حل آن نوشته شد۔ مکرر ما وجود ارواح سابق است بر وجود اجساد۔ و گفته اند کہ حد  
 شان مقارن فلک اعظم است کہ استاء خلق زمان است و قادر مختار روح محمدی را علیه  
 وَعَلَى إِلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قطب ارواح و مبدء خاص آنها گردانیده بود۔ و در آن نشاء ارواح  
 را وجودے بوده است در عالم غیب نہ شهادت، و در بجا عالم روح طیب محمدی را علیه وَعَلَى  
 إِلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بِدَوْلَتِ نُبُوتٍ وَارْشَادِ تَكْمِيلِ مَشْرِفٍ وَمُسْتَسْعِدِ سَاخْتٍ۔ پس در عهد مہر نبی  
 حقیقت دعوت آن سرور بود و این امر جلیل القدر بباطن اقدس او مفوض و جمیع انبیاء عَلَيْهِمُ  
 الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ گویا نایبان و معبران بودند از آن مبسط فیوض، در نص قرآنی وَجِئْنَا بِكَ  
 عَلَى هَذَا وَلَا شَهِيدًا ا اشارتے است بآن۔ چه اداء شهادت را حضور شاید در کار است۔  
 و نیز حدیث مشهور وَ اللَّهُ كَذَّابٌ كَانِ مُوسَى حَيًّا لَهَا وَسِعَهُ الْاِتِّبَاعِي رَمَزے است بآن۔  
 یعنی موسے عَلَيْهِ السَّلَامُ بوجود عنصری اگر مسبوق وجود من مے بود بر آئینہ متابعت مے کرد۔  
 مرشراغ را کہ مربوط بوجود عنصری من چپا نم تبوع باطن من بود کریمه ثُمَّ اذْ حَيَّنَا اِلَيْكَ اِنْ اَتَّبِعْ  
 مِلَّةَ اِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَ كَرِيمًا فَهَذَا هُمْ اَقْتَدَاهُ اَي اَتَّبِعْ مِلَّتِكَ الَّتِي اَنْزَلْنَا هَا  
 عَلَى لِسَانِ اِبْرَاهِيمَ وَسَاوِا لَانَبِيَّاءٍ عَلَيْهِمُ التَّسْلِيمَاتُ وَ لَمْ يَقُلْ اَتَّبِعْ اِبْرَاهِيمَ  
 وَ بِهِمُ اَقْتَدَاهُ، كَمَا قَالَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ وَعَلَى اِلَيْهِ اَكْمَلُ الْبَرَكَاتِ فِي الْحَدِيثِ  
 السَّابِقِ لَمَّا وَسِعَهُ الْاِتِّبَاعِي ا شعارے است کہ جمیع انبیاء را نسبت متابعت است  
 بآن سرور بدون عکس و ازین بیان حل حدیث مشهور کہ با غلاق معروف است، اِنَّ الذَّمَّ اِنْ  
 قَدْ اُسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ شَرًّا اُسْتَدَارَتْ اِلَيْهِ اِنْ تَهَا اَوْ دَرَّتْ بِهٖ بِالْاِسْمِ  
 الْبَاطِنِ وَ اَبْتَدَا اَوْ دَوَّتْهُ الْاٰخِرَى بِالْاِسْمِ الظَّاهِرِ الَّذِي بِهٖ صَارَ الْحُكْمُ لَهُ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ ظَاهِرًا اَوْ نَسَخَ مَا اَبْرَزَ الْاِسْمُ الْبَاطِنِ قِصَّةَ اَخْتِلَافِ الْاِسْمَيْنِ۔ فَقَالَ  
 عَلَيْهِ وَعَلَى اِلَيْهِ الصَّلَاةُ اُسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ فِي نِسْبَةِ الْحُكْمِ لَنَا

ظَاهِرًا كَمَا كَانَ مَنسُوبًا إِلَيْنَا بِأَطْنَهَا وَإِنْ كَانَ فِي الظَّاهِرِ مَنسُوبًا إِلَى مَا نَسِبَ  
 إِلَيْهِ كَابْرَاهِيمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - وازین تحقیق نیز حدیث و علمت علیہ  
 الْآدِلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَأَنَا سَيِّدُ دُنْيَا أَدَمَ، أَدَمُ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ بِيَاغِي كَحَسْبِ  
 ظَاهِرِ اشْكَالِ اسْتِ لَاحُ كُشْتٍ وَمَعْنَى مَحْبُوبِيَةِ أَوْ عَلَيْهِ أَكْمَلُ التَّسْلِيمَاتِ وَاصْفَحْ شَدَّةَ  
 وَمِنْ بَعْدِ هَذَا مَا يَدِقُّ صِفَاتَهُ وَمَا كَثُرَتْ أَحْظَى لَدَيْهِ وَأَجْمَلَ  
 بَقِيَّةِ الْمَرَامِ آنکه خدمت کمالات پناه حقائق دست گاه خواجه محمد با شمع که مرئی انواع اشفاق  
 بزرگان است و مقبول مقبولان بچنانکه شمه از آن بسج شریف رسیده باشد چون متعلقات دارد  
 که هر چند از سهر و تافته بطلب که در پیش دارد مشتعل است اما ناچار مزاجم می شوند و چون  
 دعای این قسم صلحاء در تحصیل کمالات صوری و معنوی دخل عظیم دارد بنا بر این مصدر خدمت علی  
 می گردد که اگر وظیفه از سر کار عالی مقرر فرمایند انتظام جم غفیر از درویشیاں می شود زیاده  
 بر این مصدر نه شد - وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى -

مکتوب نو و سوم بنام مرتضیٰ خاں در علاج و ازاله فکر مادون اللہ تعالیٰ -

أَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَ  
 آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ تَرْقِيَاتِ ظَاهِرِي وَبَاطِنِي وَعُرُوجَاتِ صُورِي وَمَعْنُومِي الْإِشْيَانِ رَأَى  
 حَضْرَتِ وَاهِبِ الْعَطَايَا جَلِ بَرَبَانِيهِ مُسَلَّتْ نَمُودَه مَعِ آيِدِ بَا جَابِتِ قَرِينِ بَادٍ بِحُرْمَتِهِ جَدِيدِ كَمُ  
 الْأُحْيَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ ع از سر چه میرود سخن دوست خوش تراست -  
 آدمی تا زمان که گرفتار مادون اوست تعالیٰ وساحت سینه و سنجقوش ماسوا منقش، برض باطن  
 گرفتار است و از قرب او تعالیٰ دور و مهجور فکر ازاله این مرض در این فرصت سیره از اہم مقام  
 است و علاج دفع این علت معنوی در مدت قلیل از اعظم مقاصد - ازاله این مرض مربوط بندگی  
 کثیر داشته اند و طہارت باطن را از لوث ماسوا منوط بیا و تعالیٰ گردانیده - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
 آمَنُوا إِذْ كُودَ اللَّهُ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوا بُكْرَةً وَأَصِيلًا ذکر کثیر وقتی متحقق گردد که غفلت  
 در تقاء آن نبود که در این راه سم قاتل است و مدم مرض باطن - عزیز می فرماید کُوا قَبْلَ مَقْبَلٍ  
 عَلَى اللَّهِ مَسَدَةً عَمُودَةً ثُمَّ آعْرَفَ نَحْطَةً، كَمَا كَانَ مَا فَاتَهُ أَكْثَرُ مِمَّا نَالَهُ - وکمال  
 این ذکر آن است که ماسوا مذکور از ساحت سینه رخت بر بندد و کوس رحلت زند، از جمیع باستیہا  
 پاک و مصفا شود، ناز شادی دنیا شادمان گردد و ناز غمی آن نمکین، بجدیکه اگر از تکلف احضار

ماسوا نماید میر نیاید، بواسطہ نسیانے کہ باطن را از ماسوا حاصل گشته است. و بدوں این نسیان  
 ذکر او سجانہ، یا یاد ماسوا مختلط است، ہرچہ در او شرکت غیر است، شایان جناب قدس او  
 تعالیٰ نیست. اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ط قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتُ اَمْی  
 مَاسِوَاةٌ تَعَالٰی۔ این حالت معتبر بقیاء و قدم اول است در این راه سیرالی اللہ اینجا بانجام مے رسد  
 بعد از آن شروع در سیر فی اللہ و سیر در کمالات اسماء و صفات اوست تعالیٰ، این سیر را سیر معشوق  
 در عاشق نیز گویند، چہ عاشق درین موطن از سیر سیر گشته است۔ سے

آئینیہ صورت از سفر دور ست      کال پذیرا، صورت از نور است

و کمال این سیر نشاء اخروی ست۔ معاملات این نشاء فانیہ نسبت بمعاملات آن نشاء شبہہ پیش  
 نیست، حکم شبہہ دارد نسبت بدریاء محیطہ پس نظر عالی ہمتال مقصود بر نشاء اخروی ست و کمالات  
 این نشاء مغتر و سیراب نمے گردند۔ لہذا از حال آن سرور انس و جان خبر داده اند۔ کَانَ دُسُوْلُ اللّٰهِ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَاۤیْمًا اَلْحَزْنَ، مُتَوَاصِلًا اَلْفِکُو۔ با وجودیکہ این ہمہ کمالات کہ او را  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ الصَّلٰوٰةُ بودند خورسند نبود و از رفیق این نشاء اعراض نموده اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ  
 اَلْاَعْلٰی گویاں رخت باختر برد، و در آخرت ظاہر است کہ این حزن مرتفع خواهد شد اِنشَاء اللّٰهُ  
 تَعَالٰی۔ چہ آن موطن معرض حزن نیست، موطن حزن دنیا است۔ کریمہ و لَسُوْفَ لَیُعْطِیْکَ رَبُّکَ  
 تَتَوَضَّعُیْ مُؤْتِیْدِ اِیْنِ مَعْنٰی اِسْت۔ و شروع معاملہ کہ باختر موعود است از موت است اَلْمَوْتُ  
 حَسْبُوْکُمْ یُوْصِلُ اَلْجَبِیْبَ اِلَی الْجَبِیْبِ، کریمہ کَمَنْ کَانَ یُرْجُو لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَا تِ۔  
 ایمائے است از آن و رمنے۔ ازان معاملہ اگر بعض کمل را در نماز کہ معراج مومن است و از دنیا  
 گستن و باختر پیوستن است، رود بدگنجائش دارد۔ در حدیث آمده است کہ در وقت نماز  
 حجابے کہ بن بندہ و خدا است حَبْلٌ وَاَعْلًا مَرْتَفِعٌ مے گردد، وَاِیْحٰی یَا بَلَاکَ وَاَقْرَبُ عَیْنِی  
 فِی الصَّلٰوٰةِ نِیْرًا اَشْرَارًا اِسْت بَا۔ بالجملہ محل رصنا و شادی آخرت است و محل درد و فقدان  
 دنیا۔ بہترین امتعہ این موطن درودانندہ است و گوارا نعم این مائده سوز و گداز است و آرام  
 اینجا در بے آرامی ست و ساز در سوز و صل این جا طلبیدن دریا در کوزه حستن است و آفتاب  
 را در طشت آب دیدن۔ این نشاء پیش از مزرعہ نیست مرآں نشاء را بہر تدرافزونی کہ در زراعت  
 نموده آید، توقع ثمرات بے اندازہ است۔ این دار و ابر عمل است، دار ابر در پیش است۔ در وقت  
 عمل چیز طلبیدن بے حاصل است۔ اِلَّا مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ سُبْحٰنَہٗ لَیْسَ نِیَاةً حٰکِمًا اٰخِرًا تِہ

فَيَجُودُ أَنْ تَتَرَشَّحَ عَلَيْهِ مِنْ آخِرِهِ الْمَعْدِي فِي هِدَايَةِ النَّشَاءِ وَكَمْ يَنْقُصُ مِنْ آخِرِهِ فِي الْآخِرَةِ، كَمَا قَالَ تَعَالَى فِي شَأْنِ خَلِيلِهِ عَلَى نَبِيَّتَانَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَآلَيْتِنَا آخِرُهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ هـ

اگر چه این لحظه ممکن کار شنب نیست زینت مقبلان این هم عجب نیست

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ فقراء پناهاں! اخوی عمری معارف آگاہی خواجہ محمد لائتم کہ از جملہ مغفتمان روزگار اندواز خوردی در خدمت و تربیت اہل اللہ کلال شدہ و ہموارہ اوقات مثال مصروف طاعات است بواسطہ قلت اسباب معیشت و کثرت متعلقان خیلگی مشوش باشند چون احوال این قسم مردم با ایشان کہ مربی و مہربان تر با این جماعہ از ایشان دیگرے ظاہر نہی شود، از جملہ ضروریات جرأت نمودہ گستاخی مے نماید کہ اگر از سرکار علیہ امدادے بمتعلقانش مے شدہ باشد موجب ترقی دُنیا و آخرت است۔ چہ نعمتی است کہ در پیشے نان از ایشان بخورد، و قوت آل را صرف عبادات و طاعات خداوندی نماید۔ وَالسَّلَامُ اَوْلَادًا اٰخِرًا۔

مکتوب نو و چہارم بنام سعادت نشان خاں در ترغیب بر عدل و احسان و رعایا پروردی و دیگر اعمال صالحہ۔ مُحَمَّدٌ عَلَى الْآلِ عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى أَكْثَرِ مَا أَنْبِيَائِهِ وَآلِهِ ذَرَهُ أَحَقُّ لِعِدَادِهِ مَا يَجِبُ عَلَى الْفُقَرَاءِ مِنْ آدَاءٍ وَظَلَّيْفِ الدُّعَاءِ مے رساند کہ احوال شکستہ بال این مقصر بجا فیت مقرون است حَسَدًا لِلَّهِ أَنْعَانَ مَا حَسَدَكَ الْمُحَامِدُ ذَنْ بِهَوَارِهِ خَاطِرًا تَرِ زِير بَارَانْتَظَارًا خَبَارًا فَرَحْنَدَةً آتَارًا است۔ مدتے ست کہ خیرے از آل قرہ باصرہ خاندان کرامت با این مشتاقان نرسیدہ است موانع نجیر با در از حضرت مجیب الدعوات تعالیٰ مسئلت مے نماید کہ ظاہر ایشان را بظاہر شرع محلی دارد و باطن را بحضور بے غیبت و دوام آگاہی کہ خامہ طریقیہ و علیہ است رسانیدہ بمحالات موروثہ بزرگان مستعد گرداند۔ إِنَّهُ قَرِيبٌ مَجِيْبٌ۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ الْأَمِيَّةِ امید کہ بمقصد بیان سرکار اہتمام فرمایند کہ در ترتیب لوازم عدالت و انصاف و رعایت احوال صنعاء و مساکین جہد تمام نمایند کہ عَدْلٌ سَاعَةٌ يَوْمَ أَرَىٰ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ۔ و ابواب احسان برابر ابواب حاجات مساکین مفتوح دارند کہ وعدہ موکد از مؤسس قواعد حقہ علیہ و علی الصلواتہ رفتہ، وَاللَّهُ مَا لَقَّصَ مَا لُ امْرِئِي مِّنْ صَدَقَةٍ قَطُّ۔ ہر چند دلالت بر خیرات ایشان تحصیل حاصل است کہ ذاتی



و طبعی ایشان است. و چون نماز رکن اعظم اسلام است بعد الايمان بالله، در محافظت آن نوعی  
 تاکید فرمایند که سر مواز آن تجاوز نشود که وارد شده. اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ فَمَنْ اَقَامَهَا اَقَامَ  
 الدِّينَ. و بالجمله شکر منعم باندازه نعمت است، هر چند نعم بیشتر و جلیل تر، شکرانه آن زیاده تر،  
 قَالَ اللهُ تَعَالَى لِمَنْ شَكَرْتُ كَثُرَ لَازِدًا تَنَكُّمُ. و نیز سعی نمایند که صحبت با خیار و صلحاء و ابرار  
 بیشتر شود و بموجب کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ. مصاحبت جمعی که معامله ایشان با حق سبحانه راست  
 است و در زبان صدق و دل با آهتابی نفاق و شقاق، مغتنم دانسته از صحبت آنان که از طریق  
 حق و صواب که شریعت معز آباء ناطق است منحرف اند، احتراز لازم شمرند که وارد شده دِيْنُ الْمُدْرِبِ  
 دِيْنُ خَلِيْلِهِ. زیاده بر آن جرئت اطلاق نموده. مدت است که صلاح آثار ملا سماعیل را با بعضی  
 تبرکات حرمین شریفین روانه خدمت ساخته بودم معلوم نشد که رسید به یانه. فقیر زاده سعد الدین  
 محمد صالح مشتاق خدمت است، لیکن چون ضعف عظیم کشیده الحال صحت یافته و برسات غلبه  
 نموده. عازم است که عنقریب روانه حضور شود و السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ عَلَيَّ مِنْ اَشْبَحِ الْهُدَى  
 وَ التَّزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَ عَلَيَّ اِلَيْهِ وَ صَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَ التَّبَرَّكَاتُ الْعُلَى.

**مکتوب نود و پنجم - بنام خان سعادت نشان خال در آنکه اداء شکر باندازه نعمت است**  
 و فضائل نماز. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ تَحْمِداً وَ نِصَیَّتِیْ عَلٰی حَبِیْبِیْهِ وَ اِلَيْهِ.  
 حضرت حق سبحانه ذات با برکات مخدوم زاده عالی قدر متعالی منزلت مکرم فقراء را بجهت ذاتیه  
 خود سر بلند داشته بتابعیت سید الکونین علیه و علی ایه الصلوات و محلی دارد بِحَمْدِ اللّٰهِ  
 وَ حُسْنِ اَفْضَالِهِ. احوال فقراء قرین عافیت و صلاح است، همواره خاطر فاتر زیر بار انتظار  
 اخبار فرخنده آثار است. مدتی است که بنامه و پیام یاد آوری نفرموده اند. موافق بخیر باد و چون  
 انتظار از حد گذشت و نیز توجه ایشان بجانب گول کنده سبب مزید تعلق خاطر فاتر شد. ناچار تقاصد  
 مخصوص روانه خدمت ساخت تا بزودی از بهبودی احوال خیر مال مطلع سازد. محسود و ماکر ما چون  
 حیات دنیا بے مقدار است و عیش آن بے اعتبار، و آخرت دارالقرار، نشاید که عاقل مفتون  
 مرخرقات فانیه گردد بر مرضیه او تعالی که منعم حقیقی است، مغصوبه آن را گزیند و چون شکر منعم  
 باندازه نعم واجب است. هر چند نعم زیاده تر، اداء شکر زیاده تر. اِعْمَلُوا اَلْاَعْمَالَ وَ شَكَوْا اَطْوَا  
 قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِی الشُّكُوْرُ حضرت رب العالمین از روی کمال رأفت خویش دین متین در  
 کمال سیر و آسانی ساخت و از اعنار و اغلال که در انعم ساقی بود این امت مرحومه را آزاد گردانید.

ومع ذالك نخطاب كنتم خيرا امة اخرجت للناس سر بلند ساخت امید آل داد  
 که بارکان نموده اسلام از عهده شکر برآیند. و چون نماز متضمن جمیع ابواب خیر است، انتظام نماید  
 که حق آل بجا آید که وعده نبوی علیه و علی الیه الصلوة و سلمه که هر که حق آل اداء نماید بر خدا  
 است که او را بدولت مغفرت رساند و جمیع ذلالت او عفو نماید. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِخْمَسُ صَلَوَاتٍ  
 اخْتَرَا ضَلَّهِنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ، مِنْ أَحْسَنِ وَضُوءٍ هُنَّ وَصَلَاةٍ هُنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعٍ هُنَّ  
 وَسُجُودٍ هُنَّ وَخُشُوعٍ هُنَّ كَانَ لَهُ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَغْفِرَ لَهُ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ  
 فَكُنَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ رَدَّاهُ أَوْ دَاوَدَ. وَعَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَوَّلُ مَا يَحْسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةَ فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَتْ سَائِرُ عَمَلِهِ  
 وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَتْ سَائِرُ عَمَلِهِ. رَدَّاهُ الطَّبْرَانِيُّ. وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ أَوْضُوءَهُ  
 مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ. رَدَّاهُ ابْنُ  
 خَدَّيْجَةَ فِي صَحِيحِهِ. وَالسَّلَامُ أَوْلَاؤَ أَحِبِّدَا.

**مکتوب نو و دوششم بنام میرزا ابوالقاسم در آنکه نظایر تابع شریعت غراء نموده**  
 باطن را بدوام افتقار و التجاء بجناب قدس خداوندی متعلی باید داشت آنحضرت بیده و سلام  
 علی عباده الذین اصطفى حضرت حق سبحانه ذات شریف بر ادراعه و رفعت و سعادت  
 آثار میرزا ابوالقاسم را بحصول اعلی مقاصد سر بلند داشته بعافیت و استقامت دارد. بحمد  
 الله سبحانه احوال فقراء بعافیت مقرون است همواره خاطر فاتر نگردان منتظر اخبار فرخنده  
 آثار می باشد توقع آن است که با رسال صحائف متضمن اخبار سلامت مسرور می داشته باشند  
 باید که نظایر تابع شریعت غراء داشته و باطن را بدوام افتقار و التجاء که مثمر دولت تجلیه و تجلیه  
 است، منور دارد. و از آنچپ مسمی با سواست، دیدة باطن را از آل معرض داشته بجلیه متوج  
 ذات احادیث باشند که آفتاب هبیت از پس غمام ظلال اسماء و صفات متجلی فرموده از نادوار  
 روانة السلام علی من اتبع الهدی.

**مکتوب نو و دوششم بنام شیخ محمد خاله زاده خود در حل کلمه مشهوره امام اعظم ابوحنیفه کوفی**

عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ مَعَ ذِكْرِ مَنَاتِيهِ وَ كَمَا لَاتِهِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰى  
 عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى - انخوی عزیزی میاں شیخ محمد پرسیده بودند کہ مجھے بر قول امام المسلمین  
 امام ابوحنیفہ سُبْحَانَكَ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ الخ اعتراض دارند کہ ایشان ہر چند در معرفت  
 قدم عالی داشتہ باشند بدرجہ حضرت خاتمیت عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِہِ الصَّلٰوٰتِ تَحُوا سید و آل  
 سر و علیہا سلام فرمودہ سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ معلوم آں برادر باو کہ ہر گاہ تذکر  
 آیات ربانی حَبْلٌ وَّ عَلَاً مخصوص بدوقوت بودہ باشد چنانکہ کریمہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآیٰتٍ لِّمَنْ  
 كَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقٰی السَّمْعَ وَ هُوَ شٰہِدٌ اشعار بدال دارد و آثار سلف نیز بوجہ اولی  
 کسے کہ از این دوقوت خالی ست شایاں مخاطب نیست۔ بدہی ست کہ معترض بکنہ مقال نارسیہ  
 بحث کردہ است و از حد مناظرہ برآمدہ است بکا برہ پیش آمدہ۔ بدانند کہ بر تقدیر صحت حدیث  
 سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ و سلامتی از نسخ کثبات این دو مقدمہ از محالات است  
 گویم کہ مے تواند کہ مراد امام از حق معرفت حصول حیرت باشد و تحقق عجز از درک ادراک مطلوب  
 لِاِنَّ كَمَالَ الْمَعْرِفَةِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ التَّحْيِيْرُ فِيْہِ، كَمَا قَالَ وَ اَحَدٌ مِّنَ الْاَكْبَادِ  
 اِنَّ اَكْمَلَهُمْ مَّعْرِفَةً فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحْيِيْرًا فِيْہِ و دریں حضرت صدیق اکبر  
 رضی اللہ عنہ فرمودند اَلْعَجْزُ مَعْنٰی دَرْكِ الْاَدْرَاكِ اِدْرَاكٌ مِّنْ مَّعْرِفَتِكَ  
 عَرَفْنَاكَ بِاَنَّكَ لَا سَبِيْلَ لِلْمَعْرِفَةِ اِلَيْكَ۔ و مناسب این معرفت ادراک بسیط است  
 کہ اہل کمال تحقیق نمودہ اند و فرمودہ اند ۔

از حضرت ذات بہرہ استہلاک است استہلاکے کہ مجرد ادراک است  
 ادراک است بسیط کا نجا چہ محل دانش ادراک است

و مے تواند کہ مراد از نفی حق معرفت در حدیث نفی معرفت کنہ ذات است، و مراد از اثبات حق  
 معرفت در قول امام اعظم غیر آں از معرفت کمالات و آثار کلا اشکال۔ و نیز مے تواند کہ نفی در  
 حدیث نبوی عَلَیْہِ الصَّلٰوٰةُ وَ السَّلَامُ باعتبار انتساب باشد بمتکلم نہ نفی اصل معرفت چنانکہ  
 مَا رَمَيْتُ اِذْ رَمَيْتُ و لیل آن است۔ یعنی حق معرفت تو نبور تو اداء یابد و سالک راجز  
 استہلاک نصیب نیست۔ فَهُوَ الْعَارِفُ وَ الْمَعْرُوْفُ، کریمہ اَنْهَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدَادَةً  
 لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہِ، نیز ایاء بدال دارد۔ و این مقام نزد اہل تحقیق بقضاء معتبر  
 است و مجمع و مجمع معروف، و تفصیل در کتب قوم مشروح۔ و اثبات حق معرفت از امام المسلمین

باعتبار وجود محبوب حقانی است نه وجود فانی امکانی. و محصول این دفع تناقض اختلاف مورد  
 معرفت است. و نیز می تواند که حق معرفت باعتبار اختلاف استعدادات مختلفه باشد و باعتبار  
 وسعت و عاود صدری متنوع ممکن است که اِمَامُ الْمُسْلِمِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بمنتهاء مقامات  
 استعداد بخود در معرفت رسیده باشند. و چون صدر مبارک سروری بخطاب اَلْمُرَشَّحِ لَكَ  
 صَدْرَكَ در انشراح وسعت بمرتبه کمال رسیده است، همواره بندهای دَتِ زِدْنِي عَلِمًا مناجی  
 ست وَهَلْ مِنْ مَزِيدٍ لَقَدْ وَقْتُ اشرف او. و از تمامی سیر استعدادی سید باب فیض لازم  
 نیاید، زیرا که در هر حرکت طبعی حرکت قسری هم درین راه ثابت است؛ و از راه معینتی که محب را بمحسوب  
 است و حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ دلیل آن است محب همیشه شریک الدوله محبوب است  
 که خادم را از خوشه خدمت نصیب است و تابع را از اوش مقبوع حظ وافر، که نصیب اصالتی آن  
 پیش آن خط تبعی حکم قطره دارد نسبت بدربار محیط، تفاوت اقدام اولیاء در قرب الهی جَلَّ  
 وَعَلَا باندازه تفاوت محبت بآل محبوب رب العزت است که علامت آن صحت اتباع است  
 مرآل سرور دین و دنیا را عَکْبَدِيهِ السَّلَامُ تصور باید نمود و کمال متابعت او را از آن باید دانست  
 که نماز بست ساله بظهور ترک اولی از آداب و ضوابط عاده مندرج در اذوقائق متابعت  
 فرزند گذاشت. و اندک سواد اعظم امت مذہب او اختیار نمودند و اکابر اولیاء تلمذ و تقلید او را  
 اختیار کردند از آن جمله ابوزید بسطامی و ابراهیم ادمی و فضیل عیاض و عبداللہ بن مبارک  
 و بشر حافی و داد دطالی و شفیق طنجی و حکیم ترمذی و حکیم ابوالقاسم سمرقندی و ابوسیمان دارانی و  
 یحیی بن معاذ رازی و جم غفیر از اہل سلاسل مثل حضرات خواجہ ما و حضرات چشت و اکثر سہروردیہ  
 و قادریہ و جمہور کیریہ و عامر کیسویہ و شطاریہ متابعت او را گزیدہ اند و محققان اہل طریقت مثل  
 مولاء رومی و شیخ فرید الدین عطار و حکیم سنائی غزنوی و شیخ علی ہجویری و شیخ زین الدین ابی  
 تائبادی و امیر قوم سبکتانی و امیر حسینی و غیر شان مِمَّنْ تَتَعَدَّ اَرْتَعَادُ هُمْ رَاہِ تَقْلِيدِ  
 او می نمودند. و اعظم از محدثین مثل وکیع بن الجراح و یحیی بن معین و طحاوی و برقی و معانی صنعانی  
 و غیر سم و مجاہد فقہاء و متکلمین کہ ششوس ہدایت اند و بدور درایت و تعداد شان جز تطویل نیست  
 و معتدین اہل فقہ قدیم و جدید اہمہ بر مذہب او فرستہ اند. و شیوخ معتزلہ بآں قوت جدیدیہ  
 و استدلالیہ در فروع دین تقلید او را گزیدہ اند و از خاکساران سرہ افادہ او گشتہ اند چنانکہ  
 توالیف حافظ و فاراللہ و مطرزی و غیرہ دلالت بر آن دارد. شمر از مناقب شریفی اش و نجات

مکتوب ایراد خواهد یافت انشاء الله سبحانه و درین مقام اشتغال بتحقیق مرام از اہم مہام  
 داشته عثمان بیان بدال مصروف می دارد. بدانند کہ علامہ ابن حجر شافعی کہ از اکابر محدثان  
 است در کتاب الخیرات الحسان فی مناقب الإمام ابی حنیفۃ النعمان گفته  
 لا ینافی ما نقل عنہ ان قمع من قولہ عرفناک حق معرفتک ماتان غیرہ  
 بمعناک ما عرفناک حق معرفتک، لان مراد الإمام عرفناک حق معرفتک  
 اللائق فی وانتهی الیہ علی، ففیہ تمجوز و مراد غیرہ ان حقیقۃ المعرفۃ  
 اللایقۃ بان حق لا ینکین لاحد ان یصل الیہا و ہوا حقیقۃ انتہی ازین عبارت  
 شریفہ استفادہ چند معنی شد. یکے آنکہ نقلی کہ از امام اعظم نموده اند یقینی الثبوت نیست. دوم  
 آنکہ قول سبحانک ما عرفناک حق معرفتک حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم است، بلکہ  
 قول دیگران است و بدالک ینحسب ما ذلک الا لشکال. سوم آنکہ اثبات حق معرفت در  
 قول امام اعظم باعتبار عارف است و نفی حق معرفت در آل قول باعتبار از حق معرفت است  
 پس اشکال مرتفع شد. چہ حق معرفت باعتبار لائق بشریت ممکن است بل واقع. و نسبت حضرت  
 قدس خداوندی حبل و علا محال. و نیز می تواند کہ مراد از اثبات حق معرفت معرفت قطعیه  
 استدلالیہ باشد کہ مصفاست از کدورات شکوک و اوہام و مؤید است بنور الہی حبل و علا  
 کہ کریم آخمن شرح اللہ صد رکا للإسلام فهو علی نور حق دیتہ رمزے است  
 بدال. و این معرفت اعلی اقسام ایمان است کہ اہل تقلید از ظن بیقین در سیدہ اند و بسا حل  
 استدلال نبر آمدہ. و عامہ عوام داخل این جبرگہ اند. و اہل استدلال صرف کہ از تائیدات الہی  
 حبل و علا کہ نتیجہ تہذیب اخلاق و تصفیہ باطن است معرفی است و بہوا جس نفسانی و  
 وساوس شیطانی کہ بجهت اہمال قوت عملیہ و تربیت قوت شہودیہ و غضبیہ استیلا یافته مشہوب  
 و اکثر علماء ظواہر کہ اہل قیل و قال اند و خداوندان خصومت و جدال داخل این فرقہ اند، ازین  
 معرفت بے نصیب اند و ازین سعادت محروم. یعنی معرفت کہ بجنے ادراک است از جملہ اقسام  
 آن قسم اعلا دارد و قسم ناقص آل رسم. و نیز می تواند کہ حق معرفت عبارت از مرتبہ حق الیقین باشد  
 چہ کہ معرفت و یقین تساویانند بلکہ یقین اکمل است. و چون اہل تحقیق یقین را بسہ مرتبہ منقسم  
 ساختہ اند علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین، اول را نصیب مبتدیان داشته اند و ثانی را متوسطان  
 بل کاملان نیز مقرر نموده اند و ثالث را نصیب اکملان ساخته اند. ممکن است کہ امام اسلمین ازین

مرتبه ثانی که نصیب احضار خواص است خبر داده باشند و بموجب و آما بنعمته ربک  
تحدیث اظهار این نعمت کبری نموده. و درین گفتن از سواد اعظم عرفاء نبر آمده، فلان اشکال  
و نیز می تواند که مراد از حق معرفت معرفت حقه باشد یعنی خداوند بعقیده حقه در باب معرفت خود  
مکرم ساختی بے آنکه مزج باطل داشته باشد، و این نیز نصیب کرم عباد الله است و الا از  
خلط باطل و امتزاج هوائیه حق خلاص یافتن در کمال است کما لا یخفی. و نیز می تواند که مراد  
از اثبات حق معرفت المعرفه المتشخصه باشد و آن ایان تفصیلی است با دلیل، و  
تحصیل آن نصیب خواص است زیرا که فرائض شرعی فهمیدن و شعب ایانی تفصیل دانستن  
جز عالم نحر بریامیتر نیاید. و لکن امام بهقی شعب ایان را در مجلدات جمع نموده است و بذل  
محمود در تحصیل و تحقیق آن سروده. و نیز می تواند که مراد از حق معرفت تحقیق ایان باشد بے  
تقدیر استثناء و اشارت است باین که آن مؤمن حقا چنانکه تحقیق آن در کتب کلامیه مفصل  
است و احراز است از قول بعض علماء آن مؤمن انشاء الله که موهم شک است در حصول  
دولت ایان که آن در کمال استتبار است ذکوبند از قین فصلا یلیه و ماثرة رضی الله  
عنه باید دانست که عمده در درک حقائق تخلیه و عاء باطن است از انتقال نفسانی و مکائد شیطانی  
که نتیجه آن سد منافذ بصیرت است بعشاده عناد و عصبتیت فساد بدیهی است که حصول مراتب عقل  
مستعاده الفعّل موقوف بعقل سهولانی است که قابلیت بخش استعداد است بغیوض رحمانی. هر که  
بعقل مستقیم و عقل قلب سلیم موصوف است اگر مجلا در اطوار و آثار آن مطلع انوار امام الابرار تا مل  
نماید داند که صاحب این قسم علم و افرودرع کامل و فهم ادقی و ذکا و استی و خداوند چنین شمائل نسیه  
و فضائل شریفه و زید و تقوی و صبر بنور آبی مویداست و تشریفات خداوندی مکرم. ناچار در جمیع  
احوال و اقوال او بجز ادب راه نخواهد رفت، و جز حسن ظن پیش نخواهد آمد چه معارض را مساوات  
معارض در کار است و کرا طاقتم همسری است بآن کوه معرفت و ولایت و بآن علم نور و هدایت.  
در سند امام مذکور است که پانصد هزار مسئله فقیهه و بیک روایت ده صد هزار استخراج نموده  
است و بآن وقت و غموض و بآن رعایت اصول بکبریک مسئله از آن رسیدن از مشکلات  
است. پس کسیکه در تحقیق یک مسئله مستخرج او از میان پانصد هزار مسئله عاجز باشد و در رعایت یک  
ادب بے از آداب صوریه و معنویه اوقاصر، دعواء معارضت و مکابرت و مرافتت از و بغایت مکاره  
است و نهایت متشکر اندیشه صائب را کار سروده بر عقل لازم است که شخصی که عموم خلایق و

جمهور انام از خواص و عوام با وجود سرکشی که در نهاد علماء و فضلاء است و با وجود تحکم و ریاست که  
 در جمیع سلاطین و امراء است سر از رقیب انقیاد تقلید او نمی کشند و گردن تسلیم در قید او نهادند.  
 این قسم شخص از کمال اولیاء است و از خلص عبدا لله بتعبیر قاصرانے که محکوم احکام نفس اند و  
 مغلوب مکائد شیطان نقص بجناب اکرم او راه نخواهد یافت. **مِیْرُکُ وَنَ اَنْ یُّطْفِقُوا نُورَ اللّٰهِ**  
**یَا قَوْمِ اِهْبِطُوا اللّٰهُ مِیْتَمُ نُورِہٖ وَ لَوْ کِذَّۃَ الْکَفْرِ وَنَ ہِیْغِیْرَ خَدِیْمِ مَوْدُہِ عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ**  
**الْاَعْظَمِ طَابَرَانَ** است سواد اعظم ازین امت بل نوع انسان بعد طیفه صحابه و تابعین اتباع  
 ابو حنیفه اند رضی اللہ عنہم روم بآں کثرت و شوکت و مآذراء التہنسا بآں عظمت و بندوستان بآں  
 وسعت که اکثر جنود اللہ اند و کاشغر و خوارزم و بلاد ترک بآں صفاء اعتقاد و کثرت و بدخشاں بآں  
 لطافت سیرت و بسیاری از دیار خراسان و عراق بآں نیابت شان و جلالت برهان برنے از  
 دیار عرب بآں رفعت و اہت حقیقی المذہب اند پس باشاره نبوی **عَلِیُّہِ وَاٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ**  
 اختیار این مذہب لازم باشد و ز تذکره الاولیاء مذکور است کہ یحیی بن معاذ قدس سرہ گفته کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را خواب دیدم گفتم **اَیْنَ اَھْلِیْکَ**؟ قَالَ **عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ حَنِیْفَۃَ**۔ و نیز  
 گفته کہ آنگاہ بسیر روضہ سید المرسلین علی الصلوٰۃ والسلام آمد آنحضرت فرمود **السَّلَامُ عَلَیْکَ**  
**یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ**۔ امام عدل ابو الفضل احمد بن حنبل و یحیی در سند خلف بن ابیوب روایت کرده  
 کہ علم از خدا تعالی بمجد علیہ السلام آمد و از او باصحاب او علیہم التَّوَضُّاٰنُ آمد سپتر تابعین  
 سپتر ابو حنیفه و اصحاب او بر کہ خوابد راضی شود و بر کہ خوابد ساخط گردد و در سند امام علیہ الرضوان  
 از علی بن میمون آورده اند کہ از امام شافعی شنیده ام کہ مے گفت بدستی کہ من بآلی حنیفه برکت مے  
 جویم و بختبر او مے آیم و از خدا تعالی طلب حاجت خود مے کنم و بجز اجابت قرین مے گردد و  
 علامہ سیوطی در کتاب تبیض الصحیفہ بنائب الامام ابی حنیفه گفته **قَدْ ذُکِرَ الْاَلْفِیۃُ**  
**اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبَشَّرَ بِالْاِمَامِ مَالِکِ فِی حَدِیْثٍ یُّوشِکُ اَنَّ**  
**یَصْرِفُ النَّاسَ اِلَیْکَ اِلَّا بِطَلْبِیْنَ الْعِلْمِ فَلَا یُحِیْدُونَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ**  
**السَّیْدِیۃِ وَ نَبَشَّرَ بِالْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ فِی حَدِیْثٍ لَا تُسَبَّوْا قَوْلَ نِشَانٍ عَالِمِہَا**  
**یَسْکَلُہُ الْاَرْضَ عِلْمًا قُلْتُ وَقَدْ بَشَّرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْاِمَامِ ابِی حَنِیْفَۃَ**  
**فِی الْحَدِیْثِ الَّذِیْ اَخْرَجَہُ اَبُو نَعِیْمٍ فِی الْحَلِیۃِ عَنْ ابِی ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ**  
**قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثَّوْبِیَا لَتَنَاوَلَتْہُ رِجَالٌ**

مِنْ ابْنَاءِ قَارِسَ . وَأَخْرَجَ السَّيِّرَ إِذِي فِي الْأَلْقَابِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الشَّيْخِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَوَ كَانَ الْعِلْمُ بِالثَّرِيَّا لَتَنَا وَلَهُ تَوْمٌ مِنْ ابْنَاءِ قَارِسَ  
 وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَمْ لَكَ فِي صَحِيحِ الْمُسْلِمِ وَالْبُخَارِيِّ ، كَوَ كَانَ الْإِيْمَانُ مُعْتَقًا  
 بِالثَّرِيَّا لَتَنَا وَلَهُ تَوْمٌ مِنْ ابْنَاءِ قَارِسَ . وَفِي مُعْجَمِ الطَّبْرَانِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ  
 مَرُفُوْعًا فِيهِ كَوَ كَانَ الدِّينُ إِذِي . وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجْرٍ نَقَلًا عَنْ بَعْضِ تَلَامِيذِهِ  
 السِّيَوطِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَا أَخْرَجَ بِهِ الشَّيْخَانُ أَنَّ الْإِمَامَ أَبِي حَنِيفَةَ هُوَ الْمُرَادُ  
 بِهَذَا الْحَدِيثِ لِأَشْكُ فِيهِ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ أَحَدًا زَمَانَهُ مِنْ ابْنَاءِ قَارِسَ فِي  
 الْعِلْمِ مَبْلُغَهُ وَلَا مَبْلُغَ أَصْحَابِهِ وَفِيهِ مُعْجَزَةٌ ظَاهِرَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَخْبَرَ بِمَا سَيَقَعُ . ثُمَّ قَالَ وَمِمَّا يَصْلُحُ لِلِاسْتِدْلَالِ بِهِ عَلَى  
 عَظَمِ شَأْنِ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا رَوَى عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
 قَالَ تَوَفَّعَ زَيْنَةَ الدُّنْيَا سَنَةَ خَمْسِينَ وَمِائَةً قَالَ شَمْسُ الْإِيْمَةِ الْكُوْدِرِيُّ  
 (بِقَوْلِ الْكَافِ) هَذَا الْحَدِيثُ مَحْمُولٌ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ مَاتَ  
 ثَلَاثَ السَّنَةِ انْتَهَى . وَازْدَلُّلْ مَرْحُومٌ مَذْهَبٌ أَوْ أَنَّ اسْتِكْرَامَ اذِي طَبَقَةٌ تَابِعِينَ اسْتِكْرَامَ كَمُخْبَرٍ  
 صَادِقٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَيْرٌ بِصِدْقٍ وَخَيْرِيَّةٍ أَوْ دَادَهُ اسْتِكْرَامَ ، وَيُحِبُّ كَسَ اذِي ائِمَّةً  
 تَبَوَّعِينَ رَايَسِيَّةً اسْتِكْرَامَ ، وَاسْنُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمٌ بِغَيْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَايَدِيَّةً ، وَبِكِ رَوَايَتِ بِنْتِ  
 صَحَابَةٍ رَايَدِيَّةً وَازْدَلُّلْ رَوَايَتِ كَرْدَةٍ . چنانکه در مسانید تفصیل ذکر یافتند . و علامه سیوطی و غیر  
 اذاز محققان تحقیق تابعی بودن او نموده . و از دلائل مرجح است که علامه ابن حجر گفتند که چون  
 امام شافعی داخل بغداد شد ، نماز کس کرد بے رفع یدین با آنکه از سنن است نزد او رحمة الله  
 علیه ، و تقوت فجر با وجود مسنونیت آن ترک کرد و او سرمود آذی با مع هذا الایمام ان اظهرو  
 خِلَاةً بِمُحَضَّرَتِهِ قَالَ نَفِيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ وَنَا هَيْكَ بِهِ جَلَالَةً وَنِيزَ اذ امام شافعی  
 نقل کرده که از امام مالک پرسیدیم که ابو حنیفه را دیده؟ فرمود مردی بود که اگر می گفت این سنن  
 از طلاست البته محبت آن اقامه می نمود و اثبات می کرد . و نیز امام شافعی نقل کرده اند که  
 فرموده که کسی که فقره را می خواند ، ملازم ابو حنیفه شود خطیب بغدادی که از او کابر شافعی است و از  
 مقدمان اهل حدیث است از امام شافعی با سند روایت کرده که آنکس کلمه عیال علی  
 اَبِي حَنِيفَةَ فِي الْفِقْهِ . وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجْرٍ كَوَ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَمْحِي كُلَّ الدَّلِيلِ بَعْدَ



أَنْ كَانَ يُحِبِّي نِصْفَهُ، قَالَ أَنَا سُنِّيٌّ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ أَنْ أَوْصَفَ بِعِبَادَةِ لَيْسَ  
 فِي. وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا رَأَيْتُ أَصْبَرَ عَلَى الطَّوَافِ وَالصَّلَاةِ وَالْقِيَامِ بِسَكَّةٍ مِنْ  
 أَبِي حَنِيفَةَ لِأَنَّهُ كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي طَلَبِ الْآخِرَةِ. وَسَمِعَ هَاتِفًا فِي السَّامِ  
 وَهُوَ فِي الْكُعْبَةِ يَقُولُ يَا أَبَا حَنِيفَةَ أَخْلَصْتَ حِذْمَتِي وَأَحْسَنْتَ مَعْرِفَتِي فَقَدْ  
 عَفَرْتُ لَكَ، أَمْ لِي لَمَا كُنْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِخْلَاصِ إِحْدَمَتِهِ بِإِحْيَاءِ كُلِّ اللَّيْلِ وَصِيَامِ  
 أَكْثَرِ النَّهَارِ هُوَ وَبَدَلِ الْجُهْدِ فِي نَشْرِ الْعِلْمِ عَلَى الْوَجْهِ الْأَكْمَلِ وَإِحْسَانِ الْمَعْرِفَةِ  
 وَاتِّقَانِ الْعُلُومِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَإِخْلَاصِ الْوَسْطِ فِيهَا وَرَفْعِ الدُّنْيَا وَ  
 الْأَعْرَاضِ عَنْهَا رَأْسًا وَالْإِقْبَالَ عَلَى الْآخِرَةِ وَبَدَلِ الْوَسْطِ فِي تَحْصِيلِ أَسَابِهَا وَلَمَّا  
 اتَّبَعْتَ بِبِرِّكَ إِخْلَاصِكَ وَأَخْسَانِكَ الْمَذْكُورَيْنِ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ. وَفِي هَذَا  
 بَشْرَى لَهُ وَلَا تَبَاعِهِ مَا يُجْمَلُ الْمُؤْتَقِ مِنْهُمْ عَلَى بَدَلِ طَائِفَةٍ فِي أَتْفَاءِ أَشَارِ  
 إِمَامِهِ فِي مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْأَخْلَاقِ الْعَلِيَّةِ وَالصِّقَاتِ الظَّاهِرَةِ الزَّكِيَّةِ  
 الَّتِي قَلَّمَا تَجْتَمِعُ إِلَّا لِلْعَارِفِينَ وَالْأَيْمَةِ الْمُجْتَهِدِينَ. وَتَلَمَّذَ لَهُ كِبَارٌ مِنَ الْمَشَائِخِ  
 وَالْأَيْمَةِ الْمُجْتَهِدِينَ وَالْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ كَالْإِمَامِ الْجَدِيلِ الْمُجْتَمِعِ عَلَى جِلَالَتِهِ وَ  
 بَرَاعَتِهِ وَتَقَدَّمَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَكَالْإِمَامِ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَكَالْإِمَامِ  
 مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَتَاهِيكَ بِهِمْ لَأَيُّ الْأَيْمَةِ. وَكَالْإِمَامِ الْمِسْعَدِ بْنِ كَدَامٍ وَزُفْرًا  
 وَابْنَ يُونُسَ وَحُمَيْدًا وَغَيْرِهِمْ. وَتَحَمَّلَ فِي تَقْلِيدِ الْقَضَاءِ وَكَذَلِكَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ  
 بَيْتِ الْهَيْبَةِ مَا تَحَمَّلَ مِنَ الْعُقُوبَةِ وَالضَّرْبِ الشَّدِيدِ وَإِنْ شَارِعًا ابِ الدُّنْيَا عَلَى  
 عَدَابِ الْآخِرَةِ. وَمِنْ ثَمَّ لَمَّا ذَكَرَ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ تَدَا كُرُؤُنَ  
 رَجُلًا عَرُضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا بِحَدِّهَا فِيهَا فَأَعْرَضَ عَنْهَا، وَمَا خَالَطَ الظُّلْمَةَ  
 وَمَاتَ مِنْهُمْ شَيْئًا. وَمِنْ ثَمَّ لَمَّا أُرْسِلَ إِلَيْهِ أَبُو مَثُورٍ بِعِشْرَةِ آلَافٍ دِرْهَمٍ  
 وَلَمْ يُيَكِّنْهُ رَدُّهَا، أَوْصَى ابْنَهُ حَمَادًا أَنَّهُ إِذَا مَاتَ يُرَدُّهَا، فَفَعَلَ. وَمَا  
 اشْتَفَلَ بِدَعْوَةِ النَّاسِ إِلَى مَذْهَبِهِ إِلَّا بِالْإِشَارَةِ التَّبْوِيئِيَّةِ فِي الْمَنَامِ لِيَدْعُوهُمْ  
 إِلَى مَذْهَبِهِ بَعْدَ مَا قَصَدَ الْإِنزِوَءَ وَأَوَّضَعًا وَاحْتِقَادًا لِنَفْسِهِ. فَلَمَّا جَاءَهُ الْإِذْنُ  
 عَلَى أَنَّ ذَلِكَ حَتْمٌ، فَدَعَا النَّاسَ إِلَيْهِ حَتَّى ظَهَرَ مَذْهَبُهُ، وَانْتَشَرَ وَكَثُرَتْ  
 اتِّبَاعُهُ وَخَدَلَتْ حَسَادُهَا شُرَفًا وَعُدْبًا بِعَجْبًا وَعُدْبًا، وَرَزَقَ حَظًّا وَافِدًا فِي

اتباعه - فقاموا بتحرير مدهيه وفردويه وامنوا بالنظر في معقوله حتى  
 صار بحمد الله سبحانه محكما لقواءه، معدان الفوايد ويوتيد ذلك  
 ما حكاه بعض اصحاب المناقب ان ثابتا والدا بني حنيفة اتى به وهو صغير  
 الى علي كرم الله وجهه فداه بالبركة والذرية فكان ما اوتي ابو حنيفة  
 من بركة تلك الدعوة وما استظن بمخاطب المديون حين اتاه متقاصيا  
 وتصداق مالا اتى به وكيله لما خلط ثمن ثوب معيب ببيع حال كونه مخفيا  
 كان المال ثلاثين الفاً وترك لحم الغنم لما فقدت شاة بالكوفة الى ان  
 علم موتها، لانه سئل عن اكثر ما يعيش فقيل له سبع سنين، توذعا، فان  
 اهل اوزع ما سبقوا به غيرهم الا من تور القلوب وتاهلهم بشهود الحج  
 وتيامهم في خلد مته بحسب طاقتهم وليس ما ذكر في مناقب هذا الامام  
 يزيد خصوصية فيه بل هو قطرة من بحر لا ساحل له. ومن غيرها ان  
 صلى الفجر بوضوء العشاء اربعين سنة. فقيل له ما الذي تواتك على هذا؟  
 فقال اني دعوت الله باسمائه على حرور المعجم وهي مجموعة في كل من  
 هاتين الايتين محمد رسول الله الى احو سورة الفتح، والثاني ثم انزل عليكم  
 من بعد العم الآية في سورة ال عمران، وانه يجتم في رمضان ستين حمة  
 بالليل والنهار. انتهى كلام العلامة ابن حجر. در كنز حفي از عيد العزيز ابن داود  
 روايت کرده که گفته، ابو حنيفة آزمائش است کسه که او را دوست دارد، او سستی است و که  
 که با او کینه دارد متبرع است. واز محبت الرجال عبي بن معین حکایت کرده قرعت نزد من قرعت  
 حمزه است، وفقه فقہ ابی حنیفہ، مردم را برین یافته ام. واز ابو عاصم بسیل نقل کرده که اسید وارم  
 که بر شب برائے ابو حنیفہ ثواب پیغمبری بردارند. واز امام احمد حنبل آورده از ابن المبارک  
 رأيت الحسن بن عمارة اخذاً بديكاب أبي حنيفة وهو يقول والله ما أدركت  
 أحداً تكلم في الفقه أبلغ ولا أخبر ولا أخضر جواباً منك فاتك سيداً  
 لمن تكلم فيه في وقتك غير مدافع. قال أبو الحسن بن علي الوداعي سألت  
 أبا عبد الله محمد بن نصر النوري سنة ستين وستين ومائتين عن أبي حنيفة  
 فقال هو في القمطاء كقطب الرحي عليه يدور أمر الفقه، وهو فيه بارع الى

إلى يوم الدين. وقال أبو العباس أحمد بن عمرو بن شريح لو أن القيامة  
 قامت ونادي منادي ليقيم أفتة الناس لا يقوم إلا أبو حنيفة وأصحابه  
 قال أحمد بن حنبل الزاهد الثيسابوري كان أبو حنيفة في العلماء كما خليفة  
 في الأمراء. وقال سفين الثوري من وقع في أبي حنيفة فانتهوه في أبي بكر  
 عمرو. وقال ابن المبارك ذكوا أبو حنيفة بين يدي داود الطائي. فقال هو نور  
 يمتدني به الساري، وعلم يقبله قلوب المؤمنين. وكل علم ليس من عليه  
 فهو بلاء على حامله معه. وقال العلامة السيوطي وروى أبو عبد الله  
 ابن خسر والبلخي في مقدمة مشيئة قال وكيع والله كان أبو حنيفة عظيم  
 الأمانة وكان يؤثر مناء ربه على كل شيء ولو أخذته السيوف في الله  
 لا حتمل. وروى عن الحسن بن التصيرين شيعيل كان الناس نياما في الفقه  
 حتى أيقظهم أبو حنيفة. وعن عبد الله بن المبارك يقول قال أبو حنيفة إذا جاء  
 الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم فعلى الرأس والعين، وإن كان من  
 أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، لم يخرج من قولهم، وإن كان من التابعين  
 زاحمتهم. وعن إسحق بن بهلول سمعت سفیان بن عيينة أستاذ الشافعي ما  
 مثلت عيني مثل أبي حنيفة. وعن عقان بن مسلم سمعت حماد بن سلمة وذكر  
 أبا حنيفة فقال من أحسن الناس فتوى. وعن الأوزاعي أن أبا حنيفة أعلم  
 الناس بمعضلات الفقه. وعن علي بن عاصم لو وزن عقل أبي حنيفة بعقل  
 نصف أهل الأرض كوجع بهم. وقال نعيم سمعت أبا حنيفة يقول عجبا للناس  
 يقولون إني أفتي بالرأي، ما أنتم إلا بالآثر. وقال ابن خسر وأشدنا  
 القاضي الأديب أبو سعيد محمد بن أحمد لنفسه

حسبي من الخيرات ما أعلدته  
 دين النبي محمد خير الأوزي  
 يوم القيامة من رضى الرحمن  
 ثم اعتقادى مذهب النعمان  
 وعن تودج قال قلت لأبي حنيفة ما تقول فيما أهدك الناس من الكلام في الأعراف  
 والأجسام. فقال مقالات الفلاسفة عليك بالآثر وطريقته السلف وإتيان  
 وكل محدث فإنها بدعة. وفي تاريخ ابن خلكان كان أبو حنيفة عالما عاملا

زَاهِدًا وَرِعًا ثَقِيًّا كَثِيرًا الْخَشْيَعِ، دَائِمًا النَّصْرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى - أَرَادَ الْمَنْصُورُ  
 تَوَلَّيْتُ عَلَى الْقَضَاءِ فَابِي فَخَلَفَ عَلَيْهِ لِيَقْعَلَنَّ - فَخَلَفَ أَبُو حَنِيفَةَ أَنْ لَا يَفْعَلَ  
 فَقَالَ لِلرَّبِيعِ حَاجِبِ الْمَنْصُورِ، أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْدَرُ عَلَى كِفَارَةِ يَمِينِهِ مِنِّي  
 وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعٍ أَقَمْتُ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَمَادَتْ نَيْتُ أَطْوَلَ صَفَتْ  
 مِنْهُ، وَإِذَا سُئِلَ عَنِ الْفِقْهِ سَأَلَ كَالْوَادِي - وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ حَسَنَ الْوَجْهِ رُبْعَةً  
 وَقَيْلٌ كَانَ حِلْوًا الْيَعْلُوَّةَ السَّمْرَةَ - وَكَانَ وَلَا دَتْهُ سَنَةَ ثَمَانِينَ لِلْهِجْرَةِ وَتُوِّيَ  
 فِي رَجَبٍ وَقَيْلٌ فِي شَعْبَانَ مِنْ خَمْسِينَ وَمِائَةٍ - وَقَيْلٌ أَحَدًا عَشْرًا لَيْلَةً خَلَّتْ  
 مِنْ جُمَادَى الْأُولَى - قَيْلٌ تُوِّيَ - الْيَوْمَ الَّذِي وُلِدَ فِيهِ الشَّافِعِيُّ - وَكَانَتْ وَقَاتُ  
 بِبَغْدَادَ وَدَفِنَ بِبَقِيَّةِ الْخَيْرِ دَانَ - وَبَدْرَةَ هُنَاكَ شَهْرًا تَزَارَ - وَصَلَّى عَلَيْهِ  
 سِتُّ مَرَاتٍ وَلَمْ يُقْدَرُ عَلَى دَفْنِهِ إِلَى الْعَصْرِ لِكَثْرَةِ الزَّحَامِ - وَعَنْ سُؤَيْدِ بْنِ  
 سَعِيدِ بْنِ الْمُرُوزِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ -

لَقَدْ زَانَ الْمُبَلَّادَ وَمَنْ عَلَيْهَا  
 إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو حَنِيفَةَ  
 بِشَارٍ وَفَقَهُ فِي حَدِيثٍ  
 كَأَيَاتِ الزُّبُرِ عَلَى الصَّحِيفَةِ  
 فَمَا فِي الْمَشْرُوقِينَ لَهُ نَطِيرٌ  
 وَلَا بِالْمَغْرِبِينَ وَلَا بِكُوفَةَ  
 رَوَيْتُ الْعَائِمِينَ لَهُ سَفَاهًا  
 خِلَافَ الْحَقِّ مِنْ مَجْحَجِ صَعِيفَةَ  
 قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ الْعَسَّانُ الشَّرْقِيُّ -

وَضَعَ الْقِيَاسَ أَبُو حَنِيفَةَ كُلَّهُ  
 فَاتَى بِأَوْضِحِ حُجْبَةٍ وَقِيَاسٍ  
 وَبَنَى عَلَى الْأَشَارِاسِ بِنَائِهِ  
 فَابْنَتْ مَا مَنَعُوا عَلَى الْأَسَاسِ  
 وَالتَّاسُ مُتَّبِعُونَ فِيهَا قَوْلَهُ  
 لَمَّا اسْتَبَانَ ضِيَاءُهَا لِلتَّاسِ  
 أَنَدَى الْإِمَامَ أَبَا حَنِيفَةَ الَّذِي  
 هُوَ تَالِمٌ بِالشَّرْعِ وَالْقِيَاسِ  
 سَبَقَ الْأَيْمَةَ وَالْجَمِيعَ عِيَالَهُ  
 فَمَا تَحَرَّاهُ بِمَحْسِنِ قِيَاسِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ عِلْمَ الشَّرِيعَةِ وَرَثِيهِ أَبُو بَابَا، ثُمَّ تَابَعَهُ  
 مَا لَيْكُ فِي تَرْتِيبِ الْمَوْطَأِ وَلَمْ يَسْبِقْ أَبَا حَنِيفَةَ أَحَدًا - إِنَّهَا كَلَامُ الْعَلَامَةِ  
 السِّيُوطِيِّ - وَقَالَ الْعَلَامَةُ أَبُو جَعْفَرٍ الصِّفَاتِيُّ الَّتِي تَمَيَّزَ بِهَا كَثِيرٌ مِنْهَا أَنَّ  
 نَأَى جَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابِ وَمِنْهَا مَا تَفَقَّهَ مِنْ الْأَصْحَابِ مَا لَمْ يَتَّفِقْ لِأَحَدٍ -

قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ وَكَيْعٍ أَخْطَاءُ أَبُو حَنِيفَةَ فَرَحِبَةً . فَقَالَ وَكَيْعٌ مَنْ يَقُولُ فَهُوَ  
 كَأَنَّ نَعَامَ بَلْ هُمْ أَصْلُ سَبِيلًا . كَيْفَ يُخْطِئُ وَعَمْدَةٌ أَيْئَةً الْفِقْهِ كَأَبِي يُوسُفَ  
 وَحَسَدٌ وَذَنْبٌ وَأَيْئَةُ الْحَدِيثِ وَعَدَدُهُمْ ، وَأَيْئَةُ اللُّغَةِ وَعَدَدُهُمْ وَأَيْئَةُ  
 الذُّهُودِ وَالْوَرَعِ كَالْفَضِيلِ وَدَاوُدَ الطَّائِي . وَمِنْهَا أَنَّهُ أَدَلُّ مَنْ دُونَ الْفِقْهِ وَرَبِّيَّةٌ  
 عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَتَبِعَهُ مَالِكٌ ، وَمِنْ تَبْلِيهِ كَأَنَّهُ يُعْتَمَدُ وَنَ عَلَى حِفْظِهِمْ  
 وَهُوَ أَدَلُّ وَأَضِيعَ كِتَابِ الْقُرْآنِ وَكِتَابِ الشُّرُوطِ . وَمِنْهَا أَنْ تَشَارُ مَذْهَبِهِ فِي الْأَقَالِيمِ  
 لَيْسَ فِيهَا غَيْرُهُ كَالْهِنْدِ وَالسِّنْدِ وَالرُّومِ وَمَا وَرَاءَ النَّهْرِ . وَمِنْهَا انْفَاثُهُ عَلَى  
 نَفْسِهِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ كَسْبِ نَفْسِهِ وَلَمْ يَقْبَلْ جَائِزَةً . وَمِنْهَا مَا تَوَاتَرَ مِنْ  
 كَثْرَةِ عِيَادَتِهِ وَرُحْمَتِهِ وَكَثْرَةِ مُجْتَمَعِهِ وَإِعْتِمَادِهِ . وَمِنْهَا أَنَّهُ مَاتَ مَطْلُومًا مُجْبُورًا  
 وَرَوَى الْخَطِيبُ عَنْ بَعْضِ أَيْئَةِ الزُّهْدِ ، يُحِبُّ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنْ يَدْعُوا إِلَى  
 حَنِيفَةِ فِي صَلَاتِهِمْ لِحِفْظِهِ عَلَيْهِمُ السُّنَّةَ وَالْفِقْهَ . وَقَالَ مِسْحَرُ بْنُ كَدَامٍ ، مَنْ  
 جَعَلَ أَبَا حَنِيفَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ أَرَجُ أَنْ لَا يَخَافَ . قِيلَ لَهُ لِمَ تَرَكْتَ رَأْيِي  
 أَصْحَابِهِ وَآخَذْتَ بِرَأْيِهِ قَالَ لِصِحَّتِهِ ، فَأَتُوا أَبَا صَاحٍ مِنْهُ لِأَدْعَابِ مِنْهُ إِلَيْهِ . قَالَ  
 ابْنُ الْمُبَارَكِ رَأَيْتُ مِسْعَرًا فِي خَلْوَةٍ أَبِي حَنِيفَةَ لِيَسْأَلَهُ وَيَسْتَفِيدَ مِنْهُ ، وَقَالَ  
 مَا رَأَيْتُ أَفْقَهُ مِنْهُ . قَالَ مَعْمَرٌ . هَذَا رَأْيُ رَجُلٍ يَجْسُنُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي الْفِقْهِ  
 وَيَسْعَهُ أَنْ يَقِيْسَ وَيُشْرَحَ الْحَدِيثَ أَحْسَنَ مَعْرِفَةٍ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ . وَسَأَلَ يَحْيَى  
 بْنُ مَعِينٍ هَلْ حَدَّثَ سُفْيَانُ عَنْهُ ، قَالَ نَعَمْ كَانَ ثِقَةً وَصَدُوقًا فِي الْفِقْهِ  
 وَالْحَدِيثِ مَا مَوْتًا عَلَى دِينِ اللَّهِ . قَالَ الذَّهَبِيُّ قَدْ تَوَاتَرَ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ وَ  
 تَعَبُّدُهُ وَتَعَبُّدُهُ ، وَمِنْ ثَمَّ كَانَ يُسَمَّى الْوَقْدَانَ مِنْ كَثْرَةِ قِيَامِهِ بِإِحْيَائِهِ الْقُرْآنَ  
 فِي رُكْعَةٍ ثَلَاثِينَ سَنَةً . قَالَ أَبُو مُطِيعٍ مَا دَخَلْتُ الطَّوْفَ إِلَّا دَرَأَيْتُ أَبَا حَنِيفَةَ  
 وَسُفْيَانَ فِيهِ . وَقَالَ الْفَضِيلُ رَأَيْتُ جَمَاعَةً مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ فَمَا  
 رَأَيْتُ أَحْسَنَ صَلَاةً مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ . وَقَالَ الشَّرِيكُ كُنْتُ مَعَهُ سَنَةً ، فَمَا  
 رَأَيْتُهُ وَضَعَ جَنْبَهُ عَلَى الْغُرَاشِ . وَقَالَ آسَدُ بْنُ عُمَرَ كَانَ يُكَاوِمُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 يُسْمَعُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يَتَرَحَّمَهُ جِيرَانُهُ . وَقَالَ غَيْرٌ وَاحِدًا أَنَّهُ كَانَ أَكْرَمَ النَّاسِ  
 مُجَالَسَةً وَكَثَرَهُمْ أَكْرَامًا وَمَوَاسَاةً لِأَصْحَابِهِ وَلَمَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو

یوسف کان ابو حنیفة یغتم لمن شکوه علی شیئی و اعطاه ایاة و یقول اشکر  
 لله فانما هو رزق سائغه الله الیک و کان یعولنی عشرين سنة، مارة بیت  
 اجمع الخصال المحمودة منه. و كانوا یقولون ابو حنیفة امنية العلم والعمل  
 و السخاء و البذل و اخلاق القرآن. قال ابن المبارک قد امنت المدینة نسالت  
 عن اذهدا اهلها فقالوا ابو حنیفة. و عن هارون الرشید انة ذکر عندنا  
 یوما فرحنا علیه و قال، کان یفطر بعین عقله ما لا یفطر غیره بعین ناسه  
 و قال الحسن بن عمارة علی قبره کنت لنا خلفا و ما مضی، و ما ترکت خلفا  
 بعد ان خلفت فی العلم الذی علمتہم، و لن یخلفون فی الورع الا بتوفیق الله  
 سبحانه. و عن فضل بن خالد قال رأیت النبی صلی الله علیه و سلم فقلت  
 یا رسول الله ما تقول فی علم ابي حنیفة فقال ذالک یتحتاج الناس الیه. و عن  
 مسدد البصری انة نام بکفة بین الزکون و المقام قبیل النجی، فو ای رسول  
 الله صلی الله علیه و سلم فقال ما تقول فی هذ الرجل الذی بالکوفة النجاد  
 بن ثابت اخذ من علیه؟ فقال رسول الله، صلی الله علیه و سلم اخذ من علمه  
 و اعمل بعلمه فنعما الرجل هو. قال فقمت و کنت اکثر الناس لنعمان و انی استغفرو  
 الله مما کان منی. و حکى عن عبد الله ما حاصله ان ابا حنیفة لم یفرده بالقول  
 بالقیاس بل علی ذالک نقهائ الامصار. انتهی کلام العلامة ابن حجر. بعد ازا  
 گفته که جمیع امام ابو حنیفه را از مرجع شمرده اند و آل خلافت حق است بلکه عسان مرجع بجهت ترویج  
 مذہب باطل خود نسبت باین جنس امام جلیل شمر نموده است. و نیز معتزله مخالفان خود را مرجع می  
 نامند. و نیز ابو عمرو بن عبد البر که از اکابر محدثان است، گفته که ابو حنیفه مسود بوده است و با و  
 منسوب ساختند آنچه لائق جناب او نبود. و این دلیل نیابت شان اوست که شرکت بزرگان  
 گذشته بهم رساند. و اندام سرور دین علیه و علی الیه الصلوة فرموده مر علی را کرم الله وجهه که  
 در تود و گروه پلاک گشته اند. اول محب مفرط، دوم حاسدان پس از طعن قاصران منقصت  
 با و عاند نشود و قصور در عدالت او نرود. امام علی بن المدینی فرموده که از ابو حنیفه سفیان ثوری  
 و ابن مبارک و حماد بن زید و شمیم و کعب و عباد بن عوام و جعفر روایت کنند و اوثق است و شعبه  
 در باب او حسن را می بود و آنچه خطیب بغدادی در تاریخ خود بعضی از موجبات قدح نقل کرده

غرض خطیب آن است که اکابر از حسد حسنا و خلاص نیافتند نه جهت طعن در امام، با آنکه  
 اسانید آن مشتمل بر مجروحین و مناکیر است، و لذا در مدح امام مسلمین فضائل جمیل و فضائل جلیل  
 چندان نقل کرده است که دیگران نکرده و در سند آورده که تواتر پیوسته است از امام ابن شریح  
 که از اکابر اصحاب شافعی است رضی اللہ عنہ کہ او شنید مردی را کہ عیب ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ  
 کرد. ابن شریح گفت: عیب کسے مے کنی کہ سربیع علم اور اسلم است۔ آل کس پر سید چگونه  
 باشد؟ گفت بجهت آنکہ علم سوال است و جواب و ابوحنیفہ اول کسے است کہ وضع اسولہ را کرده  
 است پس نصف باو سلم شد، و جواب داد مخالفان را در نصف جواب باو مخالفت کرد پس سربیع  
 باو سلم شد، و ربع رابع متنازع فیہ است، مخالفان دعوائے حقیقت در آل مے نمایند و ابوحنیفہ  
 مسلم مے دارد و نیز در سند از زبیدین ہارون حکایت نموده کہ گفت: هیچ کس را از ابوحنیفہ اعلم نیافتہ  
 ام۔ و نیز در سند از شقیق بلخی حکایت کرده کہ ہمراہ ابوحنیفہ در راہ بودم، مردے اورا از دور دید  
 نجل گشتہ الیتاد۔ چون ابوحنیفہ بدال مطلع شد از حقیقت حال او پرسید، عرض کردہ کہ وہ ہزار درہم  
 از تو قرض بزدہ من است، و زمان اہمال تبطویل انجامیدہ و قدرت اداء آل ندارم۔ ابوحنیفہ  
 رضی اللہ عنہ فرمود کہ تمام قرض خود را تو بخشیدم و ترسے کہ در دل تو راہ یافتہ از من اورا  
 عفو کن شقیق گوید کہ دستم از آل کہ ابوحنیفہ زاہد حقیقی است۔ و نیز صاحب مسند از صدریکے  
 خوارزمی روایت نموده کہ وے چنین انشاء کرده است ہ

هَذَا مَذْهَبُ الْمُتَحَنِّينَ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ • كَالْقَبْرِ الْوَصَّاحِ خَيْرُ الْكُوفِ  
 تَفَقَّهُ فِي خَيْرِ الْقُرُونِ مَعَ التَّقَى فَمَذْهَبُهُ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

و نیز در جامع مسند گفته است کہ امام ابوحنیفہ را غسل دادم، بر چہرہ مبارک او نوشتہ یا فتم  
 يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اذْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ دَا صِنِيَّةً مَرْضِيَّةً و بردست راست او  
 نوشتہ یا فتم، اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ و بردست چپ او نوشتہ دیدم اِنَّا  
 لَا نُضَيِّعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا و بر شکم او نوشتہ دیدم يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ  
 وَ رِضْوَانٍ وَ جَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا اِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ  
 أَجْرٌ عَظِيمٌ و چون بر جنبازہ نهادم، آوازے شنیدند از ہاتف کہ گفت ہ

يَا قَائِمَ اللَّيْلِ هُوَ الْقِيَامِ يَا مَائِمَ الْيَوْمِ خَيْرَ الْقِيَامِ  
 أَبَاحَ لَكَ اللَّهُ مَا تَشْرَبُ مِنْ جَنَّةِ الْخَلْدِ دَارِ السَّلَامِ

و نیز آورده اند که ابوحنیفه گفته است که رب العزة را نود و نه بار در خواب دیده ام - چون  
 نوبت صدم دیدم، پرسیدم اے رب عزّ شأنک و عظم بڑھانک بچہ چیز خلافت ترا از  
 عذاب تو نجات حاصل شود در جواب فرمود، ہر کہ در پگاہ این کلمات بگوید، سُبْحَانَ اللَّهِ الْاَ  
 بَدِيِّ الْاَبَدِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْقَرْدِ الْقَمَدِ، سُبْحَانَ اللَّهِ دَانِعِ  
 السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ، سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ مَسَاجِدَةً وَلَا وِلْدًا، سُبْحَانَ اللَّهِ  
 الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَا يُولَدْ وَلَا لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدًا۔ در ابراہیم شامی آورده است کہ  
 قطب مظفر قدس سرّ کا گوید کہ از حضرت علیہ السلام شنیدم کہ چون فداء قیامت میان  
 نفس و شیطان مخاصمت شود نفس گوید خداوند از من استعداد من مصفا بود۔ شیطان در آن تخم  
 معصیت کاشت، حکم حضرت جبار جل جلالہ وارد شود کہ مفتیان مرا ابوحنیفہ و شافعی طلب نمایند  
 تا حکم کنند۔ ابوحنیفہ گوید اَلزَّرْعُ لِمَنْ ذَرَعُ یعنی زراعت از زراعت کننده است حکم کند کہ  
 گناہ آدمی بر شیطان تمیل نمایند۔ امام شافعی گوید ذَلِيبُ الْأَرْضِ أُجْرَةُ الْمِثْلِ، یعنی  
 خداوند زمین را اجرت المثل است، حکم حضرت تمہار صدور باید کہ حسنات شیطان را با آدمی  
 عطا فرمایند۔ هَذَا اِخْوَمَا اَوْ رِدْفِي مَنَاقِبِهِ، وَمَا هُوَ اِلَّا قَطْرَةٌ مِّنْ بِحَارِ  
 سَمَائِلِهِ وَحِسَانِ خَصَائِلِهِ۔ تَذَابِيْلُ فِئَةٍ ذِكْرٌ لِّبَعْضِ مَنَاسِبِهَا وَجَمْعٌ مِّنْ تَكْلَامِهَا  
 وَآصْحَابُہ۔ جامع مسند از خطیب خوارزمی نقل مے کند کہ ادا امام ابوحنیفہ کبیر امام المحدثین  
 روایت کردہ کہ اصحاب امام ابوحنیفہ و اصحاب امام شافعی در باب تفضیل مذاہب باہم مناظرہ  
 کردند۔ امام ابوحنیفہ فرمود کہ مشائخ امام شافعی را بشمارند، شمرند، ہر شتا و شیخ برآمد گفت مشائخ  
 امام ابوحنیفہ را بشمارند، شمرند، چہار ہزار شیخ بظہور پیوست، علامہ سیوطی گفته امام ابوحنیفہ طبری  
 شافعی جزو سے تالیف نموده در روایت امام ابوحنیفہ از صحابہ، گفته کہ امام ابوحنیفہ فرمودہ  
 است، ہفت کس از اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را ملاقات نمودم، انس بن مالک عبد اللہ بن  
 اُنیس عبد اللہ بن جریر، جابر بن عبد اللہ و معقل بن سبیا و واثلہ بن الاصقع، و عائشہ بنت  
 عجرہ رضی اللہ عنہم۔ و صاحب کنز خفی با سناد خود روایت کردہ از محمد بن سماعہ از ابو یوسف  
 از ابوحنیفہ و در آن لقاء و سماع ست از عبد اللہ بن جریر صحابی۔ و جمعے از اہل حدیث در صحت  
 این روایت توقف دارند۔ چنانچہ دارقطنی شافعی گفته کہ لَمْ يَلِقْ اَحَدًا مِّنَ الصَّحَابَةِ اِلَّا  
 اَنَّهٗ رَاى اَنْسًا يَعْينُهٗ و لَمْ يَسْمَعْ مِنْهٗ۔ و امام ابن اثیر در جامع الاصول گفته کہ چہار کس



از صحابه در زمان ابوحنيفه بوده اند که تقا و اخذ حديث از آنها بشيوت پيوسته است اما  
ابن خسر و ثعبي و قاضي مرساني و صلواني از حنفيه و ابو معشر از شافعيه و ابن نجار صاحب تاريخ و غيرهم  
روايت اخذ و لقاء از صحابه ثبت ساخته اند و جرعه در آل نياورده اند و الله سبحانه اعلم  
بِحقيقه الحال . وقفه را از امام حماد بن سليمان که از کبار فقهاء بوده است ، گرفته است . در جامع  
الاصول گفته است که کان اعلم الناس بذاشي ابراهيم النخعي و گفته سميع عن  
ابراهيم النخعي و سعيد بن جبير ، روى عنه منصور و المغيرة و الحكم  
و شعبه و الثوري و مات سنة عشرين و مائة . و استاد امام حماد و رفقه ابراهيم نخعي  
است . در جامع الاصول گفته ، هو ابو عمدة ان ابراهيم بن يزيد النخعي ، الفقيه  
الكويتي ، احد الائمة الاعلام المشهورين ، تابعي جليل القدر و روى عائشة  
و لم ينبت له منها سماع . و سميع علقمة و الاسود ، روى عنه الحكم و منصور  
و الاعمش ، مات سنة ست و تسعين و له تسع و اربعون و قيل ثمان و خمسون ،  
و الاول اصح . و استاد ابراهيم نخعي علقمة است . در جامع الاصول گفته هو علقمة بن قيس  
بن مالك النخعي روى عن عمر و ابن مسعود ، روى عنه ابراهيم و الشعبي و ابن  
سيون . و هو تابعي كبير ، اشتهر بحديث ابن مسعود و صحبته ، مات سنة  
احد اى و ستين . و استاد علقمة عبد الله بن مسعود است رضی الله عنه ، که از اکابر صحابه است و  
از مخولي علماء و فقهاء و نجباء معتبرين و صاحب فطائل جميله و شمائل جزيله و مقامات عليه و کمالات  
جليله که در کتب احاديث و تواريخ مشروع است . در جامع الاصول گفته کان اسلام عبد الله  
قد يما قبل عمر ، و قيل کان سادسا و ضمته النبي ، صلى الله عليه و سلم ،  
الى عمر و كان من خواصه ، و قال النبي ، صلى الله عليه و سلم ، رضيت لامتي  
ما رضيت لها ابن ام عبد ، يعني ابن مسعود . شهدا بدارا و المشاهدا ، و صلى الى  
القبيلتين ، و شهدا له رسول الله صلى الله عليه و سلم بالجنة ، مات بالمدينة  
سنة اثنين و ثلاثين و له بضع و ستون سنة ، روى عنه ابو بكر و عمر و  
عثمان و علي و من بعدهم من الصحابة و التابعين . و نيز از اساتذة امام ابوحنيفه  
است عطارد بن ابي رباح که او را سيد التابعين گفته اند ، و ابو اسحق سبيعي و محارب بن  
دثار و محمد بن المنكدر و نافع مولى ابن عمر و سماک بن حرب چنانکه امام ابن الاثير گفته است . و قال

الْعَلَامَةُ السُّيُوطِيُّ نَقَلَ عَنِ الْحَافِظِ جَمَالِ الْمُرْزِيِّ، رَوَى أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَشِرِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَارِثِ  
 بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَمَدَانِيِّ وَالْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَكِيمَ بْنَ عَمِيئَةَ وَخَالَ  
 بْنَ عَلْقَمَةَ وَرَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَزُبَيْدَ الْيَمَانِيِّ وَزِيَادَ بْنَ عَلَاقَةَ  
 وَسَعِيدَ بْنَ مَسْرُوقِ الثَّوْرِيِّ وَسَلَمَةَ بْنَ كَهَيْلٍ وَشَدَّادَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَشَيْبَةَ  
 بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّحَوُّتِيِّ وَهُوَ مِنْ أَقْدَانِهِ وَطَاوُسَ بْنَ كَيْسَانَ كَمَا قِيلَ وَطَرِيفَ  
 أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيَّ وَطَلْحَةَ بْنَ تَائِعٍ وَعَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ وَعَامِرَ الشَّعْبِيِّ وَعَبْدَ اللَّهِ  
 بْنَ أَبِي حَبِيبَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرَيْرَةَ الْأَعْمَرِيَّ وَعَبْدَ الْعَزِيزِ  
 بْنَ رَفِيعٍ وَعَبْدَ الْكُوثَمِيِّ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْبَصْرِيِّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمِيرَةَ وَعَلِيَّ بْنَ  
 ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ وَعَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ وَعَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ وَعُثْبَةَ بْنَ سَعْدِ  
 الْعَوْفِيِّ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ وَعَلْقَمَةَ بْنَ مَرْثَدٍ وَعَلِيَّ بْنَ الْأَقْمَرِ وَعَلِيَّ الرَّزَّازِ  
 وَغَمْرَةَ بْنَ دِينَارٍ وَمُؤَنَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَقَابُوسَ بْنَ أَبِي ظَبْيَانَ وَالْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ  
 الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَقَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ وَقَيْسَ بْنَ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدَ  
 بْنَ زُبَيْرِ الْخَنْظَلِيِّ وَمُحَمَّدَ بْنَ السَّائِبِ الْكَلْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ  
 بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَمُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ الْهَمْدَانِيِّ وَالزُّهْرِيَّ  
 وَمُحَمَّدَ بْنَ الْمُشَكِّدِ وَمُحَمَّدَ بْنَ رَاشِدٍ وَمُسْلِمَ الْبَطِينِ وَمَنْصُورَ وَمُوسَى بْنَ أَبِي  
 عَائِشَةَ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَثِيرَ سِوَاهُمْ أَنْتَهَى. وَقَدْ عَرَّجَ جَامِعُ الْمُسْتَدْرِ  
 شَيْخُخَ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى حُرُوفِ الْمُجَمَّعِ مِنْ تَطْوِيلِ ذِكْرِهِ. وَأَذْكَرُ  
 طَائِفَةٌ مِنْهُمْ جَعْفَرُ الصَّادِقُ حَسَنُ بْنُ حَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَحَسَنُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ  
 الْمُرْتَضَى وَحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَحَسَنُ بْنُ سَعْدَةَ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي  
 طَالِبٍ وَحَمِيدُ الطَّوِيلِ وَدَاوُدُ بْنُ زِيَادٍ تَلْمِيزُ عَلِيِّ الْمُرْتَضَى وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ  
 الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ وَزَيْدُ بْنُ وَلِيدٍ وَزِيَادُ بْنُ مَسِيرَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدُ بْنُ جَبَلِ بْنِ زَيْدِ بْنِ  
 الْأَسَدِيِّ أَدْرَكَ ثَمَانِيَةَ عَشْرَ صَحَابِيًّا وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ  
 مِهْرَانَ الْأَعْمَشُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُقْبَرِيِّ وَسَعِيدُ مَوْلَى حُدَيْفَةَ وَشَرِيحُ بْنُ هَافِي

الْكُوْفِيُّ وَشَرِيحُ الْقَاضِي وَطَلْحَةُ بْنُ مَصْرِفٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْمُوجُ وَعَدِي تَمِيمٌ  
 بْنُ ثَابِتٍ وَعَاصِمُ بْنُ كَلْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ وَعَاصِمُ الْفَرَّاءُ رَوَى عَنْهُ الْإِمَامُ وَرَوَى هُوَ  
 عَنِ الْإِمَامِ وَأَخَذَ بِقَوْلِهِ وَقَالَ جَزَاكَ اللَّهُ يَا أَبَا حَنِيفَةَ أَتَيْتَنَا صَغِيرًا وَأَتَيْنَاكَ  
 كَبِيرًا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعِمْرَانُ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَهَاشِمُ  
 بْنُ عُرْوَةَ - انْتَهَى - وَنَاهِيكَ يَهْتَوِي لَأَعْلَى كَابِرٍ. مَنْ كَانَ هُمُورًا شَيْوُخَةً مَعَ ذَلِكَ  
 الْإِتْقَانِ وَالْفَهْمِ وَالرَّايَةِ كَيْفَ يُخْطِئُ. وَمَا ذَكَرْتُ إِلَّا شُرُومًا قَلِيلَةً مِنْهُمْ  
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَهَذَا أَشْرَعُ فِي بَيَانِ حَالِ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَشُرُومِهِ مِنْ  
 عُلَمَاءِ مَذْهَبِهِ. وَقَدْ مَرَرْنَا نَقَلْتُ مِنْ كَلَامِ الْعُلَمَاءِ ابْنِ حَجْرَانَ الْإِمَامَ مَا لَكَ  
 مِنْ تَلَامِيذِهِ وَكَذَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فِيقَهُ الْبَصْرِيِّ. وَقَدْ قَالَ الْعُلَمَاءُ ابْنُ  
 الْأَثِيرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ مَا رَوَيْتُ أَكْمَلَ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. وَقَالَ الشَّيْخُ ابْنُ  
 حَجْرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ مُثَبَّتٌ إِمَامٌ مَشْهُورٌ فِيقَهُ مَاتَ فِي شَعْبَانَ سَنَةِ  
 خَمْسٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةٍ وَمَوْلِدُهُ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَكَذَلِكَ مَرَّانٌ مِسْعَرًا  
 مِنْ تَلَامِيذِهِ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ مُثَبَّتٌ فَاضِلٌ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ أَوْ خَمْسٍ  
 وَخَمْسِينَ بَعْدَ الْبَاطِنَةِ قُلْتُ وَأكْبَرُ أَصْحَابِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ الْإِمَامُ أَبُو يُوسُفَ  
 الْقَاضِي. فِي جَامِعِ الْأُصُولِ هُوَ الْقَاضِي أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ صَاحِبُ  
 الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ كُوْفِيُّ سَمِعَ أَبَا سَمْحَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ تَيْمِيَّةٍ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ  
 الْأَنْصَارِيَّ وَالْأَعْمَشَ وَهَشَامَ بْنَ عُرْوَةَ وَعَطَاءَ بْنَ مُحَمَّدٍ ابْنَ إِسْحَاقَ وَابْنَ  
 سَعْدٍ وَأَبَا حَنِيفَةَ وَرَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ وَبَشِيرُ بْنُ الْوَلِيدِ  
 الْكِنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُهُمْ  
 سَكَنَ بَعْدَ ذَلِكَ وَالْأَهْلُ الْهَادِي الْقَضَاةَ وَبَعْدَهُ الرَّشِيدُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ دُعِيَ بِقَضَاءِ  
 الْقَضَاةِ فِي الْإِسْلَامِ. كَانَ إِمَامًا عَالِمًا حَافِظًا كَبِيرًا قَدِيرًا فِيقَهُمَا فَاضِلًا عَظِيمًا نَحَلَّ  
 فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ وَلَهُ سَنَةٌ ثَلَاثٌ وَعَشْرُونَ وَمِائَةٌ وَمَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَمَانِينَ  
 وَمِائَةٍ. وَفِي تَارِيخِ الْإِمَامِ الْيَافِعِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ كَانَ الْقَاضِي أَبُو يُوسُفَ  
 يُصَلِّي بَعْدَ مَا دَلِيَ الْقَضَاءُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتِي رُكْعَةً. وَتَوَلَّى الْقَضَاءُ لَثَلْثَ مِنَ الْخُلَفَاءِ

المهدي والهادي والرشيد بيوميه . وقال يحيى بن معين سمعته يقول عن  
 ائمة كل ما فتيت به فقد رجعت عنه الاما واقبال الكتاب والسنة سمع حماد  
 من كبار الائمة وجالس محمد بن ابي ليلى ثم الامام الرباني محمد بن الحسن  
 الشيباني قال الامام ابن اثير في جامع الاصول هو ابو عبد الله محمد بن الحسن  
 بن فوقد الشيباني مولا هم صاحب الامام ابي حنيفة وامام اهل الرازي اصله  
 دمشقي من قريظة تسمى قريظة حرستا سمع ابا حنيفة ومسعرا والثوري ومالك  
 بن معمر وكتب عن مالك بن انس والاذرعي وابي يوسف القاضي سكن بغداد  
 وحديث بهار روى عنه الشافعي وهشام بن عبيد الله الرازي و ابو عبيد القاسم  
 بن سلام واسماعيل بن توبة وعلي بن مسلم وغيرهم كان الرشيد والاه  
 القضاء فخرج معه الى خراسان فمات بالرازي ودفن بها . ولد سنة اثنين وثلاثين  
 ومائة ونظر في الرازي فغلب عليه وعرف به وتوفي سنة تسع وثمانين ومائة  
 وهو ابن ثمان وخمسين سنة . وقال محمد بن توك ابي ثلاثين الف درهم فانفقت  
 خمسة عشر الف على النحو والشعر وخمسة عشر الف على الحديث والفقه وانتمت  
 على باب مالك عشر سنين . وبلغ الشافعي في مدحه والثناء عليه . قال الامام  
 الشافعي لما توفي هو والكسائي اثنى في سنة واحدة قال الرشيد دفنا الفقه والنحو  
 بالرازي . وقال ايضا لقي جماعة من اعلام الائمة وحضر مجلس ابي حنيفة رضي الله  
 عنه وتفقه على ابي يوسف ونشر علم ابي حنيفة . وذكر من الدارين الجندي . كان  
 محمد فقيها محققا في الفقه والزهد والتقوى . وله تصنيفات في انواع العلوم و  
 وصحب الثوري . وقال العمل والعلم من علامات السعادة ويصفت ديانتة . ومن  
 تلاميذته الكرخي والطحاوي و ابو حفص الكبير . كان الكسائي القاري النحوي ابن  
 خالته . انتهى . ومن تلاميذته وخلص اصحابه القاضل زفر بن الهذيل صاحب  
 الدكا والوافر والفهم الظاهر . استاذ الشيخ الكبير الوالي الشهير شقيق البلخي . قال  
 البيهقي مات سنة ثمان وخمسين ومائة . وهو احد المعتمد بن المعول على قولهم  
 بعد الامام وصاحبيه . ومنهم فقيه الفقهاء الامام حسن بن زياد اللؤلؤي .  
 قال الامام ابن الاثير الحسن بن زياد احد اصحاب ابي حنيفة رضي الله عنه

حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ الْقَاضِي وَمُحَمَّدُ بْنُ شَيْبَانَ  
 الْكُوفِيُّ نَدَلَ بَعْدَ إِذْ قَالَ كَتَبْتُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ حَدِيثٍ كُلُّهَا  
 يَخْتِجُ إِلَيْهَا الْفُقَهَاءُ. مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَمِائَتَيْنِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهُوَ سَنَةٌ وَقَاتِ  
 الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ الذَّهَبِيُّ كَانَ دُرَيْسًا فِي لُفْقِهِ. وَمِنْهُمْ إِمَامُ ابْنِ الْأَمَانِ  
 حَمَادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ رَوَى عَنْ أَبِيهِ. قَالَ الْيَافِعِيُّ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاحِ وَالْخَيْرِ،  
 مَاتَ سَنَةَ سِتِّ وَسَبْعِينَ وَمِائَةٍ. قَالَ الْعَلَمَةُ السِّيُوطِيُّ فِي ذِكْرِهِ مِنْ رَوَى عَنْ  
 أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِبْرَاهِيمُ الطَّهْمَانِيُّ قُلْتُ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَرَّاسَانِيُّ  
 سَكَنَ نَيْشَابُورَ. قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَجْرٍ ابْنُ الْإِمَامِ ثِقَةَ مِنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ  
 ثَمَانٍ وَسِتِّينَ بَعْدَ الْمِائَةِ. وَعَدَاةٌ مِنْ شَيْبُوخِ السِّنَّةِ. قَالَ الْقِيُوطِيُّ هُوَ الْأَبْيَضُ  
 بْنُ الْأَعْرَبِيِّ الصَّبَاحِ الْمُنْقَرِي، قُلْتُ هُوَ التَّمِيمِيُّ مَوْلَاهُمْ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةَ  
 مِنَ السَّادِسَةِ وَعَدَاةٌ مِنْ شَيْبُوخِ ابْنِ دَاوُدَ التُّرْمَذِيِّ وَالنِّسَائِيِّ. قَالَ السِّيُوطِيُّ  
 وَأَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَرَشِيِّ قُلْتُ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَرَشِيُّ مَوْلَاهُمْ. قَالَ فِي تَقْرِيْبِ  
 التَّهْدِيْبِ ثِقَةَ ضَعْفُهُ التُّورِيُّ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ مِائَتَيْنِ وَعَدَاةٌ مِنْ  
 مَشَافِخِ السِّنَّةِ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَذْرَقِ قُلْتُ هُوَ إِسْمَعِيلُ  
 الْأَخْزُومِيُّ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ  
 بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ وَلَهُ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَعَدَاةٌ مِنْ شَيْبُوخِ السِّنَّةِ. قَالَ  
 السِّيُوطِيُّ وَأَسَدُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَلِيُّ. قَالَ الذَّهَبِيُّ صَحَبَ الْإِمَامَ أَبَا حَنِيفَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ وَتَفَقَّهَ عَلَيْهِ، فَقَدِمَ بَعْدَ إِذْ وَوَلِيَ قَضَاءَ الشَّرْقِيَّةِ. قَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ  
 بِالْقَوِيِّ، قَالَ الدَّارِقُطِيُّ يُعْتَبَرُ بِهِ. قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ لَمَّا رَأَى مِنْكَ وَأَرَجُو  
 أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَمَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ. وَعَنْ يَحْيَى لَا بَأْسَ بِهِ. قَالَ أَحْمَدُ  
 الصَّدُوقُ، قَالَ مَرْثَةُ صَالِحِ الْحَدِيثِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعِينَ وَمِائَةٍ. قَالَ السِّيُوطِيُّ  
 وَإِسْمَعِيلُ بْنُ يَحْيَى الصُّيُوفِيُّ، قُلْتُ كَأَنَّهُ إِسْمَعِيلُ الشَّيْبَانِيُّ الَّذِي عَدَاةُ الشَّيْخِ  
 ابْنِ حَجْرٍ فِي مَرْتَبَةِ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَضَعْفُهُ وَعَدَاةٌ مِنْ شَيْبُوخِ التُّرْمَذِيِّ وَاللَّهُ  
 سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ قَالَ السِّيُوطِيُّ وَأَيُّوبُ بْنُ هَانِيٍّ الْجَعْفِيُّ، قُلْتُ هُوَ كُوفِيُّ. قَالَ  
 الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوقٌ فِيهِ لَيْسَ مِنَ السَّادِسَةِ، وَعَدَاةٌ مِنْ شَيْبُوخِ التُّرْمَذِيِّ. قَالَ

السِّيُوطِيُّ وَالجَارُودِيُّ بِنِ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدِ النِّيشَابُورِيِّ . قَالَ الدَّهَبِيُّ قَبِيلُ كُنْيَةٍ  
 أَبِي الصَّخَّارِ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ غَيْرُ ثِقَةٍ . مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَمِائَتَيْنِ . وَجَعْفَرُ بْنُ  
 عَمْرٍو . قُلْتُ وَهُوَ أَخُو مُحَمَّدٍ قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْدِيَةِ صَدُوقٌ مِّنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ  
 سَنَةَ سِتِّ أَوْ سَبْعٍ وَمِائَتَيْنِ وَمَوْلِدَاهُ عَشْرُونَ وَقِيلَ ثَلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ .  
 قَالَ السِّيُوطِيُّ وَحَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ ، قُلْتُ هُوَ الْعَزْمِيُّ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالتُّونِ تَحْمَلُ الزَّائِدَ  
 أَبُو عَلِيٍّ الْكُوْفِيُّ ، قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْدِيَةِ ضَعِيفٌ وَلَهُ نِفْثَةٌ وَفَضْلٌ مِّنَ الثَّمَانِيَةِ  
 مَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَأَثْنَيْنِ وَسِتِّينَ بَعْدَ الْمِائَةِ وَلَهُ سَبْعُونَ سَنَةً وَعَدَاهُ مِنْ  
 شَيْخِ ابْنِ مَاجَةَ . قَالَ الدَّهَبِيُّ قَالَ حَجْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ مَرَّ مَيِّتٌ فَبَيْتُهَا بِالْكُوْفَةِ  
 أَفْضَلُ مِنْ حَبَّانٍ . وَقَالَ ابْنُ مَعِينٍ حَبَّانُ صَدُوقٌ مَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَسَبْعِينَ .  
 قَالَ السِّيُوطِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ قُلْتُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ فُرَاتٍ الْقَدَّانُ قُلْتُ هُوَ التَّمِيمِيُّ  
 الْكُوْفِيُّ . قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْدِيَةِ صَدُوقٌ يُتَّقَمُّ ، وَعَدَاهُ مِنْ شَيْخِ مُسْلِمٍ التَّرْمِذِيِّ  
 قَالَ السِّيُوطِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ كَانَ مِنْ رُؤَسَاءِ الشِّيْعَةِ . قَالَ  
 ابْنُ عَدِيٍّ لَا يُشْبَهُ حَدِيثُهُ حَدِيثَ الثَّقَاتِ ، وَحَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخِيُّ قُلْتُ  
 هُوَ الْفَقِيهُ النِّيشَابُورِيُّ قَاضِيهَا قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَجْرٍ صَدُوقٌ عَابِدٌ وَرُمِيَ بِالْإِرْحَادِ  
 مِّنَ التَّاسِعَةِ ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةٍ ، وَعَدَاهُ مِنْ شَيْخِ أَبِي دَاوُدَ  
 وَالتَّسَائِيٍّ وَابْنِ مَاجَةَ . قَالَ الدَّهَبِيُّ تَفَقَّهَ بِأَبِي حَنِيفَةَ وَعَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ  
 وَسَلَمُ بْنُ شَيْبٍ وَجَمَاعَةٌ . قَالَ التَّسَائِيُّ صَدُوقٌ قَبِيلٌ كَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ  
 يَزُورُهُ لِدِينِهِ وَتَعَبَّدَهُ . قَالَ الْحَكَمُ حَفْصُ أَفْقَهُ أَصْحَابِ أَبِي حَنِيفَةَ وَلِي الْقَضَاءِ  
 ثُمَّ نَدِمَ وَأَقْبَلَ عَلَى الْعِبَادَةِ ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةٍ . قَالَ السَّلْمِيُّ فِي  
 وَفِيهِ نَظَرٌ . قَالَ السِّيُوطِيُّ وَحَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ الرَّازِيُّ . قُلْتُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ النَّانِيُّ  
 بَنُوْنِي . قَالَ الْعَسْكَلَانِيُّ تَفَقَّهَ لَهُ عَرَابِيٌّ ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعِينَ وَمِائَةٍ وَعَدَاهُ  
 مِنْ شَيْخِ الْأَذْبَعَةِ . وَقَالَ السِّيُوطِيُّ وَأَبُو مُطِيعٍ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُرْجِيُّ  
 قُلْتُ هُوَ مِنْ أَكْبَرِ تَلَامِيذِهِ ، رَوَى عَنْهُ الْفَقَهُ الْأَكْبَرُ ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ  
 بَعْدَ الْمِائَةِ . كَذَا فِي بَعْضِ التَّوَارِيخِ . قَالَ الدَّهَبِيُّ أَبُو مُطِيعٍ الْبَلْخِيُّ صَاحِبُ أَبِي  
 حَنِيفَةَ رَوَى عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَهَشَامٍ وَعَنْهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَخَلَادُ الصَّعْدَانِ وَجَمَاعَةٌ .

تَفَقَّهَ بِهِ أَهْلُ تِلْكَ الدِّيَارِ وَكَانَ بَصِيرًا بِالرَّأْيِ، عَلَامَةً كَبِيرًا الشَّانِ وَلَكِنَّهُ  
وَإِذَا فِي صَبِيحِ الْأَثَرِ - انْتَهَى ذِكْرُ مَا يُدَلُّ عَلَى كَمَالِ زُهْدِهِ وَاسْتِقَامَتِهِ بِحَيْثُ لَا يَخَافُ  
فِي اللَّهِ كَوْمَةً لَا يُمِرُّ قَالَ السِّيُوطِيُّ وَحَمَادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قُلْتُ  
تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ - وَحَمَزَةُ بْنُ حَبِيبِ الزِّيَّاتِ قُلْتُ هُوَ الْقَارِي الْمَعْرُوفُ أَحَدُ الْمُفْرَاءِ  
السَّبْعَةِ الْمَتَوَاتِرِ قَرَأَهُ تَهْمًا لِمَجْمَعٍ عَلَى جَلَالَتِهِ وَإِمَامَتِهِ وَهُوَ فِي الْقِرَاءَةِ تَلْمِيذُ  
عَاصِمِ اسْتَاذِ الْكِسَائِيِّ وَشَيْخِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ - قِيلَ كَانَ يَخْتُمُّ فِي كُلِّ شَهْرٍ خَمْسًا  
وَ عِشْرِينَ خْتَمَةً - قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَاتَ سَنَةَ سِتِّ أَوْ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ  
بَعْدَ الْيَاثَةِ - وَكَانَ مَوْلِدُهُ سَنَةَ ثَمَانِينَ - قَالَ الدَّهَبِيُّ وَوَلِدَهُ أَبُو حَنِيفَةَ  
فِي سَنَةِ - قَالَ ابْنُ فَضِيلٍ مَا أَحْسَبُ أَنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ إِلَّا بِالْحَمَزَةِ - وَقَدْ وَثَّقَهُ  
ابْنُ مَعِينٍ - وَقَالَ النَّسَائِيُّ لِأَبِي سَبِيحٍ - وَقَالَ السَّاجِيُّ صَدُوقٌ لَيْسَ مُتَقِنًا - وَقَدْ  
تَقَدَّمَ أَنَّ عَاصِمًا الْقَارِيَّ أَيْضًا كَانَ مِمَّنْ اسْتَفَادَ مِنَ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ - وَ  
خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبِ السَّرْحَسِيِّ، قُلْتُ كُنِيَّتُهُ أَبُو الْحَجَّاجِ، عَدَّةُ الْعُسْقَلَانِيِّ مِنْ  
شَيْوِخِ ابْنِ مَاجَةَ وَالتَّوَمَدِيِّ - وَضَعَفَهُ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ  
بَعْدَ الْيَاثَتَيْنِ - قَالَ الدَّهَبِيُّ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبِ الْفَقِيهَ، وَهَاءُ أَحْمَدًا - قَالَ  
ابْنُ عَدِيٍّ هُوَ مِمَّنْ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَكَانَ لَهُ جَلَالَةٌ بِخَرَّاسَانَ - قَالَ السِّيُوطِيُّ  
وَدَاؤُذُ بْنُ نَصِيرِ الطَّائِيٍّ، قُلْتُ هُوَ دَاؤُذُ بْنُ نَصِيرِ بِنْتِ النَّوْنِ - أَبُو سُلَيْمَانَ الطَّائِيُّ  
الْكُوفِيُّ - قَالَ بَعْضُهُمْ فِي ذِكْرِهِ نَفِيهَ الْفُقَهَاءِ، عَالِمٌ قَائِمٌ فِي الزُّهْدِ وَالتَّقْوَى وَكَمْ  
يَكُنْ فِي وَقْتِهِ مِثْلَهُ، وَهُوَ تَلْمِيذُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُعْتَقِدُ حَبِيبِ الْعَجْمِيِّ، اسْتَاذُ  
مَعْرُوفِ الْكُوفِيِّ، إِخْتَارَ الْخَلْوَةَ وَالْعَزْلَةَ وَتَرَكَ الرِّعَاسَةَ، وَكَانَ يَكْسِرُ  
الْخُبْزَ وَيَدْلُكُهُ وَيَجْعَلُهُ فَيْتًا ثُمَّ يَبْلُهُ بِالْمَاءِ وَيَشْرِبُهُ وَيَقُولُ بَيْنَ شَرْبِ  
الْفَيْتِ وَأَكْلِ الْخُبْزِ قِرَاءَةَ خَمْسِينَ آيَةً - فَضَائِلُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصَى - كَانَ إِمَامًا  
كَبِيرًا عَارِفًا شَهِيرًا، جَلِيلَ الْقَدْرِ عَظِيمَ الْمَحَلِّ فِي الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ - قَالَ  
الْعُسْقَلَانِيُّ نَفَقَ نَفِيهَ زَاهِدًا مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ سِتِّينَ وَقِيلَ خَمْسِينَ سِتِّينَ  
وَمِائَةً وَعَدَّةً مِنْ مَشَائِخِ النَّسَائِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - قَالَ السِّيُوطِيُّ وَرَفَرُ -  
قُلْتُ قَدْ مَرَّ ذِكْرُهُ قَالَ وَزَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ الْعُكْلِيُّ بِصَمِّ الْمُهْمَلَةِ وَسُكُونِ الْكَافِ

أصله من خراسان - وكان بالكوفة ورحل في الحديث فاكثرت منه - قال في  
تقريب التهذيب صدوق - وفي حديث الثوري من التاسعة ، مات سنة ثلاث و  
مائتين . قال الذهبي زيد بن حباب العابد الفقيه صدوق جوال وقد وثقه  
ابن معين وابن المديني . وقال أبو حاتم صدوق . وقال ابن عدي من أثبات  
الكوفيين لا يشك في صدقه . قال السيوطي وسابن الزرقاني ، قلت هو سابن بن  
عبد الله . قال الذهبي روى عن أبي خلف وروى عنه جماعة . قال السيوطي  
وسعد بن أبي الصلت قاصي شيراز وسعيد أبو الجهم القابوسي وسعيد بن  
سلام البصري وسلام بن سالم النخعي وسليم بن عمرو النخعي وسهل بن  
مزا حيم وشعيب بن اسحق الدمشقي ، قلت هو شعيب الأموي مولا هم البصري  
ثم الدمشقي . قال في تقريب التهذيب ثقة روى بإدعاء من كبار التاسعة  
وعده من مشايخ البخاري ومسلم وأبي داود والنسائي . قال السيوطي والصبح  
بن محارب قلت هو أيضا التميمي الكوفي نزيل الروي قال الشيخ ابن حجر صدوق  
ربما خالف من الثامنة وعده من شيوخ ابن ماجة . قال السيوطي وصلت بن  
حجاج وأبو عاصم ضحك بن محمد هو أبو عاصم النبيل البصري الشيباني .  
قال في تقريب التهذيب ثقة ثبت من الثامنة مات سنة اثني عشر أو بعدها  
ومائة . قال السيوطي وعامر بن الفرات الغنزي وعابد بن حبيب ، قلت هو أبو أحمد  
الكوفي ويقال أبو هشام بياغ الهروي على تقدير المضاف إليه . قال الشيخ ابن  
حجر صدوق روى بالشيخ من التاسعة وعده من شيوخ النسائي وابن ماجة  
قال السيوطي وعباد بن عوام . قلت أبو شهير الواسطي . قال في تقريب التهذيب  
ثقة من الثامنة مات سنة خمس وثمانين أو بعدها ومائة وله نحو من  
سبعين . وقال السيوطي وعبد الله بن مبارك قلت هو عبد الرحمن ، عبد الله  
بن المبارك الحنظلي مولا هم . قال ابن الأثير في جامع الأصول ، كان من الربانيين  
إماما فقيها حافظا زاهدا ورعا حقا إذا مثبتا . وعن إسماعيل بن عباس ما على وجه  
الأرض مثل عبد الله بن المبارك ولا أعلم أن الله خلق خلقا من خصال الخير  
إلا جعلها فيه . قدم بغداد غير مرة وحدث بها ، ولده في سنة ثمانية عشر و



وَقِيلَ تِسْعَ عَشْرَ وَمِائَةَ وَمَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَثَمَانِينَ وَمِائَةَ. وَفِي تَارِيخِ الْإِمَامِ  
 الْيَافِعِيِّ صَنَّفَ تَفَاصِيْفَ كَثِيرَةٍ وَحَدِيثُهُ نَحْوُ مِائَتَيْنِ أَلْفَ حَدِيثًا. قَالَ أَحَدُ  
 بَنِي حَنْبَلٍ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِ ابْنِ الْمُبَارِكِ أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ مِنْهُ وَقَالَ شُعْبَةُ مَا قَدِمَ  
 عَلَيْنَا مِثْلَهُ. وَقَالَ أَبُو اسْتَعْنَى الْفَرَزْدَقِيُّ ابْنُ الْمُبَارِكِ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ وَعَنْ شُعَيْبِ بْنِ  
 حَرْبٍ مَا لَقِيَ ابْنَ الْمُبَارِكِ مِثْلَ نَفْسِهِ. وَقَالَ غَيْرُهُ كَانَ لَهُ تِجَارَةٌ وَاسِعَةٌ وَكَانَ  
 يَنْفِقُ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَكَانَ يَخْجُجُ سَنَةً وَيَغْرُوسَنَةً  
 وَعَنِ الثَّوْرِيِّ وَدِدْتُ أَنْ عَمَّرْتَنِي كُلَّهُ يَوْمَ مِنْ أَيَّامِ ابْنِ الْمُبَارِكِ وَقَدْ ذَكَرَهُ  
 الْعَسْقَلَانِيُّ فِي شَيْبُوخِ السِّتَّةِ. قَالَ مَاتَ وَلَهُ ثَلَاثُونَ أَوْ سِتُونَ سَنَةً. رَوَى  
 عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ  
 وَابْنِ وَهْبٍ وَعَبِيدُ الرَّزَاقِ الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَكُلُّ هَؤُلَاءِ  
 مِنَ الْأَيْمَةِ الْعُلَى. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ بَالِغَ الْمَحَبَّةِ بِأَبِي حَنِيفَةَ مَدَامًا  
 لَهُ شَدِيدًا عَلَى مَنْ عَادَاهُ عَلَى مَا مَرَّ فِي الْخَالِصَةِ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
 يَزِيدَ قُلْتُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَقْرِيئِيُّ أَمَلَهُ مِنَ  
 الْبَصْرَةِ وَالْأَهْوَزِيِّ قَالَ الْحَبْرُ الْمَدَائِقِيُّ ابْنُ حَجْرَةَ فَاضِلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ نَيْفًا  
 وَسَبْعِينَ سَنَةً مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ بَعْدَ الْيَمَانِيِّينَ وَتَدَا  
 قَارِبَ الْيَمَانَةِ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ شَيْبُوخِ الْبُخَارِيِّ وَقَدْ قَالَ الْعَلَّامَةُ السِّيُوطِيُّ إِذَا  
 حَدَّثَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَاهِدُنَا قَالَ السِّيُوطِيُّ عَبْدُ الْكَلْبِيِّ بْنُ  
 مُحَمَّدٍ الْجُرْجَانِيُّ قُلْتُ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَقْبُولٌ مِنَ التَّاسِعَةِ. مَاتَ فِي  
 حَدِّ دِ الثَّمَانِينَ وَمِائَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَبْدُ الْعَبِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبِي رَوَادٍ  
 قُلْتُ الرَّوَّادِيُّ بَشِيرٌ الرَّائِيٌّ وَتَشْدِيدُ الرَّوَّادِ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوقٌ يَخْطِئُ وَعَدَاهُ  
 مِنْ شَيْبُوخِ الْأَرْبَعَةِ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ. قُلْتُ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 السِّيُوطِيُّ الْعَنْبَرِيُّ مَوْلَاهُمُ الْبَصْرِيُّ. قَالَ ابْنُ حَجْرَةَ ثَبَّتَ مِنَ الثَّامِنَةِ  
 وَمَاتَ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَمِائَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُبَيْرِ الْقُرَشِيِّ. وَ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّائِيُّ. قُلْتُ هُوَ أَبُو وَهْبٍ الْأَسَدِيُّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ  
 ثِقَةٌ فَقِيهٌ رَبَّاهُ مِنَ الثَّامِنَةِ. مَاتَ سَنَةَ ثَمَانِينَ بَعْدَ مِائَةَ وَلَهُ ثَمَانُونَ

الأستة ، و عدده من شيوخ الستة . قال و عبد الله بن موسى . قلت هو  
 أبو محمد الكوفي العسبي . قال الشيخ ابن حجر ثقة فقيه ربنا و هم من  
 الثامنة مات سنة ثلاث عشر و مائتين . قال السيوطي و عباس بن محمد  
 علي بن ظبيان قلت هو علي بن ظبيان بمجربة مفتوحة ثم موحد ساكنة  
 بن هلال العسبي بالموحد قاضي بغداد من التاسعة مات سنة اثنين و  
 تسعين بعد مائة عدده العسقلاني من شيوخ ابن ماجه . قال السيوطي  
 علي بن عاصم . قلت هو علي بن عاصم التميمي مولا همام الواسطي من التاسعة  
 مات سنة احدى و مائتين و قد جاز و تسعين ، عد من شيوخ أبي داود و الترمذي  
 و ابن ماجه . قال السيوطي و علي بن سمير و عمرو بن محمد النصراني و أبو قهر  
 عمرو بن هشيم القطعي . قلت هو من صغار طبقاته التاسعة مات على رأس البائتين  
 في تقويم التهذيب قال السيوطي و الفضل بن موسى قلت هو الفضل بن موسى  
 السنائي بمهمله مكسورة و زونين المروزي . قال العسقلاني ثقة ثبت من  
 كبار التاسعة مات سنة اثنين و تسعين في ربيع الأول و عد من شيوخ الستة .  
 قال السيوطي و القاسم بن حكيم . قلت هو القاسم العربي بضم المهمله و  
 فتح الذاء بعد هاتون . أبو أحمد الكوفي قاضي همدان . قال العسقلاني صدوق  
 فيه لين و عدده من شيوخ الستة مات سنة ثمان و مائتين . قال السيوطي  
 القاسم بن معين . قلت هو القاسم بن معين بفتح الهمزة و سكن للهملة ابن  
 عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود الكوفي أبو عبد الله القاضي . قال الحافظ ابن  
 حجر ثقة فاضل من السابعة مات سنة خمس و سبعين و مائة من شيوخ  
 أبي داود و النسائي قال العلامة السيوطي و قيس بن ربيع قلت هو أبو محمد  
 الكوفي مات سنة بضع و ستين و مائة . قال العسقلاني صدوق تغير لما كبر  
 و أدخل عليه ابنه مالميس من حديثه فحدث به من الطبقة السابعة . قال  
 السيوطي و محمد بن أبان و محمد بن نصر العبدي . قلت هو أبو عبد الله الكوفي  
 قال العسقلاني ثقة حافظ من التاسعة مات سنة ثلاث و مائتين و عد من  
 شيوخ الستة ، قال العسقلاني و محمد بن الحسن الشيباني قلت تقدم ذكره .

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الذَّهَبِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قُلْتُ لَعَلَّهُ  
 أَبُو مُسَلَّمَةَ الْبَصْرِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ مِنْ شَيْبُوخِ بْنِ مَاجَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ  
 وَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ بْنِ عَطِيَّةٍ قُلْتُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ الْكُوْفِيِّ نَزِيلٌ مِنْ بَخَارٍ مِنَ الثَّامِنَةِ  
 وَ مِنْ شَيْبُوخِ أَبِي دَاوُدَ وَ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ قُلْتُ  
 هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكُوْفِيِّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْدِيبِ صَدُوقٌ مِنَ السَّابِعَةِ.  
 قَالَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوقِ الْكُوْفِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدِ الْوَاسِطِيِّ قُلْتُ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ وَ  
 أَبُو يَزِيدٍ وَ أَبُو إِسْحَاقَ أَمَلَهُ شَامِيٌّ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي تَفْتَهُةٍ ثَبَتَتْ عَابِدًا مِنْ كِبَارِ  
 التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعِينَ أَوْ تَبْلُهَا أَوْ بَعْدَهَا دَمِائَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَ مَرْدَانُ  
 بْنُ سَالِمٍ قُلْتُ لَعَلَّهُ مَرْدَانُ بْنُ سَالِمِ الْغِفَارِيِّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ مِنْ كِبَارِ  
 التَّاسِعَةِ وَ مِنْ شَيْبُوخِ أَبِي دَاوُدَ. وَقَالَ السِّيُوطِيُّ وَ مَصْعَبُ بْنُ مُقَدَّمٍ وَ الْمَعَانِيُّ  
 بْنُ عِمْرَانَ الْمُوصِلِيُّ وَ مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ هُوَ أَبُو السَّكَنِ التَّمِيمِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَ  
 الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ تَفْتَهُةٌ ثَبَتَتْ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ عَشْرَةَ مِائَتَيْنِ وَلَهُ تِسْعُونَ  
 سَنَةً. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَ أَبُو سَهْلٍ نَصْرَبَنْدِيُّ الْكُوَيْمَرِيُّ الْبَلْخِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالصَّقَلِ  
 وَ نَصْرَبَنْدِيُّ عَمِيدُ الْمَلِكِ الْعَسْكَوِيِّ وَ النَّضْرَبَنْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ الْأَزْدِيُّ. قُلْتُ هُوَ أَبُو غَالِبٍ  
 الْكُوْفِيُّ نَزِيلٌ إِصْبَهَانَ مِنَ الطَّبَقَةِ التَّاسِعَةِ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَ النَّظْرَبَنْدِيُّ مُحَمَّدُ  
 الْمَرُودِيُّ قُلْتُ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوقٌ  
 رُبَمَا وَ هَمَّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَ مِنْ شَيْبُوخِ النَّسَائِيِّ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَ النَّعْمَانُ  
 بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ قُلْتُ هُوَ أَبُو السُّنْدِ الْإِصْبَهَانِيُّ التَّمِيمِيُّ، قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ  
 تَفْتَهُةٌ عَابِدٌ فَتِيهِ مِنَ التَّاسِعَةِ وَ عَدَّ مِنْ شَيْبُوخِ أَبِي دَاوُدَ وَ النَّسَائِيِّ. قَالَ  
 السِّيُوطِيُّ وَ نُوحُ بْنُ دَرَّاجِ الْقَاضِي قُلْتُ هُوَ نُوحُ بْنُ دَرَّاجِ التَّمِيمِيُّ مَوْلَاهُمْ أَبُو  
 مُحَمَّدٍ الْكُوْفِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَ مِنْ شَيْبُوخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَ نُوحُ  
 بْنُ أَبِي مَرْزِيمٍ قُلْتُ هُوَ أَبُو عِصْمَةَ الْمَرُودِيُّ الْقَوْشِيُّ وَ يَعْرِفُ بِالْحَاجِجِ لِحُجَّتِهِ  
 الْعُلُومَ لَكِنْ ضَعْفُهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ مِنَ الطَّبَقَةِ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ  
 وَ مِائَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ هُوَ نَيْمُ بْنُ سَفِينٍ وَ حَمُودَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قُلْتُ هُوَ أَبُو الْأَشْهَبِ  
 التَّقْفِيُّ الْبُكْرِيُّ الْبَصْرِيُّ الْأَسَمِيُّ نَزِيلٌ بَغْدَادَ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ صَدُوقٌ مِنَ

التاسعة و عدد من شيوخ ابن ماجة مات سنة ست عشر لآ ومائتين قال  
 السيوطي والهياج قلت هو الهياج بن بسطام التميمي البوحبي بصم الموحدا  
 الجيم بينهما راء ساكنة ابو خالد السهرودي من الطبقة السابعة مات سنة سبع  
 وسبعين ومائة قال السيوطي وكيع بن جراح قلت قال الامام ابن الاثير في جامع  
 الاصول وابوسفيان وكيع بن جراح ابن مليح ابن عبد الرود اسي الكوفي من قيس  
 عيلان وقيل اصله قزية من قرى النيشابور سمع اسماعيل بن ابي خالد وهشام  
 بن عروة وسليمان الاعمش وابن جريج والاذاعي وشعبة روى عنه وابن المبارك  
 وتيبة بن سعيد واحمد بن حنبل ويحيى بن معين وعلي بن السديني وخنس  
 كثيرا سواهم قدم بغداد وحدث بها وهو من امشاج الحديث الثقات المعول  
 بحديثهم المرجوع الي قولهم كبير القدر قال يحيى بن معين مائة بيت افضل  
 من وكيع وكان يفتي بقول ابي حنيفة وكان قد سمع منه شيئا كثيرا ولدا سنة  
 تسع وقيل ثمان وعشرين ومائة ومات سنة سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء  
 وعدة العسقلاني من مشايخ الستة وقال ثقة حافظ عابد من كبار التاسعة  
 وفي ابي ماضي شرح البخاري قال احمد بن حنبل مائة بيت اذرع للعلم ولا احفظ  
 من وكيع وقال يحيى بن اكرم كان يصوم الدهر ويحتم القوان كل ليلة ويفتي  
 بقول ابي حنيفة انتهى قال السيوطي ويحيى بن ابي ايوب البصري ويحيى بن نظير  
 بن صاحب ويحيى بن يمان وي زيد بن دريع قلت هو ابو معاذة البصري قال في  
 تقريب التهذيب ثقة ثبت من الثامنة مات سنة اثنين وثمانين ومائة و  
 عدد من مشايخ الستة قال وي زيد بن هارون قلت هو ابو خالد الواسطي السلي  
 مولا هم قال الحافظ ابن حجر ثقة متفق عابد من التاسعة مات سنة ست  
 ومائتين وقد قارب التسعين وفي جامع الاصول روى عنه احمد بن حنبل و  
 علي بن السديني وابوبكر بن ابي شيبه واحمد بن منيع والحسن بن عرفة وغيرهم  
 قدم بغداد وحدث بها ولدا سنة ثمان وعشر ومائة قال ابن السديني لم ادر  
 احدا احفظ من ابن هارون كان عالما بالحديث حافظا ثقة عابدا عالما زاهدا  
 قال الزعفراني مائة بيت احدا قطخيو ومن يزيد بن هارون قال السيوطي ويونس

بَنُ بَكِيرُ الشَّيْبَانِي فِي قُلْتُ هُوَ أَبُو بَكْرٍ الْجَسَالُ الْكُوْفِيُّ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ  
 وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ وَهُوَ مِنْ شَيْبُوخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ . قَالَ  
 السِّيُوطِيُّ وَأَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَارِيُّ قُلْتُ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ الْإِمَامُ قَالَ  
 الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرَةَ حَافِظُ لَهْ تَصَانِيفُ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ  
 وَمِائَةٍ وَقِيلَ بَعْدَهَا قَالَ السِّيُوطِيُّ وَأَبُو حَمْزَةَ الْيَشْكُرِيُّ قُلْتُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ  
 مَيْمُونِ الْمُرُوزِيِّ . قَالَ ابْنُ حَجْرَةَ قُلْتُ مِنْ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ أَرْبَعِينَ  
 وَسِتِينَ وَمِائَةٍ وَعَدَّ مِنْ شَيْبُوخِ ابْنِ مَاجَةَ . قَالَ السِّيُوطِيُّ وَأَبُو صَعِيدٍ الصَّغَانِيُّ  
 وَأَبُو شَهَابٍ الْخَيْطُ الْكَبِيرُ وَإِسْمُهُ مُوسَى بْنُ مَنَافِعِ الْأَسَدِيِّ وَيُقَالُ الْهَدَلِيُّ .  
 قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْدِيبِ صَدُوقٌ مِنَ السَّادِسَةِ وَعَدَّ مِنْ شَيْبُوخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ  
 وَالتَّنَائِي قَالَ السِّيُوطِيُّ وَأَبُو مُقَاتِلِ الشَّهْرَقَنْدِيُّ قُلْتُ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ  
 مَقْبُولٌ مِنَ الثَّامِنَةِ وَعَدَّ مِنْ شَيْبُوخِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ السِّيُوطِيُّ الْقَاضِي أَبُو يُوسُفَ  
 قُلْتُ هُوَ الْإِمَامُ فَقِيهُ الْفُقَهَاءِ وَقَدْ وَدَّ الْعُلَمَاءُ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو يُوسُفَ  
 الْقَاضِي لَقَدْ مَذْكُورُهُ أَدَلٌّ إِنَّهُ كَلَّمَ السِّيُوطِيُّ وَلَا يُخْفَى أَنَّ مَا ذَكَرَهُ السِّيُوطِيُّ  
 شَرِذِمَةٌ مِنَ أَصْحَابِهِ وَهَذَا أَنَا أَذْكَرُ جَمْعًا مِنْ مُعْتَمِدِي أَصْحَابِهِ . قَالَ الْعَلَّامَةُ  
 ابْنُ حَجْرٍ فِي رِسَالَتِهِ الْمُسَمَّاتِ بِخَيْرَاتِ الْحِسَانِ إِنَّ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي حَنِيفَةَ عَبْدًا  
 الرَّزَاقِي . قُلْتُ ذَكَرَنِي جَامِعُ الْأُصُولِ هُوَ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الرَّزَاقِي بْنُ نَافِعِ بْنِ حَمِيدِ بْنِ  
 مَوْلَا هُمُ صَنْعَانِيٍّ مِنَ الْيَمَنِ وَهُوَ أَحَدُ الْمَشْهُورِينَ الْأَكْثَرِينَ بِالرِّوَايَةِ صَاحِبُ  
 تَالِيفَاتٍ كَثِيرَةٍ وَكَانَتْ الرَّحْلَةَ إِلَيْهِ مِنْ أَنْطَارِ الْأَرْضِ سَمِعَ مَعْمُرًا وَالثَّوْرِيَّ وَ  
 غَيْرَهُمَا رَوَى عَنْهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِصُورٍ وَغَيْرُهُمْ  
 وَلِدَ سَنَةَ سِتِّ وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَمَاتَ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ . قَالَ  
 الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ هُوَ مِنَ الطَّبَقَةِ التَّاسِعَةِ مَاتَ وَلَهُ خَمْسٌ وَثَمَانُونَ سَنَةً . وَمِنْهُمْ  
 يَحْيَى بْنُ ذَكْوِيَّ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَلَى مَا فِي مُسْنَدِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ عَدَّةُ الْعَسْكَلَانِيِّ  
 مِنْ شَيْبُوخِ السِّتَّةِ وَقَالَ مُتَّقِنٌ مِنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَثَمَانِينَ  
 وَمِائَةٍ . قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ فِي إِثْنَيْنِ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ عَلَى الْأَصَحِّ . تُوْفِيَ عَالِمٌ  
 أَهْلُ الْكُوْفَةِ يَحْيَى بْنُ ذَكْوِيَّ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ الْحَافِظُ عَاشَ ثَلَاثًا وَسِتِينَ سَنَةً .

قال ابن المديني انتهى العلم اليه في زمانه وكان بعد الثوري أثبت منه  
 ذكره الجوزي في طبقات القراء من رواة حنيفة ومنهم أبو يحيى الحماني وهو  
 الحميد بن عبد الرحمن أبو يحيى الكوفي ثقة شهيد من الطبقة التاسعة ومات  
 سنة اثنين ومائتين وعداة العسقلاني من شيوخ البخاري ومسلم داود  
 والتزمدي وابن ماجه ومنهم أبو داود الطيالسي على ما رواه الإمام أبو  
 بساطة عن أبي داود الطيالسي عن أبي حنيفة قال ولدت سنة ثمانين فقدم  
 عبد الله بن أنيس الكوفي سنة أربع وتسعين سمعته وأنا ابن عشرة سنة قال  
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حُبَّك الشَّيْءُ يَعْصِي وَيُصِمْ وَأَبُودَاؤُهُمْ  
 هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ جَادٍ وَ الطَّيَالِسِيُّ الْبَصْرِيُّ. قال الحافظ بن حجر ثقة حافظ  
 من التاسعة مات سنة أربع ومائتين وهو من شيوخ البخاري ومسلم وغيرهم  
 ومن جملة رواة أبيه أيضا إمام الجرح والتعديل الحافظ الناقد عظيم القدر  
 كبير المنزلة إمام الأئمة الأعلام يحيى بن معين على ما روى أبو معشر بإسناد  
 عن يحيى بن معين عن أبي حنيفة أنه سمع عائشة بنت عمر قالت قال رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم أكثر جسد الله في الأرض الجراد إلا أكله ولا أحرمة  
 قال الحافظ ابن حجر يحيى بن معين الغطفاني مؤلاهم أبو زكريا البغدادي ثقة  
 حافظ إمام الجرح والتعديل من العاشرة تلت مات بالمدينة وغسل على الأعراف  
 غسل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كتبت بيدي هذه ستياثة  
 ألف حديث قال الإمام الشافعي روى عنه كبار الأئمة منهم المسلم و  
 البخاري وأبو داود ومن تابعي الإمام أبي حنيفة ومقتفي آثاره الإمام يحيى  
 بن سعيد القطان وسيدنا على ما رواه الخطيب عن يحيى بن معين قال سمعت  
 يحيى بن سعيد القطان يقول ما سمعنا أحسن من رأي أبي حنيفة وقد أخذنا  
 أكثر أقواله قال يحيى بن معين وكان يحيى بن سعيد يذهب في الفتوى إلى  
 قول الكوفيين ويختار قول أبي حنيفة من أقوالهم ويتبع رأيه من بين أصحابه  
 قال الإمام ابن الأثير في جامع الأصول روى عن يحيى بن سعيد القطان عبد  
 الرحمن بن مهدي وعفان بن مسلم وعلي بن السديني ومسدد وأحمد بن

حَنْبَلٌ وَبِحَيْبِ بْنِ مَعِينٍ وَحَمَّادُ بْنُ الْمُنْتَهَى وَغَيْرُهُمْ قَدِيمٌ لَعْدَاؤُهُ وَحَدَّثَ بِهَا  
 وَهُوَ إِمَامٌ كَبِيرٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عَالِمٌ عَارِفٌ بِالْحَدِيثِ مَشْهُورٌ مَكْتُوبٌ وَوَلِدًا سَنَةَ عِشْرِينَ  
 وَمِائَةً وَمَاتَ فِي صَفَرِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَمْ  
 يَرَعَيْنِي مِثْلَ بَحْيِيِّ بْنِ سَعِيدٍ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ مَا رَعَيْتُ عَالِمًا  
 بِالرِّجَالِ مِنْ بَحْيِيِّ بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانِ. قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجْرٍ سُئِلَ ابْنُ مَعِينٍ  
 هَلْ رَوَى صَفْوَانٌ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَحَكَى عَنْ أَبِي يُوسُفَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ أَشَدَّ  
 مَتَابَعَةً مِنِّي لِأَبِي حَنِيفَةَ. قُلْتُ فَظَهَرَ مِنْ هَذَا أَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ مِنْ أَصْحَابِ  
 أَبِي حَنِيفَةَ وَمَنْ أَخَذَ الْعِلْمَ مِنْهُ. قَالَ ابْنُ حَجْرٍ الْعَلَّامَةُ قَالَ الثَّوْرِيُّ لَمَّا  
 قِيلَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ أَبِي حَنِيفَةَ، لَقَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ أَهْلِ الْأَرْضِ. وَقَالَ  
 أَيْضًا إِنَّ الَّذِي يَخَالِفُهُ يَتَّجِحُ إِلَى أَنْ يَكُونَ أَعْلَى مِنْهُ قَدَاوَةً وَأَوْفَرُ عِلْمًا وَيُؤَيِّدُ  
 مَا يُؤْخَذُ ذَلِكَ وَلَمَّا تَجَاكَرَ لِقَاءَهُ وَنِشْنِي خَلْفَهُ وَلَا يُجِيبُ إِذَا سُئِلَ حَتَّى يَكُونَ  
 أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ الْحَجِيبُ انْتَهَى. فَمَا حَكَاهُ بَعْضُ الْمُرَرِّخِينَ لَا يُعَيِّبُهُ، لَعَلَّ مِنْ وَضِعِ  
 الْحَاسِدِينَ لَهُ. قَالَ فِي جَامِعِ الْأَصُولِ فِي ذِكْرِ سُفْيَانَ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سُفْيَانُ بْنُ  
 سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقِ الثَّوْرِيِّ الْكُوفِيُّ، إِمَامٌ الْمُسْلِمِينَ وَحُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ أَجْمَعِينَ  
 فِي رَتَبَةٍ مِنَ الْعِلْمِ وَالْإِجْتِهَادِ وَالْحَدِيثِ وَالزُّهْدِ وَالْوَدْعِ وَالْفِقْهِ وَالْيَدِ  
 الْمُنْتَهَى فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْعُلُومِ وَهُوَ أَحَدُ الْأَيْمَةِ الْمُجْتَهِدِينَ وَ  
 أَحَدُ أَقْطَابِ الْإِسْلَامِ وَأَذْكَانِ الدِّينِ وَوَلِدًا فِي أَيَّامِ سُكَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ سَنَةَ  
 سَبْعٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ بِالْبَصْرَةِ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَمِائَةً فِي خِلَافَةِ الْمُهَدِّيِّ  
 رَوَى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَفَضِيلُ بْنُ عِيَّازٍ  
 وَبَحْيِيُّ الْقَطَّانُ وَوَكَيْعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُمْ وَسَمِعَ أَبَا إِسْحَقَ وَعَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ  
 وَمَنْصُورًا وَغَيْرَهُمْ. وَقَدْ مَرَّ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنَّ الْإِمَامَ مَالِكََ بْنَ أَنَسٍ مِنْ تَلَامِيذِهِ  
 الْإِمَامَ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَالِكُ  
 بْنُ أَنَسٍ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ مِنْ بَنِي حَمِيرٍ مِنْ سِبَاءِ الْأَكْبَرِ ثُمَّ مِنْ بَنِي لَيْثِ بْنِ  
 بِنِ تَحْطَانَ وَفِي نَسَبِهِ خِلَافَةٌ غَيْرُ هَذَا وَوَلِدًا سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ بِالْبَدَائِنَةِ  
 سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةً وَلَهُ أَرْبَعٌ وَثَمَانُونَ سَنَةً. قَالَ الْوَاقِدِيُّ مَاتَ

وَلَهُ تِسْعُونَ سَنَةً وَلَهُ وَلَدٌ اسْمُهُ يَحْيَى وَلَا يُعْلَمُ لَهُ غَيْرُهُ وَهُوَ إِمَامُ الْحِجَابِ  
 بِلِ النَّاسِ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ وَكَفَاهُ فَخْرًا أَنَّ الشَّافِعِيَّ مِنْ أَصْحَابِهِ أَخَذَ الْعِلْمَ  
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَتَأْفِيقَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بْنِ  
 الْمُسَكِّدِ وَهَيْشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَبْنِ الزُّبَيْرِ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَسَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ وَخَيْرِ  
 كَثِيرٍ سِوَاهُمْ وَأَخَذَ الْعِلْمَ عَنْهُ خَلْقٌ كَثِيرٌ لَا يُحْصَوْنَ كَثْرَتُهُ وَهُمْ أئِمَّةُ  
 السَّلَاةِ مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِيَّارٍ وَأَبُو هَيْشَامِ بْنِ الْمَغِيرَةِ  
 عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِثٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عَيْسَى وَهَلْوَلَاءُ نَظَرُوا أَوْلَادَ أَصْحَابِهِ وَمَعِينُ بْنُ  
 عَيْسَى وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ وَأَصْبَعُ  
 وَغَيْرُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ لَا يُحْصَى عَدَدُهُمْ وَهَلْوَلَاءُ مَشَافِعُ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٌ وَأَبِي  
 دَاوُدَ وَالتُّوْمَذِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أئِمَّةِ الْحَدِيثِ  
 قَالَ مَالِكٌ قُلْتُ مَنْ كَتَبْتُ عَنْهُ الْعِلْمَ مَا مَاتَ حَتَّى يَجِئَنِي وَيَسْتَفْتِيَنِي - وَكَانَ  
 مَالِكٌ بِالْبَغْدَادِ تَعْظِيمَ الْجِلْمِ وَالِدَيْنِ حَتَّى كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْدُثَ تَوَضَّأَ وَ  
 جَلَسَ عَلَى صَدْرٍ فَرَأَى شَيْئًا وَسَرَّحَ لِحْيَتَهُ وَاسْتَعْمَلَ الطَّيِّبَ وَتَمَكَّنَ مِنَ الْجُلُوسِ  
 عَلَى قَارِ وَهَيْبَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَحِبُّ أَنْ أُعْظِمَ حَدِيثَ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ يَحْيَى بْنُ تَطَّانٍ مَا فِي الْقَوْمِ أَصَحُّ حَدِيثًا  
 مِنْ مَالِكٍ - وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِذَا ذُكِرَ الْعُلَمَاءُ فَمَالِكُ التَّجْمُ - وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَوَيْتُ  
 عَلَى بَابِ مَالِكٍ كُودًا عَامًّا مِنْ أَنْدَلُسِ خَرَّاسَانَ وَبَغَالِ مِصْرَ مَا دَعَيْتُ أَحْسَنَ مِنْهُ فَقُلْتُ  
 لَهُ مَا أَحْسَنُهُ - فَقَالَ هُوَ هِدَايَةُ مَنِّي إِلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ دَعِ لِنَفْسِكَ  
 مِنْهَا ذَاتَةً تُوَكِّبُهَا - فَقَالَ - أَنَا اسْتَجَبْتُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ أَطَأَ تَرْبَةَ فِيهَا رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَافِزَةِ ابْتِهِ - وَكَمْ مِثْلُ هَذِهِ الْمَنَاقِبِ لِهَذَا الطُّورِ  
 الْأَشْمَةِ الْبَحْرِ الذَّاخِرِ - قَالَ الْحَافِظُ أَبُو حَجْرٍ عَنِ الْإِمَامِ الْبُخَارِيِّ أَصَحُّ الْأَسَانِيدِ  
 مَالِكٌ عَنْ تَأْفِيقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَكَانَ مَوْلِدُهُ  
 سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ - وَذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ الْحَبْدَارِيُّ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ قَالَ رَوَى  
 عَنْ تَأْفِيقِ وَرَوَى عَنْهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَالْحُلَوَانِيُّ - وَمِنْ جُلَّةِ أَصْحَابِ  
 الْإِمَامِ الشَّيْخِ الْأَزْهَدِ الْفَقِيهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ الْعَامِرِيُّ أَبُو سَعِيدٍ الْبَلْخِيُّ الْحَنْفِيُّ قَالَ



الذَّهَبِيُّ خَلَفَ بَنَ آيُوبَ أَبُو سَعِيدٍ الْبَلْخِيُّ أَحَدُ نَقَهَاءِ الْإِسْلَامِ بَبَلِغٍ - دَوَّاسٍ عَنِ  
 عَوْنٍ وَمَعْمَرٍ وَجَمَاعَةٍ عَنْهُ أَحْمَدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَخَلَفَ. قَالَ ابْنُ حَبَّانَ فِي الثَّقَاتِ -  
 وَقَالَ ابْنُ مَعِينٍ ضَعِيفٌ قُلْتُ وَكَانَ ذَا عِلْمٍ وَوَعْمَلٍ وَتَأَلَّهَ - مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَ  
 مِائَتَيْنِ عَلَى الصَّحِيحِ وَرَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ. انْتَهَى. وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ رَأَى أَبَا  
 حَنِيفَةَ وَتَلَّمَدَ عَلَى أَبِي يُوسُفَ وَقَالَ هُوَ إِمَامٌ نَفِيهٌ فَاتَى فِي السِّبْطِ فِي الدِّيَّانَةِ  
 وَالصَّلَاحِ وَالتَّقْوَى وَصَحِبَ الثَّوْرِيَّ أَيْضًا وَعَدَّ فِي تَقْرِيبِ التَّهْدِيَةِ مِنْ شَيْخِ التِّرْمِذِيِّ  
 وَقَالَ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ عَشْرَةَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ وَفِي كَثْرَةِ الْحَقِيقِ أَنَّ خَلَفَ  
 بَنَ آيُوبَ كَانَ مِنْ كِبَرَاءِ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِينَ بِالْعِلْمِ بَلِغَ مِنَ الزُّهْدِ - وَأُورِعَ مَبْلَغًا  
 قَصَرَ عَنْهُ أَحْزَابُهُ وَأَمَثَالُهُ. وَكَانَ لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ كَوْمَةً لَا لِيْمَ - قَبِيلَ قَامِ إِبْرَاهِيمَ  
 بَنَ يُوسُفَ يَوْمًا مِنَ الْجَلِيسِ وَدَخَلَ مَسْكَنًا فَانْتَصَبَتْ إِمْرَأَةٌ بِبَيْنِ يَدَيْهِ فَقَالَ  
 لَهَا تَكَلِّبِي بِهَا جَنِّكَ - فَقَالَتْ أَلَسْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّ النَّظْرَةَ فِي وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ -  
 فَبَكَى إِبْرَاهِيمَ حَتَّى صَفَّتِ الْعَبْرُ. فَقَالَ غَلَطْتَ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَضْبَحُوا فِي أَطْبَاقِ  
 السُّرَى مُنْذُ كَذَا. وَإِنْ أَرَدْتَ فَهَذَا ابْنُ قَبْرِ خَلْفَ بَنَ آيُوبَ وَشَقِيحُ بَنَ إِبْرَاهِيمَ  
 ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ كَرَامَاتِ خَلْفَ مَا يَطُولُ ذِكْرُهُ. وَمِنْ جُمْلَةِ رِوَاةِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ  
 حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَلَى مَا مَرَّ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ بَنَ دُرَيْدِ بْنِ دُرَيْمٍ الْأَزْدِيِّ الْجُعْفِيِّ  
 أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ ثِقَةٌ مَثْبُتٌ نَفِيهٌ قَبِيلَ إِتْهُ كَانَ ضَرِيرًا وَلَعَلَّهُ طَرَعَ عَلَيْهِ  
 لِأَنَّهُ صَحَّحَ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ مِنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ - مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةً وَ  
 لَهَ أَحَدٌ وَثَمَانُونَ سَنَةً وَعَدَّ مِنْ مَشَافِحِ السِّتَّةِ - وَفِي جَامِعِ الْأَصُولِ حَمَّادُ بْنُ  
 زَيْدٍ أَحَدُ الْأَعْلَامِ الْأَسْبَاطِ رَوَى عَنْهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَبِحَيْثُ بَنَ سَعِيدِ بْنِ مَهْدِيٍّ  
 مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةً وَمِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَلَى مَا رَوَاهُ  
 أَبُو مَعْشَرٍ بِإِسْنَادِهِ. وَهُوَ مِنْ شَيْخِ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ  
 وَحَكِيِّ الْإِمَامِ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْمُسَدِّدِيِّ عَنِ ابْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ ثِقَةٌ - قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ  
 حَجْرٍ مِنَ الثَّمَانِيَةِ، مَاتَ سَنَةَ أَحَدِ أَوْ اثْنَيْنِ وَثَمَانِينَ بَعْدَ مِائَةٍ وَلَهُ تِسْعٌ  
 وَتِسْعُونَ سَنَةً. وَمِنْ أَصْحَابِ الْإِمَامِ الْكَبِيرِ وَلَوْ لِي الشَّهِيدِ فِي الْمَنَاقِبِ الْعَلِيَّةِ  
 وَالْمَقَامَاتِ الْحَلِيَّةِ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَدَهَمَ ضَمِنَ اللَّهُ عَنْهُ. حَكَى أَنَّهُ كَانَ يُخَضَّرُ فُجَلِسَ

أَبِي حَنِيفَةَ وَالتَّاسُ يُنْظَرُونَ إِلَيْهِ بِظُلْمِ الْحَقَارَةِ فَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يُعْظِمُهُ وَيُحِبُّهُ  
 يَا سِيدَا نَا اِبْرَاهِيمَ وَعَدَاةُ الشَّيْخِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَةِ الْأُولَى  
 مِنْ مَشَائِخِ الصُّوفِيَّةِ وَفَضَائِلُهُ وَمَنَاقِبُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصَى - مَاتَ فِي سَنَةِ إِسْتِ  
 وَسِتِّينَ بَعْدَ الْمِائَةِ بِالشَّامِ - وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْمُجَلِّيلُ وَالْإِمَامُ النَّبِيلُ أَبُو عَمْرٍو  
 قُضَيْلُ بْنُ عِيَاضِ الْخُرَّاسَانِيِّ وَلَهُ مَقَامَاتٌ وَكُودَامَاتٌ سَنِيَّةٌ مُشْرُوحَةٌ فِي  
 الْكُتُبِ - وَبَدَأَ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنَ الطَّبَقَةِ الْأُولَى مِنْ أَكْبَرِ الصُّوفِيَّةِ  
 بِدَاكُوهَ - قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ شَمَّاسٍ سَمِعْتُ سَمِعْتُ الْقُضَيْلَ يَقُولُ وَلِدْتُ بِأَبِي  
 وَرُدِّ - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ بَخَّارِيُّ الْأَصْلِ مَاتَ فِي الْحَرَّامِ سَنَةَ  
 وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ وَقَتِيلَ قَبْلَهَا - وَمِنْهُمْ قُطْبُ الْأَوْلِيَاءِ وَقُدْوَةُ الْأَقْبِيَاءِ  
 الْمُحِبُّونَ الصَّمَدَانِيَّ أَبُو يَزِيدَ الْبُسْطَامِيُّ عَلَى مَا ذُكِرَ فِي تَارِيخِ مُشَاهِدَةِ الْأَمَّةِ  
 لِإِخْوَانِ الْعِلْمِ وَالصَّفَاءِ حِكَايَةً عَنْ بَعْضِهِمْ مَاتَ بَا يَزِيدَ سَنَةَ إِخْدَى وَسِتِّينَ  
 مِائَتَيْنِ - وَسَمِعْتُ حُسَيْنَ بْنَ مِحْيِي أَنَّهُ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ وَرَدَّ  
 أَعْلَمَ - وَمِنْهُمْ شَقِيقُ الْبَلْغِيِّ وَمِنْهُمْ شَقِيقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ مِنْ  
 أَهْلِ بَلْغِ حَسَنِ الْجُرِّيِّ عَلَى سَبِيلِ التَّوَكُّلِ وَحُسْنِ الْكَلَامِ فِيهِ وَهُوَ مِنْ مُشَاهِدِي  
 خُرَّاسَانَ وَأَهْلُهُ أَذَلَّ مِنْ تَكَلُّمِ يَعْلُومِ الْأَحْوَالِ بِكُودِ خُرَّاسَانَ - كَانَ أَسْتَاذَ حَاجِمِ  
 الْأَصَمِّ صَحْبِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ أَذْهَمَ وَآخَذَ عَنْهُ الطَّرِيقَةَ - انْتَهَى - قُلْتُ هُوَ  
 تَلْمِيزٌ ذُرْوَةٌ قَدْ صَحِبَ أَبَا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَيُّهَا - وَمِنْهُمْ تَلْمِيزُ الْإِمَامِ  
 الْأَعْظَمِ بِأَوَّلِ اسْطِطَةِ الْإِمَامِ الْهَمَامِ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْإِنَامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 الْحَكِيمُ التُّومَدِيُّ صَاحِبُ نَوَادِرِ الْأَمْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَدِيَّةِ وَكُودَامَاتِ الْمُجَلِّينِ  
 مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ الشَّيْخُ السُّلَمِيُّ لِقَى أَبَا تَرَابِ النَّخَشَبِيِّ  
 وَصَحْبِ مِحْيِي بْنِ حَبَلَاوٍ أَحْمَدًا حَضَرَ وَبَدَأَ هُوَ مِنْ كِبَارِ مَشَائِخِ خُرَّاسَانَ وَصَاحِبِ  
 النَّصَائِفِ الْمَشْهُورَةِ وَكُتِبَ الْحَدِيثُ الْكَثِيرُ - قُلْتُ هُوَ يَزِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ  
 بْنِ الْحَسَنِ - وَمِنْهُمْ بِأَوَّلِ اسْطِطَةِ نِيْمَا أَظُنُّ أَبُو حَمْرَةَ الْبُخْدَادِيُّ - قَالَ الشَّيْخُ  
 السُّلَمِيُّ صَحْبِ الشُّوَيْبِيِّ السَّقَطِيِّ وَكَانَ مِنْ رَفَقَاءِ أَبِي تَرَابِ النَّخَشَبِيِّ فِي سَفَارَةٍ  
 هُوَ مِنْ أَوْلَادِ عَيْسَى بْنِ أَبِيانَ وَصَحْبِ أَيُّنَا يَشْرًا - تُوُفِّيَ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِينَ بَعْدَ

أَبَا مَتِينٍ انْتَهَى. قُلْتُ عَيْشَى بِنَ آبَانَ مِنْ أَعْيَانِ فُقَهَاءِ أَبِي حَنِيفَةَ، قَالَ مَاتَ  
قَبْلَ جُنَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

**تَسْلِيمٌ فِي ذِكْرِ جَمْعٍ مِنْ أَيْمَةِ مَذْهَبِهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِينَ وَالْعُلَمَاءِ**  
الْمُعْتَمِدِينَ مِنْهُمْ: الْإِمَامُ الْفَقِيهُ الْمُحَدِّثُ الْقَارِي أَبُو يَعْلَى مَعْلَى بْنُ مَنْصُورٍ  
الْقَاضِي الْبُخَارِيُّ نَزِيلٌ بَعْدَ إِدَاةِ عَدَاةِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجْرٍ مِنْ شَيْخِ الْبُخَارِيِّ وَ  
مُسْلِمٍ وَالتَّوَمَدِيِّ وَآبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيَّ وَابْنَ مَاجَةَ قَالَ ثِقَّةٌ سَمِعْتُ فَقِيهَهُ  
طَلَبَ الْقَضَاءَ فَا مَتَّعَ، مِنْ الْعَاشِرَةِ. مَاتَ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ وَ  
ذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ الْجَزِيرِيُّ فِي طَبَقَاتِ الْقَوَّاءِ وَقَالَ إِنَّ مَعْلَى بْنَ مَنْصُورٍ الْفَقِيهَ  
الْحَنَفِيَّ ثِقَّةٌ مَشْهُورٌ رَوَى الْقَوَّاءَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي يُوسُفَ وَحَدَّثَ  
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالثَّلِيثِ. رَوَى الْقَوَّاءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ وَسَمِعَ مِنْهُ  
عَلِيُّ بْنُ السِّدْبِيِّ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنُ شَيْبَةَ. وَقَالَ النُّعْمِيُّ ثِقَّةٌ نَدِيلٌ صَاحِبُ السَّنَةِ  
طَلَبُوهُ عَلَى الْقَضَاءِ غَيْرَ مَرَّةٍ. قُلْتُ كَتَبَ الْحَدِيثَ بِرِوَايَةِ مَعْلَى عَنْ أَبِي يُوسُفَ  
مَشْهُورَةٌ. وَمِنْهُمْ مَا بَنَهُ يَحْيَى بْنُ مَعْلَى بْنِ مَنْصُورٍ أَبُو عَمَّوَانَةَ الدَّارِيُّ نَزِيلٌ  
بَعْدَ إِدَاةِ الْعَسْقَلَانِيِّ فِي شَيْخِ ابْنِ مَاجَةَ وَقَالَ صَدُوقٌ صَاحِبُ حَدِيثِ  
مِنَ الْحَادِي عَشْرٍ. وَمِنْهُمْ بَشِيرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ تَلْمِيزُ الْإِمَامِ أَبِي يُوسُفَ  
رَوَى عَنْهُ الْبَغَوِيُّ أَبُو يَعْلَى وَحَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ. قَالَ الذَّهَبِيُّ ثِقَّةٌ بِأَبِي  
يُوسُفَ، كَانَ وَاسِعَ الْفِقْهِ مُتَعَبِّدًا، وَرُدَّةٌ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَا تَارَكَهُ كَانَ  
يُكْرَهُهَا بَعْدَ مَا نَلِجَ وَشَاخَ. قَالَ صَاحِبُ صَدُوقٍ وَلكِنَّهُ لَا يَعْقِلُ. وَعَنْ الدَّارِ  
تَطْنِي ثِقَّةٌ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ ابْنِ مَاجَةَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ. مَاتَ  
سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِينَ بَعْدَ الْمِائَةِ. قَالَ ابْنُ حَجْرٍ هُوَ مِنَ الْفُقَهَاءِ الْحَنَفِيَّةِ. وَمِنْهُمْ  
الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ. قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ  
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ بِنِ رِفَاعَةَ بْنِ سَمَاعَةَ الرَّعَافِيِّ الْكُوفِيِّ. وَكَانَ الْقَضَاءُ بَعْدَ إِدَاةِ  
وَرَوَى عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَآبِي بَكْرٍ عِيَّاشِ رَوَى عَنْهُ  
الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ. رِفَاعَةُ  
يَكْسِرُ الدَّاءَ وَتَحْفِيفُ الْفَاءِ وَالْعَيْنُ الْمُهْلِكَةُ وَتَمَاعَةُ الْفَتْحُ السِّينُ وَتَحْفِيفُ

الميبر. هذا. والكن ذكر الحافظ ابن حجر. محمد بن سماعة عبد الله بن  
 هلال التميمي الكوفي القاضي الحنفي صدوق من العاشرة. مات سنة ثلاث  
 وثلاثين بعد المائة وقد جاوز المائة. قلت هو تلميذ الإمام الحسن بن  
 زياد اللؤلؤي. ومنهم الحارث بن مرة أو مرة الحنفي اليماني ثم البصري  
 قال ابن حجر صدوق من التاسعة. قال ابن أبي شيبة روى عن إسماعيل بن هشام  
 الحنفي. ومنهم الإمام العالم الصالح الفقيه محمد بن شجاع فقيه العراق  
 تلميذ الإمام الحسن بن زياد. قال الإمام الشافعي مات سنة ست وستين  
 ومائتين. وقال الحافظ ابن حجر من الحادي عشر مات وله خمس وثلاثون سنة  
 وعادة العلامة الجوزي في طبقات القراء وقال محمد بن شجاع أبو عبد الله  
 البجلي البغدادي الفقيه الحنفي عالم صالح مشهور كان يقال من أحمد  
 ينقص الشافعي ولما حضرته الوفاة رجع عن ذلك كله وذكر من أتبعه  
 ومات يوم عرفة وهو ساجدا في آخر صلاة من صلاة العصر سنة أربع و  
 ستين ومائتين وقيل سنة ست وستين في عاشر ذي الحجة. ومنهم الإمام  
 الطحاوي قال الإمام ابن الأثير هو أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة الأديني  
 الطحاوي إليه انتهت رئاسة أبي حنيفة بالبصرة. أخذ العلم عن جعفر  
 بن عمران وأبي حازم عبد الحميد بن عبد العزيز كان شافعيًا يتفقه على المزني  
 فانتقل منه إلى جعفر بن عمران وبلغ الغاية في العلم وصنف الكتب ولدا سنة  
 ثمان وثلاثين ومائتين ومات سنة إحدى وعشرين وثلاث مائة. قال  
 الإمام الشافعي صنف كتبًا مفيدة. منها أحكام القرآن واختلاف العلماء و  
 معاني الآثار والشروط وله تاريخ كبير وعيون ذلك ونسبته إلى قرية بصعيد  
 مصر. قال الجوزي أخذ الطحاوي مذهب أبي حنيفة عن محمد بن سنان  
 عن عيسى الشيرازي وهو عن محمد بن الحسن الشيباني. أخذ القراء عن موسى  
 بن عيسى وهو عن خلف وهو عن يحيى وهو عن حمزة فيما أظن الشينغ الطحاوي  
 وغيره جعفر بن عمران. قال العسقلاني هو جعفر بن محمد بن عمران  
 الثعلبي الكوفي تدني نسب إلى حبة صدوق من الحادي عشر، عدا من

شيوخ النساطري وابن ماجه ومنهم شيخ الطحاوي وغيره ابو حازم عبد  
 الحميد بن عبد العزيز الحنفي قال الامام الشافعي تافى القضاة له  
 اخبار ومحاسن مات سنة خمس وتسعين ومائتين ومنهم الامام ابو  
 عصمه عصام بن يوسف البلخي شيخ الحنفيين قال ابو مطيع لو كان العصام  
 في زمن الفاروق لثاوره مات سنة خمس عشرة ومائتين عن اربعة وثلاثين  
 ومنهم امام آية الهدى، فقيه الفقهاء عمدة المحدثين الشيخ الشهير  
 ابو حفص الكبير البخاري وشيخ ما وراء النهر تلميذ الامام الربيعي محمد بن  
 حسن الشيباني، مات سنة سبع عشرة بعد المائتين من سبع وستين بخاراه  
 وتخطية الامام البخاري في مسألة رصاع القبي من ثدي غير الاذ هي  
 واخراج البخاري من اجل ذلك معروف في الكتب ومنهم القاضي بكاء بن  
 قتيبة شيخ الطحاوي وغيره قال الامام الشافعي كان من الثقاتين العالمين  
 لكتاب الله تعالى، بقي مشجورا مدة سنين وكان يحدث في السجن مات سنة  
 سبعين ومائتين ومنهم عبد الله بن البارقي الحنفي الكوفي شيخ ابي عبد الله  
 الكوفي من شيوخ الترمذي من الثامنة كذا في تقريب التهذيب ومنهم  
 عمدة المحدثين القذوة الحافظ القاضي ابو العباس احمد بن محمد بن عيسى  
 الكزقي الفقيه الحافظ صاحب السنن قال الامام الشافعي كان بصيرا بالفقه  
 عارفا بالحديث وعده زاهدا كبيرا القدر من اعيان الحنفيين مات سنة  
 ثمانين ومائتين ومنهم الشيخ العالم الحكم بن العبد الخزازي الفقيه  
 الاصفهاني قال الامام الشافعي كان من كبار الحنفيين وثقاتهم مات سنة  
 خمس وتسعين ومائتين والبرقي نسبة الى البرقي وهو بيت كبير من خوارزم  
 انتقلوا الى بخارى وبرقي اصله به كذا في الانساب ومنهم ابو الحسن علي  
 بن موسى القتي صاحب احكام القرآن وامام الحنفي تلميذ محمد بن شعاع و  
 شيخ احمد بن سعدون كذا في الانساب السمعاني مات سنة خمس وثلاث  
 مائة ومنهم القاضي اسماعيل بن حماد بن ابي حنيفة رضي الله عنه قال  
 الامام الشافعي كان موصوفا بالزهادة والعبادة والعدل في الاحكام والي

القضاء ببغداد ثم ببصرة مات سنة اثني عشر ومائتين قال العسقلاني  
 من الطبقة التاسعة، مات في خلافة المؤمن قال الذهبي حدث عن عمرو  
 بن دريد ومالك بن مغول وابن أبي زئيب وطائفة وعنه سهل بن عثمان وعنه  
 المؤمن الرازي وجماعة وهو من كبار الفقهاء وقال محمد بن عبد الله  
 الأنصاري ما ولي قضاء الرصافة من لدن عمر إلى اليوم أعلم من اسمعيل  
 قيل ولا الحسن قال ولا الحسن البصري ومنهم الشيخ الفقيه عبد الكبير  
 بن عبد الحميد البصري أبو بكر الحنفي قال العسقلاني ثقة من الطبقة  
 التاسعة وهو من شيوخ البخاري ومسلم وأبي داود والترمذي والنسائي وابن  
 ماجه مات سنة أربع ومائتين ومنهم محمد بن خالد البصري الحنفي من  
 شيوخ أبي داود والنسائي والترمذي وابن ماجه ذكوة الحافظ ابن حجر  
 العسقلاني ومنهم محمد بن ميثرا أبو سعيد الصائغ البجلي الحنفي قال  
 ابن حجر من التاسعة وهو من شيوخ الترمذي ومنهم الشيخ أبو بن الجلاء  
 أبو اسمعيل الحنفي قال الحافظ ابن حجر ثقة مدلس من الثامنة وهو من شيوخ  
 أبي داود ومسلم والنسائي ومنهم يونس بن قاسم أبو عمر اليماني الحنفي قال  
 في تقريب التهذيب ثقة من الثامنة وهو من شيوخ البخاري ومنهم الفقيه  
 أبو حبة محمد بن مقاتل الرازي من أعيان الحنفيين عداه العسقلاني من  
 الطبقة الحادية عشرة من الحداثين ومنهم الإمام أحمد بن الحسين شيخ  
 الحنفي ببغداد وقال الإمام البيهقي نا فوزه داود الظاهري مائة فقطع مات  
 سنة سبع عشرة وثلاث مائة ومنهم الفقيه الصالح محمد بن عبد الله  
 بن دينار النيشابوري في تاريخ البيهقي عن الحاكم قال كان ليوم النهار  
 ويقوم الليل ويصم على الفقر ما دونه في مشائخنا أصحاب الرأي أمدا منه  
 مات سنة ثمان وثلاثين وثلاث مائة ومنهم عمدة أهل السقول بشر  
 المريني تلميذ الإمام أبي يوسف مات سنة ثمان عشرة بعد المائتين و  
 منهم العارض الكبير الولي الشهيد يحيى بن معاذ الرازي وأما النبي صلى  
 الله عليه وسلم فقال أين أطلبك يا رسول الله فقال عند علم أبي حنيفة

قَالَ السُّكَيْبِيُّ خَرَجَ يَحْيَى إِلَى بَلْخَ وَأَقَامَ بِهَا مَدَّةً ثُمَّ خَرَجَ إِلَى نَيْشَابُورَ وَمَاتَ  
 بِهَا سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ. قُلْتُ مَحَاسِنُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى. مَنْ أَرَادَ  
 الإِطْلَاعَ عَلَيْهَا فَلْيَرْجِعْ إِلَى الْمُطَوَّلَاتِ. وَمِنْهُمْ قُدَاوَةُ أَهْلِ اللُّغَةِ المُبَاحِظُ  
 البَصْرِيُّ فِي الأَصُولِ الحَنْفِيُّ وَفِي المُفْرُوعِ. فَصَائِلُهُ مَذْكَورَةٌ فِي التَّوَارِيخِ مَا يَتَّخِذُونَ  
 فِيهِ النَّاطِرُ مِنْ بَرَاغَتِهِ فِي القُرُونِ الأَدَبِيَّةِ وَبُكْرَمَةُ الدَّرَجَةِ القُضُومِي فِي العُلُومِ  
 العَرَبِيَّةِ. مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ بَعْدَ المِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمْ الفَقِيهَةُ أَبُو بَكْرٍ يَحْيَى  
 بِنُ نَصْرٍ البَلْخِيُّ القُرْمَشِيُّ. مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمْ العَلَّامَةُ  
 شَيْخُ الحَنْفِيَّةِ بِمَادَرَاءَ النَّهْرِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بِنُ مُحَمَّدٍ البُخَارِيُّ. قَالَ الإِمَامُ  
 اليَافِعِيُّ كَانَ مُحَمَّدًا ثَابِتًا فِي الفِقْهِ. صَنَّفَ التَّصَانِيفَ، مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِينَ وَ  
 ثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الإِمَامُ عَلِيُّ الإِطْلَاقِي شَيْخُ الحَنْفِيَّةِ بِالعِرَاقِ أَبُو الحَسَنِ  
 عَبْدِ اللهِ بِنُ الحُسَيْنِ الكُذَيْبِيُّ قَالَ الإِمَامُ اليَافِعِيُّ خَرَجَ لَهُ أَصْحَابٌ أَمَّتَتْهُ وَكَانَ  
 إِمَامًا قَانِعًا مُتَعَفِّقًا مِلًّا صَوَامًا قَوَامًا كَبِيرًا القُدَرِي. مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِينَ وَثَلَاثِ  
 مِائَةٍ عَن تَهَانِينَ سَنَةً. وَمِنْهُمْ قَاضِي الحُرَمِيِّنِ شَيْخُ الحَنْفِيَّةِ فِي وَتَيْهِ أَبُو الحَسَنِ  
 أَحْمَدُ بِنُ مُحَمَّدٍ النَيْشَابُورِيُّ. قَالَ الإِمَامُ اليَافِعِيُّ تَفَقَّهُ عَلَى الإِمَامِ أَبِي الحَسَنِ  
 الكُذَيْبِيِّ وَبَرَعَ فِي الفِقْهِ. مَاتَ سَنَةَ أَحَدٍ وَخَمْسِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الإِمَامُ  
 الفَقِيهَةُ وَالمُحَدِّثُ أَبُو عَلِيٍّ قَامِعِ البِدَاعِ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ فَضْلِ البُخَارِيُّ الحَنْفِيُّ مَاتَ  
 سَنَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الإِمَامُ العَابِدُ وَالفَقِيهَةُ الزَّاهِدُ  
 أَبُو بَكْرٍ طَرْخَانَ البُخَارِيُّ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثِ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ  
 الإِمَامُ عِلْمُ الهُدَايِ قُدَاوَةُ أَهْلِ العُقُولِ وَالمُنْقُولِ أَبُو مَنْصُورٍ المَاتَرِيذِيُّ  
 المُتَكَلِّمُ الفَقِيهَةُ الحَنْفِيُّ المُفَسِّرُ المَعْرُوفُ. وَاهْلُ مَادَرَاءَ النَّهْرِ وَغَيْرُهُمْ مِنَ  
 الحَنْفِيَّةِ يُطَلِّقُونَ أَهْلَ السُّنَّةِ عَلَى اِتِّبَاعِهِ وَبِحُكُونِ مَذْهَبِهِ فِي الكَلَامِ. قَالُوا  
 كَانَ أَبُو مَنْصُورٍ شَدِيدَ الإِتِّبَاعِ بِالإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ. مَاتَ بِسَمَرَقَنْدَ سَنَةَ خَمْسٍ  
 وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. قَالَ الإِمَامُ صَدْرُ الإِسْلَامِ فِي عَقَائِدِهِ. كَانَ أَبُو مَنْصُورٍ  
 المَاتَرِيذِيُّ السَّمَرَقَنْدِيُّ مِنْ رُؤَسَاءِ أَهْلِ السُّنَّةِ صَاحِبَ كَرَامَاتٍ حِكْمِي الشَّيْخِ  
 الإِمَامِ وَالدِّعْوِيِّ عَن حَبِيبِ الشَّيْخِ الإِمَامِ الزَّاهِدِ عَبْدِ الكَرِيمِ ابْنِ مُوسَى كَرَامَاتِهِ.

قَالَ حَدَّثَنَا أَخَذَ مَعَانِي كُتِبَ أَصْحَابُ كِتَابِ التَّوْحِيدِ وَكِتَابِ التَّوْبَاتِ مِنَ الشَّيْخِ  
 أَبِي مَنْصُورٍ. إِنَّهُ. وَهَذَا فِي كِتَابِ بَابِ مِنْ تَوَالِيفِ الشَّيْخِ أَبِي مَنْصُورٍ وَ مِنْهُمَا الْفَقِيهَ  
 الزَّاهِدُ مُحَمَّدُ الْبَصْرِيُّ السَّيِّدَانِي الْحَنْفِيُّ مَاتَ بِبَغْدَادَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثَ  
 مِائَةٍ. وَ مِنْهُمَا الْعَلَمَةُ الْفَقِيهَةُ الزَّاهِدَةُ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَنْفِيُّ الْبَغْدَادِيُّ مَاتَ  
 سَنَةَ أَرْبَعِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ. وَ مِنْهُمَا الْعَلَمَةُ الْفَقِيهَةُ الْوَجِيهَةُ أَبُو عَمْرٍو  
 الْبَصْرِيُّ شَارِحُ الْجَامِعِينَ لِلْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَاتَ سَنَةَ  
 أَرْبَعِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ. وَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ الْعَلَمَةُ الْجَزْرِيُّ فِي طَبَقَاتِ  
 الْفَرَاءِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كَاشِ الْتَحْفِي الْبَغْدَادِيُّ الْحَنْفِيُّ قَاضِي دِمَشْقَ أَدَلُّ مِنْ دَوْلَى  
 مِنَ الْحَنْفِيَّةِ مُطْلَقًا. رَوَى الْقِدَاءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ  
 بْنِ عَطِيَّةَ وَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَلْفِ رَوَى الْقِرَاءَةَ عَنْهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ  
 بْنُ عَمْرٍو وَ الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو. وَ مِنْهُمْ الشَّيْخُ الثَّقَةُ الْفَقِيهَةُ الْحَدِيثُ  
 الْمُقَوَّى عَيْسَى بْنُ سَلِيمَانَ أَبُو مُوسَى الْحِجَازِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالشَّيْرَازِيِّ. قَالَ  
 الْجَزْرِيُّ عَيْسَى بْنُ سَلِيمَانَ الْحَنْفِيُّ مُقَرَّبِي عَالِمٌ نَحْوِي مَعْرُوفٌ. قَالَ سَبْطُ الْخِطَّابِ  
 كَانَ حِجَازِيًّا ثُمَّ انْتَقَلَ إِلَى الشَّيْرَازِ وَ أَقَامَ بِهَا إِلَى أَنْ مَاتَ أَخَذَ الْقِرَاءَةَ عَنْهُ  
 عَمْرٍو مَاءَ سَمَاعًا عَنِ الْكِسَائِيِّ وَ لَهُ عَنْهُ الْفَرَادَاتُ وَ أَخَذَ الْفِقْهَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 الْحَسَنِ صَاحِبِ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ رَوَى الْحُرُوفَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ نَافِعِ  
 وَ أَبِي جَعْفَرٍ وَ شَيْبَةَ رَوَى الْقِرَاءَةَ عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ الشَّيْرَازِيُّ وَ مُوسَى  
 بْنُ شَعِيبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ الْقُدْسِيُّ وَ الْحَارِثُ بْنُ سَعِيدِ الْبَزْرِيُّ كَانَ مِنْ قَدَمِ  
 أَصْحَابِ الْكِسَائِيِّ وَ كَانَ نَحْوِيًّا عَالِمًا بِوُجُوهِ الْقِرَاءَةِ وَ كَانَ مُحَمَّدًا قَا. دَخَلَ الْعِرَاقَ  
 قَدِيمًا وَ كَتَبَ عَنْهُمْ ثُمَّ دَخَلَ إِلَى الشَّامِ وَ كَتَبُوا عَنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا. وَ مِنْهُمْ أَبُو  
 سِنَانَ بْنُ سَرَجٍ أَبُو جَعْفَرٍ التَّنُوحِيُّ الشَّيْرَازِيُّ الصُّرِيُّ قَاضِي شَيْْرَازِ. قَالَ  
 الْعَلَمَةُ الْجَزْرِيُّ مُقَرَّبِي صَابِطُ أَخَذَ الْقِرَاءَةَ عَنْ عَيْسَى الشَّيْرَازِيِّ صَاحِبِ  
 الْكِسَائِيِّ وَ أَحْمَدَ الْأَنْطَاكِيَّ وَ غَيْرِهِمَا. رَوَى الْقِرَاءَةَ عَنْ ابْنِ شَبُودَ وَ ابْنِ إِهِيْمَ  
 بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ وَ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ سَعِيدِ الْحَنْفِيِّ وَ  
 مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ الْهَرَوِيِّ وَ رَوَى عَنْهُ الطَّحَاوِيُّ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَ عَنْهُ



أَخَذَ الطَّاهِرِيُّ مَدَّ هَبَ أَبِي حَنِيفَةَ رَمَى اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَنْ عَيْسَى الشَّيْبَانِيِّ وَ  
 هُوَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ . وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ  
 بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَاعِدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ النَّيْشَابُورِيِّ الْقَاضِي الْحَنْفِيُّ . قَالَ الْعَلَّامَةُ  
 الْجَزْدِيُّ رَوَى الْحُرُوفَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مِهْرَانَ وَرَوَى عَنْهُ الْحَافِظُ  
 أَبُو عَلَاءٍ الْهَمْدَانِيُّ . وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْفَقِيهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو عَلِيٍّ الْقُرَشِيُّ  
 مِنْ أَغْيَانِ الْحَنْفِيَّةِ وَتَقَاتِهِمْ . فِي طَبَقَاتِ الْقُرَاءَةِ مَقْرِيٌّ قَرَأَ عَلَى عَيْسَى بْنِ  
 سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَرَأَ عَلَيْهِ ابْنُهُ . وَمِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِيُّ . قَالَ  
 الْجَزْدِيُّ قَرَأَ عَلَيْهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَسَنِ الْحَاشِعِ الْعَسْقَلَانِيِّ . وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْمُقْرِي  
 مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصِ الْحَنْفِيِّ الْكُوفِيِّ . قَالَ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَاءَةِ أَخَذَ الْقُرَاءَةَ عَنْ حَنْدَاةَ وَهُوَ  
 عَنْ أَحْمَدَ الَّذِي خَلَفُوهُ بِالْقِيَامِ بِالْكُوفَةِ الْقُرَاءَةَ . رَوَى الْحُرُوفَ عَنْ حَفْصِ بْنِ  
 عَامِرٍ رَوَى الْقُرَاءَةَ عَنْهُ عَوْصًا عَنبَسَةَ الصُّوَالِيَّ الْأَحْمَدِيَّ وَسَمِعَ الْحُرُوفَ مِنْ  
 مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ خِصَالَةَ الْكُوفِيِّ مِنْ كِبَارِ أَصْحَابِ حَفْصِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ بْنِ  
 جَامِعٍ وَبِحَيْثِي بْنِ ذَكْوِيَا . وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْجَعْفِيُّ الْكُوفِيُّ  
 الْقَاضِي الْحَنْفِيُّ الْفَقِيهُ . قَالَ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَاءَةِ نَحْوِي مَقْرِيٌّ ثِقَةٌ يُعْرَفُ بِأَنَّ  
 لَهْرَةَ إِنِّي يَفْتَحُ الْهَاءَ وَالرَّاءَ وَأَخَذَ الْقُرَاءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ وَعَائِدَةَ  
 وَعَنْهُ عَوْصًا أَبُو عَلِيٍّ الْبَغْدَادِيُّ وَأَبُو عَلِيٍّ غُلَامُ الْهَرَّاسِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ  
 حَسَنِ الْعَلَوِيِّ وَأَبُو الْفَضْلِ الْخَزَاعِيُّ . قَالَ الْمُخَطِّبُ كَانَ ثِقَةً حَدَّثَ بِبَغْدَادٍ وَكَانَ  
 مَنْ عَامَرَهُ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ بِالْكُوفَةِ مِنْ ذَمَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِلَى وَفْتِهِ أَحْكَمُ  
 أَفْقَهُ مِنْهُ . وَقَالَ الْعَقِيْقِيُّ مَا رَمَيْتُ بِالْكُوفَةِ مِثْلَهُ . وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ  
 كَانَ مِنْ أَجَلَّةِ أَصْحَابِ الْمُحَدِّثِ فِيهَا عَلَى مَدَّ هَبِ الْعِرَاقِيِّينَ جَلِيلُ الْقَدْرِ وَقَالَ  
 أَبُو آخِرٍ عَلَى الْوَاسِطِيِّ كَانَ الْجَعْفِيُّ جَلِيلًا فِي زَمَانِهِ يُرْحَلُ إِلَيْهِ فِي طَلَبِ الْقُرْآنِ  
 وَالْمُحَدِّثِ مِنْ كُلِّ بَلَدٍ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَأْخُذُ بِعَادَةِ سُورَةِ الْإِخْلَاصِ ثَلَاثَ  
 مَرَّاتٍ عِنْدَ الْخَتْمِ أَنْفَرَدَ بِذَلِكَ فِي رِوَايَةِ الْأَعْمَشِيِّ وَالظَّاهِرُ أَنَّ ذَلِكَ اخْتِيَارٌ  
 مِنْهُ . وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْجَلِيلُ مُحَمَّدُ بْنُ هُرُوفَ بْنِ نَافِعِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ الْبَغْدَادِيُّ  
 الْمَعْرُوفُ بِمَدَّ هَبِ الْمُقْرِي بِالْبَصْرَةِ . قَالَ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَاءَةِ صَالِحٌ مَشْهُورٌ أَخَذَ

ابقراءة عن اؤيس قال الداني هو اجل اضميه واصبطهم وقال غيره ترو  
 على اؤيس اربعاً وعشرين ختمه وثلاثاً وعشرين منقطعات وروى الياف  
 عن ذرو والاثرم وابن الفتح التميمي وغيرهم وروى الفداء عنه عن مناد وسماء  
 احمد بن محمد اليقطيني وابوبكر النقاش وابوبكر بن الانباري ومحمد بن الله  
 بن النحاس وابوالفروج الشيبودي وغيرهم من الاكابر ومنهم الحافظ الفقيه  
 نصر بن قاسم بن نصر بن زبيد ابوليث الفراءضي الحنفي هذا هو الصحيح في نسبت  
 كما ذكره الخطيب وقال انه نيشا پوري الاصل سمع اباليث القداريري وابا  
 همام وابابكر بن ابي شيبه وغيرهم وروى عنه ابوالحسن المقرئ وعمرو بن  
 محمد بن سنبك وابو حفص بن شاهين وغيرهم وكان ثقة مأموناً وكان فواضلاً  
 كبير المنزلة في العلم فقيهاً على مذهب ابي حنيفة وكان مقرباً جليلاً على  
 قداوة ابي عمرو وصداء على ابن غالب وعلى شجاع ابن نصر وعلى ابي عمرو وتوفي  
 ابوليث يوم الخميس لسبع بقين عن ربيع الاخير سنة اربع عشرة وثلاث مائة  
 ومنهم الامام الرباني الفقيه ابو جعفر الهندي ابي البلخي قال الامام الياضي  
 يقال له ابو حنيفة الاصغر توفي ببغداد وكان شيعي الديار في زمانه مات  
 سنة اثنين وستين وثلاث مائة قلت هو استاذ الفقيه ابي الليث السمري تلميذ  
 في الفقه والحديث ويروى عن علي بن محمد اورداق ابي القاسم احمد بن  
 صومته ومحمد بن عقيل البلخي الكندي ومنهم الامام احمد بن علي شيعي  
 الحنفي ببغداد وصاحب الامام ابي الحسين الكرخي قال الامام الياضي انتهد  
 اليه رياسة المذهب وكان مشهوراً بالزهد وله عدة مصنفات مات  
 سنة سبعين وثلاث مائة ومنهم الشيخ العلامة ابوسعيد عبد الرحمن  
 بن محمد بن خنكي الحنفي الحاكم بنيشا پور مات سنة اربع وسبعين وثلاث  
 مائة ومنهم الفاضل الاديب الماهر في الفنون القاضي ابوالقاسم علي بن  
 محمد التمشخي الحنفي قال الامام الياضي كان من اذكياء العالم مشهوراً بعبارة  
 الاشعار عارفاً بالكلام والنحو وله ديوان الشعير ويقال انه حفظ ست مائة  
 بيت في يوم وليله مات سنة اثنين واربعين وثلاث مائة وروى عن محمد

بْنِ عَمْرِانَ الْمَدْرَبَانِيَّ وَغَيْرِهِمْ. وَمِنْهُمْ لِمُحْسِنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ الشُّوْخِيِّ  
الْمُقَدَّمِ الَّذِي يَقُولُ فِيهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هـ

إِذَا ذُكِرَ الْقَضَاءُ وَأَنْتَ فِيهِمْ تَحَيَّرْتَ الشَّبَابَ عَلَى الشُّيُوخِ

وَلَهُ كِتَابٌ فَرَجَ بَعْدَ الشَّدَاةِ، وَنَشْرَانُ الْمُحَاصِرَةِ وَكِتَابُ الْمُسْتَجَابِ وَدِيُونُ الشُّعْرِ  
أَكْبَرُ مِنْ دِيُونِ أَبِيهِ وَسَمِعَ بِالْبَصْرَةِ مِنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْأَمْرُومِ وَالصُّوْرِيِّ وَطَبَقَتِهِمْ  
نَزَلَ بَعْدَ إِذْ وَحَدَّثَ بِهَا إِلَى حَيْثُ وَقَاتِهِ وَلَهُ وَلَدٌ كَانَ فَاضِلًا يَصْحَبُ إِلَى الْعَلَاءِ  
الْمُقَرَّبِيِّ وَأَخَذَ عَنْهُ كَثِيرًا وَكَانَ يَرْوِي الشُّعْرَ الْكَثِيرَ وَهُمْ أَهْلُ بَيْتِ كُلِّهِمْ أَدْبَاءُ  
ظُرُوفًا فَضْلًا هَكَذَا فِي تَارِيخِ الْيَافِعِيِّ. وَتُوْفِيَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَمَانِينَ وَثَلَاثِ  
مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ أَبُو اللَّيْثِ نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ السَّمْرَقَنْدِيِّ نَزِيلٌ بَلَّغَ  
تَلْمِيزَ الْإِمَامِ أَبِي جَعْفَرِ الْهَنْدِيِّ وَإِنِّي أَحَدُ الْأَيْمَةِ الْأَعْلَامِ، صَاحِبِ التَّصَانِيفِ  
الْمُفِيدَةِ رَوَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِصْمَةَ وَهُوَ عَنْ نَصْرِ بْنِ يَحْيَى وَ  
هُوَ عَنْ أَبِي مُطِيعٍ تَلْمِيزَ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ وَ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ عَنْ  
أَبِي الْحَسَنِ الْفَرَّازِيِّ وَالْفَقِيهِ السَّمْرَقَنْدِيِّ وَهُوَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ نُجَيْدِ بْنِ تَلْمِيزِ الْإِمَامِ  
الزُّبَيْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ رَوَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرِ أَبِي نَصْرِ السَّمْرَقَنْدِيِّ الْإِمَامِ  
الْمَعْرُوفِ وَهُوَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِصْمَةَ وَهُوَ عَنْ عَيْسَى بْنِ أَحْمَدَ وَهُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
عَاصِمِ تَلْمِيزَ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ. وَأَيْضًا يَرْوِي عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَارِسِ بْنِ مَرْوَدٍ فِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضْلِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمِ  
الْمَدَنِيِّ وَرَوَى أَيْضًا يَرْوِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضْلِ وَخَلِيلِ بْنِ أَحْمَدَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ  
الْعُلَمَاءِ. مَاتَ سَنَةَ خَمْسِينَ أَوْ سَبْعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ وَرَوَى عَنْهُ أَبُو الْقَاسِمِ  
بُنُّ يُونُسَ السَّمْرَقَنْدِيِّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْيَانِ. وَمِنْهُمْ الْفَقِيهُ الْحَنْفِيُّ أَبُو  
الْقَاسِمِ النَّصْرِيُّ ابْنُ أَبِي مَاتَ سَنَةَ سَبْعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْأَمَامُ  
النَّبِيلُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ صَاحِبِ الرِّوَايَةِ وَالِدِ الرَّايَةِ  
الْفَقِيهِ الْحَنْفِيُّ شَيْخُ الْإِمَامِ الرَّيِّدِيِّ صَاحِبِ رُوَايَةِ الْعُلَمَاءِ تُوْفِيَ سَنَةَ  
أَرْبَعٍ وَثَمَانِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ بِخَارَازِ. وَمِنْهُمْ أَبُو الْكَبِيرِ الْعَارِفُ الشَّهِيرُ  
أَبُو الْقَاسِمِ السَّمْرَقَنْدِيُّ الْفَقِيهُ الْعَالِمُ الْحَنْفِيُّ. وَفِي فَضْلِ الْخَطَابِ وَ

وَكَانَ الشَّيْخُ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَكِيمُ شَرِيكَ الشَّيْخِ عَلَمِ الْهُدَى دُرَيْسِ أَهْلِ  
 السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ ابْنِ مَنْصُورٍ الْمَازِنِيِّ وَاسْطُحِبَّ إِلَى أَنْ تَوَقَّعَ الْمَوْتَ بَيْنَهُمَا  
 وَقَدْ تَأَلَّوْا فِي وَصْفِ الشَّيْخِ أَبِي الْقَاسِمِ الْحَكِيمِ لَمْ يَكُنْ نَظَرُهُ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى  
 النَّوْزِ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَانَ مُعَامَلَتُهُ مَعَ الْخَلْقِ طَلِبًا بِحُطْرُظِهِمْ دُونَ  
 حَظِّهِ - وَفِي الْأَنْسَابِ كَانَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ وَبِمَنْ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ  
 وَقَدْ دُونَتْ حِكْمَتُهُ وَانْتَشَرَ ذِكْرُهُ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَغَرْبِهَا - وَقَدْ تَوَفَّى  
 فِي الْمَحْرَمِ يَوْمَ عَاشُورَاءِ سَنَةِ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ بِسْمِ تَنْدَا وَدَفِنَ  
 بِمَقْبَرَةٍ جَاكِرٍ بِبُرْجِهَا وَذُرْتُ قَبْرَهُ مَرَّةً وَفِي التَّعْرِيفِ خَتَمَ الْبَابَ بِذِكْرِهِ - وَمِنْهُمْ  
 الْإِمَامُ قُدَّ وَوَلَا أَيْمَةَ الْإِسْلَامِ أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهَ الْحَنْفِيَّ  
 الْقُدَّ وَرَوَى قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ انْتَهَتْ إِلَيْهِ رِيَاسَةُ الْحَنْفِيَّةِ بِالْعِرَاقِ كَانَ  
 حَسَنَ الْعِبَارَةِ فِي النَّظْرِ وَسَمِعَ الْحَدِيثَ رَوَى عَنْهُ الْمُحْطِيبُ أَبُو بَكْرٍ الْقُدَّ وَرَوَى  
 نِسْبَتَهُ إِلَى عَمَلِ الْقُدَّ وَر - مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ  
 الْإِمَامُ صَاحِبُ الْوَلَايَةِ الْفَقِيهَ الْحَدِيثُ أَبُو شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَّارِيُّ  
 أَسْتَاذُ شَمْسِ الْأَيْمَةِ الْحَدِيثِ تَوَفَّى سَنَةَ أَرْبَعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ  
 الْخَوَارِزْمِيُّ - قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَوَارِزْمِيُّ  
 الْفَقِيهَ الْإِمَامَ عَلَى مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ، سَكَنَ بَعْدَ آدَ وَسَمِعَ نِبْهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ  
 الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ وَدَرَسَ الْفِقْهَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الرَّازِيِّ وَنَهَتْ إِلَيْهِ  
 الرِّيَاسَةَ فِي مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ - حَدَّثَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ الْبُرْقَانِيُّ كَانَ عَالِمًا حَسَنَ  
 الْإِعْتِقَادِ جَبِيلَ الطَّرِيقَةِ - مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ  
 فخرُ السِّدِّينِ - قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ الْقَاضِي الْإِمَامُ فخرُ السِّدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ  
 الْأُدْسَابَنْدِيُّ الْمُرُوَزِيُّ الْفَقِيهَ عَلَى مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ لَهُ ذِكْرٌ فِي مَنْ كَانَ  
 عَلَى رَأْسِ الْمِائَةِ الْخَامِسَةِ - وَمِنْهُمْ الْقَاضِي أَبُو الْعَيْثِمِ التَّمِيمِيُّ شَيْخُ الْحَنْفِيَّةِ  
 بِخَوَاسَانَ، مَاتَ سَنَةَ سِتِّ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيُّ  
 أَحَدُ الْأَعْلَامِ فِي مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ - وَ  
 مِنْهُمْ إِمَامُ الْهُدَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيُّ الْحَنْفِيُّ مَاتَ سَنَةَ سِتِّ وَأَرْبَعِينَ

وَأَرْبَع مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ عَلَى مَا أَظُنُّ الْحَافِظَ أَبُو سَعِيدٍ السَّمَانُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ  
 الرَّازِيِّ. قَالَ أَكْتَفَى كَانَ مِنَ الْمُحَافِظِ الْكَبِيرِ عَابِدًا إِذَا هِدَا سَمِعَ مِنْ أَرْبَعَةِ الْأَبِ  
 شَيْخٍ كَبِيرًا رَأْسًا فِي الْقَوَائِدِ وَالْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ، بِصَيْرٍ ابْنِ هَبِي أَبِي حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِي  
 الْكِنِّي مِنْ دُؤَسِ الْمُعْتَزِلَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعٍ مِائَةٍ كَذَا فِي تَارِيخِ الْيَمِينِي  
 وَمِنْهُمْ الْفَقِيهَ الْكَبِيرُ أَبُو الْقَاسِمِ بْنِ يُونُسَ تَلْمِيزُ الْفَقِيهَ أَبِي اللَّيْثِ السَّمُرْقَانِي  
 صَاحِبُ كِتَابِ الْبَهْجَةِ، فِي مَنَاقِبِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِ عَشَرَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ.  
 وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو زَيْدٍ الدَّجُوسِيُّ صَاحِبُ الْأَسْرَارِ وَالتَّقْوِيمِ وَالْأَمَدِ الْأَقْصَى  
 وَغَيْرِهَا مِنَ التَّصَانِيفِ الْمَجْلِيدَةِ شَيْخُ الْمُحَنَفِيَّةِ بِسَادَرَاءَ النَّهْرِ قَبِيلٌ هُوَ أَوَّلُ مَنْ أُخْرِجَ  
 الْمُخْلَافَاتُ مَاتَ بِجَارِ عَنْ ثَلَاثِ وَسِتِّينَ سَنَةً ثَلَاثِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ وَدُفِنَ بِقَرْبِ  
 الْإِمَامِ أَبِي بَكْرٍ طَرْخَانَ. وَمِنْهُمْ قَاضِي الْقَضَاةِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الدَّامِغَانِيُّ تَفَقَّهُ بِجَرَّاسَانَ  
 ثُمَّ بَغْدَادَ عَلَى الْقَدُورِيِّ سَمِعَ مِنَ الْقَدُورِيِّ وَجَمَاعَةٍ. كَانَ بَطِينًا فِي يُونُسَ فِي  
 الْحَبَابَةِ. وَدُفِنَ فِي الْقُبَّةِ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ وَأَرْبَعِ  
 مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ صَاعِدٍ أَبُو نَصْرِ الْمُحَنَفِيُّ. وَكَانَ يُقَالُ لَهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ. مَاتَ  
 سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَمَانِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ النَّاصِحِيُّ وَهُوَ عَصْرٌ أَوْفَلُ  
 الْمُحَنَفِيَّةِ وَأَعْرَافُهُمْ بِالْمَذْهَبِ وَأَدْبُهُمْ فِي الْمَنَافِذِ مَعَ حَقِّهِ وَافِرٍ مِنَ الْأَدَبِ  
 وَالطَّبِ، مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِ أَوْ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْعَالِمُ الْقَاضِلُ أَبُو الْحَسَنِ  
 عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّطَّائِقَانِيُّ شَيْخُ الْمُحَنَفِيَّةِ بَبَلُغَ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعِ  
 مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْفَقِيهَ الْمَذْكُورُ الْإِمَامُ الْمُعْتَزِلُ أَبُو مَالِكٍ نَصْرُ بْنُ حَمْدَةَ الْمُحَنَفِيُّ  
 صَاحِبُ كِتَابِ اللَّطَائِفِ وَغَيْرِهِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثِ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ  
 الْإِمَامُ الْإِمَامُ الْأَيْمِيُّ شَيْخُ الْمُحَنَفِيَّةِ بِسَادَرَاءَ النَّهْرِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَلْقَبُ  
 بِشَمْسِ الْأَيْمِيِّ الْمُخَوَاتِي أَسْنَادُ نَحْوِ الْإِسْلَامِ السَّرْحِي مَاتَ بِجَارِ سَنَةَ تِسْعِ وَ  
 أَرْبَعِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْعَالِمُ الْمُقْتَدِي قُدَوَةَ الْمُحَنَفِيَّةِ أَبُو سَعِيدِ عَبْدِ  
 الرَّحْمَنِ الرَّؤُوفِيُّ مَاتَ سَنَةَ تِسْعِ وَأَرْبَعِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْقَوِيُّ أَبُو  
 غَالِبٍ أَوْ سَطِيحِي الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْحَالَةِ الْمُحَنَفِيُّ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ.  
 وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ السَّمْعَانِيُّ الْمُحَنَفِيُّ صَاحِبُ الْمَصَنَفَاتِ. مَاتَ سَنَةَ

تسع واذبعين واربعمائة ومنهم ابو القاسم عبد الواحد بن برهان بن  
 النبا والنخعي صاحب التصانيف قال الخطيب كان متصلا بعلم كثير من  
 النعم واللغة والنسب وله اس شديد بعلم الحديث كان فقيها حنفيا اخذ  
 الكلام من ابي الحسن البصري ومنهم العارف الكبير الولي الشهير علي بن عثمان  
 الغزوي الهجوي صاحب كتاب كشف المحجوب وغيره قال روى عن رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم في المنام يحمل شخصا في حجره كما يحمل الطفل نقلت  
 من هويا رسول الله فقال ابو حنيفة امامك و امام اهل ديارك مات سنة  
 اربع وستين واربعمائة بلا هود وقبره هناك مشهور بزار وروى عنه ومنهم  
 الشيخ السني عبد الكريم الازرق الفقيه الحنفي تلميذ الخلداني مات سنة  
 احدى وثمانين واربعمائة ومنهم امام الائمة الاغلام الورع الكامل فخر  
 الاسلام ابو الحسن علي البردوسي صاحب الاصول المعروفة والمحصل واللباب  
 تلميذ الخلداني وهو اخ الامام صدر الاسلام وكان فخر الاسلام يكنى بابي  
 العسر لعسر كلامه واخوه صدر الاسلام بابي اليسر لسهولة كلامه توفي بسمرقند  
 يوم الخميس خامس رجب سنة اثنين وثمانين واربعمائة ودفن بجاذدين من  
 صبيح بخارا ومنهم الفقيه الجليل الامام ابو بكر خواجه زاد ابن محمد البخاري  
 مات سنة ثلاث وثمانين واربعمائة ومنهم الامام ابو الحسن يحيى بن علي البخاري  
 الذي اوسى صاحب كتاب دمنة العلماء روى عن الامام ابي بكر محمد بن فضل  
 البخاري والامام ابي بكر اسماعيل وغيرهما وكان في حد ودرست وخمس مائة  
 ومنهم العلامة محمد بن يوسف قال العلامة الجزيري محمد بن يوسف  
 بن علي ابو الفضل الغزوي الحنفي مقرئ ناقدا مفسرا فقيه ولدا سنة اثنين و  
 عشرين وخمس مائة وسمع في صغره من ابي بكر قاضي ماستان وعن ابي منصور  
 خيرون قرء الروايات على ابي محمد سبط الحياطة و ابي الكرم الشهدوري قرء عليه  
 العلامة ابو الحسن السخاوي وابو عمرو بن حاجب روى عنه الكمال الصري  
 والحافظان ابن خليل والضياء والوشيد العطار مات بالقاهرة نصف ربيع الاول  
 سنة تسع وتسعين وخمس مائة ومنهم الامام الكبير الشان نصر الله قال

الْحَزْرِيُّ نَصْرًا لِلَّهِ بْنِ عَلِيٍّ مَنصُورًا أَبُو الْفَتْحِ بْنِ كَيْسَانَ الرَّاسِطِيُّ الْحَنْفِيُّ أَسْتَاذُ عَارِفِ  
 فَيْهِيهِ إِمَامٌ قَرَأَ عَلَى ابْنِ شَرَّاقٍ بِوَاسِطَةِ وَعَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْيَارِيعِ بِبَغْدَادٍ وَرَوَى  
 الْقَوَادِمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّبِيِّ وَتَفَقَّهَ عَلَى الْقَاضِي أَبِي عَلِيٍّ الْعَارِفِيِّ ثُمَّ  
 عَلَى الْحَسَنِ بْنِ سَلَامَةَ السَّبْغِيِّ وَقَرَأَ الْخِلَالَ وَكَانَ وَافِيًا وَرَافِعًا وَسَمِعَ مِنْ أَبِي الْفَتَّاسِ  
 الْحَصِينِ - وَبِإِي قَضَاءِ الْبَصْرَةِ ثُمَّ قَضَاءِ وَاسِطَ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ كَانَ ثِقَةً  
 سَمِعْتُ مِنْهُ الْكَثِيرَ - مَاتَ بِوَاسِطٍ فِي جُمَادِي الْأُولَى سَنَةَ سِتِّ وَثَمَانِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ  
 وَهُوَ فِي سَبْعٍ وَتِسْعِينَ وَلَهُ كِتَابٌ مُفِيدٌ فِي الشُّعْرِ - وَ مِنْهُمْ الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 النَّسْفِيُّ الْمَلَقِيُّ بِمَفْهَمِي الثَّقَلَيْنِ شَيْخِ الْحَنْفِيَّةِ وَإِمَامِ السُّلَّةِ الْحَنْفِيِّ قَالَ الْإِمَامُ الْيَارِيعِيُّ  
 يُقَالُ لَهُ مِائَةٌ مُصَنَّفٍ - مَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ عَنْ أَدْبَعِ وَثَمَانِينَ  
 سَنَةً - وَ مِنْهُمْ الْإِمَامُ الرَّبَّانِيُّ وَالْقُطْبُ الصَّمَدَانِيُّ أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ بْنُ أَيُّوبَ  
 الْهَمْدَانِيُّ الْحَنْفِيُّ الْجَمَاعِيُّ بَيْنَ الطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ، صَاحِبُ الْقَامَاتِ الْفَاخِرَةِ الْعَلِيَّةِ  
 الْمَعْرُوفَةِ الْمَشْهُورَةِ، مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ عَنْ خَمْسِ تِسْعِينَ  
 سَنَةً - وَ مِنْهُمْ الْإِمَامُ السَّعِيدُ الصَّدْرُ الشَّهِيرُ صَاحِبُ التَّصَانِيفِ الْعَالِيَةِ  
 الشَّهِيرَةِ الْجَلِيلَةِ، مَاتَ سَنَةَ سِتِّ وَثَلَاثِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ - وَ مِنْهُمْ الْعَلَّامَةُ  
 جَارُ اللَّهِ الذُّمَشْرِيُّ - قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو  
 الذُّمَشْرِيُّ الْخَوَازِمِيُّ الْحَنْفِيُّ مَدْهَبًا، صَاحِبُ التَّصَانِيفِ الْعَجِيبَةِ وَالتَّلَايِفَاتِ  
 الْغَرِيبَةِ، مِثْلُ الْفَائِقِ فِي غُرُوبِ الْحَدِيثِ وَالْكَشَّافِ فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَالْمُقْتَصَلِ فِي  
 النُّجُودِ وَالْبَيْدِ الْبَاسِطَةِ وَاللِّسَانِ الْفَصِيحِ فِي عُلُومِ الْأَدَبِ وَالْيَهْ أَنْهَتْ هَذِهِ الْفَضَائِلُ  
 مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ - قَالَ الْإِمَامُ الْيَارِيعِيُّ عَاشَ أَحَدًا وَسَبْعِينَ  
 سَنَةً مُتَّقِنًا فِي التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالنُّجُودِ وَاللُّغَةِ وَالْبَيَانِ إِمَامٌ عَصْرًا فِي نَوْبِهِ وَ  
 لَهُ التَّصَانِيفُ الْبَدِيعَةُ الْكَثِيرَةُ الْمُمَدُّو حَتَّى الشَّهِيرَةُ - عَدَّ بَعْضُهُمْ مِنْهَا  
 نَحْوَ ثَلَاثِينَ مُصَنَّفًا فِي التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَاللُّغَةِ وَالْبَيَانِ وَالنُّجُودِ وَالْفِقْهِ  
 وَاللُّغَةِ وَالْأَمْثَالِ وَالْأَصُولِ وَالْعُرُوضِ وَالشُّعْرِ - وَكَانَ شَرُوعًا فِي تَأْلِيفِ الْمُقْتَصَلِ  
 فِي غُرَّةِ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَّغَ مِنْهُ فِي غُرَّةِ مُحَرَّمِ  
 سَنَةِ خَمْسِ عَشْرَةَ وَخَمْسِ مِائَةٍ - وَكَانَ قَدْ جَاوَزَ مَكَّةَ زَمَانًا فَصَارَ يُقَالُ لَهُ

جَاءَ اللَّهُ لِيَذَلِكَ حَتَّى صَادَ هَذَا اللَّقَبُ عَلَمَا عَلَيْهِ . وَكَانَتْ إِحْدَى رِجَالِهِ سَاقِ  
 وَكَانَ يَبِشِي فِي خَشَبٍ وَكَانَ سَبَبُ سُقُوطِهَا أَنَّهُ آمَسَابَهُ فِي بَعْضِ اسْفَادِهِ بِرُدِّ شِدَّةِ  
 وَشَلْجٍ كَثِيرٍ . إِنْتَهَى . قُلْتُ قَدْ مَاءُ الْمُعْتَزَلَةِ إِنْتَحَلُوا مَذْهَبَ أَبِي حَنِيفَةَ وَتَفَقَّهُوا  
 عَلَى ذَلِكَ كَمَا فِي شَرْحِ الْمَوَاقِفِ . وَ مِنْهُمْ الْإِمَامُ قَدْ وَدَّ الْأَنَامِ الشَّيْخُ بَرُّهَانَ  
 الدِّينِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ الصِّدِّيقِيُّ الْمُرَغِينِيُّ فِي صَاحِبِ الْكَوَامِلِ وَالْمَقَامَاتِ  
 مُصَنِّفِ الْهِدَايَةِ فِي الْفِقْهِ الَّتِي لَمْ تَكْتَمَلْ عَيْنُ الزَّمَانِ بِمِثْلِهَا . إِشْتَعَلَ أَيْتَهُ  
 الْفُقَهَاءُ وَالْحَدِيثِيُّونَ بِشَرِّ حَيْهَاتِهَا وَبَعْدَ لَطَائِفِ اسْرَارِهِ تَحْتَ الْإِشَارَةِ  
 فَجُوبِيَّةٍ وَدَقَائِقِهَا مَسْتُورَةٌ . مَاتَ بِسَمَرَقَنْدَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَخَمْسِينَ  
 عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ . وَ مِنْهُمْ أَبُو الْفَضْلِ التُّرْكُوسْتَانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ شَيْخُ الْحَنْفِيَّةِ  
 بِالْعِرَاقِ وَكَانَ مَدْرِسُ مُسْنَدِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سَنَةَ عَشْرٍ وَسِتِّ مِائَةٍ  
 كَذَا فِي تَارِيخِ الْيَا فَعِي . قُلْتُ مَسَانِيدُ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ الَّتِي رَدَّهَا أَكْثَرُ الْأَلْبَانِي  
 كَثِيرَةٌ وَقَدْ جَمَعَ مِنْهَا بَعْضُ الْأَفَاضِلِ خَمْسَةَ عَشَرَ مُسْنَدًا وَجَعَلَهَا مُسْنَدًا  
 وَاحِدًا مَعَ حَذْفِ الْأَسَانِيدِ وَأَمَاتَ إِلَيْهَا بَعْضُ مَنَاقِبِهِ وَذَكَرَ جَمْعًا مِنْ شَيْخِيهِ  
 فَالْمُسْنَدُ الْأَوَّلُ نُسخَةُ أَبِي يُوسُفَ ، وَ الْمُسْنَدُ الثَّانِي نُسخَةُ مُحَمَّدٍ وَالثَّالِثُ  
 أَيْضًا لَهُ وَهُوَ الْأَشَارَةُ الْمُسْنَدُ الرَّابِعُ كَمُسْنَدِ الْخَامِسِ لِلْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ وَ الْمُسْنَدُ  
 السَّادِسُ لِلْحَارِثِيِّ وَ الْمُسْنَدُ السَّابِعُ لِابْنِ حَبْرٍ وَ الْمُسْنَدُ الثَّامِنُ لِابْنِ الْمُطَفِرِ وَ الْمُسْنَدُ  
 التَّاسِعُ لِلْأَشْجَانِيِّ وَ الْمُسْنَدُ الْعَاشِرُ لِبَطْنِ لَطِيحَةَ وَ الْمُسْنَدُ الْحَادِي لِعَبْدِ اللَّهِ الْقَاضِي الْمُرَشَّاقِيِّ  
 وَ الْمُسْنَدُ الثَّانِي عَشَرَ لِابْنِ حَلِيٍّ وَ الْمُسْنَدُ الثَّلَاثُ عَشَرَ لِابْنِ أَبِي الْعَوَّامِ وَ الْمُسْنَدُ  
 الرَّابِعُ عَشَرَ لِابْنِ عَدِيٍّ وَ الْمُسْنَدُ الْخَامِسُ عَشَرَ لِأَبِي نَعِيمٍ الْأَصْبَهَانِيِّ . وَ  
 مِنْهُمْ الْعُلَمَاءُ أَبُو الْفَتْحِ نَاصِرُ بْنُ أَبِي الْكَوَاكِمِ الْمُطَرِّزِيُّ الْفَقِيهُ الْخَوْصِيُّ الْأَدِيبُ  
 الْحَنْفِيُّ الْخَوَارِزْمِيُّ . قَالَ الْإِمَامُ الْيَا فَعِي كَانَتْ لَهُ مَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ فِي النَّحْوِ وَ  
 اللَّغَةِ وَ الشِّعْرِ وَ أَنْوَاعِ الْأَدَبِ ، قَوَّ عَلَى جَمَاعَةٍ وَ سَمِعَ الْحَدِيثَ مِنْ طَائِفَةٍ وَ  
 كَانَ وَأَسَانِيهِ الْإِعْتِزَالِ دَاعِيًا إِلَيْهِ مُنْتَحِلًا مَذْهَبَ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ فِي الْفُرُوعِ فَصِيحًا فَاصِلًا فِي الْفِقْهِ لَهُ عِدَّةٌ تَصَانِيفَ نَافِعَةٍ مِنْهَا  
 شَرْحُ الْمَقَامَاتِ لِلْحَوْزَرْمِيِّ وَعَلَى وَجَادَتِهِ مُفِيدٌ مُحْصِلٌ لِلْمَقْصُودِ لَهُ كِتَابُ



الْمُغْرِبِ تَكَلَّمَ فِي الْأَلْفَاظِ الَّتِي يَسْتَعْمِلُهَا الْفُقَهَاءُ مِنَ الْغَرِيبِ وَهُوَ لِلْحَنْفِيَّةِ  
 بِمَثْرُوتِهِ كِتَابُ الْأَذْهَرِيِّ لِلشَّافِعِيِّ. وَمَا قَصَرَ فِيهِ فَإِنَّهُ أَتَى جَامِعًا لِلْمَقَامِ  
 وَلَهُ عَيْدٌ ذَلِكَ، وَانْتَفَعَ النَّاسُ بِهِ وَبِكُتُبِهِ، وَدَخَلَ بَعْدَ إِدْحَاجِ وَجْهِ  
 لَهُ هُنَاكَ مَبَاحِثٌ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَقِيلَ إِنَّهُ كَانَ بِخَوَارِزْمَ خَلِيفَةَ  
 الرَّفْعَشَرِيِّ وَالسُّطْرِيَّ نِسْبَةً إِلَى مَنْ لَطَرَهُ الثِّيَابَ وَيُرْتَمَاهَا مَا هُوَ أَحَدٌ  
 أَبَائِهِ. إِنَّهُ مَاتَ سَنَةَ عَشْرٍ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْمُحِبُّ لِلْفَقِيهِ  
 جَمَالُ الدِّينِ، مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الزَّاهِدُ  
 الْفَقِيهُ الْعَابِدُ مَوْلَانَا جَمَالُ الدِّينِ الْكَبِيرُ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ  
 وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ بَقِيَّةُ السَّلَفِ جَمَالُ الدِّينِ أَحْمَدُ الْحَصِيرِيُّ. وَفِي  
 فِصْلِ الْخُطَابِ، هُوَ مَدْفُونٌ فِي مَقْبَرَةٍ بِمَشَقٍ وَكَانَ أَسْتَاذَ مُلُوكِ الشَّامِ. وَكَانَ  
 إِفْتِيحُهُ إِمْلَاءُ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ عِنْدَ مَشْهَدَيْ بَدِيدَةٍ وَالْحَكِيمِ صَاحِبِ  
 رَسُولِ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اخْتِامِ كِتَابِ شَرْحِ الْمَبْسُوطِ لِلشَّيْخِ  
 الْإِمَامِ الْأَجَلِ الزَّاهِدِ شَمْسِ الْأُمَمَةِ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَهْلٍ السَّرْحَسِيِّ فِي  
 يَوْمِ الْأَحَدِ لِعِشْرِينَ مِنَ الشَّهْرِ الْبَارِكِ رَجَبِ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَ  
 الْمَمْلُوكِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ الْعَالِمِ الزَّوْبَانِيِّ فِي نَاصِحِ الْأُمَّةِ حَافِظِ الدِّينِ الْبُخَارِيِّ. وَمِنْهُمْ  
 سُلْطَانُ الشَّامِ الْمَلِكُ الْكَامِلُ شَرَفُ الدِّينِ عَيْسَى بْنُ أَيُّوبَ شَارِحُ الْجَمَاعِ الْكَبِيرِ لِمُحَمَّدِ  
 بْنِ حَسَنِ صَاحِبِ كِتَابِ الْمَنَاقِبِ لِلْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ، مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ  
 مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ كَمَالُ الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَصِيرِيُّ شَيْخُ الْحَنْفِيَّةِ بِالشَّامِ  
 مَاتَ سَنَةَ سِتِّ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ شَمْسُ  
 الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السُّتَارِ الْكُوْدُرِيُّ، مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ وَسِتِّ  
 مِائَةٍ عَنْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً. وَمِنْهُمْ الْفَقِيهُ أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ  
 مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ الْعَمِيدِيِّ الْحَنْفِيِّ السَّمُرْقَنْدِيُّ، كَانَ إِمَامًا فِي فِرْقِ الْخُلَافِ وَهُوَ أَوْلَى  
 مِنْ أَوْلَادِهِ بِالتَّصْنِيفِ وَمَنْ تَقَدَّمَ لَهُ كَانَ يُبْزِجُهُ، وَمِنْ تَصَانِيفِهِ أَيْضًا كِتَابُ النَّفَائِسِ  
 إِخْتَصَرَ فِيهِ شَمْسُ الدِّينِ أَحْمَدُ الشَّافِعِيُّ وَمَعَهُ عَدَائِسُ النَّفَائِسِ، وَكَانَ كَوْنِيماً لِاخْتِلَافِ  
 كَثِيرٍ التَّوَأَمِ طَيْبِ الْمَعَاشِرَةِ، مَاتَ سَنَةَ حَسَنٍ عَشْرَةَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ

عيسى بن علي بن كبا أبو الروح سيف الدين الحلبي ثم البعلبكي الحنفي قال العلامة  
 الجذري مؤرخي محمود ما هو بدء السبع بحلب على الشيخ أبي عبد الله الفاسي و  
 يد مشق على السخاوي سنة ست وثلاثين وست مائة وتولى بعلبك فأورد بها  
 وقراء عليه يونس بن يونس الطنبوري وتبع إلى ما بعد تسعين وست مائة ومنهم  
 الإمام محمد بن الحسن بن محمد بن يوسف أبو عبد الله الفاسي قال في طبقات  
 القراء وإمام كبير أستاذ كامل علامة ولد بفارس بعد ثمانين وخمس مائة  
 قرأ على أبي القاسم عبد المهين بن سعيد الشافعي وأبي موسى بن عيسى المقدسي  
 عن قراء تهما على الشاطبي وعلى القاضي يوسف بن رافع وتفقه على مذهب أبي حنيفة  
 قال الذهبي كان إماما متقنا ذكيا واسع العلم بصيرا بالقراءة وعلما  
 مشهورا وشا ذها خيرا بالغة ملبغ الكتاجه وأبو الفضائل موطأ الأكناف  
 كثير الديانة حجة انتهت إليه رئاسة القراء ببلدة حلب أخذ عنه خلق  
 كثير منهم الشيخ بهاء الدين محمد بن نحاس والشيخ علي بن المنجي والشيخ  
 بدر الدين محمد بن أيوب الشافعي والتابع أبو بكر بن يوسف وجمال الدين  
 الظاهري وحافظ وغيره وشرح الشاطبية في غاية الحسن وكان ممن  
 يعرف الكلام على طريقته الشيخ أبو الحسن الأشعري توفي أحد الأربعين سنة  
 ست وخمسين وست مائة وكان جازته مشهورة ومنهم المحقق الكامل  
 محمد بن أيوب بن عبد القاهر أبو عبد الله الساري الحلبي الحنفي قال العلامة  
 الجذري أستاذ ما هو محقق كامل ولد سنة ثمان وعشرين وست مائة  
 بقرية تادف ولزم الإمام أبا عبد الله الفاسي حتى تفق عليه القراءة وعلها  
 سمع منه الكثير ومن صاحب ومحمد بن الباقي الصفار ثم رحل إلى مصر ثم  
 أخذ إتياد الحاف وأخذ الشاطبية عن ابن الأذري واستشهر بالإنقان وأقراء  
 الناس دهورا وأحكم العربي وشارك اللغة والحديث وتقدم دمشق بعد ثمانين  
 فسمع من الإمام عبد الرحمن وأقراء جماعة ثم انتقل إلى حماة فأقراء عليه  
 غير واحد قال الذهبي حضرت عنده وكتبت عنه ولم أنشط للجمع عليه وكان  
 حاذقا بالفتن ثم انتقل إلى حماة بقراء بها ويذكر إلى أن توفي في رمضان سنة

خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْعَارِفُ مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنِ  
 بْنِ فَضْلِ الْمَعْرُوفِ يَهُولَانَا جَمَالَ الدِّانِ السَّائِحِي الْفَقِيهَ الْحَنْفِيَّ مَاتَ بِمَجَارِ سَنَةِ  
 أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ - كَذَا فِي فَصْلِ الْخَطَابِ - وَمِنْهُمْ الْفَاضِلُ الْأَدِيبُ  
 الْفَقِيهَ النَّجِيبُ الْمُحَدِّثُ الْعَتِيبُ الشَّيخُ الْجَبَلِيُّ الْإِمَامُ الرَّبَّانِيُّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ  
 الصَّغَانِيِّ الْحَنْفِيَّ صَاحِبِ التَّصَانِيفِ الْكَثِيرَةِ الشَّهِيرَةِ، مِنْهَا مَشَارِقُ الْأَثَرِ وَجَمْعُ  
 الْجَمْرَيْنِ وَالْعَبَابِ وَاللُّبَابِ، مَاتَ سَنَةَ خَمْسِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ مِنْ ثَلَاثِ وَسَبْعِينَ  
 سَنَةً بَعْدَ إِدَاةٍ مَاتَ ثُمَّ لُقِيَ إِلَى مَكَّةَ الْحَرَامِ وَسَنَةِ - وَمِنْهُمْ الْفَقِيهَ الْوَجِيهَ بَدْرُ  
 الدِّانِ الْكُرْدِيُّ مَاتَ سَنَةَ أَحَدٍ وَخَمْسِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْعَلَمَةُ الْمُرْتَضَى  
 أَبُو الْمُطَهَّرِ يُوسُفُ الشُّرَكِيُّ الْحَنْفِيُّ، سَبَطُ ابْنِ الْجُودِيِّ صَاحِبِ التَّفْسِيرِ وَشَرْحِ الْجَمَاعِ  
 وَمَقَامَاتِ أَبِي حَنِيفَةَ وَتَارِيخِ مَرَاتِ الرِّمَانِ، مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ  
 وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْجَبَلِيُّ أَبُو الْحُسَيْنِ بَحْيِيُّ بْنُ عَبْدِ الْمُعْطِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَهُوَ الْفَقِيهَ  
 الْحَنْفِيُّ الْخَوْصِيُّ صَاحِبِ الْأَلْفِيَّةِ - وَأَقْرَأَ الْعَرَبِيَّةَ وَأَتَمَّ بِهَا مَشَقَّ شَمْرٍ بِهَيْصِرٍ وَرَوَى  
 عَنْ ابْنِ عَسَاكِرَ وَتَوَفِّيَ - بِهَيْصِرٍ وَكَانَ أَحَدًا لَيْتَةً عَصْرَةً فِي النَّحْوِ وَاللُّغَةِ اشْتَعَلَ عَلَيْهِ  
 خَلْقٌ كَثِيرٌ وَأَنْتَفَعُوا بِهِ وَصَنَّفَ تَصَانِيفَ مُفِيدَةً، تَوَفِّيَ بِهَا سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ  
 وَسِتِّ مِائَةٍ وَدَفِنَ قُرْبَ تَوْبَةِ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ وَقَبْرُهُ هُنَاكَ ظَاهِرٌ وَالرُّوَاوِيُّ  
 نِسْبَتُهُ إِلَى زِدَادَةَ وَهِيَ قَبِيلَةٌ كَثِيرَةٌ بِطَاهِرِ نَجَابَةٍ، مِنْ أَعْمَالِ أَفْرَاقِيَّةَ  
 ذَاتِ لُطُونٍ وَأَخْزَادٍ، كَذَا فِي تَارِيخِ الْيَافِعِيِّ - وَمِنْهُمْ الْعَالِمُ الْكَامِلُ أَبُو الْبَرَكَاتِ  
 الْمُبَادَلِيُّ بْنُ أَبِي الْفَتْحِ الْمَلَقِيُّ بَابِ الْمُسْتَوْفِي الْحَنْفِيُّ الْأَذِينِيُّ - قَالَ الْإِمَامُ  
 الْيَافِعِيُّ كَانَ رُبَيْسًا جَلِيلَ الْقَدْرِ كَثِيرَ التَّوَضُّعِ وَاسِعَ الْكَرَمِ، لَمْ يَصِلْ إِلَى أَرْبَعِ  
 أَحَدًا مِنَ الْفَضْلَاءِ إِلَّا وَبَادَرَ إِلَى زِيَارَتِهِ وَحَمَلَ إِلَيْهِ مَا يَكُونُ بِحَالِهِ وَيَقْرُبُ  
 إِلَى قَلْبِهِ بِكُلِّ طَرِيقٍ، خُصُوصًا أَرْبَابِ الْأَدَبِ، فَقَدْ كَانَ شَوْقَهُمْ لَدَائِهِ نَافِعًا  
 وَكَانَ جَمًّا لِقَضَائِلِ عَارِفًا بَعْدَ تَفَنُّونٍ، مِنْهَا الْحَدِيثُ وَعُلُومُ الرِّجَالِ وَجَمِيعُ  
 مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ، وَكَانَ إِمَامًا فِيهِ وَكَانَ مَاهِرًا فِي تَفَنُّونِ الْأَدَبِ مِنَ النَّحْوِ وَاللُّغَةِ وَالْعُرُوسِ  
 وَالْقَوَائِنِ وَعِلْمِ الْمَعَانِي وَاشْعَارِ الْعَرَبِ وَأَخْبَارِهَا وَأَيَّامِهَا وَقَاتِعِهَا وَأَمْثَالِهَا وَ  
 كَانَ بَارِعًا فِي عِلْمِ الدِّيُونِ وَحِسَابِهِ وَصَبْطِ قَوَائِنِهِ عَلَى الْأَوْضَاعِ الْمُعْتَبَرَةِ عِنْدَهُمْ -

ألف تاريخاً في أربع مجلدات وله كتاب مملكتهم فيه على آيات المفصل، مات سنة  
 سبع وثلاثين وست مائة. ومنهم الإمام الفقيه حافظ الدين الجباري الفقيه  
 شيخ الحنفية مات مجاز سنة ثلاث وتسعين وست مائة. ومنهم الفقيه الإمام  
 مفسر الدين أحمد بن علي المعروف بابن الساعاتي شيخ الحنفية. قال الإمام  
 النياوي كان يضرب به المثل في الدكاء والفصاحة وحسن الخط، له مصنفات في الفقه  
 وأصوله وفي الأدب مجازة مفيدة وكان مدار سبيل إفتيه الحنفية بالمستشرق  
 في بغداد ومات سنة أربع وتسعين وست مائة. ومنهم الإمام العلامة  
 مؤلفان القرآن محمد بن النسي المنكلم الحنفى، مات سنة أربع وثمانين وست مائة  
 ومنهم الملك الناصر داود بن معظم بن العادل صاحب الكونج، آجاز له مؤيداً  
 الدين وسمع بهغداد وكان حنفياً فاصلاً مناً ظناً ذكياً بصينوا بالأدب سبيل  
 النظر هناك ومسئول بؤكاً آبيه ثم أخذها منه عمه الأشراف فتحوّل إلى مدينة  
 الكونج وملكها إحدى وعشرين سنة وكان جواداً متمكناً ومات سنة ست وستين  
 خمسين وست مائة. كذلك في تاريخ الياقيني. ومنهم الفقيه العمور أبو بكر بن هلال  
 الأدي مات سنة تسع وسبعين وست مائة ومنهم الفقيه الورع أبو العلاء  
 محمود بن أبي بكر الجباري الحنفى مات سنة سبع مائة. ومنهم العلامة  
 سنة الحنفية مؤلفان مؤلفان هناك المنكلم قطب الدين محمود بن ضياء الدين  
 الشيرازي الحنفى صاحب التصانيف الكليات والتواليب الشهبول في فنون العلوم  
 من المنقول والمنقول تلميذاً للتحقق الطوسي، مات بتبريز سنة خمس وعشرون  
 سبع مائة. ومنهم المستند العالم كمال الدين إسحاق بن أبي بكر الحنفى ابن النجاشي  
 الحنفى سمع ابن يعيش وابن مهزوم وابن رواحة، مات سنة عشر وسبع مائة في  
 دمهان بن يسمع وسبعين أو ثمانين كذا ذكره الإمام الياقيني ومنهم الإمام  
 العلامة قاضي القضاة الحنفى البار العلامة المتأخر، يصر ببدأ كائنه ومناظرة  
 المنكلم، كان إماماً بارعاً متيناً خرج به الأصحاب يعرفون الهدى هبدين الحنفى والشافعي  
 أقرهما وصنف بينهما. وأما الأصول والمنقول فنفساً فيهما بالإمامية، وله  
 تصانيف منها شرح الخافية في الفقه الشافعي وشرح منهاج البيضاني وشرح وشيخ

وَالْأَمَانِي وَالْتَعَالِي وَوَلِي بَتِيرِي وَاعْمَالِهَا إِلَى أَنْ تُوْتِي - وَكَانَ أَسْتَاذَ الْأَسْتَاذِينَ  
 فِي وَتَنِيهِ، تُوْتِي سَنَةَ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْعَلَامَةُ شَمْسُ  
 الدِّينِ مُحَمَّدُ الْخَنَفِيُّ الشَّيْخُ الْقُرْآنِيُّ وَالْعَرَبِيَّةُ، مَاتَ سَنَةَ سِتِّ وَتِسْعِينَ وَسَبْعِ  
 مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ قَاضِي الْقَضَاةِ أَشْرَفُ الدِّينِ أَحْمَدُ الْخَنَفِيُّ - قَالَ الْعَلَامَةُ الْحَزْرِيُّ  
 كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ أَسْتَاذًا، مَاتَ سَنَةَ سِتِّ وَتِسْعِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ  
 الْمُحَقِّقُ الْفَقِيهُ الْخَنَفِيُّ فَخْرُ الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ عُمَانُ بْنُ عَلِيٍّ الزَّمِيلِيُّ صَاحِبُ التَّبْيِينِ  
 شَرَحَ الْكُفْرَ وَعَمِيرَهُ، مَاتَ بِالقَاهِرَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ  
 الْإِمَامُ الْعَلَامَةُ حَاوِي الْمَعْقُولِ وَالْمَنْقُولِ، عَبْدُ اللَّهِ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ صَاحِبُ  
 التَّنْقِيحِ وَالتَّوَضُّعِ وَشَرَحَ الْوَقَايَةَ وَغَيْرَهَا مِنَ التَّصَانِيفِ مَاتَ بِمَجَارِدَ سَنَةَ سَبْعِ وَ  
 أَرْبَعِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الصَّلَاحِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمِصْرِيُّ  
 تَقِيَّ الْمَعْرُوفُ بِالْحَزْرِيِّ - قَالَ فِي طَبَقَاتِ الْقُرْآنِ وَمَقَرِّي لَأَبَا سِيْدِهِ، وَوَلِدَ بَعِيدِ  
 الْعِشْرِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ السَّبْعَ عَلَى الشَّيْخِ أَبُو إِهْيَمِ الْعَسْكَرِيُّ  
 وَسَمِعَ الْمُؤَلَّطَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَوَلِي إِمَامَ الْمَدْرَسَةِ الْفَرَسِيَّةِ وَبِأَسْرَ الْقَضَاءِ  
 تَصَدَّرَ لِلْقُرْآنِ، وَمَاتَ بَعْدَ ثَمَانِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ أَوْ قُرْبَيْ سَنَةِ تِسْعِينَ فِيمَا أَطْنُ - وَمِنْهُمْ  
 الشَّيْخُ الْمُقَرَّبِيُّ بَدْرُ الدِّينِ الْخَنَفِيُّ أَسْتَاذُ الْعَلَامَةِ الْحَزْرِيِّ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ  
 وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْفَقِيهُ الْكَبِيرُ أَسْتَاذُ الْعُلَمَاءِ مَوْلَانَا حَمِيدُ الدِّينِ الشَّاشِيُّ  
 الْخَنَفِيُّ، مَاتَ بِمَجَارِدَ سَنَةَ أَحَدٍ وَثَمَانِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْمُكْرَمُ الْعَظِيمُ  
 الْهَادِي زَيْنُ الدِّينِ أَبُو بَكْرٍ التَّائِبِيُّ دَعَى الْخَنَفِيُّ الْوَلِيُّ الشَّهِيدُ الَّذِي قَالَ فِيهِ قُطِبُ  
 الْأَوْلِيَاءِ الشَّيْخُ بِهَاءِ الدِّينِ النَّفْسُ بِنْدَا أَنَّهُ وَصَلَ بِطَرِيقِ الْعِلْمِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ -  
 حَكِيَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَمِنْهُمْ الْعَالِمُ الْكَامِلُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
 الْخَنَفِيُّ الزُّبَيْدِيُّ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَوَلِدَ ثَمَانٍ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْفَاضِلُ بْنُ طَاهِرِ  
 الْحَلَبِيِّ الْخَنَفِيُّ الشَّهِيدُ بِابْنِ حَبِيبٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَمَانٍ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ  
 الْفَقِيهُ ابْنُ الرَّضِيِّ صَاحِبُ عَالَمِ مَدْرَسِ، أَخَذَ الْفِقْهَ عَنِ الشَّيْخِ صَدْرِ الدِّينِ مُحَمَّدِ  
 بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَنْصُورٍ وَبَرَعَ فِيهِ وَشَارَكَ فِي الْعُلُومِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقِرَاءَةِ وَهُوَ كَبِيرٌ -  
 تُوْتِي شَهْرَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ أَحَدٍ وَثَمَانٍ مِائَةٍ كَهَلَا بِحِطِّ الشَّيْبَانِيَّةِ وَوَدِنَ بِالقُرْبِ

مِنْ جَامِعِ الْأَقْرَاءِ وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - قَالَ أَبُو حَبِشَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ  
 الرَّحْمَنِ شَيْخَنَا الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ شَمْسُ الدِّينِ بْنِ الصَّانِعِ الْحَنْفِيُّ - سَأَلْتُ عَنْ مَوْلَا  
 فَخْرِي أَنَّهُ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسَبْعِ مِائَةٍ بِالْقَاهِرَةِ - وَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ إِفْرَادًا وَجَمْعًا  
 لِلسَّبْعَةِ وَالْعَشْرَةِ عَلَى الشَّيْخِ تَقِي الدِّينِ الصَّانِعِ بَعْدَ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ الْمِصْرِيِّ ثُمَّ  
 الْعَوْبِيَّةَ عَلَى الشَّيْخِ ابْنِ حَيَّانَ وَأَخَذَ الْمَعَانِي وَالْبَيَانَ عَنِ الشَّيْخِ عَلَاءِ الدِّينِ الْقَوَاتِي  
 وَالْقَاضِي جَلَالِ الدِّينِ الْقَزْوِينِيِّ وَأَخَذَ الْفِقْهَ عَنِ الْقَاضِي بُرْهَانَ الدِّينِ وَمَعْرِفَةَ  
 فِي الْعُلُومِ وَدَقِيقَ وَتَقَدَّمَ فِي الْأَدَبِ وَلَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِهِ حَنْفِيًّا أَجْمَعَ مِنْهُ عَلَمًا وَفَقْهًا  
 وَتَدْقِيقًا وَفَهْمًا وَتَقْوِيرًا وَأَدَبًا وَرَحَلْ إِلَى دِمَشْقَ فَسَمِعَ أَنَّهُ تَوَتَّى فِي ثَمَانٍ وَ  
 سَبْعِ مِائَةٍ - وَلَمْ يَخْلُقْ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَدَرَسَ فِي عِدَّةِ أَمَاكِنَ وَوَلِيَ إِتْنَاءَ دَارِ  
 الْعُدَالِ ثُمَّ قَضَا الْعَسْكَرَ - وَمِنْهُمْ الْفَاضِلُ الْكَامِلُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 الذَّنْبِيَّيْنِ الدِّمَشْقِيُّ الْحَنْفِيُّ النَّقِيبُ مَدْرَسِ الذَّنْبِيَّةِ وَبَنِي الشَّيْخَةِ الْكُتُبِيَّةِ  
 بِالْعَادِلِيَّةِ بِدِمَشْقَ وَأَقْرَأَ بِهَا وَقَرَأَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَلْبَانِ وَلَمْ  
 يَكْمَلْ وَتَوَتَّى سَنَةَ بَعْضِ أَرْبَعِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ وَمَوْلِدُهُ بَعْدَ سِتِّينَ وَسِتِّ مِائَةٍ  
 وَمِنْهُمْ الْعَلَّامَةُ مَوْلَانَا شَمْسُ الدِّينِ الْأَنْصَارِيُّ الْحَنْفِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيفِ مِنْهَا  
 كِتَابُ فِي أَسْوَاقِ الْبَدَايِ الْأَرْبَعَةِ وَكِتَابُ كَذَابِي تَارِيخِ مُشَاهِدَاتِ الْأَصْفِيَاءِ مَا  
 سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الزَّاهِدُ أَبُو يَزِيدَ التُّوْدَرَانِيُّ مَاتَ  
 بِهَا سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْعَلَّامَةُ مِيَادُ شَاهِ الْقَاهِرِيِّ الْحَنْفِيُّ  
 صَاحِبُ التَّصْنِيفَاتِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْعَلَّامَةُ سَنَةَ  
 الْحَقِيقَيْنِ وَسَيِّدِ الْعَدَقَيْنِ السَّيِّدِ شَرِيْفِ الْجَزْجَانِيِّ نَزِيلِ سَمَرْقَنْدِ الْحَنْفِيُّ  
 النَّفْسِيَّةِ كَذَا سَمِعْتُ مِنْ بَعْضِ الثَّقَاتِ وَبَدَّلَ شَرْحَهُ عَلَى السَّرَاجِيَّةِ عَلَى نَفْسِهِ  
 الْحَنْفِيَّةِ مَعَ الْبِرَاهِينِ - الْمَوْلِيَّةِ لِلْمَدَايِ لَأَكْتُوبِ الْعَلَّامَةَ التَّفْتَاذَانِيَّ وَأَنَّهُ  
 وَإِنْ كَانَ شَرَحَ الْأَسْوَاقِ الْحَنْفِيَّةِ لَكِنَّهُ تَأَيَّدَ بِهَا هَبِ الشَّافِعِيَّةِ مِنَ التَّعَرُّفِ  
 لِلدَّلِيلَةِ الْحَنْفِيَّةِ وَهُوَ دَلِيلٌ وَأَضْعُ عَلَى كَوْنِ الشَّارِحِ شَافِعِيًّا وَذَلِكَ لَا يَحْفِي عَلَى النَّظَرِ  
 فِي الْكِتَابَيْنِ - وَكَذَلِكَ مَا وَقَعَ فِي ذَلِكَ، وَقَدْ تَوَتَّى الْعَلَّامَةُ سَعْدُ الدِّينِ مَسْعُودُ  
 بْنُ عَمْرٍو التَّفْتَاذَانِيُّ عَنْ سَبْعِينَ سَنَةً بِسَمَرْقَنْدِ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَتِسْعِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ

و توفى العلامة سنل المحققين بشير اذ سنة ست عشرة وثمان مائة و  
نصائل السيد المحقق اشهر من ان شدا كرتوا ليقه الايقنة البليغة في فنون العلوم  
من المعقول والمنقول والفروع والاصول واللغة والعربية والبيان والادبية  
اظهر من ان تخفى جزاه الله عنا وعن سائرا المحصيلين خيرا جزاء ثم رأيت في  
طبقات الحنفية في مناقبه قداس سره و ينكشف كونه حنفيا مسلما، فأوردت  
فضلا منها تيمنا لبقايدته قال رحمه الله له مؤلفات كثيرة منها ما هو مشهور  
متداول ومنها ما ليس بمتداول ومنها تفسير الزهراوين و شرح قرأين السراجية  
و شرح الوقاية و شرح المواقيف و شرح المفتاح السككي والتذكرة لنصير الطوسي و  
المخمينية في الهيئة و شرح الكافية بالفارسية وله من الحواشي حاشية على  
الكشاف والمشكوة والخلاصة للطيبى و الحواشي و حاشية على الهداية في الفقه  
و تفت على ادائه على شرح التجريد للإصفهاني و على شرح الطوايع و على المطالع  
و شرح الشمسية على القطب الرازي و على المطول و على المختصر و على شرح هداية  
الحكمة و على شرح حكمة العين و على حكمة الاشراف و على التحفة و على الرضي في  
التجو و يقال ان حرد الرضي و استخلصه من المسودة بعد ان كان فيه سقم كثيرا  
وله حاشية على شرح نكرة كارد على المتوسيط و على تلخيص التلخيص و على عمود اميل  
الجزباني و على رسالة الوضع و على شرح الاشارات للطوسي و على التلويح و التوضيح  
و على نصاب الفارسية و على اشكال التاميس و على شرح العنصر و على تجويد قلبي  
للطوسي و على قصيد لا كعب بن زهير وله مقدمة في التصريف بالفارسية و اجوبة  
اسئلة السلطان سكتا ر صاحب التبويز و الرسالة الوجودية بالفارسية و اخرى  
للوجود في الوجود بحسب القسمة العقلية و اخرى في علم الحروف و اخرى في  
الصوت و اخرى في علم الادوار و له الصغرى و الكبرى في المنطق و هما بالفارسية  
عز بها و كذا السيد محمد و له رسالة في مناقب خواجه بهاء الدين النقشبند  
و رسالة شهاب البينة في الوجود و العدم و سبب نيت و اخرى في الافاق  
والانفس و ذكر له هذو المؤلفات الحافظ السخاوي في الصواع اللامع، و قال كان  
امام علامة زاهدا و غياية في الدكاء و الفهم و بطلاقة العبارة شيئا ابين

اللغوية مؤداً فصاحةً وبلاغةً وعبارةً وشيقةً وموقيةً لطريق السأطوري  
 والمباحثة والاحتجاج ذاع عقل تآمر ومدادته على الاشتغال والأشغال؛ وابتدأ  
 محمد شراح في عداة علوم ومات وله مبلغ الأذبعين ووعمره واليداه إلى أن صلا  
 غالب فضلاء البلاد من جميع الأقطار من تلامذته وتلاميذ تلامذته وقروى  
 كتبه في المدارس وخذ منه العلماء وأقبل الناس على كلامه يقربه من القلوب  
 بمثابته وجزالته بحيث يقال كلام السيد سيد الكلام رحمة الله عليه وعلى  
 كافة العلماء أجمعين. انتهى كلامه. ومنهم العلامة حماد الماردي الحنفي  
 شارح مختصر ابن الصلاح في الأصول والحديث. مات سنة تسع عشر وثمان  
 مائة. ومنهم الولي الكامل والعالم الفاضل الأميرو توأم الدين الحنفي  
 صاحب جنون العجابين مات سنة عشرين وثمان مائة عن ست وستين سنة  
 وفضائله أكثر من أن يحصى ومتابته أشهر من أن تحفى. ومنهم العلامة  
 الواعظ أحمد بن محمد الشاذلي الحنفي، مات سنة إحدى وستين وثمان  
 مائة. ومنهم العلامة التميمي الأسكندري صاحب التصانيف الجليلة.  
 منها حاشية التفسير البصير والموافق والعصدي والمطول وشرح مختصر  
 الوفاية. مات سنة اثنين وسبعين وثمان مائة ومنهم العلامة المرعشي  
 أحمد الحلي الحنفي صاحب كنوز الفقه وغيرها مات سنة اثنين وسبعين و  
 ثمان مائة. ومنهم العلامة المحسن الحلي النصارى صاحب الحواشي المفيدة  
 الشهيرة منها حاشية المطول والتلويح وشرح الموافيق، مات سنة ست  
 وثمانين وثمان مائة. ومنهم الفاضل مولانا عبد الرزاق السمقندي صاحب  
 حاشية التلويح ومطلع السعديين مات سنة ثمان وثمانين وثمان مائة. ومنهم  
 العلامة الحسين الخطيب والعلامة أحمد بن جندي مات سنة ثمان و  
 ثمانين وثمان مائة ومنهم العلامة أحمد الشرجي صاحب كتاب الفوائد  
 ونزهة الأجياب مات سنة ثلاث وتسعين وثمان مائة ومنهم العلامة  
 الكركي إبراهيم الحنفي صاحب حاشية التوضيح مات سنة اثنين وعشرين  
 وتسع مائة. ومنهم العلامة إبراهيم الطرايلى صاحب كتاب الإسعاف



وَمَوَاهِبِ الرَّحْمَنِ وَشَرَحَ جَعْلَ الْمُسْتَمَى بِالْبُرْهَانِ مَاتَ سِتَّةَ أَثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ وَتِسْعَ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْفَاضِلُ الْكَامِلُ ثِقَةُ الدِّينِ حَسَنُ الطَّرَاقِ بُلْسُتِي الْحَنْفِيُّ صَاحِبُ كِتَابِ مُحْتَارِ الْأَخْتِيَارِ مَاتَ سِتَّةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَتِسْعَ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْعَلَّامَةُ قَدَاوَةُ الْعُقُولِ جَامِعُ الْمُتَقُولِ وَالْمُعْتَوَلِ مَوْلَانَا عَبْدِ الْعَلِيِّ الْبَرْجَنْدِيُّ الْحَنْفِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيفِ الْجَلِيلَةِ، مِنْهَا شَرْحُ التَّنْذِيرِ وَشَرْحُ التَّخْرِيرِ وَشَرْحُ الشَّمْسِيَّةِ وَشَرْحُ مُخْتَصَرِ الْوَقَائِدِ تَلْمِيزُ الْفَاضِلِ الشَّيْخِ دَانِيٍّ. وَمِنْهُمْ الْعَلَّامَةُ التَّخَرِيرِيُّ مَوْلَانَا أَحْمَدُ الْجَنْدِيُّ صَاحِبُ التَّحْقِيقَاتِ وَالتَّنْذِيرَاتِ وَالتَّصَانِيفِ السِّدِّيَّةِ وَالتَّوَالِيْفِ الْعَجِيبَةِ، مَاتَ لِسِتِّ مِائَةٍ وَتِسْعِ مِائَةٍ وَتِسْعِينَ وَتِسْعِينَ وَتِسْعِينَ مِائَةٍ. وَاعْلَمْنَا أَنَّ مِثْلَ الْأُمَّةِ الْحَنْفِيَّةِ كَمِثْلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ يَرَاهَا النَّاسُ فِي السَّجَى لَا يُبْكَرُونَ إِحْصَاءَهُمْ وَتَسْتَحِيلُ عَدَّهُمْ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْهُمْ لَيْسُوا إِلَّا كَقَطْرَةٍ مِنَ الْبَحْرِ الذَّاخِرِ وَالْآبِي بِلَادِ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ وَبَدَا خُشَانٌ وَالْهِنْدِ وَالتُّرُومِ وَكَاشَعَرٌ وَخَوَارِزْمٌ وَبُخَارَا عَصْرًا عَصْرًا أَلُوفٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْعُرَفَاءِ يُوحِدُونَ وَيُفْتُونَ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ. وَهَاتَا أَذْكَرُ بِتَمَنَّا طَائِفَةٌ مِنَ الْكَبِيرِ الْأَوْلِيَاءِ بِمَا وَرَاءَ النَّهْرِ وَالْهِنْدِ وَأَخْتَمَ الرِّسَالَةَ حَيْبَنْدِيٌّ. مِنْهُمْ الْإِمَامُ الرَّبَّانِيُّ الْقُطْبُ الْقَمَدَانِيُّ عَبْدُ الْخَالِقِ الْحَبْدَانِيُّ دَانِيٌّ قَدِ اسْتَسْرَعَ رَيْبُ السَّلْسَلَةِ الْعَلِيَّةِ الْمَعْرُوفَةِ بِسِلْسَلَةِ خَوَاجَاتِدَاسِ أَسْرَارُهُمْ. مَنَاقِبُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يَحْصَى وَمَعَارِفُهُ أَشْهُرُ مِنْ أَنْ تُحْفَى. وَهُوَ مَرِيدُ الشَّيْخِ الْإِمَامِ أَبِي يَعْقُوبَ يَوْسُفَ الْهَمْدَانِيِّ قَدِ اسْتَسْرَعَ رَيْبُهَا مَرَّ ذِكْرُهُ، شَيْخُ الْأَوْلِيَاءِ الْكِبَارِ مِنْهُمْ الْعَارِفُ الْكَامِلُ خَوَاجَةُ عَارِفُ التَّوَيُّوكَرْمِيُّ، وَخَوَاجَةُ أَحْمَدُ الصِّدِّيقِ وَخَوَاجَةُ أَدْلِيَا كَلَانٌ، وَمِنْهُمْ الْوَلِيُّ الْمَشْهُورُ خَوَاجَةُ مُحَمَّدُ الْحَبِيرِيُّ نَعْنََوِيُّ مَرِيدُ الشَّيْخِ التَّوَيُّوكَرْمِيِّ. وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْجَلِيلُ الْوَلِيُّ النَّبِيلُ دُو الْمَقَامَاتِ وَالتَّكْرَامَاتِ خَوَاجَةُ عَلِيِّ الرَّامِيَّتِيِّ الْمَعْرُوفِ بِهِ عَزِيزَانُ هُوَ مَرِيدُ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ الْحَبِيرِيِّ نَعْنََوِيِّ الْمَدَاكُورِيِّ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْقُدَاوَةُ خَوَاجَةُ مُحَمَّدُ بَابَاءَ السَّمَاوِيِّ قَدِ اسْتَسْرَعَ رَيْبُهَا الشَّيْخُ الرَّامِيَّتِيُّ الْمَدَاكُورِيُّ. وَمِنْهُمْ السَّيِّدُ ذُو الْكَمَالِ وَالْإِكْمَالِ أَمِيرُ كَلَانِ مَرِيدُ خَوَاجَةِ مُحَمَّدِ بَابَاءَ الْمَدَاكُورِيِّ وَشَيْخُ قَطِيبِ الْأَوْلِيَاءِ إِمَامِ الْعُرَفَاءِ بِهَاءِ الْحَقِّ وَالِدَيْنِ الْمَعْرُوفِ بِنَقِشْبَنْدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تُو فِي سِتَّةِ أَثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ وَتِسْعِينَ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ قُطْبُ الْأَقَاتِ وَالْوَلِيُّ

عَلَى الْإِطْلَاقِ حُجَّةُ الْأَوْلِيَاءِ وَبُرْهَانُ الْعَوْدَةِ وَالْأَذْكِيَاءِ الَّذِي هُوَ مَعْرُوفٌ  
 بِنَقْشِبَنْدِ الْبُخَارِيِّ قَدَّسَ سِرُّهُ، مَقَامَاتُهُ الْجَلِيلَةُ الرَّفِيعَةُ وَمَتَابَعَتُ الْعُقُولِ  
 عَنْ وَصْفِهِ وَكَلَّتِ الْأَلْسُنُ عَنْ بَيَانِهِ - تُوُفِّيَ بِجَنَادِ يَوْمِ اثْنَيْنِ، ثَلَاثَ رَبِيعِ الْأَدَلِ  
 سَنَةِ إِحْدَى وَتِسْعِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ عَنْ ثَلَاثِ وَسَبْعِينَ سَنَةً - وَمِنْهُمْ الْقُطْبُ  
 الْأَبْرَارُ الْوَلِيُّ الْمُخْتَارُ عَلَاءُ الدِّينِ عَطَّارُ مُحَمَّدِ الْبُخَارِيِّ مُرِيدُ الشَّيْخِ الْإِمَامِ بِهَاءِ  
 الدِّينِ النَّقْشِبَنْدِ قَدَّسَ سِرُّهُ - كَانَ مِنْ أَكْبَرِ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى - تُوُفِّيَ فِي لَيْلَةِ  
 الْأَذْبَعَاءِ الْمُؤْتِيَةِ عِشْرِينَ مِنْ رَجَبِ سَنَةِ اثْنَيْنِ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَرَقْدًا الْمُنَوَّرِ  
 بِصَفَانِيَانِ - وَمِنْهُمْ قُدَّةُ الْعُرَفَاءِ الْمُحَقِّقِينَ، وَأُمُوتَةُ الْعُلَمَاءِ الْمَدَاقِفِيِّينَ،  
 سَيِّدُ الْمُحَدِّثِينَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَافِظِيِّ الْبُخَارِيِّ الْمَعْرُوفُ بِهِ بِإِسْمِ قَدَّسَ  
 سِرُّهُ مِنْ أَكْبَرِ صُحَابِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ بِهَاءِ الْحَقِّ وَالدِّينِ النَّقْشِبَنْدِ قَدَّسَ سِرُّهُ  
 وَكَهْ تَصْنِيفَاتٍ جَلِيلَةٍ مِنْهَا فَضْلُ الْبُخَارِيِّ وَالْحَقِيقَاتُ وَالْفُصُولُ السَّنَّةُ وَالنَّقِيضُ  
 تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ الطَّيِّبَةِ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ الْوَلِيُّ  
 ابْنُ الْوَلِيِّ حَافِظُ الدِّينِ أَبُو نُصَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بِإِسْمِ الْبُخَارِيِّ كَانَ جَامِعًا بَيْنَ عِلْمِ  
 الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ تَارِيحًا عَلَى أَسْرَارِ الْحَقِيقَةِ، تُوُفِّيَ فِي شَهْرِ رَسَنَةِ خَمْسِ وَ  
 سِتِّينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَقَبْرُهُ الْمِيَادِلُ فِي بَلْع - وَمِنْهُمْ شَجَرَةُ الْوَلَايَةِ وَتَمْرَةُ  
 الْهَدَايَةِ الْعَارِفُ ابْنُ الْعَارِفِ حَسَنُ بْنُ عَلَاءِ الدِّينِ الْعَطَّارُ كَانَ صَاحِبَ الْأَحْوَالِ  
 الْغَرِيبَةِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَجِيبَةِ الْعَالِيَةِ، تُوُفِّيَ فِي لَيْلَةِ الْإِثْنَيْنِ لَيْلَةَ عِيدِ الْأَضْحَى  
 سَنَةِ سِتِّ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ بِشِيرَازَ وَنُقِلَ إِلَى صَفَانِيَانِ عِنْدَ أَبِيهِ قَدَّسَ  
 سِرُّهُ - وَمِنْهُمْ الْعَارِفُ الْكَامِلُ مَوْلَا لِيَعْقُوبِ الْبُخَارِيِّ مِنْ أَصْحَابِ الْإِمَامِ  
 خَوَاجَةِ بِهَاءِ الدِّينِ النَّقْشِبَنْدِ قَدَّسَ سِرُّهُ وَوَصَلَ إِلَى دَرَجَاتِ الْكَمَالِ عِنْدَ  
 الْإِمَامِ خَوَاجَةِ عَلَاءِ الدِّينِ الْعَطَّارِ قَدَّسَ سِرُّهُ وَهُوَ شَيْخُ إِمَامِنَا الشَّيْخِ نَاصِرِ  
 الدِّينِ خَوَاجَةِ عَبِيدِ اللَّهِ الْمُكَلَّبِ بِخَوَاجَةِ أَخْوَارِ قَدَّسَ سِرُّهُ وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْمُحَقِّقُ  
 قُدَّةُ الْعُرَفَاءِ مَوْلَانَا نِظَامُ الدِّينِ الْخَامُوشُ فِي الْمِلَّةِ وَالدِّينِ الْعَطَّارُ قَدَّسَ  
 سِرُّهُ كَانَ صَاحِبَ نَصْرَاتٍ عَظِيمَةٍ وَمَقَامَاتٍ سَنِيَّةٍ حَسَنَةٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ  
 وَثَمَانِ مِائَةٍ كَمَا قِيلَ - وَكَانَ السَّيِّدُ السَّنْدُ الْعَلَامَةُ الْمُحَقِّقُ سَيِّدُ شَرِيفِ وَمَنْ

أَفْحَابِهِ وَوَرِيدِيهِ . وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْكَامِلُ مَوْلَانَا سَعْدُ الدِّينِ الْكَاشِغَرِيُّ قُدَّسَ  
 سِرُّهُ وَتَدَاوَعَتِي مَوْلَانَا سَعْدُ الدِّينِ فِي آثْنَاءِ صَلَاةِ الظُّلْمِ، يَوْمَ السَّابِعِ مِنْ  
 جُمَادِي الْأُخْرَى سَنَةِ سِتِّ وَثَمَانِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ . سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ  
 عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

مکتوب نو و دوشتم بنام ابوالحسن محمد مادی نواسه خود الحمد لله و سلام على  
 عباد الله الذين اصطفى ه

هر چه جز عشق خدا و احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن است

وَ تَقَلَّكَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى وَ نَجَّكَ مِمَّا يَنْتَعِكَ مِنَ الْوُصُولِ إِلَى الدَّارِجَاتِ  
 الْعُلَى رَدَّ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى .

مکتوب و نهم بنام خواجه محمد معصوم برادر خود را اظهار اشتیاق و حزن فراق .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى . اشتیاق  
 و حزن فراق را که دامن گیر این حقیر ضعیف است چنان شرح دید که شب و روز در الم میبارد  
 حدیث شوق ندانسته ام که تا چند است جز این قدر که دلم سخت آرزو مند است  
 دو کلمه در باب اشیاء در یوزه دولت لقیاء که وابسته بسفراست دیار است سابقاً رفته  
 است بمهواره چشم انتظار در راه است . کدام ساعت باشد که نوید قدم شریف مشرت بخش  
 این شکسته گردد ه

عجی نیست اگر زنده شود جان عزیز چون ازال یار جدا مانده پیامی برسد

استخاره اگر موافقت نمود ظاهراً است که اختیار این سفر می فرمائید . هر چند  
 بر اهل انقطاع و حلاوت از تصور این سفر گره عظیم وارد می شود در دیگر چهار روز است که  
 بادشاه عجیب تاکید و اهتمام می فرماید، خود طبع تیار ساخته می فرستد . امید که کساده  
 امراض در چند روز منخسف گردد . و از راه ضعف که در طبیعت است مفصلاً شرح طبقات را  
 چنان شرح دید . الله تعالی بر کس را برادر برساند . إِنَّهُ قَوِيٌّ قَهِيْبٌ .

مکتوب صدوم بنام خواجه محمد معصوم مذکور در اشاره بسفر آخرت بَشَا

ذَ الْكَ يَا يَتَامٍ قَلِيلَةٍ .

بِسْمِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ . الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى ه

مکتوب ۹۹  
 کاتب این  
 حزن و غم  
 و مصمم  
 جو خط کلمات  
 مکتوبات معصوم  
 ۲۶/۳  
 بی مورد  
 ۱۳۱۳  
 ۱۳۱۳

دامنے کز فسداق چاک شدہ  
اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ

گرمباندیم زندہ بر دوزیم  
در بمیریم عذر ما بپذیر

تَمَّ مَكَاتِيْبِ خَازِنِ الرَّحْمَةِ - سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ  
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ -

اب کریم ۸ فصل دوم سے آج کل تا سعید کے بلاستیاں مطالعہ کی

سعادت نصیب ہو گا۔ اس پر محمد مبارک سے ۹۶ یادداشتیں

انک اوراق (۱۵) پر مرتب کرائیں۔

ان دنوں پر صفحہ کہ صفات معصومی پر لاہور لہ اقبال مجدوسی

تعلقات کا کام زیر نظر ہے۔

۱۷ جنوری ۱۹۸۷ء

لاہور